جملہ حقوق محفوظ

سلسلۂ دار المصنفین

(۹۰)

ہندوستان

عربوں کی نظر میں

جلد دوم

یعنی ہندوستان کے متعلق قدیم عرب مصنفین خصوصاً جغرافیہ نویسوں، مورخوں اور سیاحوں کی کتابوں کے اقتباسات اور ان کے اردو ترجمے،

شائع کردہ دار المصنفین اعظم گڈھ

.....

در مطبع معارف اعظم گڈھ طبع گردید

طبع دوم عکسی — سنہ ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء — کتبہ سید اقبال احمد

25/-

135614

Marfat.com

فہرست مضامین

ہندوستان عربوں کی نظر میں

135614

جلد دوم

شمار	مضمون	صفحہ
	دیباچہ	
	۱ — ۲	۴
	از شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم دار المصنفین اعظم گڈھ	
۱	ابن ندیم	۵
	(۱) الفہرست	۱
۲	عبدالقاہر بغدادی	۳۰
	(۲) الفرق بین الفرق	۳۱
۳	قاضی صاعد اندلسی	۳۳
	(۳) طبقات الامم	۳۵
۴	عبدالکریم شہرستانی	۴۶
	(۴) الملل والنحل جلد اول	۴۷
	" " جلد ثالث	۴۹
۵	قاضی رشید بن زبیر	۹۴
	(۵) کتاب الذخائر والتحف	۹۵
۶	شریف ادریسی	۱۲۶
	(۶) نزھۃ المشتاق فی اختراق الآفاق	۱۳۰

Marfat.com

شمار	مضمون	صفحہ
	الجزء السّابع من الاقليم الثانی،	۱۶۳
	الجزء الثامن من الاقليم الثانی،	۲۰۷
	ابن ابی اُصیبعه	۲۳۳
(۷)	عیون الانباء فی طبقات الاطباء (جلد دوم)	۲۳۴
۸	ابنِ بطوطه	۲۵۵
(۸)	رحلة ابن بطوطه (جلد دوم)	۲۵۷
۸	قلقشندی	۳۴۶
(۹)	صبح الاعشیٰ (جلد پنجم)	۳۴۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اس کتاب کی پہلی جلد مارچ ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی تھی، جو بہت مقبول ہوئی حکومت ہند نے بھی اس کی قدر افزائی کی، اور تاریخ ہند کے سلسلہ میں اس نے ایک سال کے لئے جو امداد منظور کی تھی، اس میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی جس سے دوسری جلد کی تکمیل کا موقع ملا، اس کے لئے دارالمصنفین عالی جناب ہمایوں کبیر بالقابہ وزیر ثقافتی امور حکومت ہند کا شکر گذار ہے،

اس جلد میں ابن ندیم، عبدالقاہر بغدادی، قاضی صاعد اندلسی، عبدالکریم شہرستانی، قاضی رشید بن زبیر، شریف ادریسی، ابن ابی اصیبعہ، ابن بطوطہ اور قلقشندی کے بیانات ہیں، اس طرح ان دونوں جلدوں میں تیسری صدی ہجری (نویں صدی عیسوی) سے لے کر نویں صدی ہجری (پندرہویں صدی عیسوی) تک کے عرب مصنفین کے بیانات آگئے ہیں، اس دور کی فارسی تاریخیں بہت کم ہیں، اور جو ہیں بھی وہ زیادہ تر سیاسی اور جنگی محاربات کے حالات پر مشتمل ہیں، ان میں ہند قدیم کے علمی مذہبی اور تمدنی حالات بہت کم ملتے ہیں، اس لئے یہ کتاب تیسری صدی ہجری سے لے کر نویں صدی ہجری تک چھ سو سال کی ہندوستان اور ہندوؤں کی قدیم تاریخ کا موقع ہے،

اس دور کے متعلق اتنے قدیم مستند اور متنوع معلومات خود ہندوستانی زبانوں میں بھی مشکل سے ملیں گے، اس لئے یہ کتاب تاریخ ہند کے طلبہ اور مورخین کے لئے ایک اہم ماخذ ہے، اس سے یہ بھی اندازہ

Marfat.com

ہوگا کہ عرب مصنفین نے ہندوؤں کی تاریخ کے ساتھ کتنا اعتنا اور اس کی کتنی بڑی خدمت کی ہے،
اس حصہ کی تالیف اور اس کا ترجمہ بھی پہلے حصہ کے مترجم مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی
رفیق دارالمصنفین نے کیا ہے اور اس کی اصلاح و ترمیم میں نے کی ہے، مترجم نے جابجا ضروری حواشی
اور تشریحات بھی تحریر کر دی ہیں، جس سے متن کے اجمال اور بہت سے پرانے اسماء و اعلام کی
وضاحت و تشریح ہو جاتی ہے، قاضی رشید اور شریف ادریسی کے بیانات کا ترجمہ مولوی مجیب اللہ
صاحب ندوی نے کیا ہے، بعض کتابوں کی فراہمی اور نقل و اقتباس حاصل کرنے میں خاصی محنت اور
دشواری اٹھانی پڑی، اس کام کے لیے دارالمصنفین کے دو رفقاء ایک سال تک برابر مشغول رہے، لیکن
الحمد للہ یہ ضروری کام پورا ہو گیا،

فقیر معین الدین احمد ندوی
ناظم شعبۂ علمی و ڈائرکٹر شعبۂ تاریخ
دارالمصنفین اعظم گڈھ
۳ مارچ ۶۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابنِ ندیم

ابنِ ندیم کا اصلی نام محمد بن اسحاق بن ابی یعقوب النّدیم ذکینیت ابو الفرج یا ابو الفتح ہے لیکن ابن ندیم کے نام سے مشہور ہے، وطن بغداد تھا، یہ کتابوں کی نقل و ترتیب و تصحیح (وراقی) اور فروخت کا کام کرتا تھا، اُس نے اپنی مشہور تصنیف الفہرست ۳۷۷ھ مطابق ۹۸۷ء میں لکھی، اس میں دنیا کی مختلف قوموں کی زبانوں اور اُن کے رسم الخط کا ذکر اور اسلامی علوم و فنون کے جملہ شعبوں کے متعلق تصنیفات اور مصنفین کے مختصر حالات اور ان تمام کتابوں کے بھی نام اور انکے متعلق معلومات تحریر کیے ہیں، جو اس کے زمانہ تک کسی علم و فن میں عربی میں لکھی یا دوسری زبانوں سے ترجمہ ہوئی تھیں، ہندوستانی علوم و فنون کی کتابوں اور یہاں کے مذاہب کا بھی اس میں تذکرہ ہے، بلکہ یہ ہندوستانی مذاہب کے بارہ میں نہایت قدیم اور مستند ماخذ ہے، کیونکہ دوسری صدی ہجری میں یحییٰ بن خالد برمکی نے ہندوستانی مذاہب کی جو روداد تیار کرائی تھی اسکا خلاصہ ابنِ ندیم نے الفہرست میں شامل کر لیا ہے، اس کتاب کی اہمیت کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں لکھی گئی جب اس طرح کی کوئی کتاب نہ تھی، اور اگر ابنِ ندیم نے الفہرست نہ لکھی ہوتی

Marfat.com

تو عربی زبان وادب اور قدیم علوم وفنون کے متعلق بہت سارے معلومات اور حالات جواب منظر عام پر آچکے ہیں، پردۂ خفا میں رہتے،

اس کے کئی ایڈیشن یورپ اور مصر سے اب تک شائع ہو چکے ہیں، سنہ ۱۹۲۹ء میں مصر سے اس کا جو ایڈیشن شائع ہوا ہے، اس کے شروع میں جامع ازہر کے کسی فاضل پروفیسر نے ابن ندیم کے مختصر حالات بھی لکھے ہیں،

ابن ندیم کی وفات کا صحیح سنہ معلوم نہ ہوسکا، تاہم سنہ ۳۸۵ھ مطابق سنہ ۹۹۵ء کے بعد اس کی وفات ہوئی ہے،

Marfat.com

الفهرست

هؤلاء القوم مختلفی اللغات مختلفی المذاهب ولهم اقلام عدة قال لی بعض من یجول بلادهم ان لهم نحو مائتی قلم والذی رأیت صنماً صفراً فی دار السلطان قیل انه صورة الید وهو شخص علی کرسی قد عقد باحدی یدیه ثلاثین وعلی الکرسی کتابة هذا

. . . . . .

. . . . . .

وذکر هذا الرجل المقدمه ذکره انه صرف الاکثر یکتبون بالتسعة الاحرف (ص ۲۷)

سندھ کے لوگوں کی زبانیں اور مذاہب باہم مختلف اور رسم الخط متعدد ہیں، ان علاقوں میں جانے والے ایک سیاح نے مجھ کو بتایا کہ اُن کے تقریباً دو سو[۲۰۰] رسم الخط ہیں، اور بادشاہ کے محل میں جو سونے کا بت[۵۱] میں نے دیکھا اور جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہاتھ کی شکل کا ایک مجسمہ ہے اور ایک کرسی پر رکھا ہوا ہے، اپنا ایک ہاتھ اس طرح کئے ہوئے ہے کہ معلوم ہوتا ہے ۳۰ تک گنتی گن رہا ہے[۵۲]، اور کرسی پر اس طرح کا ایک کتبہ بھی ہے[۵۳]،

اسی سیاح نے بیان کیا کہ سندھ[۵۵] کے لوگوں میں عموماً ۹ رسم الخط رائج ہیں،

---

۵۱ یہ بت بغداد میں تھی ۵۲ انگلیوں سے گنتی گننے کی ایک خاص شکل کا نام ہے ۵۳ اس کے بعد مصنف نے کتبہ کی اصل شکل تحریر کی ہے مگر اسے قلم انداز کر دیا گیا،

فامّا اجناس السودان مثل النوبة والبجة والزغاوة والمراوة و والاستان والبربر واصناف الزنج سوی السند فانّهم یکتبون بالهندیة للمجاورة فلا قلو لهم یعرف ولا کتابة (ص ۲۸)

سندھیوں کے علاوہ دوسری سیہ فام قومیں مثلاً نوبہ، بجہ، زغاوہ، مراوہ، استان اور بربر اور حبشہ کی مختلف، قومیں بھی قرب وجوار کی وجہ سے ہندی ہی رسم خط میں لکھتی ہیں، اس لئے کہ خود اُن کا کوئی رسم خط نہیں ہے،

منکہ[۱] الهندی، وکان فی جملة اسحٰق بن سلیمان بن علی الهاشمی، ینقل من اللغة الهندیة الی العربیة، ابن دهن الهندی وکان الیه بیمارستان البرامکة نقل الی العربی من اللسان الهندی

منکہ ہندی اسحاق بن سلیمان بن علی ہاشمی کے درباری لوگوں میں تھا، اور سنسکرت سے عربی میں کتابوں کا ترجمہ کیا کرتا تھا، ابن دہن[۲] ہندی برامکہ کے شفاخانہ کا افسر اعلیٰ تھا، یہ بھی ہندی سے عربی زبان میں کتابوں کا ترجمہ کیا کرتا تھا،

(ص ۳۴۲)

کنکه[۳] الهندی وله من الکتب کتاب النهود فی الاعمار، کتاب اسرار الموالید، کتاب القرانات

کنکہ ہندی کی کتابوں کے نام یہ ہیں، ایک کتاب عمر دن کے بیان میں، دوسری پیدائش کے بھید میں، تیسری بڑے قران یا بڑی لگن

---

[۱] یہ ایک وید کا نام ہے جو طب اور علاج میں بڑی مہارت رکھتا تھا،

[۲] یہ بھی ایک وید کا نام ہے،

[۳] ایک جوتشی پنڈت تھا، ابن ابی اصیبعہ کا بیان ہے کہ وہ مشہور اور نامی طبیب گذرا ہے،

Marfat.com

الکبیر، کتاب القرآنات الصغیر جو
الھندی - وَلہٗ من الکتب کتاب
الموالید عربی صنجھل الھندی
وَلہٗ من الکتب کتاب اسرار المسائل
نھتی الھندی - ولہ من الکتب
کتاب الموالید الکبیر -

ومن علماء الھند ممن وصل
الینا کتبہ فی النجوم والطب: باکھر
راجہ، صکہ، داھر، آنکو، زنکل
اریکل، جبھر، اندی، جباری
(ص ۳۰۸)

اسماء کتب الھند فی الطب الموجودۃ
بلغۃ العرب کتاب سسرد عشر
مقالات امر یحییٰ بن خالد بتفسیر
لمنکہ الھندی فی البیمارستان
ویجری مجری الکناش، کتاب
استانکرا الجامع تفسیر ابن دھن
کتاب سیرک فسرہ عبد اللہ بن

کے بیان میں اور چوتھی چھوٹی لگن کے بیان
میں جو در ہندی کی کتابوں میں ایک کتاب عربی
میں کتاب الموالید ہے، سنگھل ہندی
کی ایک کتاب سوالوں کے بھید میں ہے، نہک[1]
(یا نایک) ہندی کی کتابوں میں ایک پیشوا
کی بڑی کتاب ہے،

بعض علماے ہند جن کی فنِ طب
نجوم سے متعلق کتابیں ہمارے یہاں پہنچی ہیں
اُن کے نام یہ ہیں، باکھر، راجہ، صکہ، داہر،
انکو، زنکل، اریکل، جبھر، اندی اور جباری
وغیرہ،

فنِ طب کے متعلق ہندوستان کی وہ
کتابیں جو عربی میں ترجمہ ہو چکی ہیں یہ ہیں
ششرت کی کتاب دس بابوں میں ہے،
یحییٰ بن خالد برمکی نے منکہ ہندی پنڈت کو
اپنے شفاخانہ میں اُس کے ترجمہ کرنے کا حکم
دیا تھا، یہ طبی دستور العمل کی قائم مقام ہے،
استانگر کی کتاب کا ابن دھن نے ترجمہ کیا ہے،

[1] بودر۔ سنگھل، نہک، سب نام ہیں،

Marfat.com

علی من الفارسی الی العربی، لانہ اولاً
نقل من الھندی الی الفارسی، کتاب
سندستاق معناہ کتاب صفوۃ
الیخ تفسیر ابن دھن صاحب البیمارستان
کتاب مختصر للھند فی العقاقیر کتاب
علاجات الحبالی للھند کتاب توقشل
فیہ مائۃ داء ومائۃ دواء، کتاب
دوسا الھندیۃ فی علاجات النسآء
کتاب السکر للھند، کتاب اسماء عقاقیر
الھند فسرہ منکہ لاسحاق بن
سلیمان، کتاب رأی الھندی فی اجناس
الحیات وسمومھا، کتاب التوھوفی
الامراض والعلل لتوقشتل الھندی،

(ص ۴۲۱)

چرک کی کتاب پہلے سنسکرت سے فارسی میں اور
پھر عبداللہ بن علی نے اس کو فارسی سے عربی
میں منتقل کیا، کتاب سندستاق[1] کے معنی خلاصہ
کامیابی ہے، شفاخانہ کے افسر علی ابن
دھن نے اس کا ترجمہ کیا ہے، ہندوستان
کی ایک مختصر کتاب جڑی بوٹیوں کے حال
میں ہے .....
... اور ایک کتاب حاملہ عورتوں کے علاج
کے متعلق ہے، توقشل[2] کی کتاب میں ایک سو
بیماریوں اور ایک سو دو اؤں کا بیان ہے،
ہندوستانی خاتون روسا[3] کی کتاب میں عورتوں
کی بیماریوں کے علاج درج ہیں، اور نشہ کے
بیان میں ہندوستان کی ایک کتاب ہے،
ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے ناموں کے
متعلق ایک کتاب کا منکہ پنڈت نے اسحاق
ابن سلیمان کے لئے عربی میں ترجمہ کیا تھا،

---

[1] تاریخ یعقوبی میں اس کا نام سندھشان اور سندھستان ہے، اس کا اصل سنسکرت نام شاید سندھستان یا سندیسن ہو،

[2] یہ ایک وید کا نام تھا [3] یہ ہندوستان کی ایک پنڈت عورت کا نام ہے،

Marfat.com

رائے نام کے ایک ہندوستانی کی کتاب میں
سانپوں کی قسموں اور اُن کے زہروں کا
بیان ہے، نوکشنل وید کی ایک کتاب امراض
اور بیماریوں کے وہم اور سباب کے بیان
میں ہے،

فامّا کتاب کلیلة ودمنة فقد
اختلف فی امرہ فقیل عملته
الهند وخبر ذلک فی صدر الکتاب
وقیل عملته ملوك الاسکانیة
ونحلته الهند وقیل عملته الفرس
ونحلته الهند وقال قوم انّ
الذّی عمله بزرجمهر الحکیم اجزاء
والله اعلم بذلك، کتاب سندباد
الحکیم وهو نسختان کبیرة
وصغیرة والخلف فیه ایضًا
مثل الخلف فی کلیلة ودمنة
والغالب والاقرب الی الحق
ان یکون الهند صنفته،

کتاب کلیلہ ودمنہ کے متعلق اختلاف
ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ اہل ہند کی تصنیف
ہے، اور اس کا ذکر دیباچۂ کتاب میں بھی
ہے، لیکن دوسرا قول یہ ہے کہ وہ اسکانی
بادشاہوں کی تصنیف ہے، اور اہل ہند
نے اسے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے، ایک
روایت کے مطابق وہ اہل فارس کی تصنیف
ہے، اور ہندوستان والوں نے اسے اپنی
طرف منسوب کر لیا ہے، ایک جماعت کا خیال
ہے کہ حکیم بزرجمہر نے اسے کئی بابوں میں تقسیم
کیا تھا، اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ
صحیح کیا ہے، سندباد حکیم کی کتاب کے دو
نسخے ہیں، ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا، اسکے
بارہ میں بھی کلیلہ ودمنہ کی طرح اختلاف،

(ص ۴۲۳-۴۲۴)

Marfat.com

لیکن زیادہ صحیح اور قرین قیاس بات یہ ہے
کہ وہ اہلِ ہند کی تصنیف ہے،

اسماء کتب الھند فی الخرافات و
الاسمار والاحادیث کتاب کلیلہ
ودمنہ، وھو سبعۃ عشر بابا
وقیل ثمانیۃ عشر بابا فسرہ عبداللہ
بن المقفع وغیرہ وقد نقل ھذا
الکتاب الی الشعر نقلہ ابان بن
عبدالحمید بن لاحق بن عفیر
الرقاشی، ونقلہ علی بن داؤد
الی الشعر ونقلہ بشر بن المعتمد
والذی خرج بعضہ ورایت انا
فی نسخۃ زیادۃ بابین وقد عملت
شعراء العجم ھذا الکتاب شعرا
ونقل الی اللغۃ الفارسیۃ بالعربیۃ
ولھذا الکتاب جوامع وانتزاعات
عملھا جماعۃ منھم ابن المقفع
وسھل بن ھارون وسلم صاحب

افسانوں اور قصوں کے متعلق ہندوستانی
کتابوں کے نام یہ ہیں، کتاب کلیلہ ودمنہ
جو ۱۱۷ اور بعض اقوال کے مطابق ۱۸ بابوں
میں ہے، عبداللہ بن مقفع نے اس کا ترجمہ
کیا ہے، یہ کتاب نظم بھی کی گئی ہے، ناظم
کا نام ابان بن عبدالحمید بن لاحق بن عفیر
رقاشی ہے، علی بن داؤد اور بشر بن معتمد
نے بھی اس کا نظم میں ترجمہ کیا ہے لیکن
بشر نے اس کے کچھ حصے حذف کر دیے ہیں
اور میں نے ایک نسخہ میں دو باب زیادہ
پائے ہیں عجمی شعراء نے اس کتاب کو نظم
میں اور فارسی سے عربی میں منتقل کیا ہے،
اس کتاب کے انتخابات مرتب کرنیوالوں
کی بڑی تعداد ہے، جن میں ابن مقفع، سہل
ابن ہارون، دارالحکمۃ[1] کے افسر اعلیٰ سلم اور
مرید اسود وغیرہ مشہور ہیں، مرید اسود

---

[1] یعنی بغداد کا دارالحکمۃ،

Marfat.com

بیت الحکمة والمربد الاسود الذی استدعاه المتوکل فی ایامه من فارس ومن کتبهم کتاب سندباد الکبیر کتاب السندباذ الصغیر کتاب البد کتاب بوماسف وبلوهر، کتاب بوماسف مفرد، کتاب ادب الهند والصّین، کتاب هابل فی الحکمة، کتاب الهند فی قصة هبوط آدم علیه السّلام کتاب طرق، کتاب دبک الهندی فی الرجل والمرأة، کتاب حدود منطق الهند، کتاب سادیره، کتاب ملک الهند القتال و السباح، کتاب شاناق فی التدبیر، کتاب اطر فی الاشربة کتاب بید با فی الحکمة، (ص ۴۲۴ و ۴۲۵)

وللهند اعتقاد فی ذلک وافعال عجیبة ..... وللهند خاصة

کو امیر المومنین متوکل نے اپنے زمانہ خلافت میں فارس سے بغداد بلایا تھا، قصہ اور کہانی کے موضوع پر ہندوستانیوں کی کتابوں میں سندباد حکیم (پنڈت) کی ایک بڑی کتاب اور ایک چھوٹی کتاب ہے، بوذاسف وبلوہر کی کتاب اور بوذاسف کی کتاب الگ ہے، ایک کتاب ہندوستان اور چین کے ادب پر ہے، ہابل کی کتاب حکمت میں ہے، ایک ہندی کتاب حضرت آدمؑ کے ہبوط کی کہانی سے متعلق ہے، ایک طرق کی کتاب ہے، دبک ہندی کی کتاب عورت اور مرد پر ہے، ہندستان کی منطق کے حدود کے متعلق ایک کتاب ہے، سادبرم[1] کی کتاب ایک ہندوستانی راجہ کی کتاب جنگ اور تیراکی پر ہے، شاناق کی کتاب معالجہ پر ہے، اطر[2] کی کتاب مشروبات پر ہے، اور بید پا کی کتاب میں حکمت کا بیان ہے، اہل ہند کا جادو منتر پر بڑا اعتقاد ہے اور اس میں ان کے عجیب وغریب کرتب ہیں

---

[1] ممکن ہو اس کی اصل سیتا درمن ہو، [2] یہ ممکن ہے "اتری" نام کسی وید کی طرف منسوب ہو،

علم التوهّم ولها فی ذلک کتبٌ
قد نقل بعضها الی العربی.....
(ص ۴۳۰)

اور علم توہم میں وہ خاص طور سے بڑا کمال رکھتے ہیں، اور اس فن میں اُن کی کئی کتابیں ہیں جن میں سے بعض کا عربی میں بھی ترجمہ ہوا ہے،

سسه الهندی من القدما...
ومذهبه فی النیرنجات مذهب الهند ولهٗ کتاب سلک فیه مسلک اصحاب التوهّم (ص ۴۳۴)

سیسہ ہندی قدما میں ہے، اس کا مسلک نیرنگ ونظر بندی میں ہندوستان کا مسلک ہے، اس نے اپنی ایک کتاب میں توہم والوں (مسمرائزرس) کا طریقہ اختیار کیا ہے،

کتاب زجر الهند..... کتاب خطوط الکف والنظر فی الید للهند (ص ۴۳۶)

اہلِ ہند کی ایک کتاب ہندی فال پر ہے، ..... ایک اور کتاب ہتھیلی کی لکیروں اور ہاتھوں کو دیکھ کر (حال بیان کرنے کے) متعلق ہے،

کتاب باجهر الهندی، فی فراسات السیوف ونعتها وصفاتها ورسومها وعلاماتها

یا جھر ہندی کی کتاب تلواروں کی پہچان ان کی خوبیوں اور ان کے علامات کے بیان میں ہے،

کتاب شاناق الهندی فی امر تدبیر الحرب، وما ینبغی للملک ان یتخذ من الرّجال، وفی امر الاساورة والطعام والسمّ

شاناق ہندی کی کتاب میں جنگی تدابیر، بادشاہوں کو کس قسم کے آدمی منتخب کرنے چاہئیں، اور سواروں کی ترتیب، کھانوں اور زہر کا ذکر ہے،

(ص ۴۳۷)

Marfat.com

كتاب الهند بين الجواد والبخيل
والاحتجاج بينهما وقضاء ملك
الهند فى ذلك، (ص ٤٣٩)

ہندوستانیون کی ایک کتاب مین بخیل اور فیاض
کے مناظرہ، اور پھر اُن کے درمیان
بادشاہ کے فیصلہ کا ذکر ہے،

كتاب شاناق الهندى فى الآداب
خمسة ابواب (ص ٤٣٩)

شاناق ہندی کی کتاب آداب واخلاق
سے متعلق پانچ بابون میں ہے،

كتاب السمومات للهند ....

زہرون کے متعلق ہندوستانیون

كتاب الجناس الحيات لناقل الهندى
(ص ٤٤٠)

کی ایک کتاب ہے، ..... ناقل ہندی
کی کتاب میں سانپون کی مختلف قسمون
کا ذکر ہے،

قرأت بخط رجل من اهل خراسان
قد الف اخبار خراسان فى القديم
وما آلت اليه فى الحديث وكان
هذا الجزء يشبه الدستور
قال: بنى السمنية بوذاسف
وعلى هذا المذهب كان اكثر
اهل ماوراء النهر قبل الاسلام
وفى القديم ومعنى السمنية
منسوب الى سمنى وهم اسخى اهل
الارض والاديان وذلك ان

میں نے ایک خراسانی کے ہاتھ کی
تحریر پڑھی، جس میں خراسان کے پرانے
اور موجودہ حالات کا ذکر ہے یہ رسالہ
دستور کی طرح تھا، اس میں لکھا تھا کہ سمینہ
کے پیغمبر کا نام بوذاسف ہے، اسلام سے
پہلے اور قدیم زمانہ میں ماوراء النہر کے اکثر
باشندے، اسی مذہب کے پیرو تھے، اور
لفظ سمینہ یمنی کی طرف منسوب ہے، یہ
لوگ سب سے زیادہ سخی ہوتے ہیں، اس کی
وجہ یہ ہے کہ اُن کے پیغمبر بوذاسف نے

Marfat.com

بنیھم بوذاسف اعلمھم ان
اعظم الامور التی لا تحل ولا
یسع الانسان ان یعتقدھا و
لا یفعلھا قول: لا فی الامور
کلّھا فھم علی ذلک قولاً وفعلاً
وقول لا عندھم من فعل الشیطان
ومذھبھم دفع الشیطان.

انھیں تعلیم دی ہے کہ سب سے بڑا گناہ جو کسی
حال میں بھی جائز نہیں۔ اور جس کا انسان
کو کبھی اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے، اور نہ
اس پر عمل کرنا چاہئے، وہ "نہیں" کہنا ہے، وہ
لوگ قولاً و عملاً اسی ہدایت کو مانتے ہیں، اور
"نہیں" کہنا اُن کے نزدیک شیطان کا کام ہے،
اور ان کا مذہب شیطان کو دور کرتا ہے،

(۴۸۴)

قرأت فی جزء ترجمۃ ما ھذہ حکایتہ
کتاب فیہ ملل الھند وادیانھا
نسخت ھذا الکتاب من کتاب کتب
یوم الجمعۃ لثلاث خلون من
المحرم سنۃ تسع واربعین و
مائتین لا ادری الحکایۃ التی فی
ھذا الکتاب لمن ھی،
الا انی رأیتہ بخط یعقوب بن اسحٰق
الکندی حرفاً حرفاً وکان تحت
ھذہ الترجمۃ ما ھذہ حکایتہ
بلفظ کاتبہ، حکی بعض المتکلمین

میں نے ایک تحریر میں پڑھا جس کا خلاصہ
یہ ہے کہ "ایک کتاب میں ہندوستان کے
مذاہب اور ادیان کا ذکر ہے۔ میں نے
اسے ایک کتاب سے نقل کیا ہے، جو بروز
جمعہ ۳۰ محرم الحرام ۲۴۹ھ کو لکھی گئی
تھی، اور مجھے خبر نہیں کہ اس کتاب کی
حکایت بیان کرنے والا کون شخص ہے،
البتہ اس کا حرف حرف میں نے دیکھا اور
وہ یعقوب بن اسحاق کندی کے ہاتھ کی
لکھی ہوئی تحریر تھی، اس میں کاتب کے
قلم سے یہ بھی تحریر تھا، کہ بعض متکلمین بیان

Marfat.com

بان یحیٰی بن خالد البرمکی بعث برجل
الی الهند لیاتیه بعقاقیر موجودة
فی بلادهم وان یکتب له ادیانهم
فکتب له هذا الکتاب قال محمد
بن اسحٰق الذی عنی بامر الهند
فی دولة العرب یحیٰی بن خالد
وجماعة البرامکة واهتمامهما بامر
الهند واحضارهما علماء طبّها
وحکمائها،

اسماء مواضع العبادات ببلاد
الهند وصفة البیوت وحالة
البددة،

اکبر البیوت بیت بمانکیر یکون
طوله فرسخ ومانکیر هذه هی
المدینة التی بها البلهرا وطولها
اربعون فرسخًا، من الساج و
القنا، وانواع الخشب ویقال
ان یعمل الناس العامة الف الف

کرتے ہیں کہ یحیٰی بن خالد برمکی نے ایک شخص
کو ہندوستان اس غرض سے بھیجا کہ وہ
وہاں کی جڑی بوٹیوں اور دواؤں اور
اور مذہبوں کا حال لکھ کر لائے، اس فرمائش
کی تعمیل میں اُس نے یہ کتاب لکھی، محمد بن
اسحٰق کہتا ہے کہ عرب حکومتوں میں یحیٰی بن
خالد اور برامکہ نے ہندوستان کے امور و
معاملات پر خاص توجہ دی، اور وہاں
کے طبیبوں اور حکیموں (پنڈتوں) کو اپنے
دربار میں بلایا،

ہندوستان کی عبادتگاہوں کے نام،
مندروں اور بتوں کے حالات کا بیان،

سب سے بڑا بتخانہ مہانگر میں ۳ میل
لمبا ہے، اور مہانگر راجہ ولهب راے کا
دارالسلطنت اور ۱۲۰ لمبا شہر ہے، ساگون،
بیدا اور دوسری قسم کی لکڑیوں کی عمارتیں
ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں عام لوگوں کے
پاس باربرداری کے لئے لاکھوں ہاتھی

فیل ینقل الامتعة وعلی مربط
الملك ستون الف فیل و
وللقصارین بها عشرون و
مائة الف فیل،
وفی هذا البیت من البدو تلاثحو
عشرین الف بد من انواع الجواهر
مثل الذهب والفضة والحدید
والنحاس والصفر والعاج وانواع
الحجارة المعجونة مرصع بالجواهر
السنیة والملك یرکب فی کل سنة
الی هذا البیت بل یمشی من دارہ
ویرجع راکباً وفیه صنم من ذهب
ارتفاعه اثنا عشر ذراعاً علی سریر
من ذهب وفی وسط قبته من
ذهب مرصع ذلك کله بالجوهر
الابیض، الحب، والیاقوت الاحمر
والاصفر والازرق والاخضر و
یذبحون لهذا الصنم الذی باللج و
اکثر ما یقربون نفوسهم فی یوم

ہوتے ہیں، شاہی اصطبل میں ۶۰ ہزار
ہاتھی ہیں، اور دھوبیوں کے پاس ایک لاکھ
۲۰ ہاتھی ہیں،

اس مندر میں ۲۰ ہزار بدھ کی مورتیاں
ہیں، جو سونے، چاندی، لوہے، تانبے،
پیتل، ہاتھی دانت، اور قسم قسم کے بیش
قیمت پتھروں، اور جواہرات سے بنائی
گئی ہیں، راجہ ہر سال (میلہ کے موقع پر)
ایک مرتبہ پیادہ پا یہاں آتا ہے، اور سوار
ہو کر واپس جاتا ہے، اس میں سونے کا ایک
بت ۱۲ ہاتھ اونچا ہے، جو سونے کے ایک تخت
پر بیٹھا ہے، یہ تخت ایک سونے کے گنبد نما
کمرے میں ہے، یہ کمرہ سپید موتیوں، سُرخ
سبز زرد اور آسمانی رنگ کے جواہرات سے
مرصع ہے، ہر سال ایک خاص دن لوگ
اُس کے سامنے قربانی کرتے ہیں، اور
اپنی جان بھی اس پر قربان کرتے ہیں،

ذکر الصنم ومناسکهم

وبیت بالمولتان ویقال ان هذا
البیت احد البیوت السبعة وبه
صنم من حدید طوله سبعة
اذرع فی وسط القبة تمسکه
حجارة المغناطیس من جمیع
جهاته بقوی متفقة وقیل انه
قد مال الی ناحیة لآفة دخلت
علیه وهذا البیت فی لحف جبل
وهو قبة ارتفاعها مائة وثمانون
ذراعا تجلبه الهند من اقاصی
بلادهم برا وبحرا والطریق
الیه من بلخ مستقیم لان سواد
المولتان مصاقب لسواد بلخ و
علی قلة الجبل وفی سفحه بیوت
للعباد والزهاد وثم مواضع
للذبائح والقرابین وقیل انه
ما خلا قط ولا ساعة واحدة
ممن یحج خلق من الناس ولهم
صنمان یقال لاحدهما جنبکت

ایک اور مندر ملتان میں ہے، کہا جاتا ہی
کہ یہ سات مشہور مندرون میں سے ایک ہی،
اس مندر میں لوہے کا ایک بت ہی، جو سات
ہاتھ لمبا ہے، یہ قبہ کے بیچ میں معلق ہی کیونکہ
ہر طرف سے مقناطیس اس کو اپنی کشش
میں لئے ہوئے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک
آفت کی وجہ سے وہ اب ایک طرف جھک گیا
ہے، یہ مندر جو گنبد نما ہی ایک پہاڑ کے نیچے ہی
اور اُس کی اونچائی ۱۸۰ ہاتھ ہے عام ہندستانی
خشکی و تری اور دور دراز علاقوں سے اسکی
یاترا کے لئے آتے ہیں، اور یہاں کا راستہ
بلخ سے بہت سیدھا ہے، اس لئے کہ ملتان
کے علاقے بلخ کے علاقوں سے قریب ہیں،
پہاڑ کی چوٹیوں اور سطح پر پجاریوں کے
مکانات ہیں، اور وہیں قربان گاہیں بھی
ہیں، کہا جاتا ہے کہ بتخانہ کسی وقت بھی یاترا
کرنے والوں اور زائرین سے خالی نہیں رہتا،
یہاں دو بت ہیں، جن میں ایک کا نام "جنبکت"
اور دوسرے کا "زنبکت" ہے، اُن کو ایک

Marfat.com

والآخر منبکت قد استخرج صنوریتهما
من طرفی واد عظیم خرطا من
حجارۃ الجبل یکون ارتفاع کل
واحد منهما ثمانین ذراعًا
یری من مسافۃ بعیدۃ: قال
والهند یجی الیهما ویحمل معها
القرابین والدخن والبخورات،
فاذا وقعت العین علیهما من
مسافۃ بعیدۃ احتاج الرجل
ان یطرق اعظامًا لهما فان حانت
منه التفاتۃ او سها فنظر الیهما
احتاج ان یرجع الی الموضع الذی
لا یراهما منه ثم یطرق ویقصد
قصدهما هذا اعظامًا لهما و
قال لی من شاهدهما: انه یسفک
عندهما من الدماء امر لیس
بالقلیل فی الکثرۃ وزعم انه
ربما اتفق ان یقرب بنفسه
نحو خمسین الفًا او اکثر، واللہ اعلم

(ص ۴۸۵ و ۴۸۶)

بڑی وادی کے دونوں کنارون کے پہاڑ
کے پتھروں کو کاٹ کر بنایا گیا ہے،
ان میں سے ہر ایک اسی ہاتھ بلند ہے اور دور
سے نظر آتا ہے، ہندوستانی ان دونوں کا
حج (یاترا) کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ
قربانیاں، بخور اور عطر وغیرہ چڑھانے
کے لئے لاتے ہیں، (اور قاعدہ یہ ہے کہ) جب
زائرین کی دور ہی سے ان پر نظر پڑتی ہے
تو وہ تعظیماً سر جھکا لیتے ہیں، اور کبھی غفلت
یا غلطی کی وجہ سے اگر کوئی اس کے خلاف
کر جائے، تو اس کو پھر اس جگہ واپس
جانا پڑتا ہے، جہاں سے وہ دکھائی نہیں
دیتے، پھر وہاں سے سر جھکا کر واپس آتا
ہے، ایسا محض اُن کی عظمت و بزرگی کے
خیال سے کیا جاتا ہے، جن لوگوں نے ان
کا مشاہدہ کیا ہے، انھوں نے مجھ سے بیان
کیا کہ یہاں بہت زیادہ جانیں قربان ہوتی
ہیں، بلکہ بعض کا تو خیال ہے، کہ کبھی کبھی
پچاس ہزار یا اس سے زیادہ ہی تعداد ہو جاتی
ہے،

ولهم بيت بالبامیان من اوائل الهند
مما یلی سجستان، والی هذا الموضع
بلغ یعقوب بن اللیث لما قصد لفتح
الهند والصور التی انفذت الی
مدینة السلام من ذلك الموضع
من البامیان، حملت عند فتحها، و
هذا بیت عظیم یحلّه الزهاد
والعباد وبه من الاصناف الذهب
المرصعة ما یجاوز القدر ولا یبلغه
النعت والصفة، والهند تجد من
اقاصی بلادها برّاً وبحراً،
(ص ۴۸۶)

ویفرج بیت الذهب بیت وقد
اختلف فیه: فقال قوم انّه بیت
من حجارة فیه بدرة وانما سمی
بیت الذهب لانّ العرب لمّا
فتحت هذا الموضع فی ایّام
الحجاج اخذوا منه مائة بهار

یہ بتخانہ بامیان میں بھی ہے، بامیان اوائل
ہند میں سجستان کے قریب واقع ہے، یعقوب
بن لیث جب ہندوستان فتح کر رہا تھا تو
اس مقام تک پہنچا تھا، اور شہر سلام[1] میں
جو تصویریں بھیجی گئی تھیں وہ اسی مقام کی
تھیں، جو فتح کے وقت حاصل ہوئی تھیں،
یہ بتخانہ جہاں پجاری اور عباد تگذارتے
ہیں، بہت بڑا ہے، اور اس میں سونے
سے مرصع ایسے بیش قیمت بت ہیں، جن کی
قدر و عظمت توصیف و تعریف سے بالاتر ہے،
اہل ہند دور دراز کے خشک و تر علاقوں
سے اس کی یاترا کرنے آتے ہیں،

فرج بیت الذہب (ملتان) میں
ایک بتخانہ کے متعلق اختلاف ہے، ایک گروہ
کا خیال ہے کہ وہ پتھر کا ہے، جس میں
گوتم بدھ کی مورتیاں ہیں، اس کا نام
بیت الذہب اس لئے پڑا کہ جب حجاج
کے زمانہ میں یہ مقام فتح ہوا تو یہاں

[1] یعنی بغداد،

Marfat.com

ذهبا وقال لی ابو دلف الینبوعی
وکان جوالة انّ البیت الّذی
یعرف ببیت الذهب لیس هو
هذا والبیت فی براری الهند
من ارض مکران والقندهار
لا یصل الیه العباد والزهاد
من الهند وانّه مبنی بالذهب
یکون طوله سبعة اذرع و
عرضه مثل ذٰلک وارتفاعه
اثنی عشر ذراعًا مرصع بانواع
الجواهر وفیه من البدرة المعمولة
من الیاقوت الاحمر وغیره من
الحجارة الثمینة العجیبة المرصعة
بالدر الفاخر الذی الدرة منه
مثل بیضة الطائر واکبر، و
زعموان الثقة من اهل الهند
اخبره ان هذا البیت یتنکبه
المطر من فوقه ویمینه ویسرته
فلا یصیبه وکذلک السّیل

مسلمانوں کو ایک سو بہار "سونا ملا، ابو دلف
ینبوعی نے جو ایک بڑا سیاح ہے، مجھ سے
بیان کیا کہ بیت الذہب میں جو مندر مشہور
ہے، وہ یہ نہیں ہے، بلکہ وہ مندر سرزمین ہند
کے صحراؤں میں مکران اور قندھار کے قریب
واقع ہے، اور وہاں تک صرف ہندوستان
کے پجاری اور عباد تگذار ہی پہونچتے ہیں
یہ بتخانہ سونے کا بنا ہوا ہے، اس کی لمبائی
سات ہاتھ اور چوڑائی بھی اسی قدر اور بلندی
۱۲ ہاتھ ہے اور وہ ہر قسم کے جواہرات سے
آراستہ ہے، بتخانہ کی مورتیں سرخ یاقوت
اور عجیب و غریب بیش قیمت پتھروں سے
بنائی گئی ہیں، اور ان میں چڑیا کے انڈوں
کے برابر بلکہ اس سے بھی بڑے موتی جڑے
ہوئے ہیں، ینبوعی کا خیال ہے کہ اس کو
کسی معتبر ہندوستانی نے بتایا ہے کہ بارش
بتخانہ کے اوپر اور دائیں بائیں سے اس
طرح مڑ کر ہوتی ہے، کہ اس پر پانی نہیں
پڑتا، اسی طرح سیلاب بھی دائیں یا بائیں

Marfat.com

ینعرج عنه سائلاً یمنة ویسرة
وقال لی بعض الهندان من رآه
وکان مریضا من ای علة کانت
شفاه الله جل اسمه وقال لمّا
بحثت عن امره اختلف فیه:
فزعم لی بعض البراهمة انّه
معلق بین السّماء والارض بلا
عامة ولا علاقة،

سمت مڑ جاتا ہے، ایک ہندوستانی نے تو مجھ
سے یہ بھی کہا کہ جو مریض بھی اسے دیکھ لے خواہ
اسے کسی قسم کا مرض لاحق ہو، اللہ تعالیٰ اسے
صحت یاب کر دیتا ہے، جب میں نے اس
بتخانہ کے متعلق تحقیق و تفتیش کی تو اس کے
بارہ میں اختلاف پایا بعض برہمنوں نے
بتایا کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان بغیر کسی
ستون اور سہارے کے معلق ہے،

(ص ۴۸۶)

وقال لی ابو دلف ان للهند بیتًا
بقمار حیطانه من الذهب و
سقوفه من اعواد العود الهندی
الذی طول کل عود خمسون ذراعًا
واکثر قد صعت بد ته وفجاته
ومتوجهات عبادته بالدر الفاخر
والیواقیت العظام وقال لی بعض
من اثق به ان لهم بمدینة الصنف
بیتا دون هذا وان هذا البیت قدیم
وان جمیع ما فیه من البدة تکلّ العباد

اور ابو دلف نے مجھ سے کہا کہ ہندوؤں کا
ایک بتخانہ قمار میں ہے جس کی دیواریں سونے
اور چھتیں عود ہندی سے بنی ہوئی ہیں، اور
ہر عود کی لمبائی ۵۰ ہاتھ یا اس سے زائد ہے،
اس کی مورتیاں اور محرابیں مرصع اور عبادت
کی اصل جگہیں عمدہ موتیوں اور بیش قیمت
یاقوت سے آراستہ ہیں، اور اسی کا کہنا ہے
کہ مجھ سے بعض قابلِ وثوق اشخاص نے
کہا کہ ہندوستان کے شہر صنف (چنپہ)
میں اس کے علاوہ ایک بتخانہ نہایت قدیم ہے

Marfat.com

وتجيبها عن جميع ما تسئلها عنه قال
ابودلف: والوقت الذی کنت فیه
ببلد الهند کان الملک المملک
علی الصنف یقال له لاجین وقال
لی الراهب النجرانی ان الملک فی
هذا الوقت ملک یعرف بملک
لوقین قصد الصنف فاخربها و
ملک جمیع اهلها،

(ص ۴۸۶ و ۴۸۷)

الکلام علی البد

من غیر الکتاب الذی بخط الکندی:

اختلف الهند فی ذلک، فزعمت طائفة
انه صورة الباری تعالی جده،
. . . . . .
- - - - وقالت طائفة صورة
رسوله الیهم، ثم اختلفوا هاهنا:
فقالت طائفة الرسول لبشر من
من الناس وقالت طائفة عفریت
من العفاریت، وقالت طائفة:

اس کے اندر کے سارے بت پجاریوں سے بات
چیت کرتے، اور ان کے تمام سوالات کا جواب
دیتے ہیں، ابودلف کا بیان ہے کہ جس زمانہ
میں میں ہندوستان میں مقیم تھا، اُس وقت
صنف کے راجہ کا نام لاجین تھا مجھ سے نجرانی
راہب نے بیان کیا کہ اِس زمانہ میں وہاں کے
راجہ کا نام لوقین ہے، اور اُس نے جب صنف
کا قصد کیا تو اسے ویران و برباد کر ڈالا، اور
وہاں کے تمام باشندوں کو محکوم بنالیا،

"بدھ کا بیان"

یہ بیان کندی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب
کے علاوہ دوسری کتاب سے ماخوذ ہے،
اہل ہند کا بدھ کے متعلق اختلاف ہے ایک
جماعت کا خیال ہے کہ وہ باری تعالیٰ کا
پیکر ہے اور دوسری جماعت کا اعتقاد ہے
کہ خدا کے رسول کا پیکر ہے، دوسرے
نظریہ میں بھی یہ اختلاف ہے کہ ایک جماعت
کے عقیدے کے مطابق رسول فرشتہ اور
دوسری جماعت کے خیال میں وہ انسان،

هذه صورة بوذاسف الحكيم
الذی اتاهم من عند الله جلّ
اسمه، ولكل طائفة منهم
طريقة فی عبادته وتعظيمه
وحكی بعض من يصدق عنهم
ان لكل ملة منهم صورة
يرجعون الی عبادتها ويعظمونها
وان البد اسم للجنس والاصنام
كالانواع فاما صفة البد
الاعظم فانسان جالس علی
كرسی، لاشعر بوجهه منموس
الذقن فی الفقم ماهو مشتمل
بكساء كالمتبسم، عاقد بيده
اثنين وثلثين، وقاعا، الثقة
ان كل منزل فيه صورته من
جميع اصناف الاشياء وعلی
حسب حال الانسان، اما من
الذهب المصور بانواع الجواهر
والفضة او الصفر او الحجارة

اور تیسری جماعت کے نزدیک جن ہوتا ہے
مگر ایک چوتھی جماعت کا خیال ہے کہ
وہ بوذاسف حکیم کا مجسمہ ہے، جو خدا کی
طرف سے ان میں مبعوث ہوئے تھے،
اور ان تمام جماعتوں کے یہاں بدھ کی
پوجا پاٹ اور عظمت بجالانے کا ایک مخصوص
قاعدہ ہے، ایک معتبر اور سچے شخص کا ان
کے متعلق بیان ہے کہ ان میں سے ہر فرقہ
کا الگ الگ مجسمہ اور تصویر ہے، جس کی
وہ عبادت کرتا اور تعظیم بجالاتا ہے، اور "بد"
اسم جنس اور اصنام اسم نوع ہے، "بد"
اعظم کا مجسمہ انسان کی طرح ہے، جو ایک
کرسی پر بیٹھا ہے، اس کے چہرہ پر بال
نہیں، ٹھڈی جھکی ہوئی چادر میں لپٹا ہوا
مسکرا رہا ہے، اور اپنی انگلیوں سے گویا
بتیس کی گنتی گن رہا ہے، معتبر لوگوں کا
بیان ہے کہ عمارت کی ہر منزل
میں جس میں اس کی مورت ہے، انسان
کی ضروریات کی ہر قسم کی چیزیں موجود ہیں،

Marfat.com

او الخشب، یعظّمونہ کیف
یستقبلھم بوجھہ، اما من
المشرق الی المغرب او من المغرب
الی المشرق، ولکنھم فی الاکثر
یستدبرون بہ المشرق حتی
یستقبلون المشرق وحکی ان
لھم ھذہ الصورۃ باربعۃ
اوجہ، قد عملت بھندسۃ و
دقۃ صنعۃ حتی من ای موضع
استقبلوھا رأوا الوجہ کاملاً و
وصفتہ صحیحۃ لا یغیب
عنھم منھا شیٔ بتتہ، وقیل ان
الصنم الذی بالمولتان ھذہ
صورتہ ..... من خط
الکندی۔

(۴۸۷)

"المھاکالیۃ"

ھم صنم یقال لہ: مھاکال
ولہ اربع ایدٍ، ولونہ اسمانجونی

یہ مورتیں انواع واقسام کے جواہرات
سے مرصع سونے کی بھی ہیں، چاندی کی
بھی، تانبے کی بھی، پتھر کی بھی، اور لکڑی کی بھی
لوگ مشرق یا مغرب کی جانب ان مورتوں
کی طرف اپنا رُخ کرکے اس کی تعظیم کرتے
ہیں لیکن اکثر لوگ مشرق کی جانب ان
مورتوں کی پشت کرتے ہیں، تاکہ مشرق
کے رُخ سے اس کی تعظیم کرسکیں، یہ بھی
بیان کیا جاتا ہے کہ ان مورتوں کے چار
چہرے اس حساب اور ایسی صنعت سے
بنائے گئے ہیں، کہ جس رُخ سے بھی اس کا
سامنا کریں تو اس کا پورا چہرہ نظر آئے
اور اس کا کوئی حصہ نظر سے چھپا نہ رہے
کہا جاتا ہے کہ ملتان میں جو مورت ہے
وہ اسی شکل کی ہے، یہ کندی کی تحریر
ہے،

اس فرقہ (مہاکالیہ) کا ایک بُت ہے،
جس کو مہاکال کہتے ہیں، اس کے چار
ہاتھ ہیں، رنگ آسمانی ہے، سر پر گھنے

135614

Marfat.com

كثير شعر الرأس سبط، كاشر الاسنان
كاشف البطن، على ظهره جلد فيل
يقطر منه الدم، قد عقد بجلد
يدي الفيل بين يديه وباحدى
يديه ثعبان عظيم فاغر فاه
وبالاخرى عصا، وبالثالثة رأس
انسان، والبد الرابعة، قد رفعها
وفي اذنيه حيتان كالقرطين و
على جسده ثعبانان عظيمان قد
التفا عليه، وعلى رأسه اكليل
من عظام القحف، وعليه من
ذلك قلادة، ويزعمون انه
عفريت من الشياطين، يستحق
العبادة لعظيم قدره واستحقاقه
الخصال المحمودة المحبوبة و
والمذمومة المكروهة من
العطية والمنع والاحسان و

بال، دانت نکلے ہوئے، پیٹ کھلا ہوا، پیٹھ
پر ہاتھی کی کھال پڑی ہوئی، جس سے خون
کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں، ہاتھی کی اگلی
ٹانگوں کی کھال بت کے دونوں ہاتھوں
کے درمیان بندھی ہوئی ہے، اس کے
ایک ہاتھ میں ایک بڑا اژدھا منہ کھولے
ہوئے دوسرے میں ڈنڈا اور تیسرے میں
آدمی کا سر ہے، اور چوتھا ہاتھ اوپر اٹھا
ہوا ہے، دونوں کانوں میں بالیوں کی
طرح دو سانپ اور بدن سے دو اژدہے
لپٹے ہوئے ہیں، سر پر کھوپڑی کا تاج
اور گلے میں اسی کی مالا ہے، اس فرقہ
کا عقیدہ ہے کہ مہا کالی ایک بہت بڑا
زور آور شیطان ہے، جو اپنی قوت و جبروت
اچھی اور پسندیدہ اور بری اور ناپسندیدہ عادتوں مثلاً
دینے روکنے، احسان و سلوک اور برائی
کرنے کی قدرت کی بنا پر عبادت کا مستحق ہے،
اور مصیبتوں میں جائے پناہ ہے،

فی السنداند، (ص ۴۸۸)

Marfat.com

ومنهم اهل ملّة الدينكيتية: دوسرے فرقہ کا نام دنیکتیہ ہے، وہ سورج

وهم عباد الشمس، قد اتخذوا (دت) کا پجاری ہے، انھوں نے ایک گاڑی

لها صنما على عجل، وقوائم العجلة پر جس کے چاروں پایوں کی جگہ چار گھوڑے

اربعة افراس، وبيد الصنم ہیں، سورج کی ایک مورت بنائی ہے جس کے

جوهر على لون النار، ويزعمون ہاتھ میں آگ کے رنگ کا ایک جوہر ہے اس

ان الشمس ملك الملائكة يسقى فرقہ کا عقیدہ ہے کہ سورج ملائکہ (فرشتوں)

العبادة والسجود، فهم يسجدون کا بادشاہ ہے اسلئے اسکی عبادت کرنی چاہیئے،

لهذا الصنم، ويطوفون حوله اور اس کا سجدہ بجالانا چاہیئے۔ اس عقیدہ

بالدخن والمزاهر والمعازف، کی بنا پر وہ اس بُت کا سجدہ کرتے ہیں،

ولهذا الصنم ضياع وغلات اس کا طواف کرکے بخور جلاتے اور باجہ

وله سدنة وقوام يقومون بجاتے ہیں، اس پر بہت سی جائدادیں اور

بمصلحته ومصلحة ضياعه زمینیں وتحف ہیں، اس کے بہت سے پجاری

وعبادته في النهار ثلاث اور منتظم ہیں، جو اس بتخانہ اور جائداد کا انتظام

دفعات، لهم فيها ضروب من اور دیکھ بھال کرتے ہیں، اس کی پوجا دن

من الاقاويل، ويأتيه اصحاب میں تین بار کی جاتی ہے، جس میں وہ طرح

الاستسقاء والجذام والبرص و طرح کی باتیں کرتے ہیں، بیمار، جذامی مبروص

الزمانة وغير ذلك من الامراض اور اکڑہ وغیرہ بری بیماریوں کے مریض

القطيعة، يقيمون عنده ويبيتون اس کے پاس آکر رات بسر کرتے، سجدہ کرتے

سلہ یعنی اوتبکتیہ (دت بمعنی سورج اور بھگتی بمعنی پجاری یعنی سورج پوجنے والے (منہ)

Marfat.com

اللیالی ویسجدون ویتضرعون،
ویسئلونه ان یبرئهم ولا یاکلون
ولا یشربون ویصومون له فلا
یزال المریض کذلک حتی یری فی
منامه کان قائلًا یقول له: قد
برئت وبلغت المراد، ویقال ان
الصنم یکلمه فی منامه فیبرأ او
یرجع الی حال الصحة،
(ص ۴۸۸)

اور روتے گڑگڑاتے ہیں، اور اس سے کہتے
ہیں کہ بھگوان ہمیں شفا دیدے، اور اس
درمیان میں کچھ کھاتے پیتے نہیں، بلکہ روزہ
رکھتے ہیں، اور مریض اس وقت تک برابر
اسی حال میں رہتا ہے جب تک وہ یہ خواب
نہ دیکھ لے کہ کوئی شخص اس سے کہہ رہا ہے کہ
تجھے شفا ہوگئی اور تو نے اپنی مراد پالی، یہ بھی
کہا جاتا ہے کہ بت اس سے خواب میں گفتگو
کرتا ہے، اس وقت وہ صحتیاب اور
تندرست ہوتا ہے،

منهم اهل ملة الجندر یهکتیة:
وهم عباد القمر، یقولون ان القمر
من الملائکة، یستحق التعظیم
والعبادة ومن سنتهم ان یتخذوا
له صنمًا علی عجل یجرالعجل اربعة
بطوط، وبید ذلک الصنم جوهر
یقال له جندر کیت، من دینهم
ان یسجد واله ویعبدوه، و

تیسرا خبر جھکتیہ[1]، یعنی چاند کا پجاری ہے،
ان کا عقیدہ ہے کہ چاند فرشتوں میں سے ہے،
اس لئے لائق عظمت اور قابلِ بندگی ہے،
اُن کا طریقہ یہ ہے کہ اُن کے پجاریوں نے چاند کا ایک
بت ایک گاڑی پر بنایا ہے، جسے چار تر بط
کھینچتے ہیں، اس بُت کے ہاتھ میں ایک
جوہر ہوتا ہے، جسے چندر گپت کہتے ہیں اُن کا
مذہب یہ ہے کہ وہ چاند کی بندگی و عبادت

[1] یعنی چندر بھکتیہ، چندر یعنی سورج اور بھگتی یعنی پجاری، یعنی چاند پوجنے والا، (من)

Marfat.com

ان یصوموا النصف من کل شھر،
ولا یفطروا حتی یطلع القمر ثمّ
یاتون صنمہ بالطعام والشراب
واللبن، ویرغبون الیہ وینظرون
الی القمر، ویسئلونہ حوائجھم
فاذا کانَ راس الشھر وھل
الھلال، صعدوا علی السّطوح
و نظروا الی الھلال واوقدوا
الدّخن ودعوہ عند رؤیتہ،
ورغبوا الیہ ثمّ نزلوا عن السطوح
الی الطعام والشراب والفرح و
والسّرور، ولو نیظروا الیہ لا
علی الوجوہ الحسنۃ، وفی نصف
الشھر اذا فرغوا من الافطار
اخذوا فی الرقص واللعب و
المعازف بین یدی القمر والصنم

(ص ۴۸۸ و ۴۸۹)

کرتے ہیں، اور ہر مہینہ کے وسط میں برت
رکھتے ہیں، اور (دوسرے دن) چاند کے
طلوع ہونے کے بعد برت ختم کرکے بت
کے پاس کھانا پانی اور دودھ لاتے ہیں،
اور اس کی طرف متوجہ ہوکر اور اُس کی
جانب نگاہ کرکے اس سے اپنی مرادیں مانگتے
ہیں، مہینہ کے شروع میں جب چاند نکلنے کا وقت
ہوتا ہے، تو یہ لوگ چھتوں پر چڑھ کر اسے
دیکھتے اور بخور جلاتے ہیں، دیکھنے کے بعد چھتوں
سے اتر کر کھانے، پینے سیر و تفریح اور عیش
و شادمانی میں مشغول ہوجاتے ہیں، اور
یہ ساری تقریبات نہایت دھوم دھام
سے مناتے ہیں، اور مہینہ کے وسط میں جب
برت ختم کرچکتے ہیں، تو چاند اور اُس کے
مجسمہ کے آگے رقص و سرود، لہو و لعب اور
گانے بجانے میں لگ جاتے ہیں،

ومنھم اھل ملّۃ الانشینۃ
یعنی الممتنع من الطعام والشراب

ایک اور فرقہ انشینہ نامی ہے، جو کھانے
پینے سے باز رہتا ہے، ایک فرقہ بکرنتینہ کے

Marfat.com

ومنهم اهل ملة يقال لهم
البكرنتينية، يعنى المصفدين
انفسهم بالحديد وسنتهم
انهم يحلقون رؤسهم لحاهم
ويعرون اجسادهم ما خلا
العورة، وليس من سنتهم
ان يتعلموا احدا ولا يكلموه
دون ان يدخل فى دينهم
ويامرون من يدخل فى دينهم
بالصدقة للتواضع بها، و
من دخل فى دينهم لم يصفد
بالحديد حتى يبلغ المرتبة التى
يستحق بها ذالك وتصفيد هو
انفسهم من اوساطهم الى
صدورهم لئلا ينشق بطونهم
زعموا، من كثرة العلم وغلبة
الفكر،

نام کا ہے: جو اپنے کو زنجیروں میں جکڑے
رہتا ہے، ان کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اپنے
سر اور داڑھی کے بال منڈا دیتے اور
شرمگاہ پر صرف ایک لنگوٹی باندھتے ہیں،
باقی پورا جسم ننگا رکھتے ہیں، یہ کسی کو کچھ
سکھلاتے اور بتلاتے نہیں، اور نہ اپنے
فرقہ کے لوگوں کے علاوہ کسی سے بولتے ہیں،
جب کوئی شخص ان کے فرقہ میں داخل ہوتا
ہے تو اُسے حصول تواضع کے لئے کچھ دان
کرنے کی تلقین کرتے ہیں، اور جو لوگ ان کا
دھرم اختیار کر لیتے ہیں وہ جب تک مرتبۂ
کمال تک نہ پہنچ جائیں، اپنے کو زنجیروں
میں نہیں جکڑ سکتے، کمال حاصل کرنے
کے بعد اس کا حق حاصل ہوتا ہے، یہ لوگ
اس لیے کمر سے سینہ تک اپنے کو زنجیروں
میں جکڑے رہتے ہیں کہ اُن کے خیال
میں اگر وہ ایسا نہ کریں تو علم کی کثرت
اور فکر کے غلبہ سے اُن کا پیٹ پھٹ
جائے،

(ص ۴۸۹)

Marfat.com

ومنهم اهل ملة، يقال لها
الكنكايا ترة، واهل هذه المقالة
متفرقون فی جمیع بلاد الهند،
. . . . . .
. . . ومن سنتهم ان الانسان
اذا اذنب ذنبا عظيما ان يشخص من
بعد او قرب حتی يغتسل فی نهر الكيف[52]
فيطهر بذلك، (ص ۴۸۹)

ومنهم اهل ملة، يقال لها
الراجمريه، وهم شيعة الملوك
ومن سنتهم فی دينهم معونة
الملوك، قالوا: الله الخالق تبارك
وتعالی ملكهم، وان قتلنا فی طاعتهم
مضينا الی الجنة،

(ص ۴۹۰)

ومنهم اهل ملة من سنتهم
ان يطولوا شعورهم ويفتلونها
علی وجوههم، وجميع جوانب رءوسهم

ایک فرقہ گنگایاترا (گنگا جاتری) ہے، اُس کے
ماننے والے پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں،
اُن کا عقیدہ ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی بڑا
گناہ سرزد ہو جائے تو وہ گنگا میں اشنان کرلے،
اس طرح وہ گناہ سے پاک وصاف ہو جائیگا،

ایک فرقہ کو راجمریہ (راجپوتیہ) کہتے ہیں، یہ
لوگ بادشاہوں کے مددگار ہوتے ہیں،
راجاؤں کی مدد کرنا اُن کے دھرم میں داخل ہے،
ان کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ (ایشور) نے
راجاؤں کو حکومت وسلطنت عطا کی ہے،
اس لئے اگر ہم ان کی اطاعت کی راہ میں
مارڈالے جائیں گے، تو جنت میں داخل ہونگے،

ایک اور فرقہ ہے، جس کا قاعدہ اپنے
اپنے بالوں کو بڑھانا اور اُن کی جٹا بنا کر چہرے
پر اس طرح لٹکانا کہ سر کے سب کنارے

---

[52] یعنی گنگایاترا یعنی (گنگا کی) زیارت کرنے والے [52] کذا فی الاصل والصواب فیما اظنه الكنك،

Marfat.com

مغشو، والشعر علیٰ نواحی الراس
بالسّواء ومن سُنتھم ان لا یشربوا
الخمر ولھُم جبل یقال لہٗ حورعن
یحجون الیہ، فاذا انصرفوا من
حجھم لم یدخلوا العمران فی طریقھم
اذا انصرفوا، وان رأوا امرأۃ ھربوا منھا
ولھم فی ھذا الجبل الذّی یحجون
الیہ بیت عظیم فیہ صورۃ،

ڈھانکے اور ہر طرف بال یکساں بکھرے رہیں،
یہ لوگ شراب نہیں پیتے، اور حورعن نام ایک پہاڑ
پر یاترا کے لئے جاتے ہیں، اور یاترا کرنے کے
بعد آبادیوں میں نہیں داخل ہوتے، اور
عورتوں کو دیکھ کر بھاگتے ہیں، اس پہاڑ
پر جس کی یاترا کے لئے وہ جاتے ہیں،
ایک بہت بڑا مندر ہے، جس میں ایک
مورتی ہے،

(ص ۴۹۰)

Marfat.com

عبدالقاہر بغدادی

المتوفی ۴۲۹ھ مطابق ۱۰۳۷ء

نام عبدالقاہر کنیت ابو منصور، باپ کا نام طاہر اور وطن بغداد تھا، مختلف علوم و فنون خصوصاً حساب و فرائض میں پوری مہارت تھی، تصنیف و تالیف کی طرح درس و تدریس میں بھی منہمک رہتے، حافظ ابن کثیر کا بیان ہے کہ، اعلوم و فنون میں انھوں نے تدریسی اور تصنیفی خدمات انجام دیئے ہیں، فقہ کے مذاہب اربعہ میں امام شافعیؒ کے مسلک کے پابند تھے، عبدالقاہر مالدار اور ذی ثروت بھی تھے لیکن سارا مال و دولت علم اور علماء کے لئے وقف رہتا، اسلامی فرقوں کی تاریخ کے متعلق اُن کی ایک کتاب "الفرق بین الفرق" موجود ہے، اس میں اسلام کے ایک عقل پرست فرقہ معتزلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ضمناً چند سطریں . . . ہندوستان کے ہمنی فرقہ کے متعلق بھی تحریر کی گئی ہیں،

عبدالقاہر نے ۴۲۹ھ مطابق ۱۰۳۷ء میں وفات پائی،

Marfat.com

الفرق بين الفرق

القائلون بالتناسخ اصناف ضف
من الفلاسفة، وصنف من السمنية
وهذان الصنفان كانا قبل دولة
الاسلام.....
فاصحاب التناسخ من السمنية
قالوا بقدم العالم، وقالوا ايضًا
بابطال النظر والاستدلال، و
زعموا انه لا معلوم الا من جهة
الحواس الخمس وانكر اكثرهم المعاد
والبعث بعد الموت، وقال فريق
منهم بتناسخ الارواح في الصور
المختلفة واجازوا ان ينقل روح
الانسان الى كلب وروح الكلب
الى انسان وقد حكى اقلو طرخس

تناسخ (آواگون) کو ماننے والوں کی کئی قسمیں
ہیں، ایک قسم فلسفیوں کی ہے اور دوسری سمنیوں
کی، اور یہ دونوں قسمیں اسلامی سلطنت سے
قبل پائی جاتی تھیں،
تناسخ کے قائل سمنی عالم کو قدیم مانتے
اور غور و استدلال کو باطل سمجھتے ہیں، ان کا
خیال ہے کہ معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ
صرف حواس خمسہ ہیں، ان میں سے اکثر لوگ
دوبارہ زندہ کئے جانے اور مرنے کے بعد
اٹھائے جانے کے منکر ہیں، ان کا ایک فرقہ
اس بات کا قائل ہے، کہ روحیں مختلف
شکلوں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں، اُن کے
نزدیک یہ ممکن ہے کہ انسانی روح کتے کی اور
کتے کی روح انسان کی روح میں منتقل ہو جائے

مثل هذا القول عن بعض القلاسفة

وزعموا ان من اذنب فی قالب ناله

العقاب علیٰ ذلك الذنب فی قالب

اٰخر، وكذلك القول فی الثواب

عندهم، ومن اعجب الاشیاء

دعوی السمنية فی التناسخ الذی

لا یعلم بالحواس مع قولهم انه

لا معلوم الا من جهة الحواس،

(ص ۲۵۳، ۲۵۴)

اسی طرح کی بات اقلوطرخس نے بعض فلسفیوں

سے بھی بیان کی ہے اسمینہ فرقہ کا یہ خیال

بھی ہے کہ اگر ایک آدمی کسی جنم میں گناہ

کرتا ہے، تو اسے اس کی سزا دوسرے جنم

میں ملے گی، اسی طرح ایک جنم کی نیکی کی جزا

بھی دوسرے جنم میں ملے گی سب سے زیادہ

تعجب خیز بات یہ ہے کہ سمینہ ایک طرف تو اس

بات کے قائل ہیں، کہ معلومات اور ادراک

وعلم کے ذرائع صرف حواس خمسہ ہیں؛ اور

دوسری طرف وہ تناسخ (آواگون) کا بھی

دعوی کرتے ہیں، حالانکہ اس کا علم حواس

سے نہیں حاصل ہوتا،

لہ مصنف نے آواگون کے نظریہ پر شک وارد کیا ہے، (ض)

Marfat.com

قاضی صاعد اندلسی

المتوفی سنہ ۴۶۲ھ مطابق سنہ ۱۰۷۰ء

نام ونسب صاعد بن احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن صاعد، کنیت ابو القاسم، عربی النسل تھے، قرطبہ (اسپین) کا مردم خیز شہر ان کا وطن تھا۔ صاعد اپنے زمانہ کے فاضل اور علوم متداولہ مثلاً حدیث، فقہ، ادب، تاریخ، فلسفہ، طب، ریاضیات، ہیئت اور نجوم میں مہارت اور پوری دستگاہ رکھتے تھے، علم کی طرح اصحابِ علم سے بھی بڑی دلچسپی تھی، انھوں نے کئی کتابیں لکھیں مگر "التعریف بطبقات الامم" کے سوا سب باد حوادث کی نذر ہوگئیں، اور تنہا یہی کتاب مصنف کے علم و تبحر، وسعتِ نظر اور مذاقِ تحقیق کی پختگی اور بلندی کا ثبوت ہے، اس میں تمام دنیا کی متمدن قوموں کے ان علوم وفنون کی مختصر مگر جامع تاریخ بیان کی گئی ہے جو عربی کے ذریعہ مصنف کو معلوم ہو سکے ہیں، اس طرح یہ کتاب دراصل قرونِ وسطیٰ کی علمی تاریخ ہے۔ اور چند صدیوں تک مورخین اور اصحابِ علم کا مستند ماخذ رہ چکی ہے۔ ایک باب میں ہندوستان کے علوم وفنون خصوصاً ہیئت ونجوم پر مفید اور فاضلانہ بحث ہے، جس سے ہندوستانی علوم وفنون کے متعلق مصنف کے معلومات کا اندازہ اور اُن کے وسیع مطالعہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کے کئی ایڈیشن عربی ممالک اور یورپ وغیرہ سے شائع،

Marfat.com

ہو چکے ہیں۔

"قاضی صاعد کو اللہ تعالیٰ نے علم کی طرح دنیوی اعزاز و اکرام بھی بخشا تھا، چنانچہ والی طلیطلہ مامون یحییٰ بن ظافر کے زمانہ میں وہاں کے عہدۂ قضا پر وہ فائز تھے اور طلیطلہ ہی میں اسی منصب پر ۴۶۲ھ مطابق ۱۰۷۰ء میں وفات پائی، طلیطلہ کے ایک عالم یحییٰ بن سعید الحدیدی نے اُن کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

Marfat.com

طبقاتُ الامم

فاما الطبقة التی عنیت بالعلوم فثمانیة امم الهند والفرس وکلدانیون والعبرانیون والیونانیون والروم واهل مصر والعرب، (ص ۹)

تحصیلِ علم اور اکتساب فن کی طرف توجہ کرنے والے طبقہ[1] میں یہ آٹھ قومیں ہیں، اہلِ ہند، اہلِ ایران، کلدانی، عبرانی، رومی، مصری، اور اہلِ عرب،

اما الامة الاولی وهی (الهند) فامة کثیرة العدد عظیمة العدد فخمة الممالک قد اعترف لها بالحکمة واقر لها بالتبرز فی فنون المعارف جمیع الملوک السالفة والقرون الماضیة،

پہلی قوم یعنی اہلِ ہند بڑی تعداد اور وسیع حکومت و شوکت والی ہے، گذشتہ زمانہ کے تمام بادشاہوں اور قوموں کو اس کی حکمت و دانش اور علم و فن میں مہارت اور یکتائی کا اعتراف رہا ہے،

وکان ملوک الصین یقولون ان ملوک الدنیا خمسة وسائر الناس اتباع فیذکرون ملک

چین کے بادشاہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بڑے سلاطین دراصل پانچ ہیں بقیہ سب اُن کے پیرو اور ماتحت ہیں، (اور اس

---

[1] مصنفؒ نے اس مقام پر اقوام عالم کی دو قسمیں بیان کی ہیں، ایک تو یہی جس کو علم و فن سے اشتغال رہا، اور

(الصین) وملک (الھند) وملک
(الترک، وملک الفرس وملک
(الروم).....
وکانوا یسمّون، ملک الھند (ملک
الحکمۃ) لفرط عنایتہ بالعلوم
وتقدمہ فی جمیع المعارف)...
.....
فکان (الھند) عند جمیع الامم
علی ممر الدھور وتقادم الازمان
معدن الحکمۃ وینبوع العدل و
السیاسۃ واھل الاحلام الراجحۃ
والآراء الفاضلۃ والامثال
السائرۃ والنتائج الغریبۃ و
اللطائف العجیبۃ وھم وان
کانت الوانھم فی اوّل مراتب
السّواد فصاروا فی ذلک من
جملۃ السودان فقد جنبھم

سلسلہ میں) فغفورِ چین، ہندوستانی راجہ،
خاقان ترک، شاہِ ایران اور قیصر روم کا
کا ذکر کرتے تھے،.....
اور ہندوستانی راجہ کو وہ حکمت و تدبیر کا
بادشاہ کہتے تھے، اس لیے کہ علم کی طرف
اس کی غیر معمولی توجہ تھی، اور وہ جملہ علوم
وفنون میں سب سے بڑھا ہوا تھا.....
قدیم قوموں کے نزدیک ہر زمانہ میں
ہندوستان حکمت و دانش کا گہوارہ اور
عدل وسیاست کا سرچشمہ رہا ہے، وہاں
کے باشندوں کو سب سے زیادہ عقلمند اور
عمائب الرائے سمجھا جاتا تھا، اور وہ ضرب
الامثال، عجیب لطائف اور غریب نتائج
والے لوگ تھے، اگرچہ ان کا رنگ سیاہی
مائل ہے، اس لئے وہ سیہ فام لوگوں میں
شمار کئے جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے
انھیں سیہ فاموں کی بدکرداری، بدخوئی

(بقیہ حاشیہ ص ۳۵) دوسری قسم میں وہ قومیں شامل ہیں، جو علم وفن سے بالکل ناآشنا، اور بے بہرہ تھیں، ان کا ذکر اختصار کے خیال سے قلم انداز کر دیا گیا ہے، (ض)

Marfat.com

الله تعالى سوء اخلاق السودان
ودناءة شيمهم وسفاهة احلامهم
وفضلهم على امم كثيرة من
السمر والبيض،

ولبعض اهل العلم باحكام
النجوم فى هذا تعليل وذلك انهم
زعموا ان (زحل) و(عطارد)
يتوليان بالقسمة الطبيعة الهند
فلولاية زحل لتدبيرهما اسودت
الوانهم ولولاية عطارد كذلك
خلصت عقولهم ولطفت اذهانهم
مع مشاركة زحل فى صحة النظر
بعد الفكر فكانوا بهذا حيث هم
من صفاء القرائح وسلامة
التمييز وخالفوا بذلك سائر
السودان من الزنج والنوبة والحبشان
وسواهم فلهذا التحقق ابعلوا الهند
والاحكام بصناعة الهندسة ونالوا
الحظ الاوفى والقدح المعلى من معرفته

اور بے وقوفی سے محفوظ رکھا ہے، اور بہت سی
سفید فام اور گندم گوں قوموں پر انہیں فضیلت
و برتری عطا کی ہے،

بعض نجومی اور جوتشی اس کے اسباب یہ بتاتے
ہیں کہ زحل اور عطارد ہندوستان کی حالت
طبعی پر حکمراں اور موثر ہیں، اس لئے زحل
کے اثرات سے اُن کا رنگ کالا، عطارد
کے اثر اور زحل کی شرکت کی وجہ سے غورہ
و فکر کی صحت میں اُن کی عقلیں روشن اور
ذہن لطیف ہیں۔ وہ اپنی سلامتی طبع،
لطافتِ مزاج اور قوتِ تمیز کی بنا پر دوسری
سیہ فام قوموں مثلاً حبشیوں، زنگیوں اور
نوبیوں سے مختلف واقع ہوئے تھے، اس
لئے علم ہندسہ اور حساب کی جانب انھوں نے
اعتنا کیا اور علم ہیئت و نجوم اور جملہ علوم یا یہ
میں ان کو پوری دستگاہ اور ید طولیٰ حاصل ہے

Marfat.com

وبعد هذا فانهم اعلم الناس
بصناعة الطب وابصرهم بقوى
الادوية وطبائع المولدات و
خواص الموجودات ولملوكهم اسيرة
الفاضلة والملكات المحمودة و
والسياسات الكاملة -
(ص ۱۷)
اما العلم الالهى فانهم مجمعون
منه على التوحيد لله عز وجل و
التنزيه له عن الاشراك به ثم
هم مختلفون فى سائر انواعه
فمنهم براهمة وصابئه)

فن طب میں وہ سب سے زیادہ ماہر و دانا
کی تاثیر اور قوت سے سب سے زیادہ واقف
اور موالید ثلاثہ کی طبیعتوں اور موجودات
کے خواص کے سب سے زیادہ رمز شناس
ہیں، ان کے بادشاہوں کی سیرتیں عمدہ
اور ملکات پسندیدہ ہیں اور وہ بڑے ماہر
اور کامل سیاست داں ہیں
علم الٰہی کے بارہ میں وہ سب متفقہ
طور سے خدا کی توحید کے قائل اور شرک سے
بیزار اور بری ہیں لیکن اس کے اقسام کے بارہ
میں وہ مختلف الخیال ہیں اور ان کی دو
جماعتیں براھمہ اور صابئہ
مشہور ہیں -

فاما (البراهمة) وهى فرقة
قليلة العدد فيهم، شريفة
النسب عندهم، فمنهم من
يقول بحدوث العالم ومنهم
من يقول بازليته الا انهم مجمعون
على ابطال النبوات وتخريب ذبائح

برہمنوں کا فرقہ گو قلیل التعداد ہے،
لیکن اہل ہند کی نظر میں نسباً نہایت معزز
اور محترم ہے، ان میں سے بعض لوگ حدوث
عالم اور بعض ازلیت عالم کے قائل ہیں لیکن
نبوت ورسالت کے سب منکر اور جانوروں
کو ذبح کرنے یا انھیں ایذا پہنچانے کو سب

Marfat.com

الحیوان والمنع فی ایلامہ۔

واما (الصّابئۃ) وھُو جمھور الھند ومعظّمھا فانّھا تقول بازل العالم وانّہ معلول بذات علّۃ العلل التی ھی (الباری) عزّ وجل وتعظم الکواکب وتصوّر لھا صورا تمثلھا وتتقرب الیھا بانواع القرابین علی حسب ما علموا من طبیعۃ کل کوکب منھا یستجلبوا بذالک قواھا، ویصیر فوانی العالم السفلی علی اختیارھم وتدابیرھا ویسمّون کل صورۃ من ھذہ الصّور (بُدًّا) ولھُم فی ازمان البدوۃ وادوار الکواکب و اکوارھا وفساد جمیع المولدات من العناصر الاربعۃ عند کل اجتماع یکون للکواکب فی رأس

حرام سمجھتے ہیں۔

صابئہ اس کے ماننے والے عوام اور اکثر ہندوستانی ہیں جو ازلیت عالم کے قائل اور اس کو علۃ العلل یعنی ذاتِ باری تعالیٰ سے معلول سمجھتے ہیں، یہ لوگ ستاروں کی تعظیم کرتے اور اُن کے مجسمے اور تصویریں بناتے ہیں اور ہر سیارے پر اس کی خصوصیت کے مطابق جو انھیں معلوم ہوتی ہے طرح طرح کی قربانیاں چڑھاتے ہیں تاکہ اُن کے ذریعہ اُن کی قوتیں جذب کرلیں، اور عالم سفلی میں اپنے اختیار کے مطابق اُن کی تدبیروں کو نافذ کردیں، وہ ان مجسموں کو بت کہتے ہیں اور ان بتوں کے زمانوں، سیاروں کے ادوار[1] واکوار اور رأس حمل میں ان کے اجتماع کے وقت عناصر اربعہ سے مرکب مخلوقات کے تباہ ہوجانے اور ہر دور کواکب میں مولدات کی نشأۃ ثانیہ

[1] ۳۶۰۵ شمسی سالوں کا ایک دور اور ۱۲۰ قمری سالوں کا ایک کور ہوتا ہے،

Marfat.com

الحمل وفی عودۃ المولدات فی
کل دور آراء کثیرۃ ومذاھب
متفرقۃ علی حسب ما بینا فی کتابنا
فی (مقالات اھل الملل والنحل)
ولبعد الھند من بلادنا و
اعتراض الممالک بیننا وبینھم
قلت عندنا تآلیفھم فلم یصل
الینا الا ظرف من علومھم و
ولا وردت علینا الا نبذ من
مذاھبھم ولا سمعنا الا بالقلیل
من علمائھم فمن مذاھب الھند
فی علم النجوم المذاھب الثلاثۃ
المشھورۃ عنھم وھو مذھب
(السند ھند) ومذھب (الارجبھر)
ومذھب (الارکند)

کے متعلق اہلِ ہند کی مختلف رائیں اور
جداجدا مسلک ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب
"مقالات اہل الملل والنحل" میں بیان کیا ہے
چونکہ ہندوستان ہمارے ملک سے
دور ہے اور ہمارے ملک اور اس کے درمیان
کئی دوسرے ممالک حائل ہیں اس لئے
اُن کی تالیفات وتصنیفات ہمارے یہاں
کمیاب ہیں اور ان کے علوم ومذاہب کا بہت
قلیل حصہ ہم کو پہنچا ہے اور بہت کم ہندوستانی
علماء سے ہم نے معلومات سُنے ہیں،
علم نجوم میں اہلِ ہند کے تین مشہور مذاہب
ہیں:- مذہب سند ہند، مذہب ارجبر
اور مذہب ارکند،[1]

ولم یصل الینا منھم علی

اور صرف اُن کے مذہب سند ہند کے متعلق

---

[1] یعنی سدھانت اور آریہ بھٹ اور کھنڈ کھاڈیکا ان تینوں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے،

Marfat.com

التحصيل الا مذهب، (السندهند)
وهو المذهب الذي تقلده
جماعة من الاسلام والفرافيه
(الازياج) كمحمد بن ابراهيم
(الفزاري) وحنش بن عبد الله
البغدادي ومحمد بن موسى
(الخوارزمي) والحسين بن محمد
المعروف (بابن الآدمي وغيرهم
وتفسير السندهند "الدهر
الداهر" كذا لك حكى الحسين
بن الآدمي في زيجه۔

تقول اصحاب السند
هند) ان الكواكب السبعة
(واوجاتها) وجوزهراتها)

ہمیں کچھ معلومات حاصل ہو سکے ہیں، اور اسی
مذہب کے متعلق بعض علماے اسلام مثلاً محمد بن
ابراہیم فزاری، حنش بن عبداللہ بغدادی،
محمد بن موسیٰ خوارزمی اور حسین بن محمد معروف بہ
ابن آدمی نے زیچیں تصنیف کیں، اور ابن
آدمی کی حکایت کے مطابق سند ہند کے
معنی زمانہ قدیم[1] ہیں،

سدھانت والوں کا بیان ہے کہ سات[2]
سیارے اور اُن کے اوجات[2] وجوزہرات[3]

---

[1] سنسکرت میں اس کے معنی "اصول" کے ہیں۔ اس لئے یہ معنی صحیح نہیں ہوگا، (ض)

[2] اوجات، اوج کی جمع ہے، اس کے متعلق اس کتاب کی پہلی جلد میں نوٹ گذر چکا ہے۔ (ض)

[3] یہ گوزہر (گوزچہرہ) یا جوزہر (جوزچہرہ) کا معرب ہے، یعنی شکل جوزا۔ اور ان سے کواکب کے وہ نقطے مراد ہیں جو دو برجوں میں بیک وقت گذرتے ہیں۔ سنسکرت میں ان کو راہو اور کیتو کہتے ہیں۔ (ض)

Marfat.com

تجتمع كلها فی رأس الحمل خاصة
فی کل اربعة آلاف الف الف سنة
و ثلاثمائة الف الف سنة و
عشرین الف الف شمسیة و یسمون
هذه المدة مدة العالم لانهم
یزعمون ان الکواکب (و اوجاتها)
و جوزهراتها) متی اجتمعت فی راس
الحمل فسد جمیع المکونات فی الارض
و بقی العالم السفلی خرابا دهرا طویلا
حتی تتفرق الکواکب والاوجات و
الجوزهرات فی البروج فاذا کان
ذلک بدئ الکون و عادت حالة
العالم السفلی الی الامر الاول هکذا
ابدا الی غیر غایة عندهم۔

ولکل واحد من (الکواکب) و
(الاوجات) والجوزهرات)
ادوار ما فی هذه المدة التی
هی عندهم مدة العالم قد
ذکرتها فی کتابی المؤلف،
(الاصلاح حرکات النجوم)

ہر چار ارب بتیس کروڑ شمسی سال میں خاص
طور سے راس حمل میں جمع ہوتے ہیں اور
اسی کو وہ لوگ عالم کی مدت کہتے ہیں اسلئے
کہ انکا خیال ہے کہ سیارے اور اُن کے اوجات
و جوزہرات جب راس حمل میں یکجا جمع ہو جاتے
ہیں تو عالم کائنات کی تمام موجودات برباد
ہو جاتی ہیں اور عالم سفلی زمانہ دراز تک
ویران اور غیر آباد پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ
وہ سیارے اور اُن کے اوجات و جوزہرات
برجِ فلک میں منتشر ہو جاتے ہیں اس
وقت از سرِ نو تکوینِ عالم شروع ہوتی ہے
اور عالم سفلی اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے
اسی طرح ابدالآباد تک ہوتا رہتا ہے۔

مدتِ عالم کے متعلق ہندوستان والوں کے
یہاں کواکب، اور ان کے اوجات و جوزہرات
کے ادوار متعین ہیں۔ جن کو ہم اپنی کتاب
"اصلاح حرکات النجوم" میں بیان کر چکے
ہیں۔

واما اصحاب (الازجیر) فانهم
وافقوا اصحاب السندھند) الا
عدد مدة العالم فان مدتهم
التی ذکروھا ان الکواکب والاوجات
و(جوزھراتھا) تجتمع عند ھو فی
راس الحمل ھی جزء من الف من
مدة (السند ھند) وذلك
عند ھو تفسیر (الازجیر)

واما اصحاب (الارکند) فانهم
خالفوا الفرقتین الاولیتین من حرکات
الکواکب وفی مدة العالم خلافا
لم یبلغنی حقیقته،

ومما وصل الینا من علومهم
فی الموسیقی الکتاب المسمی بالھندیة
(نافر) وتفسیره (ثمار الحکمة)
فیه اصول اللحون وجوامع تالیف
النغم۔

آریہ بھٹ والے سندھانت والوں سے مدت
عالم کی تعداد کے سوا ساری چیزوں میں
متفق ہیں، ان کی بیان کردہ مدتِ عالم یعنی
کواکب، ان کے اوجات اور جوزہرات کے
راس الحمل میں جمع ہونے کی مدت سدھانت
والوں کی مدت کا ایک ہزارواں ($\frac{1}{1000}$) حصہ
ہے، ازجبر کا ان کے یہاں یہی مطلب ہے۔

کھنڈکھاڈیکا کو ماننے والے حرکاتِ کواکب
اور مدتِ عالم میں ان دونوں سابقہ گروہوں
سے مختلف رائے رکھتے ہیں، لیکن اُن کے
اختلاف کی کوئی حقیقت مجھے نہیں معلوم ہو سکی

ان کے علوم و فنون میں فنِ موسیقی کی
ایک کتاب ہم تک پہنچی ہے اس کا ہندی
نام "نافر" ہے جس کا مطلب "ثمار الحکمۃ" (نتائج
حکمت) ہے، اس کتاب میں راگوں کے اصول
اور نغموں کی ترکیب کے قاعدے بیان کئے
گئے ہیں۔

ومما وصل الینا من علومهم

علم الاخلاق اور تہذیبِ نفس کے موضوع

Marfat.com

فی اصلاح الاخلاق وتهذیب
النفوس کتاب (کلیلة ودمنة)
الذی جلبه برزویه) الحکیم
الفارسی من الهند الی (انوشروان)
بن قباد بن فیروز ملک الفرس
ترجمه له من الهندیة الی الفارسیة
ثمّ ترجمه فی الاسلام (عبد الله
بن المقفع) من اللغة الفارسیة
الی اللغة العربیة وهو کتاب عظیم
الفائدة، شریف الغرض جلیل
المنفعة - (ص۲۱)

وممّا وصل الینا من علومهم
فی العدد حساب (الغبار) الذی
بسطه (ابوجعفر محمد بن موسی
الخوارزمی) وهو اوجز حساب و
اخصره واقربه تناولاً واسهله
ماخذاً وابدعه ترکیباً، یشهد

اُن کی کتاب کلیلہ ودمنہ ہم تک پہنچی ہے
جسے حکیم برزویہ، شاہ ایران نوشیروان
ابن قباد بن فیروز کے لئے ہندوستان سے
ایران لایا تھا۔ اور اسی نے سنسکرت سے
فارسی میں اُس کا ترجمہ کیا تھا، پھر عہدِ اسلامی
میں عبداللہ بن مقفع نے فارسی سے عربی میں
اس کا ترجمہ کیا، یہ کتاب نہایت مفید اور
عمدہ مطالب پر مشتمل ہے۔

علم ہندسہ میں حسابِ غبار[۱] جس کو
ابوجعفر محمد بن موسیٰ خوارزمی نے شرح و
بسط کے ساتھ بیان کیا ہے ان ہی سے ہم
تک پہنچا ہے، یہ حساب کا نہایت مختصر اور
آسان طریقہ ہے، اس کی ترکیب بڑی
عجیب ہے اور اس سے سندھ والوں کی
للسند بذکاء الخواطر وحسن
جودت وذہانتِ طبع، حسنِ ایجاد، اور

---

[۱] یعنی ۱ سے ۹ تک کی گنتی،

Marfat.com

التوليد وبراعة الاختراع

(ص ۲۱)

ومِمّا وصل الينا من نتائج فكرهم الصحيحة ومولدات عقولهم السليمة وغرائب صنائعهم الفاضلة، (الشطرنج)..... ولعمري ان في ما يظهر استعمالها بتصريف قطعها من حسن التأليف وعجيب الترتيب لغرضا جليلا ومقصدا فخما لما في ذلك من التنبيه على وجه التحرز من الاعداء والاشارة الى صورة الجبلة في التخلص من المكاره،

قوتِ اختراع کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستانیوں کے صحیح نتائج فکر، عقل سلیم کی ایجاد و اختراع عجیب و غریب صنعت اور عمدہ کمال کی بدولت ہیں شطرنج کا کھیل ملا ہے۔.....

.....

اور میری عمر کی قسم شطرنج کے مہروں کو بہتر ترکیب ترتیب کے ساتھ استعمال کرنے سے ایک عظیم الشان مقصد ظاہر ہوتا ہے یعنی اس کے اندر دشمنوں سے بچنے کی صورت اور آفات و مصائب سے جان بچانے کی تدبیریں پوشیدہ ہیں۔

Marfat.com

عبدالکریم شہرستانی

(متوفی ۵۴۸ھ مطابق ۱۱۵۳ء)

اس کا نام محمد، کنیت ابوالفتح اور وطن شہرستان تھا۔ ایران میں شہرستان نام کے تین شہر تھے۔ جن میں سے یہ ایک جو عبدالکریم کا وطن تھا۔ نیشاپور اور خوارزم کے درمیان واقع تھا۔

شہرستانی مشہور متکلم، ماہر فقیہ، بلند پایہ مصنف، مناظر، واعظ اور مذاہبِ عالم کا بے نظیر محقق گذرا ہے اس کی متعدد تصنیفات ہیں جن میں "الملل والنحل" سب سے زیادہ مشہور ہے اس میں مذاہبِ عالم کا مبسوط تذکرہ اور اُن کے فلسفہ و تاریخ اور اہلِ مذاہب کے مختلف فرقوں اور اُن کے عقائد و نظریات پر فاضلانہ اور معلومات آفریں بحثیں ہیں اور اسی سلسلہ میں قرونِ وسطیٰ کے ہندوستانی مذاہب اور ہندوؤں کے مختلف فرقوں اُن کے افکار و عقائد کا بھی بہت مفصل ذکر اور اُن کے متعلق مفید معلومات ہیں، اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ نہایت جامع اور مستند کتاب اور مذاہبِ عالم کے متعلق انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے اور کئی مرتبہ یورپ، مصر اور بمبئی سے شائع ہو چکی ہے اسکی مقبولیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یورپین زبانوں کے علاوہ فارسی اور ترکی میں بھی اس کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں شہرستانی ایک بردست محقق اور علم و فن کا شیدائی تھا اپنے شوق و ذوق کی تکمیل اور طلبِ علم کے لئے اُس نے متعدد مقامات کی سیاحت کی اور آخر میں اپنے وطن شہرستان میں ۵۴۸ھ مطابق ۱۱۵۳ء میں وفات پائی۔

Marfat.com

الملل والنحل

(ج اوّل)

قال کبار الامم اربعة العرب والعجم والروم والهند ثمّ تزاوج بین امة وامة فذکر انّ العرب والهند یتقاربان علی مذهب واحد واکثر میلهم الی تقریر خواص الاشیاء والحکم باحکام الماهیات والحقائق و استعمال الامور الروحانیة

(ص ۳)

فارباب الدیانات مطلقا مثل المجوس والیهود والنصاری والمسلمین واهل الاهواء والآراء مثل الفلاسفة

بڑی[1] بڑی قومیں چار ہیں، عربی، عجمی، (ایرانی) یونانی اور ہندوستانی۔ پھر ان میں سے ہر قوم کے ایک دوسرے سے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عرب اور ہندوستانی قریب قریب ایک ہی مذہب پر تھے۔ اور ان کا میلان زیادہ تر اشیاء کی خصوصیات بیان کرنے، ماہیتوں اور حقیقتوں کے احکام کا فیصلہ کرنے اور روحانی چیزوں کو استعمال کرنے کی طرف ہے،

دین و شریعت کو ماننے والے مجوسی، یہودی، عیسائی اور مسلمان ہیں، فلاسفہ، دہریہ، صابئہ، ستاروں اور بتوں کو

---

[1] مصنف نے یہ ان لوگوں کا بیان نقل کیا ہے جو قوموں اور ملتوں کے اعتبار سے دنیا کی تقسیم کرتے ہیں، جب کہ بعض لوگ ہفت اقالیم اور بعض چاروں سمتوں کے لحاظ سے بھی اس کی تقسیم کرتے ہیں۔ (ض)

Marfat.com

والدّهریّة والصابئة وعبدة
الکواکب وَالاوثان وَالبراهمة،

(ص۴)

وَمِمَّنْ لیس لَهٗ کتاب وَلَا
حدود واحکام شرعیّة مثل
الفلاسفة الاولی والدهریة
وعبدة الکواکب والاوثان البراهمة

(ص۴۴)

فالمستبدون بالرأی مطلقاً
هُم المنکرون للنبوات مثل
الفلاسفة والصّابئة والبراهمة
وَهُم لا یقولون بشرائع واحکام
امریة بل یضعون حدود اعقلیة
حتّی یمکنهم التعایش علیها،

(ص۴۶)

فمن الفلاسفة حکماء الهند
من البراهمة لا یقولون بالنبوات
اصلاً

(ص، ۱۵)

پوجنے والے اور برہمن، باطل خواہشات اور
اور غلط قسم کے اذکار و آراء کے پابند ہیں،

ان لوگوں یعنی اگلے فلاسفہ، دہریۃ،
ستارہ پرست، بت پوجنے والوں اور
برہمنوں کے پاس کوئی کتاب نہیں، اور
نہ وہ شرعی احکام و قوانین کے پابند ہیں،

اپنی ذاتی رائے پر اصرار کرنے والے وہی
لوگ ہیں جو نبوّت و رسالت کے منکر ہیں،
جیسے فلاسفہ، صابئہ اور برہمن وغیرہ۔ یہ
لوگ شرائع و احکامِ الٰہی کو نہیں مانتے،
بلکہ زندگی بسر کرنے کے لئے خود اپنی رائے
اور قول سے قاعدے اور قوانین بناتے
ہیں۔

ہندوستان کے حکماء (پنڈتوں)
یعنی برہمنوں کا شمار بھی فلاسفہ میں ہوتا
ہے اور وہ نبوّت و رسالت کو سرے سے
تسلیم نہیں کرتے،

Marfat.com

ج ثالث

قد ذکرنا فی صدر هذا الکتاب ان العرب والهند یتقاربان علی مذهب واحد واجملنا القول فیه حیث کانت المقارنة بین الفریقین والمقاربة بین الامتین مقصورة علی اعتبار خواص الاشیاء والحکم باحکام الماهیات والغالب علیهم الفطرة والطبع، (ص۲۱۵)

فاما بیوت الاصنام التی کانت للعرب والهند فهی البیوت السبعة المعروفة المبنیة علی السبع الکواکب فمنها ما کانت فیها اصنام فحولت الی النیران ومنها ما لم تحول ولقد کان بین اصحاب الاصنام وبین اصحاب النیران

اس کتاب کے آغاز میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ عرب اور ہند وستان والے مذہباً ایک دوسرے سے قریب تر ہیں، اور اسی مقام پر مختصراً اس کی وضاحت کر دی تھی کہ ان دونوں قوموں کے درمیان تعلق اور مشابہت و قربت کا دارومدار اشیاء کے خواص کا اعتبار کرنے، ماہیتوں کے احکام بیان کرنے پر ہے اور ان پر فطرت اور طبیعت کا اثر غالب ہے،

عرب اور ہند والوں کے سات مشہور بتخانے ہیں جو سات ستاروں کے نام پر بنائے گئے ہیں۔ اُن میں سے بعض میں بُت تھے، مگر اُنھیں آتشکدوں میں تبدیل کر دیا گیا، اور بعض اپنی حالت پر باقی ہیں آگ اور بت کے ماننے والوں میں بڑی کشمکش اور اختلاف رہتا ہے اور کبھی یہ جماعت اور کبھی وہ غالب ہو جاتی ہے جس جماعت

Marfat.com

مخالفات کثیرۃ والامر دول فیما بینھم وکان کل من استولی وقھر غیر البیت الی مشاعر منٰی ودینہ .....(ص ۲۱۸)

کو غلبہ واقتدار حاصل ہوتا ہے۔ وہ اپنے دین و مذہب کے طریقہ اور رواج کے مطابق عبادت خانے میں تغیر کر دیتی ہے۔

ومنھا البیت الذی بمولتان من ارض الھند فیہ اصنام لم تغیر ولم تبدل ومنھا بیت سدوسان من ارض الھند ایضاً وفیہ اصنام کبیرۃ کثیرۃ العجب والھند یاتون البیتین فی اوقات من السنۃ حجا وقصداً الیھا (ص ۲۱۹)

ایک بتخانہ شہر ملتان واقع ہندوستان میں ہے جس میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ایک اور بتخانہ ہندوستان کے شہر سدوسان میں ہے، اس میں بڑے بڑے اور بہت عجیب عجیب قسم کے بت ہیں۔ ہندو ہر سال ایک مخصوص زمانہ میں ان دونوں بتخانوں کی یاترا کرتے ہیں،

قد ذکرنا ان الھند امۃ کبیرۃ (ص ۲۳۶) وملۃ عظیمۃ وآراؤھم مختلفۃ فمنھم البراھمۃ وھم المنکرون للنبوات اصلا ومنھم من یمیل الی الدھر ومنھم من یمیل الی الثنویۃ[1] ویقول بملۃ ابراھیم علیہ السلام واکثرھم علی مذھب الصابئۃ ومناھجھا

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہندوستان ایک بڑی قوم اور عظیم ملت کا نام ہے لیکن یہاں کے باشندوں کے خیالات جدا اور رائیں مختلف ہیں، ان لوگوں میں برہمنوں کی جماعت سرے سے نبوت کی منکر ہے بعض لوگوں کا رجحان دہریت کی طرف اور بعض کا ثنویت[1] کی طرف ہے، اور بعض لوگ ملت ابراہیمی میں ہونے کا دعوی

[1] ثنویۃ کو اصحاب الاثنین بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ نور وظلمت کے قائل اور انھیں ازلی قدیم مانتے ہیں، (ض)

Marfat.com

فمن قائل بالروّحانیات ومن
قائل بالهیاکل ومن قائل بالاصنام
الا انهم مختلفون فی شکل المسالک
التی ابتدعوها وکیفیة اشکال
وضعوها ومنهم حکماء علی
طریق الیونانیین علما وعملاً
فمن کانت طریقته علی مناهج
الدّهریّة والثنویة والصابئه
فقد اغنانا حکایة مذهبه۔
(ص ۲۳۷)

ومن الفرد منهم بمقالة و
رأی فهم خمس فوق البراهمة

کرتے ہیں لیکن اکثر لوگ صابی[1] مذہب اور
اس کے اصولوں کو مانتے ہیں۔ کچھ لوگ روحانیت
پر یقین رکھتے ہیں۔ اور کچھ ہیکلوں اور کچھ تبوں
کے قائل ہیں، اور یہ سب گروہ بھی باہم اپنے
خود ساختہ مذہبی طریقوں اور اس کی شکلوں
میں مختلف ہیں، ان لوگوں میں حکماء کی ایک
جماعت ہے جو علمی اور عملی اعتبار سے حکمائے
یونان کے طریقہ پر کاربند ہے۔ اور جو لوگ
دہریت ثنویت اور صابی اصول اور
طریقے اختیار کئے ہوئے ہیں اُن کے مذہب
کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، اس لئے اعادہ
کی ضرورت نہیں۔

البتہ جو لوگ مستقل اور بالذات فکر و
رائے رکھتے ہیں۔ اُن کی پانچ قسمیں

---

[1] صابئہ دین حنیفی کے مقابلہ میں دوسرا گروہ ہے، صبوۃ کے لغوی معنی مائل اور کج ہونے کے ہیں چونکہ یہ لوگ انبیاء کے منہج اور طریقۂ کار سے منحرف ہو گئے۔ اس لئے انھیں صابئہ کہا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کا خیال ہے کہ صبوۃ کا مطلب آدمیوں کی قید و بند سے آزاد ہونا ہے۔ یہ اپنے مذہب کے کسی ہونے کا بھی دعوی کرتے ہیں۔

واصحاب الروحانيات واصحاب

الهياكل وعبدة الاصنام و

الحكماء ونحن نذكر مقالات

هؤلاء كما وجدنا في كتبهم

المشهورة۔

البراهمة من الناس من

يظن انهم سموا براهمة

لانتسابهم الى ابراهيم عليه

السلام وذلك خطاء فان

هؤلاء القوم هم المخصوصون

بنفي النبوات اصلا ورأسا ۔

فكيف يقولون بابراهيم و

القوم الذين اعتقد وا نبوة

ابراهيم من اهل الهند انهم

الثنوية منهم القائلون بالنور

والظلام على مذهب اصحاب

الاثنين وقد ذكرنا مذاهبهم

الا ان هؤلاء البراهمة

انتسبوا الى رجل منهم يقال

اور روحانیات والے اصحاب

الٰہیا کل اور عبدۃ الاصنام اور

والے نجوم کے پجاری اور حکماء ہم

سب کے مذاہب کا ذکر

کتابوں سے ذکر کریں گے۔

برہمنوں کے متعلق بعض لوگوں کا

خیال ہے کہ ان کا نام حضرت ابراہیمؑ کی

نسبت سے براہمہ پڑا ہے۔ لیکن یہ غلط

ہے اس لئے کہ برہمن جب مطلقاً نبوت و

رسالت کا انکار کرتے ہیں تو وہ کس

طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نبوت

کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ البتہ ہندوستان

میں جو جماعت حضرت ابراہیمؑ کی نبوت

کو مانتی ہے۔ اس کا نام ثنویہ ہے یہ

لوگ نور و ظلمت کے قائل ہیں۔ اور ان

کے مذاہب و مسالک کو پہلے بیان کیا

جا چکا ہے۔ برہمنوں کی نسبت اصل میں

"برہام" نامی ایک شخص کی طرف ہے جو ان

ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اسی نے

Marfat.com

لہٗ برھاہ قد مھد لھم نفی
النبوات اصلا وقرر استحالۃ
ذلک فی العقول بوجوہ:-
منھا ان قال ان الذی
یاتی بہ الرسول لم یخل من
احد امرین اما ان یکون معقولا
واما ان لا یکون معقولا فان
کان معقولا فقد کفانا
العقل التام ہادیا کہ الوصول
الیہ فای حاجۃ لنا الی الرسول
وان لم یکن معقولا فلا یکون
مقبولا اذ قبول ما لیس معقول
خروج عن حد الانسانیۃ و
دخول فی حد البھیمۃ۔
ومنھا ان قال قد دل
العقل علی ان اللہ تعالی حکیم
والحکیم لا یتعبد الخلق الا بما
یدل علیہ عقولھم وقد دلت
الدلائل العقلیۃ علی ان

ان کو انکار نبوت کی راہ دکھائی تھی اور
عقلاً متعدد طریقوں سے اسے محال اور
ناقابل تسلیم قرار دیا تھا،
مثلاً وہ کہتا تھا کہ رسول کی تعلیم
دعوت یا تو معقول ہوگی یا غیر معقول
اگر معقول ہے تو ہماری عقل کامل
خود ہی وہاں تک رسائی حاصل کر سکتی
ہے اور (جب یہ بات ہے تو پھر)
رسول کی ضرورت ہی کیا؟ لیکن اگر
معقول نہیں ہے تو اُسے کسی طرح
مقبولیت اور پسندیدگی نہیں حاصل
ہو سکتی۔ اس لئے کہ غیر معقول بات
ماننے کے معنی دائرۂ انسانیت سے
خارج ہو کر دائرہ بہیمیت میں چلے جانا
دوسری دلیل وہ یہ دیتا ہے کہ عقل
کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ حکیم و دانا ہے اور
لوگ حکیم و دانا کی پرستش اور عبادت اپنی
عقل و بصیرت کی رہنمائی ہی سے کرتے
ہیں۔ عقل ہی یہ بتاتی ہے کہ کوئی دنیا کو

Marfat.com

للعالم صانعاً عالماً قادراً حکیما
وانه انعم علیٰ عبادہ نعماً توجب
الشکر فنتظر فی ایات خلقہ
بعقولنا ونشکرہ بآلائہ علینا
واذا عرفناہ وشکرنا لہ استوجبنا
ثوابہ واذا انکرناہ وکفرنا
بہ استوجبنا عقابہ فما بالنا
نتبع بشراً مثلنا فانہ ان کان
یامرنا بما ذکرناہ من المعرفۃ
والشکر فقد استغنینا عنہ
بعقولنا وان کان یامرنا بما
یخالف ذلک کان قولہ دلیلا
ظاهراً علیٰ کذبہ۔ (ص ۲۳۵)

پیدا کرنے اور بنانے والا ہے اور وہ علم
قدرت اور حکمت وغیرہ صفتوں سے
متصف ہے۔ اور اُس نے اپنے بندوں
پر ایسے انعامات کئے ہیں۔ جن کا شکر
ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے ہم اس
کی پیدا کی ہوئی چیزوں اور نشانیوں
پر اپنی عقل سے غور کرتے ہیں، اور
اُس کے احسانات وانعامات کا شکر
ادا کرتے ہیں جب ہم خدا کی معرفت اور
اس کا شکر ادا کریں گے تو اس کے ثواب
کے مستحق ہوں گے اور اگر اس کا انکار
اور ناشکری کریں گے تو اس کے عذاب
اور سزا کے مستحق ہوں گے، ایسی حالت میں
ہم کیوں پنے ہی جیسے کسی انسان کی
پیروی کریں کیونکہ اگر وہ ان ہی مذکورہ
امور یعنی معرفتِ الٰہی اور شکرِ خداوندی
کی تعلیم دیتا ہے تو اس کے لئے تو ہماری
عقل وبصیرت خود کافی ہے اور اگر
اس کی تعلیم اس کے برخلاف ہے تو

Marfat.com

اس کی بات ہی اُس کے جھوٹے ہونے
کی واضح اور کھلی ہوئی دلیل ہے۔

ومنها ان قال قد دل العقل علیٰ ان للعالم صانعاً حکیماً والحکیم لا یتعبد الخلق بما یقبح فی عقولهم وقد وردت اصحاب الشرائع بمستقبحات من حیث العقل من التوجه الیٰ بیت مخصوص فی العبادة والطواف حوله والسعی و رمی الجمار والاحرام والتلبیة وتقبیل الحجر الاصم وکذلک ذبح الحیوان وتحریم ما یمکن ان یکون غذاً للانسان وتحلیل ما ینقض من بنیته وغیر ذلک کل هذه الامور مخالفة لمقتضایا العقول،

تیسرا استحالہ یہ پیش کرتا ہے کہ
عقل کا صریح فیصلہ ہے کہ دنیا کو وجود
بخشنے والی ذات حکیم و دانا ہے اور حکیم
و دانا خالق کی پرستش کے لئے ایسے طریقے
نہیں اختیار کئے جا سکتے جو عقلاً قبیح اور
معیوب معلوم ہوں لیکن یہ مدعیانِ
شریعت عقلی حیثیت سے بعض قبیح اور
معیوب چیزوں کی تلقین کرتے ہیں،
مثلاً عبادت میں ایک خاص گھر کی طرف
رُخ کرنا۔ اس کے گرد طواف اور
سعی کرنا، کنکریاں مارنا، احرام باندھنا،
لبیک لبیک کہنا، جامد پتھر کو بوسہ دینا،
اسی طرح جانور ذبح کرنا، انسان کی
خوراک اور غذا بننے کے لائق چیزوں کو
حرام ٹھہرا دینا، اور ان چیزوں کو جائز
کہنا جو اپنی ساخت اور بناوٹ کے اعتبار
سے ناقص ہیں وغیرہ، یہ سب باتیں دراصل

(ص ۲۳۹)

ومنها ان قال ان اكبر
الكبائر فى الرسالة اتباع رجل
هو مثلك فى الصورة و
النفس والعقل يأكل مما تأكل
ويشرب مما تشرب حتى تكون
بالنسبة اليه كما دتصرف
فيك رضا و وضعا وكحيوان
يصرفك اماما وخلفا وكعبد
ينقد اليك امرا ونهيا
فباى تمييز له عليك وآية
فضيلة اوجبت استخدامك
وما دليله على صدق دعواه
فان اعتذر تعهود قوله
فلا تمييز لقول على قول و
ان اخبرته بحجته ومعجزته
فعندنا من خصائص الجواهر
والاجساد ما لا يحصى كثرة

نیز وہ کہتا ہے کہ نبوت ورسالت کے
ماننے میں سب سے بڑی اور بنیادی
خرابی یہ ہے کہ تم اپنے ہی جیسے تسکل و
صورت جسم وجان اور عقل والے انسان
کی پیروی کرتے ہو جسکے کھانے پینے کی چیزیں
بھی وہی ہیں جو تم خود کھاتے پیتے ہو،
(ایسی صورت میں) اس کے مقابلہ
میں تمہارا حال جمادات کی طرح ہوجاتا
ہے کہ وہ جیسے چاہتا ہے تمھیں اوپر
نیچے کرتا ہے۔ یا حیوانات کی طرح تم
کو آگے پیچھے ہانکتا ہے۔ یا غلاموں
کی طرح تمھیں جس بات کا چاہتا ہے
حکم دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے
روک دیتا ہے۔ آخر اس امتیاز اور
فضیلت کی وجہ کیا ہے کہ وہ تمھیں اپنا
خادم بنالیتا ہے اور اس کے اس دعوی
کی سچائی کی دلیل کیا ہے۔ اگر تمھیں
محض اسکی بات سے دھوکہ ہوگیا ہے،
تو (یا دھوکہ) کسی بات کو دوسری

Marfat.com

بات پہ کوئی ترجیح اور برتری نہیں حاصل
ہے، اور اگر تم اس کے معجزات اور دلائل
کی وجہ سے اپنے کو اس کے مقابلہ میں
عاجز و درماندہ تصور کرتے ہو تو ہمارے
پاس بھی جواہر و اجسام کی ناقابلِ شمار
خصوصیتیں ہیں۔[1]

ومن المخبرين عن مغيبات
الامور من لا يساوى خبره
قالت لهم رسلهم ان نحن
الا بشر مثلكم ولكن الله يمن
على من يشاء من عباده
فاذا اعترفتم بان للعالم
صانعا خالقا حكيما فاعترفوا
بانه آمرنا ناهيا حاكما على خلقه
وله فى جميع ما نأتى ونذر
نعلم ونفكر حكم وامر وليس
كل عقل انسانى على استعداد

حالانکہ غیب کی باتیں اور خبریں
بتانے والوں میں بھی سارے لوگوں
کی خبریں یکساں اور برابر نہیں ہوتیں
اسی لئے انبیاء خود کہتے ہیں کہ ہم بھی
تمہارے جیسے آدمی ہیں البتہ اللہ تعالیٰ
جس پہ چاہتا ہے احسان کرتا ہے پس
اگر تمہیں اس کا اعتراف ہے کہ دنیا
کا کوئی پیدا کرنے اور بنانے
والا حکیم و دانا ہے تو اس کا بھی اعتراف
کرنا چاہیے کہ وہ حکم دینا منع کرتا
اور اپنی مخلوقات پر اپنے فیصلے نافذ

---

[1] یہاں سے مصنف نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے اور "برہام" کے استحالوں کی تردید کی ہے،

Marfat.com

مایعقل عنه امرہ ولا کلّ
نفس بشری بمثابۃ من یقبل
عنہ حکمہ بل اوجبت منتہ
ترتیباً فی العقول والنفوس و
اقتضت قسمتہ ان یرفع بعضھم
فوق بعض درجات لیتخذ
بعضھم بعضاً سخریا ورحمۃ
ربک خیر مما یجمعون فرحمۃ
اللہ الکبری ھی النبوۃ والرسالۃ
وذلک خیر مما یجمعون بعقولھم
المختالۃ۔

کرتا ہے اور ان تمام باتوں کو جنھیں ہم
ترک واختیار کرتے اور جانتے اور سمجھتے
ہیں، ان کے متعلق اس کے فیصلے اور احکام
موجود ہیں۔ اور ہر شخص کی عقل کے اندر
یہ استعداد وصلاحیت نہیں ہوتی۔ کہ اس
کا فیصلہ معقول ہو۔ اور نہ ہر ایک کی یہ
حیثیت ہوتی ہے۔ کہ اس کا حکم قابلِ
قبول سمجھا جائے۔ اسی لئے خدا نے اپنے
فضل واحسان سے انسانی عقول و
نفوس کے مختلف مرتبے اور درجے قائم
کر دیئے اور بعض لوگوں کو بعض پر بلند
مرتبہ کیا ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا تابع
بنا سکے، اور خدا کی رحمت اس چیز سے بہت
بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیں اور خدا کی
عظیم رحمت ہی دراصل نبوت ورسالت ہے
جو ان تمام چیزوں سے بہت بہتر ہے،
جنھیں یہ لوگ اپنی پر فریب عقل سے، جمع
کرتے ہیں۔

ثم ان البراھمۃ تفرقوا ضافا

پھر برہمنوں کی کئی قسمیں ہیں جیسے

Marfat.com

فمنهما اصحاب البددة ومنهم
اصحاب الفكرة، ومنهم اصحاب
التناسخ - اصحاب البددة و
معنى البدعند هم شخص فى
هذا العالم لم يولد ولا
ينكح ولا يطعم ولا يشرب و
لا يهرم ولا يموت
واول بد ظهر فى العالم اسمه
شاكين وتفسيره السيد الشريف
ومن وقت ظهوره الى وقت
الهجرة خمسة آلاف سنة (ص۲۴۶)
قالوا ودون مرتبة البد
مرتبه البردسيعية ومعناه
الانسان الطالب سبيل الحق
وانما يصل الى تلك المرتبة بالصبر
والعطية بالرغبة فيما يجب ان
يرغب فيه وبالامتناع والتخلى
عن الدنيا والعروض عن شهواتها

اصحاب بددہ، اصحاب فکرہ اور اصحاب
تناسخ، اصحاب بددہ اور بد سے ان کے
یہاں وہ ذات اور وجود مراد ہے جس کا
ظہور نہ تو پیدایش سے ہوتا ہے، نہ وہ
شادی بیاہ رچاتا ہے، نہ کھاتا پیتا ہے،
نہ بوڑھا ہوتا ہے - اور نہ مرتا ہے، اور
سب سے پہلے جس بد کا اس دنیا میں
ظہور ہوا تھا، اس کا نام شاکین تھا اور
اس کے معنی شریف سردار کے ہیں،
اس کے زمانہ ظہور اور ہجرت نبوی کے
درمیان ۵ ہزار سال کی مدت ہے،
ان لوگوں کا خیال ہے بد کے بعد
بردیسعیۃ (بودیستوا - Bodhist-Tva) کا درجہ ہے - بردیسعۃ
سے مراد راہ حق کا متلاشی انسان ہے،
اس رتبہ و کمال تک پہونچنے کے لئے صبر
محبوب اور پسندیدہ چیزوں کی داد و دہش،
دنیا سے کنارہ کشی اور اس کی لذتوں اور

۱؎ اسی لئے غالباً اصحاب بددہ کو ساکیا (Sakya -) کہتے ہیں ۱؎ غالباً گوتم بدھ مراد ہیں،

Marfat.com

ولذاتها والعفة عن محارمها — وبچیپیوں سے پرہیز اور علیحدگی نکروہات و
والرحمة على جميع الخلق والاجتناب — ممنوعات سے عفت و پاکدامنی، ساری
عن الذنوب العشرة قتل كل ذي — مخلوقات کے ساتھ شفقت و مہربانی، دس
روح واستحلال اموال الناس و — گناہوں یعنی کسی جاندار کو قتل کرنا لوگوں
الزناء والكذب والنميمة والبذاء — کا مال حلال سمجھنا، زنا، جھوٹ، چغلخوری،
والشتم وشناعة الالقاب و — بدگوئی، دشنام طرازی، لوگوں کو برے
والسفة والحجد لجزاء الآخرة — القاب اور نام دینا، حماقت و بیوقوفی
وباستكمال عشر خصال اخذ بها — اور آخرت کی جزاء و سزا کے انکار سے بچنا،
الجود والكرم الثاني العفو عن المسئ — اور دس خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنا ضروری
ودفع الغضب بالحلم الثالثة — ہے ان میں سے پہلی چیز سخاوت و فیاضی،
التعفف عن الشهوات الدنيوية — دوسری چیز برائی کرنے والے سے درگذر اور
الرابعة الفكرة في التخلص الى — غصہ کو حلم سے دور کرنا۔ تیسری چیز دنیوی
ذلك العالم الدائم الوجود من — خواہشات کو ترک کرنا، چوتھی اس دنیا سے
هذا الفاني الخامسة رياضة — فانی سے نکل کر ہمیشہ موجود رہنے والی دنیا
العقل بالعلم والادب وكثرة — میں پہونچ جانے کی فکر و تدبیر کرنا، پانچویں
النظر الى عواقب الامور السادسة — علم و ادب سے عقل کو جلا دینا، اور جملہ معاملات
القوة على تصريفه النفس في — میں انجام پر نظر رکھنا، چھٹی چیز نفس کو بلند
طلب العليا، السابعة لين — چیزوں کے حصول پر لگانے کی قوت رکھنا،
القلب وطيب الكلام مع كل — ساتویں چیز دل کی نرمی اور خوش کلامی،

واحد، الثامنة حسن المعاشرة
مع الاخوان باٰثارا اختيار هم
علی اختيار نفسه، التاسعة
الاعراض عن الخلق بالكلية
والتوجه الی الحق بالكلية
العاشرة بذل الروح شوقا الی
الحق ووصولا الی جناب الحق، (ص ۲۴۱)

وزعموا ان البدوة.....
اعطوهم العلوم وظهروا لهم
فی اجناس واشخاص شتی ولم
یکونوا یظهرون الا فی بیوت
الملوک لشرف جواهرهم
قالوا ولم یکن بینهم اختلاف
فیما ذکر عنهم من ازلیة العالم
وقولهم فی الجزاء علی ما ذکرنا
وانما اختص ظهور البدوة
بارض الهند لکثرة ما فیها من
خصائص البریة والاقلیم و

آٹھویں دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ
حسن معاشرت، اُن کی پسند کو اپنی پسند
پر ترجیح دینا، نویں عام مخلوقات سے توجہ
ہٹا کر خدا کی طرف بالکلیہ مائل ہو جانا، اور
دسویں چیز یہ ہے کہ روح کو شوق و تمنا سے
حق میں فنا کر دینا۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ بدوہ ہی
..... نے انھیں علوم و فنون عطا
کئے ہیں۔ اور وہ مختلف روپوں اور
بھیسوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں لیکن
شاہی خانوادوں کے جوہر شرافت کی
وجہ سے ان کا ظہور شاہی خاندانوں
ہی میں ہوتا ہے۔ اور ازلیت عالم کے متعلق
اُن کی جانب جو کچھ منسوب ہے اس میں
اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اور
جزا و سزا کے بارہ میں ان کا عقیدہ ہم
اوپر بیان کر چکے ہیں[1]، بدھوں کے ظہور

---

[1] یعنی اواگون (تناسخ) کی طرف اشارہ ہے، (ض)

Marfat.com

من فيها من اهل الرياضة و
الاجتهاد وليس يشبه البدعلى
ما وصفوه ان صدقوا فى ذلك
الا بالخضر الذى يشبه اهل
الاسلام - (ص ٢٤٢)

کے لئے سرزمین ہند اس لئے مخصوص
ہے کہ اس میں اس کی مخصوص صلاحیت
ہے یہاں کے لوگوں میں مجاہدہ ریاضت
ہے۔ اور بدوہ کے جو اوصاف وہ لوگ
بیان کرتے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو اسکی
مشابہت خضر سے ہے جن کے وجود کے
مسلمان بھی قائل ہیں۔

اصحاب الفكرة والوهم
وهم العلماء منهم بالفلك
والنجوم واحكامها المنسوبة
اليهم وللهند طريقة تخالف
طريقة منجمى الروم وذلك
انهم يحكمون اكثر الاحكام
بانصالات الثوابت دون
السيارات وينشئون الاحكام
عن خصائص الكواكب دون
طبائعها ويعدون زحل السعد
الاكبر لرفعة مكانه وعظم
جرمه وهو الذى يعطى العطايا

اصحاب فکر وخیال ہی علماء کہلاتے
ہیں۔ انہی میں نجوم کے علماء اور ماہرین بھی
ہیں۔ جن کی طرف اس کے احکام وغیرہ
منسوب کئے جاتے ہیں منجمین ہند کا طریقہ
یونانی نجومیوں کے طریقہ سے مختلف ہے
اس لئے کہ یہ لوگ اکثر چیزیں سیاروں کے
بجائے ثوابت کے اتصال سے ثابت
کرتے ہیں۔ اور کواکب وسیارات کے
طبائع کے بجائے اُن کے خواص سے
احکام ونتائج اخذ کرتے ہیں۔ اور
زحل کے مقام کی رفعت اور اس کے
جرم کی بڑائی کی وجہ سے اس کو "سعد اکبر"

Marfat.com

الكليّة من السّعادة والجزئية
من النحوسة وكذلك سائر الكواكب
لها طبائع وخواص فالروم
يحكمون من الطبائع والهند
يحكمون من الخواص۔
وكذلك طبهم فانهم
يعتبرون خواص الادوية
دون طبائعها والروم بخالفهم
فى ذلك وهؤلاء اصحاب الفكرة
يعظمون امر الفكر ويقولون
هو المتوسط بين المحسوس و
والمعقول فالصور من المحسوسات
تردّ عليه والحقائق من المعقولات
ترد عليه ايضا فهو مورد العلمين
من العالمين فيجتهدون كل
الجهد حتى يصرفوا الوهم و
الفكر عن المحسوسات بالرّياضة
البليغة والاجتهادات المجهدة
حتى اذا تجرد الفكر عن هذا العالم

سمجھتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہی سعادت
و نحوست اور خوش بختی و بدبختی عطا کرتا ہے
تمام سیاروں کے مزاج اور خاصیتیں ہوتی
ہیں۔ یونانی طبائع کے مطابق اور ہندوستانی
خواص کے مطابق حکم لگاتے ہیں۔
طب کے بارہ میں بھی ان کا یہی طریقہ
ہے کہ وہ دواؤں کی خاصیتوں کا اعتبار
کرتے ہیں اور یونانی طبائع کا لحاظ
کرتے ہیں اور یہی لوگ اصحاب فکر و
دانش کہلاتے ہیں۔ اور غور و فکر کو
بڑی اہمیت دیتے اور اُس کو محسوس
و معقول کے درمیان واسطہ قرار دیتے
ہیں کیونکہ محسوسات کی صورتوں اور
معقولات کے حقائق کا فکر پر فیضان
ہوتا ہے اور وہی دنیا کے معلموں کا سرچشمہ
ہے اسی لئے وہ پوری کوشش کرتے ہیں
کہ فکر و خیال کو سخت مجاہدات اور
ریاضتوں کے ذریعہ محسوسات سے
ہٹالیں۔ اور جب فکر اس مادی دنیا

تجلی لہٗ ذٰلک العالم فربما یخبر
عن مغیبات الاحوال وربما یقوی
علی حبس الامطار وربما یوقع
الوھم علی رجل حی فیقتلہ فی
فی الحال ولا یستبعد ذلک فانّ
للوھم اثرا عجیبا فی تصریف
الاجسام والتصرف فی النفوس
الیس الاحتلام فی النوم تصرف
الوھم فی الجسم الیس اصابۃ
العین تصرف الوھم فی الشخص
الیس الرّجل یمشی علی جدار
مرتفع فیسقط فی الحال ولا یأخذ
من عرض المسافۃ فی خطواتہ
سوی ما اخذہ علی الارض المستویۃ
والوھم اذا تجرد عمل اعمالا عجیبۃ
ولھذا کانت الھند تغمض عینیہا
ایامًا لئلا یشتغل الفکر والوھم

سے مجرد ہو جاتی ہے تو پھر اس پر دوسرے
عالم کی تجلیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں، اور
وہ کبھی کبھی غیب کے احوال کی خبریں دینے
لگتا ہے۔ اور بعض اوقات بارش روک
دینے کی اس میں قدرت ہو جاتی ہے اور
بعض مرتبہ کسی زندہ آدمی کو وہم میں
ڈال کر ہلاک کر دیتا ہے۔ اور یہ کوئی
بعید از قیاس بات نہیں ہے کیونکہ جسم اور
نفس پر وہم کے تصرف کے عجیب وغریب
اثرات ہوتے ہیں۔ خواب میں احتلام
جسم میں وہم کے تصرف کا اور نظر لگ
جانا، شخص میں وہم کے تصرف کا نتیجہ
ہے یا مثلاً جب ایک آدمی ایک بلند
دیوار پر چلتا ہے تو فوراً گر پڑتا ہے،
حالانکہ دیوار کے عرض میں وہ اتنے
ہی قدم ڈالتا ہے جتنے مسطح زمین پر ڈالتا
ہے۔ یہ بھی وہم ہی کا کرشمہ ہے[1]۔ عرض

---

[1] یعنی آدمی مسطح زمین پر جتنی چوڑائی میں چل سکتا ہے اتنی چوڑائی میں ایک بلند دیوار پر نہیں چل سکتا اور خوف سے گر پڑتا ہے۔ (ض)

Marfat.com

بالمحسوسات ومع التجرد اذا اقترن
به وهم آخر اشتركا في العمل
خصوصًا اذا كانا متفقين غاية
الاتفاق ولهذا كانت عادتهم
اذا دهمهما امر ان يجتمع اربعون
رجلًا من المهذبين المخلصين
المتفقين على راى واحد في
الاصابة فيتجلى لهم المهم الذي
يهضمهم حمله ويندفع عنهم
البلاء الملم الذي يكاد هم ثقله

وہم وخیال جب مجرد شکل میں ہوتا ہے تو
اس سے عجیب وغریب اعمال ظاہر ہوتے ہیں
چنانچہ ہندوستانی کئی کئی دنوں تک اپنی آنکھیں
اس لئے بند کئے رہتے ہیں تاکہ فکر ووہم
محسوسات سے الگ ہوجائیں، اور وہم
کے تجرد کے وقت اگر کوئی دوسرا وہم
اس سے مل جاتا ہے تو ان دونوں کا مشترک
عمل ظاہر ہونے لگتا ہے، بشرطیکہ دونوں
میں پوری ہم آہنگی اور اتفاق ہو، اسی
لئے جب ان پر دو کیفیتیں طاری ہوتی
ہیں تو چالیس شایستہ، مخلص اور ایک رائے
وخیال رکھنے والے آدمی جمع ہوتے ہیں،
جس کی وجہ سے وہ مصیبت ختم ہوجاتی
ہے، جس کا حملہ اُن کی کمر توڑ دیتا ہے اور وہ بلا
ٹل جاتی ہے جس کا بوجھ اُن کو فنا کردینے
والا ہوتا ہے۔

البكر نتينية يعني المصفدين
بالحديد وسنتهم حلق الرؤس
واللحى وتعرية الاجساد ماخلا

بکر نتینیہ یعنی اپنے کو لوہے میں جکڑ لینے
والے یہ سر اور داڑھی کے بال منڈاتے ہیں نگاہ
کے علاوہ سارا جسم ننگا رکھتے اور بدن کو

Marfat.com

العورۃ وتصفید البدن من
اوساطھم الی صدورھم
لئلا تنشق بطونھم من کثرۃ
العلم وشدۃ الوھم وغلبۃ
الفکر ولعلھم رأوا فی الحدید
خاصیۃ تناسب الاوھام و
الافکار فالحدید کیف یمنع انشقاق
البطن وکثرۃ العلم کیف یوجب
ذلک۔ (ص ۲۴۴)

(اصحاب التناسخ) قد ذکرنا
مذاھب التناسخیۃ وما من
ملۃ من الملل الا وللتناسخ فیھا
قدم راسخ وانما تختلف طرقھم
فی تقریر ذلک فاما تناسخیۃ الھند
فاشد اعتقاداً فی ذلک لما عاینوا
من طیر یظھر فی وقت معلوم
فیقع علی شجرۃ وھو ابد اکذلک
فیبیض ویفرخ ثم اذا تم نوعہ

کمر سے سینہ تک اس لئے باندھے رہتے
ہیں تاکہ علم کی کثرت اور فکر کی زیادتی
کے باعث اُن کا پیٹ پھٹ نہ جائے،
غالباً انھیں لوہے میں اوہام کے مناسب
خاصیتیں نظر آتی ہیں۔ ورنہ لوہا کیسے
پیٹ کو پھٹنے سے بچا سکتا ہے اور کثرتِ
علم سے کس طرح پیٹ پھٹ سکتا ہے،

(تناسخ کے ماننے والوں) کے
مذاہب کا ہم پہلے تذکرہ کر چکے ہیں کوئی
قوم[1] ایسی نہیں جس میں تناسخ کا عقیدہ
رچا بسا نہو، البتہ اس کو ثابت کرنے
کے طریقے سب کے یہاں جدا جدا ہیں،
ہندوستان میں تناسخ (اواگون)
کے ماننے والے اپنے اس نظریہ میں بہت
زیادہ سخت ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک
خاص زمانہ میں انھیں ایک چڑیا دکھائی

[1] یعنی ان قوموں میں جو فیضانِ الٰہی سے محروم ہیں۔ (ض)

Marfat.com

بفراخه حک بمنقاره ومخالبه
فتبرق منه نار تلتهب فیحترق
الطیر ویسیل دمه منه دهن
فیجتمع فی اصل الشجرة فی مغارة
ثم اذا حال الحول وحان وقت
ظهوره انخلق من هذا الدهن
مثله طیر فیطیر ویقع علی الشجرة
وهو ابدا کذلک۔

دیتی ہے جو ایک درخت پر بسیرا کرتی ہے، اور
اسی پر انڈے بچے دیتی ہے اور بچہ دینے کا
وقت جب قریب ہوتا ہے تو وہ اپنی چونچ
اور پنجہ سے انڈا رگڑتی ہے جس سے آگ بھڑکنے
لگتی ہے اور چڑیا جل جاتی ہے لیکن اس کے
خون سے تیل نکلتا ہے۔ اور اس درخت
کی جڑ کے گڈھے میں جمع ہو جاتا ہے، پھر
جب سال تمام ہو جاتا ہے اور چڑیا کے
ظاہر ہونے کا وقت قریب ہو جاتا ہے
تو اس تیل سے پھر اسی طرح کی چڑیا پیدا
ہوتی ہے۔ اور پھر اسی طرح اس درخت
پر بیٹھ جاتی ہے، اسی طریقہ سے برابر ہوتا
رہتا ہے۔

قالوا فما مثل الدنیا واهلها
فی الادوار والاکوار الا کذلک
قالوا واذا کانت حرکات الافلاک
دوریة ولا محالة یصل دور
الفرجار الی ما بدا او دار دورة
ثانیة علی الخط الاول افاد لا محالة

اسی بنیاد پر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ادوار
واکوار میں دنیا اور دنیا والوں کی مثال
بھی اسی چڑیا کی طرح ہے۔ اور وہ اس
وہم میں مبتلا ہیں کہ چونکہ فلک کی حرکات
دوری ہیں اس لئے لامحالہ پرکار کا سرا
اس دائرہ تک پہونچ جاتا ہے۔ جہاں سے

ما افاد الدور الاول اذ لم يكن
اختلاف بين الدورين حتى يتصور
اختلاف بين الاثرين[1] فان المؤثرات
عادت كما بدأت والنجوم والافلاك
دارت على المركز الاول وما اختلفت
ابعادها واتصالاتها ومناظراتها
ومناسباتها بوجه فيجب ان لا
يختلف المتاثرات البادیات منها
بوجه وهذا هو تناسخ الادوار
والاكوار،

اس کی ابتدا ہوئی تھی اور دوبارہ پھر وہ پہلے
خط پر دور کرتا ہے اور اس میں بھی وہ پہلے
دور کی طرح فائدہ دیتا ہے۔ اور جب دو دور
درمیان کوئی اختلاف نہیں تو دو اثروں کے
درمیان کس طرح کوئی اختلاف پاور کیا جا سکتا
ہے۔ اس لئے کہ موثرات کا اعادہ اسی طرح
ہوتا ہے جس طرح اس کی ابتدا ہوئی تھی،
اور سیاروں اور فلک کا دور مرکز اول
پر ہوتا ہے اور ان کے ابعاد، اتصالات،
مناظرات اور مناسبات میں کسی طرح کا کوئی
اختلاف نہیں پایا جاتا اس لئے ضروری ہے کہ
اس سے ظاہر ہونے والے اثرات بھی مختلف
نہ ہوں۔ یہی ادوار و اکوار کے تناسخ کا مطلب ہے،

(٢٤٥)

ولهم اختلاف في الدورة
الكبرى كرهي من السنين واكثرهم
على ثلاثين الف سنة وبعضهم
على ثلاثمايه الف سنة وستين
الف سنة وانما يعتبرون في تلك

دورۂ کبری کے متعلق ان کا اختلاف
ہے کہ وہ کتنے سالوں میں مکمل ہوتا ہے، اکثر
لوگوں کی رائے ہے کہ ۳۰ ہزار سال میں
اور بعض لوگوں کے نزدیک تین لاکھ ساٹھ ہزار
برس میں تمام ہوتا ہے۔ اور ادوار کے بارہ

---

[1] لعله اثرين۔

Marfat.com

الاد وار سير الثوابت لا السيارات
وعند الهند اكثرهم ان الفلك
مركب من الماء والنار والريح
وان الكواكب فيه نارية هوائية
فلو يعدها الموجودات العلوية
الا العنصر الارضي فقط۔ (٢٤٦)
(اصحاب الروحانيات) و
من اهل الهند جماعة اثبتوا
متوسطات روحانية يأتو[1] نهم
بالرسالة من عند الله عز وجل
في صورة البشر من غير كتاب
فيامرهم باشياء وينهاهم عن
اشياء ويسن لهم الشرائع و
يبين لهم الحدود وانما يعرفون
صدقه بتنزهه عن حطام
الدنيا واستغنائه عن الاكل
والشرب والبعال وغيرها۔ (٢٤٧)
(الباسوية) زعموا ان

یں وہ سیاروں کے بجائے ثوابت کی رفتار
کا لحاظ کرتے ہیں، اور اکثر ہندوؤں کے نزدیک
فلک آگ، پانی اور ہوا سے مرکب ہے، اور
سیارے آتشی ہواؤں سے بنے ہیں۔ (اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ) عالم علوی میں بھی
سفلی اور ارضی عناصر شامل ہیں۔
(اصحاب روحانیات) ہندوؤں کی
ایک جماعت روحانی واسطوں کی قائل ہے
(اس کا خیال ہے کہ یہ واسطہ انسانی
شکل میں خدا کی طرف سے اس کا پیغام
بغیر کسی کتاب کے لاتا ہے اور وہ کچھ
باتوں سے منع کرتا ہے۔ اور احکام و
قوانین مقرر کرتا اور حدود واضح کرتا ہے
اس شخص کی سچائی کا اندازہ وہ دنیا
کی آلایشوں سے اس کی پاکی، اور
کھانے پینے اور شادی بیاہ سے بالکل
بے نیازی سے لگاتے ہیں۔
(باسویہ) اس فرقہ کا عقیدہ یہ ہے

---

[1] والعبارة لا تخلو عن المسامحة

Marfat.com

رسولهم ملک روحانی نزل من
السّماء علیٰ صورۃ بشر فامرھم
بتعظیم النار وان یتقربوا الیھا
بالعطر والطیب والادھان و
والذبائح ونھاھم عن القتل و
الذبح الا ما کان للنار وسن لھم
ان یتوشحوا بخیط یعقد ونہ من
مناکبھم الایامن الی تحت شمائلھم
ونھاھم ایضاً عن الکذب و
شرب الخمر وان لا یاکلوا من اطعمۃ
غیر ملتھم ولا من ذبائحھم و
اباح لھم الزنا الذی ینقطع النسل
وامرھم ان یتخذوا علیٰ مثالہ
صنماً یتقربون الیہ ویعبدونہ
ویطوفون حولہ کل یوم ثلث
مرات بالمعازف والتبختر والغنا
والرقص وامرھم بتعظیم البقر
والسجود لھا حیث رأوھا و
یفزعوا فی التوبۃ الی التمسیح

کہ ان کا پیغمبر ایک روحانی فرشتہ تھا جو
آدمی کے بھیس میں آسمان سے اترا،
اُس نے آگ کی عظمت اور اس کے تقرب
کے لئے اس پر خوشبو، عطر، تیل چڑھانے
اور جانوروں کی قربانی کرنے کی تعلیم
دی۔ اور اس قربانی کے علاوہ اس نے
جانور کو قتل و ذبح کرنے سے منع کیا ہے،
اسی نے دھاگے کا مالا (جنیو) کندھے میں
پہننے کی تعلیم دی۔ جسے وہ لوگ دائیں
طرف کے کندھے سے بائیں طرف کے
کندھے کے نیچے تک باندھتے ہیں اسکی
تعلیم میں جھوٹ، شراب، دوسرے مذہب
والوں کا کھانا اور ذبیحہ ممنوع ہے۔ لیکن زنا
نسل کو برقرار رکھنے کے لئے جائز ہے،
اُس نے اپنا مجسمہ بنانے اور اس کی
پرستش کرنے اس کے لئے قربانی چڑھانے
اور اس کے اردگرد روزانہ تین بار گانے
بجانے اور ناچنے اور بخورات کے ساتھ
چکر لگانے کا حکم دیا، گائے کی عظمت و

Marfat.com

بھاوامرھمان لایجوز وانھی
الکنک،

(ص ۲۴۷)

(الباھودیۃ) زعموان
رسولھم ملک روحانی علی صورۃ
بشر واسمہ باھودیۃ اتاھم و
ھو راکب علی ثور علی رأسہ
اکلیل مکلل بعظام الموتی من
عظام الرؤس ومتقلد من ذلک
بقلادۃ باحدی یدیہ قحف
انسان وبالاخری مزراق ذو
ثلاث شعب یامرھم لعبادۃ الخالق
عزوجل ولعبادتہ معہ وان
یتخذوا علی مثالہ صنما یعبدونہ
وان لا یعافوا شیئا وان تکون
الاشیاء کلھا فی الریقۃ واحدۃ
لانھا جمیعا صنع الخالق وان

تقدیس اور جہاں بھی وہ دکھائی دے
اسے سجدہ کرنے کی تلقین کی، اور بتایا
کہ توبہ کے لئے اس کے جسم پر ہاتھ پھیریں
اور دریائے گنگا سے پار جانے کو حرام
قرار دیا۔

باہودیۃ۔ اس فرقہ کے ماننے والے
بھی اپنے پیغمبر کو روحانی فرشتہ سمجھتے ہیں
جو آدمی کی شکل میں آیا تھا۔ اس کا نام
باہودیۃ تھا۔ یہ پیغمبر ایک
بیل پر سوار، اس کے سر
پر مردہ کی کھوپڑی کا تاج اور گلے میں
اس کی ہڈیوں کا ایک مالا، ایک ہاتھ
میں انسان کی کھوپڑی اور دوسرے
میں تین پھلوں کا ایک نیزہ تھا، اس نے
خدا کی عبادت کی طرح اپنی عبادت
کا بھی حکم دیا کہ لوگ بت بنا کر اس کو
پوجیں کسی چیز سے نفرت نہ کریں کیونکہ
دنیا کی تمام چیزیں درحقیقت ایک ہی
دائرہ کی اور خدا کی بنائی ہوئی ہیں،

یتخذ وا من عظام الناس قلائد
یتقلدونها وا کالیل یضعونها
علی رؤسهم وان یمسحوا اجساد هم
ورؤسهم بالرماد وحرم علیهم
الذبائح وجمع الاموال وامرهم
برفض الدنیا ولا معاش لهم
فیها الا من الصدقة، (۲۴۸)
(الکابلیة) زعموا ان رسولهم
ملک روحانی یقال له شب اتا هم
فی صورة بشر متمسح بالرماد
علی رأسه قلنسوة من لبود احمر
طولها ثلاثة اشبار محیط علیه
صفائح من قحف الناس متقلد
قلادة من اعظم ما یکون متمنطق
من ذلک بمنطقة متسور منها
بسوار متحلل منها بخلخال وهو
عریان فامرهم ان یتزینوا
بزینته ویتزیوا بزیه وسن لهم

اسی پیغمبر نے ان کو بھی تلقین کی کہ وہ
گلے میں مالا پہنیں اور اپنے سروں پر
ان کا تاج رکھیں، جسم اور سر پر خاک ملیں،
اور جانوروں کو ذبح کرنا اور مال و دولت
جمع کرنا حرام قرار دیا اور دنیا کو ترک کرنے
کا حکم دیا اور صرف صدقہ و خیرات کو
ذریعۂ معاش قرار دیا۔
(کابلیہ) یہ گروہ بھی اپنے رسول
شب[1] کو روحانی فرشتہ اور بشر کے بھیس میں
مبعوث خیال کرتا ہے جو جسم پر بھبوت ملے
سر پر سرخ اون کی تین بالشت لمبی ٹوپی اور
جسم میں انسانی کھوپڑیوں کا لمبا مالا کمر میں
اسی کا ٹپکا، ہاتھ میں کنگن اور پیر میں پازیب
اور اسکا سارا جسم عریاں تھا اسی پیغمبر نے ان کو اپنی
وضع قطع اختیار کرنے کا حکم دیا اور ان کے لئے
قانون اور ضابطے بھی بنائے۔

---

[1] شیوا یا شیو یا شب (Siva -) یہ ایک دیوتا کا نام ہے۔

Marfat.com

(البها دونية) قالوا ان بهادون
كان ملكا عظيما اتانا فى صورة انسان
عظيم وكان له اخوان وقد اله
وعملا من جلدته الارض و
من عظامه الجبال ومن دمه
البحار وقيل هذا رمز والاخوال
صورة البشر لا تبلغ الى هذه
الدرجة و صورة بهادون
راكب على دابة كثير الشعر قد
اسبله على وجهه وقد قسم
الشعر على جوانب راسه قسمة
مستوية واسبلها كذلك على
نواحى الرأس قفاء ووجها و
امر هم ان يفعلوا كذلك وسن
لهم ان لا يشربوا الخمر واذا رأوا
امرأة هربوا منها وان يحجوا
الى جبل يدعى جورعن وعليه
بيت عظيم فيه صورة بهادون
وذلك البيت سدنة لا يكون

(بہادونیہ) یہ لوگ کہتے ہیں کہ بہادون
ایک بہت بڑا فرشتہ تھا جو ہمارے
پاس غیر معمولی انسان کے روپ میں
آیا۔ اس کے دو بھائی تھے۔ انھوں نے
اس کو قتل کر کے اُس کے جسم سے زمین
ہڈیوں سے پہاڑ اور خون سے سمندر
بنائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ راز سربستہ ہے
ورنہ آدمی کی صورت کا اس رتبہ و درجہ
تک پہنچ جانا محال اور غیر ممکن ہے بہادون
کا مجسمہ ایک جانور پر سوار تھا، اُس کے
سر پر بہت گھنے بال تھے، جو اُس کے
چہرے پر لٹکتے تھے۔ اور اس کی لٹیں
سر کے دونوں جانب برابر تقسیم تھیں اور
چہرہ کے آگے پیچھے بھی لٹکے ہوئے تھے،
اس نے اپنے پیروؤں کو بھی اسی وضع
میں رہنے کا حکم دیا، شراب پینے کی ممانعت
کی اور ہدایت کی کہ جب عورتوں کو دیکھیں تو
ان سے بھاگیں اور جورعن نامی پہاڑ
کی یاترا کریں جس پر ایک بہت بڑا بتخانہ ہے

Marfat.com

المفتاح الا بايد يهم فلا يدخلون
الا باذنهم فاذا فتحوا الباب سدوا
افواههم حتى لا تصل انفاسهم
الى الصنم ويذبحون له الذبائح
ويقربون له القرابين ويهدون
له الهدايا واذا انصرفوا من
حجهم لم يدخلوا العمران في
طريقهم ولم ينظروا الى محرم
ولم يصلوا الى احد بسوء وضرر
من قول وفعل،

(عبدة الكواكب) ولم
ينقل للهند مذهب في عبادة
الكواكب الا فرقتان توجهتا
الى النيرين الشمس، والقمر و
مذهبهم في ذلك مذهب الصابئة

اس میں بھادون کا مجسمہ ہے اسی گھر میں
بتخانہ کے خادم اور پجاری بھی رہتے ہیں اور
ان ہی کے ہاتھوں میں اس کی کنجی رہتی
ہے، عام پجاری اُن کی اجازت کے بغیر
اس میں نہیں داخل ہو سکتے۔ جب دروازہ
کھلتا ہے تو لوگ اپنا منہ بند کر لیتے ہیں تاکہ
بت کی طرف اُن کی سانس نہ پہنچے۔ اس
بُت کے لئے لوگ جانوروں کو ذبح کرتے
ہیں، قربانیاں چڑھاتے ہیں، تحفے اور
ہدیے لاتے ہیں اور جب یاترا کر کے واپس
جاتے ہیں تو راستہ کی آبادیوں میں نہیں
داخل ہوتے، اور نہ حرام چیزوں کی طرف
نظر اٹھاتے، اور نہ کسی کو اپنے قول یا فعل
سے کوئی نقصان پہنچاتے ہیں۔

(ستاروں کے پجاری) ہندوستان
کو اکب پرستوں کے صرف دو فرقوں
کا حال سنا جاتا ہے۔ یہ دونوں چاند اور
سورج کی جانب رُخ کرتے ہیں۔ سماوی
ہیکلوں کی جانب رُخ کرنے میں اُن کا

Marfat.com

فی توجههم الی الهیاکل السمویّة — طریقہ صابیوں کی طرح ہے۔

(ص ۲۴۹)

عبدة الشمس زعموا ان — سورج کے پجاریوں کا عقیدہ ہے
الشمس ملک من الملائکة — کہ سورج ایک فرشتہ ہے جس میں نفس
ولها نفس وعقل ومنها نور — وعقل دونوں موجود ہیں اسی سے ستاروں،
الکواکب وضیاء العالم وتکون — تمام موجودات سفلی اور ساری دنیا کو روشنی ملتی ہے،
الموجودات السفلیة وهی ملک — یہ فلک کا بادشاہ ہے، اس لئے عظمت،
الفلک یستحق التعظیم والسجود — تقدیس، سجدہ، دعا اور نذر و نیاز کا مستحق
والتبخیر والدّعاء وهؤلاء — ہے۔ ان لوگوں کو وینکیتہ یعنی سورج
یسمون الدینکیتة ای عباد — کے پجاری کہا جاتا ہے ان کا طریقہ یہ ہے کہ
الشمس ومن سنتهم ان اتخذوا — انھوں نے سورج کا ایک مجسمہ بنایا ہے
الهاً صنماً بید ه جوهر علی لون — جس کے ہاتھ میں آگ کی رنگت کا ایک جوہر
النار ولهٗ بیت خاص بنوه باسمه — ہے، بُت کا ایک مخصوص گھر ہے، جو اسی
ووقفوا علیه ضیاعاً وقراایاد — کے نام پر تعمیر کیا گیا ہے، لوگوں نے اس پر
کة سدنة وقوام فیاتون البیت — بہت سی جائدادیں اور گاؤں وقف کئے
ویصلون ثلاث کرات ویاتیه — ہیں، اس کی خدمت وحفاظت کرنے والے
اصحاب العلل والامراض فیصومون — بہت سے پجاری ہیں۔ جو بتخانہ میں تین بار
کة ویصلون ویدعون فیستشفون — آکر پوجا کرتے ہیں۔ بیمار اور مریض یہاں
به۔ — آکر روزہ رکھتے ہیں۔ پوجا کرتے ہیں، اور

Marfat.com

(عبدة القمر) زعموا ان القمر
ملك من الملائكة يستحق التعظيم
والعبادة واليه تدبير هذا العالم
السفلي والامور الجزئية فيه و
منه تنضج الاشياء المتكونة وتتصل بها
الى كمالها وبزيادته ونقصانه[1]
وهؤلاء يسمون الجندر يكينية
اى عباد القمر ومن سنتهم ان
اتخذوا صنما[2] على صورة جوهر
وبيد الصنم جوهر ومن دينهم
ان يسجد اله ويعبدوه و
ان يصوموا النصف من كل
شهر ولا يفطروا حتى يطلع القمر

(چاند کو پوجنے والے) یہ لوگ سمجھتے ہیں
کہ چاند فرشتہ ہے اور عظمت وعبادت کا
مستحق ہے۔ اس سفلی عالم کی تدبیر اور
اس کے جزئی معاملات کا انتظام اسی کے
سپرد ہے اسی سے چیزیں پکتی بنتی اور اسی
کے گھٹنے بڑھنے سے کمال کو پہنچتی ہیں، یہ
لوگ جندر یکینیہ (چندر بھگتیہ) یعنی چاند
کے پجاری کہے جاتے ہیں، اُن کا طریقہ یہ
ہے کہ انھوں نے چاند کی شکل کا ایک بت
بنایا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک جوہر ہے،
اُن کے مذہب میں چاند کو سجدہ کرنا اسکی
پوجا کرنا اور ہر مہینہ کے وسط (چودہویں)
میں برت رکھنا داخل ہے۔ اور برت

---

[1] كذا بالاصل وفي نهاية الارب وما يأتي بعد۔

"وبزيادته ونقصانه تعرف الازمان والساعات وهو تلو الشمس:
وقرينها، ومنها نوره وبالنظر اليها تزايد ونقصانه"
والعبارة واضحة كما ترى (ض)

[2] كذا بالنسخة التي لدينا ولم تحشى نهاية الارب في حاشيتها الذي في الشهرستاني صنما على
صورة عجل وبيد الصنم الخ ففي اصله "صنما على عجلة تجره اربعة وبيده جوهرة" (ض)

ثم یاتون صنمه بالطعام والشراب واللبن ثم یرغبون وینظرون الی القمر ویسألونه عن حوائجهم فاذا استهل الشهر علوا السطح وایقنوا[1] الدخن ودعوا عنده رافعیه ورغبوا الیه ثم نزلوا عن السطح الی الطعام والشراب والفرح والسرور ولم ینظروا الیه الا علی وجه حسنة وفی نصف الشهر اذا فرغوا من الافطار اخذوا فی الرقص واللعب والمعازف بین یدی الصنم والقمر۔

اس وقت ختم کرتے ہیں جب چاند طلوع ہوجاتا ہے چاند کے طلوع ہو جانے کے بعد اس بت کے پاس کھانا، شراب اور دودھ لیجاتے ہیں، اور چاند کی طرف نظریں اٹھا کر اس سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں، چاند دیکھنے[2] کے بعد چھتوں پر چڑھ کر بخور جلاتے، دعائیں مانگتے اور شوق و ذوق کا اظہار کرتے ہیں۔ پھر چھتوں سے اتر کر شراب و کباب اور عیش و عشرت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور چاند کی طرف نہایت خندہ جبینی سے دیکھتے ہیں اور نصف مہینہ میں جب وہ بت سے فارغ ہوتے ہیں۔ تو چاند اور بت کے سامنے رقص و سرود اور لہو و لعب میں لگ جاتے ہیں۔

(عبدۃ الاصنام اعلم ان الاصناف التی ذکرنا مذاہبھم

(بتوں کے پجاری) جن گروہوں کے مذاہب کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ سب کے

---

[1] اظنہ غلطا والصحیح اوقد والکما ھو فی نہایۃ الارب انظر ص ۵، ۵۔ جلد ۱۔

[2] ابن ندیم کے بیان کے مطابق یہ پہلی اور چودہویں تاریخ کو کرتے ہیں۔

Marfat.com

يوجبون آخر الامر الى عبادة
الاصناء اذا كان لا يستمر لهم
طريقة الا بشخص حاضر يتراؤن
اليه ويعكفون عليه ومن هذا
اتخذت اصحاب الروحانيات و
الكواكب اصناما زعموا انها على
صورتها۔ .....
.....
لكن القوم لما عكفوا على التوجه
اليها وربطوا حوائجهم بها من غير
اذن وحجة وبرهان وسلطان
من الله تعالى كان عكوفهم ذلك
عبادة وطلبهم الحوائج منها اثبات
الهية لها وعن هذا كانوا يقولون
ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله
زلفى، فلو كانوا مقتصرين على صورها
فى اعتقاد الربوبية والالهية
لما تعدوا عنها الى رب الارباب

سب آخر کار بت پرستی ہی پر منتہی ہوتے ہیں،
اس لئے کہ ان سب کا مشترک طریقہ یہی ہے
کہ وہ ایک شخص کو حاضر مان کر اس کی طرف
دیکھتے اور اس کے سامنے جھکتے ہیں، اسی بنا
پر روحانیات اور ستاروں کے ماننے
والوں نے ایسے بت بنائے ہیں جنکے متعلق
اُن کا عقیدہ ہے کہ وہ بالکل ستاروں
کی شکل کے ہیں۔ .....
اور چونکہ یہ لوگ بتوں کی جانب متوجہ ہوتے
ہیں۔ اور خدا کی اجازت دلیل اور ثبوت کے
بغیر ان سے اپنی حاجتیں وابستہ کرتے ہیں،
اس لئے بتوں کی طرف ان کی توجہ عبادت
اور اُن سے حاجتوں کی طلب ان کی الوہیت
کا اثبات ہے اور اس کا وہ یہ جواب دیتے
ہیں کہ ہم لوگ تو اُن کی پوجا محض تقرب
الٰہی کے خیال سے کرتے ہیں حالانکہ اگر یہ لوگ
صرف بتوں کی صورتوں کے متعلق ربوبیت
اور الوہیت کا اعتقاد رکھنے پر اکتفاء کرتے
تو ان کے بجائے رب الارباب کی طرف نہ

Marfat.com

(المهاكالية) لهم صنم يدعى مهاكال له اربع ايد كثير شعر الرأس سبطها و باحدى يديه ثعبان عظيم فاغر فاه و بالاخرى عصا و بالثالثة راس انسان و بالرابعة كانّه يد فعها و فى اذنيه حيتان كالقرطين و على جسده ثعبانان عظيمان قد التفا عليه و على رسله الكليل من عظام التحفى و عليه من ذلك قلادة يزعمون انّه عفريت يستحق العبادة لعظيم قدره و استحقاقه لها لما فيه من الخصال المحمودة المحبوبة و المذمومة من الاعطاء و المنع و الاحسان و الاساءة و انّه مفزع لهم فى حاجاتهم و له بيوت عظاماً بارض الهند يأتون اليها اهل ملته فى كلّ

(مہاکالیہ) اُن کے بت کا نام مہاکالی[1] ہے، اس کے چار ہاتھ اور سر پر گھنے بال ہیں، ایک ہاتھ میں ایک اژدہا منہ کھولے، دوسرے میں ڈنڈا، تیسرے میں انسان کا سر اور چوتھے ہاتھ سے گویا اس کو ٹہلا رہا ہے۔ دونوں کانوں میں بالیوں کی طرح دو سانپ، اور جسم سے بھی دو بڑے اژدھے لپٹے ہوئے، سر پر کھوپڑیوں کی ہڈیوں کا تاج ہے، اور انھیں ہڈیوں کا گلے میں مالا ہے۔ اُن کا عقیدہ ہے کہ یہ بت ایک بڑا دیو ہے۔ اور اپنی عظمت اور ہیبت اور دینے نہ دینے احسان وسلوک و بھلائی کرنے کی اچھی اور پسندیدہ اور بری اور ناپسندیدہ عادتوں کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے، وہ ضرورتوں کے وقت ان کا ملجا و ماویٰ ہے۔ ہندوستان میں اس بت کے کئی بڑے بڑے استھان ہیں جہاں اس کے پجاری اور ماننے والے روز تین مرتبہ آکر سجدہ اور طواف کرتے ہیں،

---

[1] مہاکال (Mahakala) دراصل شیو کا دوسرا نام ہے،

Marfat.com

یوم ثلاث مرات یسجدون له
ویطوفون به ولهم موضع یقال
له اخترفیه صنم عظیم علی صورة
هذا الصنم یاتونه من کل موضع
ویسجدون له هناک ویطلبون
حاجات الدنیا حتی ان الرجل یقول
له فیما یسئال زوجتی فلانة و
اعطنی کذا ومنهم من یاتیه و
یقیم عنده الایام لا یذوق
شیئاً یتضرع الیه ویسئاله الحاجة
حتی ربما یتفق،
(البرکسهیکیه) من سنتهم
ان یتخذوا لانفسهم صنما یعبدونه
ویقربون له الهدایا وموضع

اُن کے ایک استھان کا نام "اختر" ہے جس
میں اسی طرح کا ایک "بہت بڑا
بُت ہے۔ لوگ ہر مقام سے یہاں آکر
اس کا سجدہ کرتے ہیں۔ اور اس سے
دنیوی مرادیں پوری ہونے کی دعائیں
کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ اس سے
یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں عورت سے میری
شادی کر ادے۔ اور فلاں چیز مجھے
دیدے، بعض لوگ اس کے پاس آکر
کئی دنوں تک قیام کرتے ہیں، اور
اس مدت میں کچھ کھائے پیئے بغیر اس
سے الحاح وزاری کرتے ہیں، مرادیں
مانگتے ہیں۔ بعض مرادیں پوری بھی
ہو جاتی ہیں۔
(برکسہیکیہ[1]) یہ لوگ اپنے لئے ایک
بت بنا کر اس کی پوجا کرتے ہیں، اور اس کے
لئے نذر و نیاز چڑھاتے ہیں، اُن کی

---

[1] برکش بھگت یعنی درخت کے پجاری، سنسکرت میں درخت کو ورکشا (Vrikṣa) کہتے ہیں،
فارسی میں "واؤ کو ب" سے بدل دیا گیا ہے۔ (ض)

Marfat.com

تعبد هم له ان ینظروا الیٰ
باسق الشجر وملتفه مثل الشجر
الذی یکون فی الجبال فیلتمسون
منها احسنها واطولها فیجعلون
ذلک الموضع موضع تعبدهم
ثم یاخذون ذلک الصنم فیاتون
شجرة عظیمة من تلک الشجرة
فینقبون فیها موضعًا یرکبونه فیها
فیکون سجودهم وطوافهم نحو
تلک الشجرة۔
(الدھکنیة) من سنتهم ان
یاخذوا صنما علی صورة امرأة
وفوق رأسه تاج وله ایدی کثیرة
ولهم عید فی یوم من السنة عند
استواء اللّیل والنهار والشمس
والقمر ودخول الشمس فی المیزان
فیتخذون فی ذلک الیوم عریشا
عظیما بین یدی ذلک الصنم و
یقربون الیه القرابین من الغنم

عبادتگاہ بلند اور گھنے پہاڑی درختوں
کے پاس ہوتی ہے۔ چنانچہ تلاش
کرکے عبادت گاہ کے لئے ایسی جگہ کا
انتخاب کرتے ہیں جہاں پہاڑی درخت ہوتے ہیں
وہ بت کو لے کر کسی بڑے درخت کے پاس
آتے ہیں، اور وہاں کوئی ایسی جگہ تلاش
کرتے ہیں جہاں سوار ہو کر جاتے ہیں، اور
اس درخت کے ارد گرد طواف کرتے اور
سجدہ کرتے ہیں،

(دھکنیہ[1]) ان کا طریقہ یہ ہے کہ عورت
کی شکل کا ایک بُت بنا کر اس کے سر پر تاج
رکھتے ہیں، اور اس بُت کے کئی ہاتھ ہوتے
ہیں اور سال میں ایک دن جب رات دن
اور سورج اور چاند برابر ہوتے ہیں اور سورج
میزان میں داخل ہوتا ہے، اُن کے تہوار کا ہوتا ہے،
اس دن وہ اسی بُت کے سامنے ایک لمبی
ٹٹی بناتے ہیں۔ اور بھیڑ اور بکریوں کی
قربانیاں کرتے ہیں۔ یہ لوگ جانوروں

[1] غالباً ان ہی کو درگا (Durga) کا پجاری کہا جاتا ہے،

Marfat.com

وغیرھا ولا یذبحونھا ولکن یضربونّ اعناقھا بین یدیہ بالسیوف و یقتلون من اصابوا من الناس قربانا بالفیلۃ[1] حتی ینقضی عیدھم وھم مسیئون عند عامۃ اھل الھند بسبب الفیلۃ[1]

(الجلھکیۃ) ای عباد الماء یزعمون ان الماء ملک معہ ملائکۃ وانہ اصل کل شیء وبہ ولادۃ کل شیء ونمو ونشو وبقاء وطھارۃ وعمارۃ وما من عمل فی الدنیا الا ویحتاج الی الماء فاذا اراد الرجل[2] عبادتہ تجرد وستر عورتہ ثم دخل الماء حتی وصل الی حلقہ[3] فیقیم ساعۃ او ساعتین

کو ذبح کرنے کے بجائے ان کی گردنیں تلوار سے کاٹ دیتے ہیں۔ اور اگر آدمیوں کو پالیتے ہیں تو انھیں بھی دھوکہ سے قربانی کے لیئے قتل کر ڈالتے ہیں۔ یہاں تک کہ عید کا دن ختم ہو جاتا ہے، یہ عام ہندوؤں کے نزدیک دھوکہ سے جان مار ڈالنے کی وجہ سے بہت برے سمجھے جاتے ہیں،

(جلھکیہ) یعنی پانی پوجنے والے ان کا خیال ہے کہ پانی ایک فرشتہ اور ہر چیز کی اصل و بنیاد ہے۔ ہر چیز کی پیدائش نشو و نما، بقا، پاکیزگی، تعمیر اسی پر موقوف ہے۔ اور دنیا کے ہر کام کے لئے پانی ضروری ہے، اور جب ان میں سے کوئی شخص پانی کی پوجا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ بالکل برہنہ ہو جاتا ہے۔ اور صرف شرمگاہ پر ایک لنگوٹ باندھتا ہے اور گلے کے برابر

---

[1] یہ لفظ غلط معلوم ہوتا ہے صحیح لفظ غیلہ ہوگا، (ض)

[2] وفی نہایۃ الارب "فاذا اراد الرجل منھم"، [3] وفی نہایۃ الارب ثم دخل الماء حتی یصل الی وسطہ،

Marfat.com

او اکثر و یاخذ ما امکنه من الریاحین فیقطعها صغارا یلقی فیه بعضه بعد بعض وهو یسبح ویقرء فاذا اراد الانصراف حرک الماء بیده ثم اخذ منه فیقطر به[1] رأسه ووجهه وسائر جسده خارجا ثم سجد وانصرف:

(ص ۲۵۵)

(الا کنواطریة) ای عباد النار زعموا ان النار اعظم العناصر جرما واوسعها حیزا واعلاها مکانا واشرفها جوهرا وانورها ضیاء واشراقا والطفها جسما وکیانا والاحتیاج... الی سائر الطبائع ولا نور فی العالم الا بها ولا حیاة ولا نمو ولا انعقاد الا بممازجتها

پانی میں گھس کر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ یا اس سے بھی زیادہ اس میں رہتا ہے، اور جتنا نماز بولے جا سکتا ہے لیجا کر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پانی میں ڈالتا اور کچھ پڑھتا اور جپتا بھی جاتا ہے، اور جب پانی سے باہر آنا چاہتا ہے تو اُسے ہاتھ سے حرکت دیکر تھوڑا سا پانی لے کر سر، چہرہ اور پورے جسم پر چھڑک کتا ہے، اور سجدہ کر کے باہر نکل آتا ہے،

(اکنواطریہ) یعنی آتش پرست یہ لوگ آگ کو سب سے بڑے جرم اور سب سے وسیع خزو الا عنصر سب سے زیادہ روشن اور سب سے لطیف جسم تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سارے طبائع سے زیادہ اُس کی ضرورت ہوتی ہے، اور دنیا میں آگ ہی کی وجہ سے روشنی، زندگی، نمو اور ہر چیز کا قیام ہے، اُن کی عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ زمین میں

[1] وفی نهایة الارب فنقط علی راسه ووجهه الخ (ض)

Marfat.com

وانّما عبادتهم لها ان يحفروا
اخدوداً مربعا فی الارض واججوا
النّار فيه ثمّ لا يدعون طعاماً
لذيذا ولا شراباً لطيفا ولا ثوباً
فاخراً ولا عطراً فائحا ولا جوهراً
نفيسا الا طرحوها فيه تقرباً اليها
وتبرّكا بها وحموا القاء النفوس
فيها واحراق الابدان بها خلافاً
لجماعة اخرى من زهاد الهند، (ص ۲۵۵)
وعلى هذا المذهب اكثر ملوك الهند
وعظمائها يعظمون النّار لجوهرها
تعظيماً بالغاً ويقدمونها على الموجودات
كلّها ومنهم زهاد وعباد يجلسون
حول النّار صائمين يصدون منافسهم
حتّى لا يصل اليها من انفاسهم نفس
صدر عن صدر مجرم وسنتهم
الحث على الاخلاق الحسنة و
المنع من اضدادها وهی الكذب
الحسد والحقد واللجاج والبغی

ایک چوکور گڈھا کھود کر اس میں آگ بھڑکاتے
ہیں، اور پھر اس سے قربت اور حصولِ
برکت کی غرض سے لذیذ ترین کھانے،
لطیف شرابیں، عمدہ کپڑے، بہترین
خوشبوئیں اور نفیس ترین جواہر اس میں
ڈالتے ہیں، البتہ ہندو زاہدوں کی ایک
جماعت کے برعکس اس آگ میں آدمی
کو جلانا حرام سمجھتے ہیں،

اس مذہب کو اکثر ہند راجہ اور اکابر
مانتے ہیں، وہ آگ کی انتہائی تعظیم کرتے
ہیں، اور اسے تمام موجودات پر ترجیح
دیتے ہیں، اُن میں سے زاہد و عابد لوگ
آگ کے اردگرد برت رکھکر اور اپنا
منہ بند کرکے بیٹھ جاتے ہیں تاکہ مجرم کے
سینہ سے نکلی ہوئی سانس اُن کی سانس
تک نہ پہونچنے پائے، یہ لوگ دوسروں کو
پسندیدہ اخلاق اختیار کرنے کی ترغیب
دیتے ہیں، اور بُری عادتوں جھوٹ، حسد

لہ مجرم فی نسخہ آخری۔

والحرص والبطر فاذا تجرد الانسان
عنها قرب من النار و تقرب اليها،
(حكماء الهند) كان فيثاغورس
الحكيم اليونانی تلميذ يدعی قلانوس
قد تلقی الحكمة منه وتلمذ له،
ثم صار الی مدينة من مدائن
الهند واشاع فيها رائی فيثاغورس
وكان برحمن وجلا جيدا لذهن
ناقد البصر صائب الفكر اغيا
فی معرفة العوالم العلوية قد
اخذ من قلانوس الحكيم حكمة ... ما
علی الهند كلهم فرغب الناس
فی تلطيف الابدان وتهذيب
الانفس وكان يقول ای امرء
هذب نفسه واسرع فی الخروج
من هذا العالم الدنس وطهر
بدنه من اوساخه ظهر له
كل شی وعاين كل غائب وقدر
علی كل متعذر وكان محبورا

کینہ، جھگڑا، برائی، لالچ سے روکتے ہیں، اور
جب آدمی ان بری عادتوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے تو
ہندوستان کے حکما) یونانی حکیم فیثاغورس
کے ایک شاگرد نے جس کا نام قلانوس
تھا، حکمت و فلسفہ کی تحصیل اس
سے کی، پھر ہندوستان کے ایک شہر میں
آکر فیثاغورس کے خیالات کی اشاعت
کی، یہاں ایک شخص برحمن نے جو ذہن
طبع، نگاہ تنقید، سلامتِ فکر و اصابت
رائے میں مشہور، اور وہ عالم علوی
کے ادراک و معرفت کی طرف زیادہ راغب
تھا۔ قلانوس حکیم سے حکمت حاصل کی اور
اس کے علم و فن سے استفادہ کیا، اور
اس کی وفات کے بعد سارے ہندوستانیوں
کا سردار بن گیا، اور عام لوگوں کو لطائف
اجسام اور تہذیب نفوس کی طرف
مائل کیا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ جو آدمی اپنے
نفس کی تہذیب اور اس گندے عالم
سے جلد نکل جانے کی کوشش کرے گا،

Marfat.com

مسروراً متلذذاً عاشقاً لا يمل
ولا يكل ولا يمسه نصب ولا
لغوب فلما فهج لهم الطريق و
احتج عليهم بالحج المقنعة اجتهدوا
اجتهاداً شديداً وكان يقول
ايضاً ان ترك لذات هذا العالم
هو الذي يلحقكم بذلك العالم
حتى تصلوا به وتتخرطوا في
سلكه وتخلدوا في انّاته ونعيمه
فدرس اهل الهند هذا القول
ودسخ في عقولهم ثم توفي عنهم
برخنن وقد تجسد القول في عقوبهم
لشدّة الحرص والالحاق بذلك
العالم افترقوا فرقتين ففرقة
قالت ان التناسل في هذا العالم
هو الخطاء الذي لا خطاء ابين
منه اذ هو نتيجة اللذة الجسمانية
وثمرة النطفة الشهوانية فهو
حراه وما يؤدي اليه من الطعام

اور اس گندے عالم سے جلد نکل جانے
کی کوشش کرے گا اور اپنے بدن کو دنیا
کی گندگیوں سے پاک رکھے گا۔ اس
کے لئے ہر چیز آشکارا ہو جائے گی، ہر
غائب چیز کا مشاہدہ اور ہر دشواری پر
وہ قابو حاصل کرے گا اور وہ نہایت خوش
وخرم اور لطف و لذت کے ساتھ رہا
کرے گا، اسے کبھی گھبراہٹ اور
پریشانی نہ ہوگی۔ اور نہ تکان اور
کرب محسوس کرے گا جب اس نے
ان لوگوں کے لئے بات صاف کر دیا
اور اس کی قطعی دلیلیں بیان کر دیں
تو انھوں نے سخت مجاہدہ کرنا شروع
کیا۔ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ اس دنیا کی
لذتوں کے ترک ہی سے عالم علوی سے
تمہارا ربط و تعلق ہو سکتا ہے، اور اسکی
لڑائی میں منسلک اور اس کی لذتوں
اور نعمتوں سے دائمی طور پر لذت اندوز
ہو سکتے ہو اسی نے اہلِ ہند کو یہ تعلیم دی

Marfat.com

اللذیذ والشراب الصافی و
کل ما یھیج الشھوۃ واللذۃ
الحیوانیۃ وینشط النفوس
البھیمیہ فحرامھا ایضًا فاکتفوا
بالقلیل من الغذاء علیٰ قدر
مایثبت بہ ابدانھم ومنھم
من کان لا یری ذلک القلیل
ایضا لیکون لحاقہ بالعالم
الاعلیٰ اسرع ومنھم من اذا
رای عمرہ قد تدنس القی
نفسہ فی النار تزکیۃ لنفسہ
وتطھیرا لبدنہ وتخلیصًا
لروحہ ومنھم من یجمع بلاذ
الدنیا من الطعام والشراب
والکسوۃ فیمثلھا نصب عینیہ
لکی یراھا البصر ویتحرک نفسہ
البھیمیۃ الیھا فیشتاقھا و
یشتھیھا فیمنع نفسہ عنھا
بقوۃ النفس المنطقیۃ حتی یذیل البدن

اور اُن کے ذہنوں میں بٹھا دی چنانچہ
جب اسکا انتقال ہوگیا تو عالم علوی سے اتصال
کے ذوق وشوق کی بنا پر لوگوں کے ذہن
میں یہ تعلیم پیوست ہو چکی تھی. پھر اُن کے
دو گروہ ہوگئے، ایک گروہ کہتا تھا کہ
توالد وتناسل سے بڑھ کر اس دنیا
میں کوئی غلطی نہیں، اس لئے کہ یہ جسمانی
لذت کا نتیجہ اور شہوانی نطفہ کا ثمرہ ہے
جو حرام ہے اور لذیذ کھانے عمدہ شرابیں
اور وہ تمام چیزیں جو شہوت اور لذت
حیوانی کو برانگیختہ اور نفس بہیمی میں نشاط
پیدا کریں حرام ہیں، اس لئے وہ صرف
اتنی مختصر غذا پر اکتفا کرتے تھے، جو سد
رمق کا کام دے، اور جسم کو قائم و
برقرار رکھ سکے، اُن میں سے بعض لوگ
تو تھوڑا کھانا بھی مناسب نہیں سمجھتے،
تاکہ عالم علوی سے جلد سے جلد ان کا
اتصال ہو جائے، اور بعض لوگ جب
دیکھتے ہیں کہ اُن کی زندگی کسی نجاست

Marfat.com

الرّباط الّذی کان یربطهابه و
اما الفریق الآخر فانهم کانوا یرون
التناسل والطعام والشراب و
سائر اللذات بقدر الّذی هو
طریق الحق حلالاً وقلیل منهم
من یتعدی عن الطریق ویطلب
الزیادة وکان قوم من الفریقین
سلکوا مذهب فیثاغورس
من الحکم والعلم فتلطفوا حتی
صاروا یظهرون علی ما فی
انفس اصحابهم من الخیر و
الشر ویخبرون بذلک فیزید هو
بذلک حرصاً علی ریاضة
الفکر وقهر النفس الامارة بالسوء
واللحوق بما الحق به اصحابهو و
مذهب صوفی الباری تعالی
الله نور محض الا انه لا یبس
جسداً ما یستتر لئلا یراه الّا
من استأهل رؤیته واستحقها

سے ملوث ہوگئی ہے تو اپنے نفس کے تزکیہ جسم کی
تطہیر، اور روح کو پاک
صاف کرنے کے لئے اپنے کو آگ میں ڈال
دیتے ہیں، اور بعض لوگ تمام دنیوی لذتیں
مثلاً کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں کو جمع
کرکے اپنی نظروں کے سامنے رکھتے ہیں،
تاکہ جب ان پر نظر پڑے اور نفس بہیمی کو ان
کی طلب اور اس کا شوق پیدا ہونے لگے
تو نفس ناطقہ کی قوت سے اس کو روکیں،
یہاں تک کہ اس کوشش میں بدن گھل جائے
اور نفس کمزور ہو جائے اور جو بند جسم
سے اس کا تعلق قائم رکھتے ہیں وہ بھی اتنے
کمزور ہو جائیں کہ نفس جسم کا ساتھ چھوڑ
دے، لیکن دوسرا گروہ تو الدّ و تناسل،
کھانا پینا اور تمام لذتوں سے استفادہ
بقدر حق حلال سمجھتا ہے لیکن بہت تھوڑے
لوگ حق سے تجاوز کرکے طلب میں زیادتی
کرتے ہیں دونوں فریق میں سے کچھ لوگ
علم وحکمت میں فیثاغورس کے مسلک کو مانتے ہیں،

Marfat.com

كالذى يلبس فى هذا العالم جلد حيوان فاذا خلعه نظر اليه من وقع بصره عليه واذا لم يلبسه لم يقدر احد من النظر اليه،

اور ایسی تلطیف (و ریاضت) کرتے ہیں کہ اپنے ساتھیوں کے برے بھلے خیالات پر مطلع ہو جاتے ہیں اور ان کو بتا دیتے ہیں اس سے اُن کو فکر کی ریاضت اور نفس امّارہ کو مقہور کرنے اور اس چیز سے ملنے کی حرص بڑھ جاتی ہے جس سے اُن کے ساتھی جا ملے ہیں، اللہ تعالیٰ کے متعلق اُن کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ایک نور اور ایسے لباس میں مستور ہے کہ اس کو صرف اس کی رویت کے اہل اور مستحق ہی دیکھ سکیں گے، مثلاً اس دنیا میں ایک شخص کسی حیوان کی کھال پہن لیتا ہے، اس کو پہننے کی حالت میں جس شخص کی نظر اس پر پڑتی ہے وہ اس کو دیکھ سکتا ہے، لیکن جب وہ کھال نہ پہنے ہو تو کسی کو تاب نظر نہیں ہوتی،

ويزعمون انهم كالسبايا فى هذا العالم فان من حارب النفس الشهوية حتى منعها عن ملاذها فهو الناجى من دنيات

یہ لوگ دنیا میں اپنے کو قیدی سمجھتے ہیں اور جو شخص نفس شہوانی سے جنگ کرکے اس کو لذائذ دنیا سے روک دیتا ہے وہی عالم سفلی کی پستیوں اور دنا رتوں سے پاک

Marfat.com

العالم السفلی ومن لم یمنعها
بقی اسیرا فی یدھا والذی تحارب
ھذا اجمع فانما یقدر علی محاربتھا
بنفی التحیز والعجب وتسکین الشھوۃ
والحرص والبعد عما یدل علیھا
ویوصل الیھا ولما وصل الا
سکندر الی تلک الدیار واراد
محاربتھم صعب علیہ افتتاح
مدینۃ احد الفریقین وھم
الذین کانوا یرون استعمال
الذات فی ھذا العالم بقدر
القصد الذی لا یخرج الی فساد
البدن فجھد حتی افتتحھا وقتل
منھم جماعۃ من اھل الحکمۃ
فکانوا یرون جثث قتلاھم
مطروحۃ کانھا جثث المسک
الصافیۃ النقیۃ التی فی الماء
الصافی فلما راوا ذلک ندموا
علی فعلھم وامسکوا عن الباقین

اور نجات پاتا ہے اور جو نہیں روکتا ہے وہ
دنیا کے ہاتھ میں قید رہتا ہے اور جو شخص ان سب
چیزوں سے جنگ کر لیتا ہے، تو اس کو
جبر غرور حرص وشہوت کو روک دینے اور
ان مفاسد ورذائل کی راہوں سے دور
ہو کر جنگ کی قدرت حاصل کرتا ہے، جب
سکندر اس ملک میں آیا اور اُن سے جنگ
کرنی چاہی تو اسے ان دونوں میں سے
اس فریق کے شہر کو فتح کرنے میں سخت
دشواری پیش آئی۔ جو اس دنیا کی لذتوں
کا اعتدال سے استعمال کرتے ہیں جس سے
جسم میں فساد نہ پیدا ہو، سکندر نے بڑی
جدوجہد کے بعد اس شہر کو فتح کیا، اور
ان میں سے اہلِ حکمت کی ایک جماعت کو قتل
کر ڈالا۔ ان کی لاشیں اس طرح پڑی
معلوم ہوتی تھیں، جس طرح عمدہ قسم کی
مری ہوئی مچھلی صاف پانی میں نظر آتی ہے
یہ کیفیت دیکھ کر انھیں اپنے فعل پر ندامت
ہوئی۔ اور باقی لوگوں کو قتل کرنے سے باز

Marfat.com

واما الفریق الثانی الذین زعموا
ان لاخیر فی اتخاذ النساء والرغبة
فی النسل ولا فی شیء من الشهوات
الجسدانیة کتبوا الی الاسکندر
کتابا مدحوه فیه علی حب الحکمة
وملابسة العلم وتعظیم اهل
الرای والعقل والتمسوا منه حکیما
ینا ظرهم فنفذ الیهم واحدا
من الحکماء فضلوه بالنظر
فضلوه بالعمل فانصرف الاسکندر
عنهم ووصلهم بجزائل سنیة
وهدایا کریمة فقالوا اذا کانت
الحکمة تفعل بالملوک هذا الفعل
فی هذا العالم فکیف اذا البسناها
علی ما یجب لباسها واتصلت بنا
غایة الاتصال ومناظراتهم مذکورة
فی کتب ارسطوطالیس،
ومن سنتهم اذا نظروا
للشمس قد اشرقت سجدوا لها

دوسرے گروہ کو جو ازدواج اور توالد و
تناسل اور جسمانی خواہشات کو بُرا سمجھتا تھا،
اُس نے سکندر کو ایک خط لکھا جس میں
سکندر کی حکمت پسندی، علمی قدردانی
اور اہل عقل ورائے کی تعظیم وتعریف کی اور اس
سے ایک حکیم کی خواہش کی، جو اُن سے مناظرہ
کرے، سکندر نے ایک حکیم اُن کے پاس بھیجا،
جس سے وہ لوگ علم ونظر اور عمل میں
برتر وافضل ثابت ہوئے اس لئے سکندر
نے اُن کے شہر سے کوئی تعرض نہیں کیا،
اور لوٹ گیا، اور اُن کو بڑے بڑے
اور عمدہ تحفے بھیجے، ان لوگوں کا کہنا ہے
کہ جب حکمت وتدبیر کا اس دنیا میں بادشاہوں
پر یہ اثر پڑتا ہے تو اس کے اثر کا اس وقت
کیا حال ہوگا، جب وہ پوری توجہ اور
شوق سے حاصل کی جائے، اُن کے مناظرے
ارسطو کی کتابوں میں مذکور ہیں،
اُن کا قاعدہ ہے کہ جب وہ آفتاب کو
روشن اور چمکتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کے

Marfat.com

وقالوا ما احسنک من نور — سامنے سجدہ کرتے ہیں، اور کہتے ہیں
واما ابھاک وما انورک — کہ تیری روشنی کتنی عمدہ، و لفریب
لا تقدر الابصار ان تلتذ — اور دلکش ہے، نگاہوں کو مشاہدہ
بالنظر الیک فان کنت — سے لذت اندوزی کی قدرت نہیں،
انت النور الاوّل الذی — اگر تو ہی وہ نور اوّل ہے جس کے
لا نور فوقک فلک الحمد — اوپر کوئی نور نہیں تو تو حمد و تسبیح کا
والتسبیح وایاک نطلب و — سزاوار ہے، ہم تجھی سے سوال کرتے
الیک نسعیٰ لندرک السکنی — ہیں، تیری ہی طرف دوڑتے ہیں،
بقربک وننظر الیٰ ابد اعک — تاکہ تیرا قرب حاصل ہو سکے، تیری
الا علیٰ وان کان فوقک — اعلیٰ ایجادات کو دیکھ سکیں، اور
اعلیٰ منک نورًا آخوانت — اگر تجھ سے اوپر بھی کوئی تجھ سے بلند
معلول له فهذا التسبیح و — و برتر دوسرا نور ہے جس کا تو معلول
هذا الحمد له وانما سعینا و — ہے، تو وہ حمد و تسبیح کا مستحق ہے،
ترکنا جمیع لذات هذا العالم — اور ہماری کوشش اور ترک لذات
لنصیر مثلک ونلحق بعالمک — کا مقصد یہ ہے کہ ہم تیری طرح ہو جائیں،
ونتصل بمساکنک اذا کان — اور تیرے عالم اور تیرے مسکن
المعلول بهذا الیها والجلال — سے مل جائیں۔ اور جب معلول کی
فکیف بالعلة یکون بهاؤها و — جلال و عظمت اور شان کا یہ حال ہو
وجلالها ومجدها وکمالها — تو علت کے جلال و شان عظمت اور

Marfat.com

فحق لکل طالب یھجر جمیع
اللذات فیظفر بالجوار بقربه
ویدخل فی غمار جندہ و
حزبه۔

مجد وکمال کا کیا حال ہوگا۔ اس لئے
ہر طالب کا حق یہ ہے کہ وہ تمام لذتوں
سے کنارہ کش ہو جائے تاکہ اسے اس
کی بارگاہ میں قرب اور اس کی فوج
اور جماعت میں داخل ہونے کا شرف
حاصل ہو جائے۔

(ص ۲۶۴)

قاضی رشید بن زبیر

سنہ ۴۶۲ھ

قاضی رشید بن زبیر پانچویں صدی کے ممتاز عالم اور کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں، اُن کی تصانیف میں ایک کتاب الذخائر والتحف بھی ہے، جسے حال ہی میں ڈاکٹر حمید اللہ اور ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے ایڈٹ کرکے شائع کیا ہے اشاعت کا خرچ حکومتِ کویت نے برداشت کیا ہے،

قاضی رشید ایک مدت تک سلطنت آل بویہ کے معروف حکمراں ابو کالیجار کے دربار سے وابستہ رہے اس کے انتقال کے بعد فاطمیین مصر کے پاس چلے گئے۔ اور وہیں پوری زندگی ختم کردی اور وہیں انھوں نے مذکورہ کتاب لکھی جس میں مسلمان حکمرانوں اور دوسرے ممالک کے حکمرانوں کے تعلقات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے، چونکہ اُن کا تعلق مختلف مسلمان حکمرانوں سے رہا ہے اس لئے مسلمان حکمرانوں اور دوسرے غیر مسلم ممالک مثلاً ہندوستان اور چین وغیرہ کے حکمرانوں کے تعلقات اور اُن کے ہدایا و تحائف کے تبادلہ کی بعض ایسی تفصیلات اس میں موجود ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتیں، جو حصہ ہندوستان سے متعلق ہے وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

رشید کی تاریخِ ولادت اور وفات باوجود تلاش وجستجو کے نہ مل سکی لیکن کتاب کے بعض مندرجات اور قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب سنہ ۴۶۲ھ کے لگ بھگ لکھی گئی ہے،

Marfat.com

كتاب الذخائر والتحف

هدية ملك الهند ايضاً (الى
كسرى انوشيروان) واهدى
اليه الف منّاً من العود الهندى
يذوب فى النار كالشمع ويختم
عليه قبلتين الكتابة وجام ياقوت
احمر فتحه شبرٌ فى شبر مملوءًا
درّاً وعشرة امنان كافور
كالفستق واكبر وجارية طولها
سبعة اذرع تضرب اسفار
عينيها خديها وكان تيين
لمعان البرق من بياض يسبيها
مقرونة الحواجب لها ظفائر
شعر تجرّ رهاو فرشا من جلود
الحيات اليمن من الحرير واحسن

ہندوستان کے کسی راجہ نے کسریٰ
انوشیرواں کو حسب ذیل چیزیں ہدیہ بھیجیں:
(۱) ایک ہزار سیر عمدہ عود ہندی جو آگ
دکھانے پر موم کی طرح پگھل جاتی تھی،
(یعنی نرمی کی وجہ سے اس میں دھواں
نہیں ہوتا تھا) اگر اس پر مہر لگائی جاتی
تو حروف نمایاں ہو جاتے تھے، (۲) سُرخ
یاقوت کا ایک پیالہ جس کا قطر ایک بالشت
تھا۔ اور وہ موتیوں سے لبریز تھا (۳)
دس سیر کافور کی ڈلیاں جو پستے کے بقدر
اور اس سے بڑی تھیں (۴) ایک خوبصورت
لونڈی جس کا قد سات ذراع
سے زیادہ تھا۔ اس کی پلکیں رخساروں
کو چھوتی تھیں، اُس کی آنکھوں کی

من الوشی وکتابته کان بالدر
والذهب فی لحاء شجر الکاذی[1]

سفیدی میں بجلی کی چمک تھی، ابر وملے ہوئے اور پیوستہ تھے، اس کی چوٹیاں زمین پر لٹکتی تھیں، (۵) سانپ کی کھال کا ایک فرش جو ریشم سے بھی زیادہ نرم اور عمدہ چھینٹوں سے بھی زیادہ خوش رنگ تھا، ان ہدایا کے ساتھ اس نے جو خط لکھا تھا۔ وہ کاذی کے درخت کی چھال پر موتی اور سونے کے پانی سے لکھا گیا تھا۔

وقد کان ملک التبت ایضا
کتب الیه واهدی له من معسکره
وکان ملک التبت منازعًا

خاقان تبت نے بھی کسری کی خدمت میں اپنے لشکر گاہ سے یعنی جب کہ وہ کسی دشمن کے مقابلہ میں تھا۔ یہ چیزیں ہدیہ بھیجیں، (۱) سو عدد سنہری تبتی زرہیں

لعدوله - مئة بتسیة مذهبة

---

[1] مسعودی نے کاذی کے بجائے کافور کا لفظ لکھا ہے پھر لکھا ہے،

وهو نوع من النبات عجیب لون
حسن ریح طیبة تکاتب فیه الصین

یہ عجیب غریب خوش رنگ خوبصورت اور خوشبودار پودا ہی جس کو اہل چین خط و کتابت کے لئے استعمال کرتے تھے۔

[2] ابن حوقل، بشاری اور یعقوبی وغیرہ کے بیان کے مطابق تبت جغرافیائی حیثیت سے ہندوستان کا جزء تھا۔ اس لئے یہاں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

والف منا مسکا[1]،

(۲) ایک ہزار سیر مشک،

ہندو راجہ کا تحفہ والی سندھ کو

وذکر المدائنی ان ملک الهند اهدی الی الجنید بن عبد الرحمن ایاه ولایة السند فی خلافة هشام بن عبد الملک ناقة مرصعة بالجوهر قد ملئت اخلافها لولوًا وخرها یاقوتا احمر علی عجل من فضة اذا ترکت علی الارض تحرکت العجل فمشت الناقة فبعث بها الجنید الی هشام فاستحسنها ثم ان الذی جاء بها بزل اخلافها فانتثر اللولوء فی علبة ذهب کانت معه وفک عنقها فسال الیاقوت منه کانه الدم فاعجب بها

مدائنی کا بیان ہے کہ ہندوستان کے راجہ نے ہشام بن عبد الملک کے زمانہ خلافت میں والیٔ سندھ جنید بن عبد الرحمٰن کے پاس ہیروں سے مرصع ایک اونٹنی بھیجی جس کے تھن میں موتی اور گردن میں سرخ یاقوت بھرے ہوئے تھے، یہ اونٹنی چاندی کی ایک گاڑی پر رکھی گئی تھی، جب وہ زمین پر رکھ دی جاتی تھی تو حرکت کرنے لگتی اور اونٹنی بھی چلنے لگتی تھی، جنید نے یہ قیمتی تحفہ ہشام کے پاس بھیج دیا۔ جسے اس نے بیحد پسند کیا جو آدمی اُس کو لے کر گیا تھا اس نے اس میں سوراخ کر دیا تو اس کے اندر جس قدر موتی تھے وہ ایک سونے کے ڈبے میں گر گئے، یہ طلائی ڈبہ وہ آدمی

---

[1] مسعودی نے مروج الذہب میں اور بیرونی نے جمائر میں اس کی مزید تفصیل کی ہے،

واهدی له من عجائب ما یحمل من ارض لتبت منها مائة جوشن

اس نے تبت کے بہت سے عجائب اس کے پاس ہدیۃً بھیجے، ان ہی سو عدد تبتی زرہیں، تجافیف

هشام وجمیع من کان فی مجلسه
و لم تزل فی خزائن بنی امیة
حتّی صارت الی بنی عباس،
(ص ۱۴-۱۵)

اپنے ساتھ لایا تھا، یہ تماشا دیکھکر ہشام
اور حاضرین دربار بہت متعجب ہوئے، یہ
اونٹنی بنی امیہ کے خزانہ شاہی میں رکھ
دی گئی، اور جب حکومت بنو عباس کو ملی
تو یہ اُن کے پاس پہنچی،

ہندو راجہ کا تحفہ ہارون رشید کو

واهدی بعض املوک الهند
الی الرشید یا الله هدایا جلیلة
فی جملتها قضیب زمرد طول
من الذراع وعلی راسه تمثال
طائر من یاقوت احمر لا قدر له
من النفاسة فوهبه لا جعفر
زبیدة بنت جعفر زوجته و

ہندوستان کے ایک راجہ نے ہارون
رشید کے پاس بہت سے بیش قیمت تحفے بھیجے،
جن میں ایک زمرد کی چھڑی بھی تھی جو ایک
ہاتھ سے زیادہ لمبی تھی، اُس کی موٹھ کے
اوپر یاقوت سُرخ کی ایک چڑیا بنی ہوئی
تھی، جس کی نفاست و لطافت کا اندازہ
کرنا مشکل ہے، ہارون رشید نے یہ چھڑی

(بقیہ حاشیہ ص ۹۷)

تبیة و مائه قطعة تجافیف
و ماءة ترس تبتیه مذهبة
و اربعة آلاف منا من المسک
الخزائنی فی نوابغ غزلانه،

کے سو ٹکڑے سو ستری ڈھالیں چار
ہزار من شاہی مشک جو ابھی ناف سے
نکالی بھی نہیں گئی تھی،

(مروج الذہب جلد ۲ ص ۲۰۲، ۲۰۳) (حماہر ص ۱)

انتقل منها الی الامین باللہ
ثم الی اخیہ المامون ثم صار
الی المعتصم باللہ بعدھما جلس
وعندہ ندماءہ فطرح الیھم
قضیب زمرد کان فی یدہ
طولہ اکثر من ذراع وقال
ھل فیکم من یعرف ھذا
القضیب؟ فکل نظر الیہ و
قال لا اعرضہ حتی صار
الی عبد اللہ بن محمد المخلوع فقال نعم
یا امیر المومنین ھذا قضیب
اھداہ وفی جملۃ ھدایا انفذھا
الی زبیدۃ وھبتہ زبیدۃ لابی
وھو صبی فکان یلعب بہ و
کان علی راسہ طائر یاقوت
احمر قیمتہ مائۃ الف دینار
ولست اراہ فامر المعتصم
بطلبہ وتوعد الخزان بالقتل
ان لم یحضروہ من ساعتہ

اپنی بیوی زبیدہ بنت جعفر کو دیدی جو
وراثت میں منتقل ہو کر امین کے پاس آئی،
پھر اس کے (غالباً قتل کے بعد) بھائی
مامون کو ملی، اور دونوں کے بعد معتصم
کے قبضہ میں آئی، ایک دن کا واقعہ ہے کہ معتصم
سرمستی کی حالت میں مجلس میں اپنے خاص ندیموں
کیساتھ بیٹھا ہوا تھا، اور اس کے ہاتھ میں
ایک ہاتھ سے زیادہ لمبی زمرد کی ایک چھڑی
تھی، اُس نے اس چھڑی کو حاضرین کے سامنے
ڈالتے ہوئے پوچھا، تم میں سے کوئی اس
چھڑی کو پہچانتا ہے۔ ہر شخص نے لاعلمی
ظاہر کی، جب عبداللہ بن محمد مخلوع کی
باری آئی۔ تو اس نے کہا ہاں امیرالمومنین
میں اسے پہچانتا ہوں، اس چھڑی کو
ہندوستان کے راجہ نے بہت سے تحائف
کے ساتھ ہارون رشید کیلئے بھیجا تھا، رشید
نے اسے زبیدہ کو دیا، اور زبیدہ نے میرے
والد کو اس وقت دیا تھا۔ جب وہ بچے
تھے، وہ اس سے کھیلا کرتے تھے، اسکی

فطلب وركب على القضيب من ساعته وجاؤا به اليه، (ص ۲۰-۲۱)

موٹھ پر سرخ یاقوت کی ایک چڑیا بنی ہوئی تھی، جس کی قیمت ایک لاکھ دینار (۱۵ لاکھ روپیے) تھی، وہ مجھے نظر نہیں آرہی ہے، یہ سُن کر معتصم نے اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا، اور خزانہ کے محافظوں کو دھمکی دی کہ اگر انھوں نے اسے فوراً لاکر پیش نہ کر دیا تو قتل کر دیا جائے گا، چنانچہ اسی وقت وہ چڑیا تلاش کی گئی، اور پھر اس چھڑی پر جڑ کر اصلی صورت میں لائی گئی،

ہند وراجہ کا تحفہ حسن بن سہل کے نام

قال علی بن المنجم = کنا لیلة بین یدی المتوکل علی الله ومعنا عبید الله بن الحسن بن سهل وكان اديبا ظريفا قد عاشر الناس وشاهد سروا ونهرا وكان المتوكل قد اهتجم فی ذلك اليوم فناله ضعف فاشار عليه الاطباء ان يتفجر ويتقيأ بعود فی جيد ففعل ذلك فخلف كل

علی بن منجم کا بیان ہے کہ ایک رات ہم لوگ متوکل کے پاس موجود تھے ہمارے ساتھ (ہارون کے وزیر) حسن بن سہیل کا لڑکا عبید اللہ بھی بیٹھا ہوا تھا، یہ بڑا ظریف اور انشا پرداز تھا۔ وہ بہت سی علمی و ادبی مجلسیں دیکھ چکا اور صحبتیں اٹھا چکا تھا، اُس دن متوکل نے پچھنا لگوایا تھا جس کی وجہ سے ضعف ہو گیا تھا

Marfat.com

من كان حاضراً فی المجلس انه
ما شم مثل ذلك العود قط
فقال عبيد الله بن الحسن بن
سهيل هذا من العود الذی
اهداه ملك الهند ابی لزفات
اختی بوران علی المامون فكذا
المتوكل ودعا بالسفط الذی
اخرجت القطعة منه فوجدت
من ذالك العود اقل من اوقية
واحدة ورقعة فيها مكتوب
"هذا العود هدية ملك الهند
الی الحسن بن سهل لزفاف
بوران الی المامون"

اور اطبا نے اسے عمدہ قسم کی عود سے ہونی
لینے کا مشورہ دیا تھا، جب دھونی دی
جانے لگی تو حاضرین مجلس میں سے ہر شخص نے
کہا کہ واللہ ہم نے آج تک ایسی خوشبو
نہیں سونگھی تھی، یہ سن کر عبید اللہ نے
کہا کہ یہ وہی عود ہے جو ہندوستان
کے راجہ نے میرے والد حسن بن سہل
کے پاس میری بہن بوران کے جشن
زفاف کے موقع پر بھیجی تھی، متوکل نے
اس کو ایجاد بندہ سمجھکر یقین نہیں کیا اور
اُس نے وہ ٹوکری منگوائی جس سے
عود کا یہ ٹکڑا نکالا گیا تھا۔ تو اس میں
یہ عود ایک اوقیہ سے بھی کم مقدار میں
رہ گئی تھی۔ اس ٹوکری میں ایک رقعہ
ملا جس میں لکھا ہوا تھا کہ

"یہ عود ہندوستان کے راجہ کی طرف
سے حسن بن سہل کو اس کی لڑکی بوران
کے مامون کے ساتھ شادی کے موقع کے لئے

• ۲۱۰ھ

اقوہ سنہ ۲۱۰ھ کا ہے جیسا کہ دوسری جگہ مصنف نے اس کی تصریح کردی ہے۔

Marfat.com

فاستحيى المتوكل من تكذيبه
وامر له بصلة ودعا عبيد الله
بن يحيى بن خاقان وزيره وقال
اطلب الساعة رجلاً من اصحابك
ثقة وادفع اليه الف دينار
لنفقته واحمل معه ما لا يوجد
ببلاد الهند من الهدايا بقيمة
عشرة آلاف دينار وقل للرسول
يعلم ملك الهند انا لا نريد
منه مكافاة الا بما كان عندنا
من هذ العود فنفذ الرسول
لذلك ورجع الى سر من راى
فى الليلة التى قتل فيها المتوكل
على الله فشد يده على ما جاء
به من العود الى ان جلس المعتمد
على الله وامر بدعا عبيد الله بن
يحيى الى وزارته قال الرجل
فلما عاد الى الوزارة دخلت
اليه فلما نظر الى قال انت

(اس رقعہ کے مل جانے سے) متوکل
بہت شرمندہ ہوا اور اس نے (اس کی
تلافی میں) عبید اللہ کے لئے انعام واکرام
کا حکم دیا۔ اور اپنے وزیر عبید اللہ بن
یحیی بن خاقان کو بلا کر حکم دیا کہ اپنے جاننے
والوں میں کسی معتبر آدمی کو ایک ہزار
دینار سفر خرچ دو، اور دس ہزار دینار
کے ایسے تحائف اس کے ساتھ کر دو جو
ہندوستان میں نہیں ملتے، وہ انھیں لیجا کر
ہندوستان کے راجہ کے سامنے پیش
کرے، اور اس کے عوض وہ عود لائیں گے
جو اُس کے یہاں محفوظ ہے، چنانچہ عبید اللہ
نے ایک قاصد ہندوستان روانہ کیا، مگر
ہندوستان سے وہ اس رات کو سر من رای
پہنچا جس رات میں خلیفہ متوکل قتل ہوا،
اس لئے ہندوستان سے لائی ہوئی عود
قاصد نے اپنے پاس محفوظ رکھی، جب معتمد
علی اللہ تخت نشین ہوا، اور عبید اللہ
ابن یحیی کی وزارت برقرار رکھی تو قاصد

دخلت اليه فلمّا نظر الیّ قال
انت رسولنا الی ملک الهند؟
قلت نعم مضیت من سرمن
رای لما امرتنی به فدخلت
الی بغداد .....
فدخلت الی الملک وسلّمت
الهدیة الیه فسرّ بها وعرفته
ماجئت فیه من امر العود فقال
ذلک شیئ بعث به الی ولا و
الله ما فی خزائنی منه الا
مأة منًا فخذ نصفها ودع
نصفها فلم ازل ارفق به
حتّی سمح لی بمائة وخمسین
رطلا واحضر نی یومًا طعامه
فلمّا اکلنا جاء وانتبذ النار جیل
فقلت له انا لا اشرب هذا و
احضرت من القطر بلی الّذی
کنت حملته فلما رأه وشمه و
ذاقه قال ای شیئ هو هذا

ایک دن عبید اللہ کے پاس گیا، عبید اللہ
نے دیکھتے ہی پوچھا تم ہی قاصد بن کر
ہندوستان کے راجہ کے پاس گئے تھے،
اس نے کہا ہاں، مجھ ہی کو آپ نے بھیجا
تھا اس کے بعد اُس نے اپنی روداد سفر
سُنائی، اس نے کہا کہ میں نے راجہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر پہلے وہ ہدیہ
اُس کے سامنے پیش کیا جس سے وہ بہت
خوش ہوا جب میں نے اُس سے عود کی
فرمائش کا ذکر کیا تو اس نے کہا میرے
باپ سے بھی اس کی فرمائش کی گئی تھی
واللہ اب میرے خزانہ میں مطلوبہ عدد
محض ایک سو سیر رہ گئی ہے اس میں
سے نصف تم لے لو، اور نصف میرے
لئے رہنے دو، میں اُس سے بڑی نرمی سے
آمادہ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ ۷۵
سیر عود دینے پر راضی ہو گیا، اسی دوران
میں ایک دن راجہ نے مجھے کھانے پر بُلایا،
کھانے کے بعد ناریل کی تاڑی لائی گئی،

Marfat.com

قلت ماء العنب قال افتموتون
اذا شربتموه ؟ قلت نعم قال
لانكم تقلون مزجه وتسهرون
عليه قال فدفعت اليه مائة خمامة
فامر لى بمائة الف درهم وثياب
وطيب وغير ذلك بمثلها و
انصرفت من عنده، فشربت
الذى بقى معى فى الطريق ووافيت
سر من راى وقد كان من
المتوكل ما كان وهو ذا العود
عندى متحفظ به فقال له
عبيد الله كل ما اخذ ته فمبارك
لك فيه الا العود فاحمله بصيغة
ففعل واخذ عبيد الله باسره
فكان الناس يتواضعون طيب
رائحته وانما كانت ذلك العود
الذى كان يتبخر به ولا يستعمل
غيره،

(صفحہ ٣٢-٣٣ / ٣٤-٣٥)

جن کے پینے سے میں نے انکار کیا، اور میں نے
اپنی قطر بلی شراب نکالی جو میں اپنے ساتھ
لے گیا تھا، راجہ نے پوچھا یہ کیا چیز ہے،
میں نے کہا انگور کا افشردہ ہے، اُس نے
کہا کہ کیا اس سے بھی نشہ ہو جاتا ہے،
میں نے کہا ہاں.... اسکے بعد میں نے
اُس کو ایک سو خاسی قطر بلی اس کو
پیش کی، جس کے صلہ میں اُس نے مجھے
ایک لاکھ درہم، کچھ کپڑے اور خوشبو دینے
کا حکم دیا، اور میں یہ سب چیزیں لے کر
وہاں سے رخصت ہوا، اور سر من رای
اس رات پہنچا جس رات میں متوکل کا
حادثۂ قتل پیش آیا جو عود میں اپنے ساتھ
لایا تھا، وہ سب میرے پاس محفوظ ہے،
عبید اللہ نے کہا کہ جو تحفے تھیں وہاں
ملے تھے ان میں سے سارا عود تو میرے
حوالے کر دو، بقیہ چیزیں تمھیں مبارک
ہوں، چنانچہ قاصد نے کل عود اس کے
حوالہ کر دیا، عبید اللہ ہمیشہ یہی عود استعمال

Marfat.com

کرتا تھا، اور دوسری کوئی خوشبو وہ
استعمال نہیں کرتا تھا، چنانچہ وہ اپنے
کپڑوں کی عطر بیزی میں مشہور ہو گیا
تھا، (ص ۳۳ تا ۳۵)

والی سندھ کا ہندی تحفہ معتمد کے لئے

واھدی موسیٰ بن عمر بن عبد العزیز الھباری صاحب السند الی المعتمد علی اللہ فی سنۃ احدی وسبعین و مائتین ھدیۃ کان فی جملتھا فیل عظیم الخلقۃ و جمال موالح واصناف ثلاثۃ من فضۃ ومسک وعنبر حریر وظبأ کانت کمثل البقر الوانھا الی السواد وسریر عود واشیاء سوی ذلک،

سندھ کے والی موسیٰ بن عمر بن عبد العزیز نے ۲۷۱ھ میں خلیفہ معتمد علی اللہ کی خدمت میں حسب ذیل چیزیں ہدیہ بھیجیں (۱) ایک عظیم الجثہ ہاتھی، ایسا ہاتھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ (۲) چند خوبصورت اونٹ[1] (۳) چاندی کی تین مورتیاں (۴) مشک (۵) عنبر (۶) ریشمی کپڑے (۷) ہرن جو دیکھنے میں گائے معلوم ہوتے تھے، اور جن کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ (۸) عود کا ایک تخت، اور اُن کے علاوہ بہت سی دوسری چیزیں تھیں،

---

[1] گو اونٹ عرب ملک کی پیداوار ہیں، مگر عربی اونٹوں اور ہندوستانی اونٹوں کے اختلاط سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ حد درجہ خوبصورت اور توانا ہوتے تھے ان کا ذکر اویسی کے بیان میں آئے گا، اور پہلی جلد میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔

برہما کے راجہ کا خط مامون کے نام

وکتب وھمی ملک الھند ابی
عبد اللہ المامون باللہ مع ھدیۃ
اھداھا الیہ،

برہما کے راجہ نے مامون کے نام مع
ہدیہ یہ خط لکھا، یہاں پورا خط مع ترجمہ
کے نقل کیا جاتا ہے۔

امابعد. فانہ لم یذھب
علینا أنّ ما تقدّم من ذکرنا
ایّھا الاخ فیما استبنا الیہ مِنَ
الشرف وعلو الحال غیر طائل
لزوالہ. واللہ کان الاولیٰ
بنا ان نبتدی بذکر اللہ تعالیٰ
جلّ اسمہ، غیر انّا اجللناہ عن
ان نبتدی بذکرہ الا فی مواضع
المناجاۃ لہ عامدین، واخبارک
ترد علینا بفضیلۃ لک فی العلو
لو نجدھا لغیرک من اشکالک
ونحن شرکاؤک (۱۶ آ) فی الرغبۃ
والمحبۃ. وقد افتتحنا باب المکاتبۃ
وطلب الفائدۃ بات اھدینا

برادر عزیز، ہم سے یہ مخفی نہیں کہ اس سے
پہلے ہم نے اپنے مجد و شرف کا جو ذکر کیا
تھا وہ لاطائل اور ناپائدار ہے، اور گو
ہمارے لئے زیادہ مناسب تھا کہ ہم اللہ
کے ذکر سے خط شروع کرتے، مگر دعا
اور عبادت کے علاوہ کسی اور موقع پر
اس کے ذکر سے کوئی کلام شروع کرنا
ہمارے خیال میں غیر معمولی جسارت
ہے، آپ کے علمی فضل و کمال کے واقعات
اور خبریں ہمیں معلوم ہوتی رہتی ہیں، آپ
آپ جیسے کسی حکمران کے اندر یہ خصوصیات
ہمیں نہیں نظر آتیں، ہم دوستی اور محبت
میں آپ کے ساتھ ہیں، اور ہم نے خط و کتابت
اور حصول فائدہ کا دروازہ ایک کتاب

Marfat.com

الیك کتاباً ترجمته « صفوة الاذهان »
والتصفح له یشهد علیٰ صواب
التسمیة. وبعثنا الیك لطفاً
بقدر ما وقع منا موقع الاستحسان
له، وان کان دون قدرك
ونحن نسئلك ایتها الاخ ان
توسع اخاك عذراً فی التقصیر،
ان شاء الله،

وکانت الهدیة جام یاقوت
احمر فتحه شبر فی غلظ الاصبع مملوءً
درّاً وزن کل درمثقال والدرة
مأة وبرة وفرش فی جلد حیة
تکون فی وادی المهراج تبتلع
الفیل وشئ جیدها وارات
سود علی قدر الدرهم وفی
وسطها نقط بیض مغرورة
بالدر لا یخوف من جلس علیه

کے ترجمہ "صفوۃ الاذہان" کو ہدیۃً روانہ
کرکے کھولا ہے، اس کو غور سے دیکھنے
کے بعد آپ کو خود اندازہ ہوگا کہ کتاب
کا یہ نام ٹھیک ہے، اس کے علاوہ
ہم نے اپنی سمجھ سے دوسرے عمدہ ہدیے
اور تحفے آپ کو بھیجے ہیں، جو اگرچہ
آپ کے عالی مرتبہ ومقام سے بہت
فروتر ہیں، مگر ہماری درخواست ہے
کہ انھیں قبول کر لیجئے، اور ہماری تقصیر
معاف فرمائیے!

اس خط کے ساتھ برہما کے راجہ نے جو ہدیے
بھیجے تھے وہ یہ تھے (۱) یاقوت سرخ کا
ایک پیالہ جو لمبائی میں ایک بالشت
اور ایک انگل دبیز اور موتیوں سے بھرا
ہوا تھا، ہر موتی کا وزن ایک مثقال
تھا، اور اس میں کل سو موتی تھے، (۲)
ایک فرش اس سانپ کی کھال کا بنا ہوا
تھا جو جاوا سماترا کے علاقہ میں پایا جاتا
تھا، وہ اتنا بڑا ہوتا تھا کہ ہاتھی کو نگل جاتا

Marfat.com

السل ومن كان به السل و
جلس عليها سبعة ايام ذهب
عنه ومصليات ثلاثة بوسائدها
من ريش طائر يقال له السمندل
اذا طرحت فى النار لم تحترق
وفواوزها در ويا قوت احمر و
وزن مأة الف مثقال عوداً
رطباً اذا ختم عليه قبل الصورة
وثلاثة وثلاثين منًا كافوراً
محببًا كلاحته منه مثل نفستقه
واكبر من اللوزة مع جارية
سندية طولها سبعة اذرع
تسحب شعرها حسنة البشرة
لها اربعة ضفائر تعقد ضفيرتين
علما راسها ناجاو صغيرتان تبلغان
الارض من خلفها وطول كل شعر
من اشعار عينيها اطبع يبلغ
اذا اطرقت الى نصف خدها
وكان بين شفيتها لمعان البرق

تھا۔ اس فرش کی خاصیت یہ تھی کہ اس
پر جو بیٹھ جاتا وہ سل کی بیماری سے محفوظ
رہتا تھا، اور سل کا مریض اگر اس پر سات
روز بیٹھ جائے تو اس کا مرض جاتا رہے (۳)
بوٹے دار کپڑے جن میں بہترین چھینٹ وہ
ہوتی تھی، جس میں ایک درہم کے برابر
گول بوٹیاں ہوتی تھیں، اور اُن کے
بیچ میں سفید زرد وری کا کام تھا، جس
میں موتی ٹکے ہوتے تھے (۴) تین مصلے
جن کے ساتھ گاؤ تکیے بھی تھے، یہ گاؤ
تکیے سمندل نامی چڑیا کے پر سے بنے ہوئے
تھے، اس کے پروں کی خصوصیت یہ ہے کہ
آگ میں ڈال دینے سے بھی نہیں جلتے (۵)
تازہ عود ایک لاکھ مثقال جو اس قدر نرم
تھی کہ جب اس پر مہر لگائی جاتی تھی تو مہر کے
حروف نمایاں ہو جاتے تھے، تینتیس سیر
کافور کی ڈلیاں، ہر ڈلی پستہ کی وضع کی
تھی اور بادام سے بڑی تھی (۶) ایک
سندی باندی جس کا قد سات ذراع تھا،

Marfat.com

من بیاض استانها۔

وہ جب چلتی تھی تو سر کے بال زمین پر گھسٹتے تھے، بڑی حسین و جمیل تھی، اس کے چار چوٹیاں تھیں، دو سر کے اوپر تاج کی طرح تھیں اور دو پیچھے کی جانب زمین تک لٹکتی تھیں جو میں ایک ایک انگل لمبی تھیں، جب وہ جھکتی تھیں تو رخساروں کو چھو لیتی تھیں، دانتوں کی سفیدی سے گویا بجلی چمکتی تھی،

وکان الکتاب فی لحاء شجرۃ تنبت بالھند یقال لھا الکاذی احسن من الکاغذ والقرطاس لونہ الی الصفرۃ والخط لا زوردی مفتح بالذھب،

(ص ۲۴-۲۵)

یہ خط کاذی نامی درخت کی چھال پر لکھا گیا تھا جو ہندوستان میں اگتا ہے، اس کی چھال کاغذ اور قرطاس سے بہتر ہوتی ہے، اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے خط لاجوردی رنگ کی روشنائی سے لکھا گیا، اور سونے کے پانی سے مزین تھا،

مامون کا خط راجہ برہما کے نام

فاجابہ عبد اللہ المامون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عبد اللہ المامون باللہ امیر المومنین الذی وھب

مامون نے اس خط کا یہ جواب دیا،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے مامون باللہ امیر المومنین کی طرف سے جس کو اور جس کے آباؤ اجداد

Marfat.com

اللہ لہ وکلا بائہ الشرف بابن
عمہ النبی المرسل صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی الہ والتصدیق
بالکتاب المنزل الی دھمی[1] ملک الھند
وعظیم من تحت یدہ من
اراکنۃ الھند وارکان الشرق،
سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ ھو واسالہ
ان یصلی علی محمد عبدہ ورسولہ
صلے اللہ علیہ وسلم وصل کتابک
فسررت لک بالنعمۃ التی ذکرت
ووقع اتحافک ایانا الموقع الذی
المت من قبول ذلک وکنت
علی ما ابتدات بہ من البر محمودا
موجبا ذلک الیہ الشکر علیہ
حسن الذکر لہ ولولا ان السنۃ
جاریۃ بترک تقدیم من لہ

کو اللہ تعالیٰ نے اپنے چچازاد بھائی یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے
اور کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی
توفیق دی - ہندوستان کے راجہ
دہمی کے نام جو ہندوستان اور یورپ
کے ماتحت راجاؤں میں بڑا راجا ہے،
تم پر سلام ہو، اور میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا
بیان کرتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے،
اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے بندے،
اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل
فرمائے، تمہارا خط ملا جن نعمتوں کا تم نے ذکر
کیا ہے ان سے میں بہت خوش ہوا - اور میں
تم نے جس نیت سے ہدیہ و تحفہ بھیجا تھا وہ لے
ہی ہم نے اُسے قبول کیا - اچھی بات کی ابتدا،
کرنے کی وجہ سے تم قابلِ تعریف ہو، اُس کا
شکر ادا کرنا اور اُسے یاد رکھنا ہمارے لئے
ضروری ہے، ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جو ہماری

(حاشیہ ص ۱۰۸) [1] یہ لفظ وہمی کے بجائے رھمی ہے تمام سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں نے رھمی ہی لکھا ہے، حضرت
الاستاذ سید سلیمان ندویؒ کی تحقیق کے مطابق یہ برہما ہے،

Marfat.com

یکن لنا علی الشریعة موالیا وبها
آخذ آما ترکنا ما یحسن من مبر تک
بالتقدیم والاعتذار بما ذکرناہ
احد التقدیمین وانت له منا
اهل، وقد اهدینا الیك مودتنا
لك، وهی اوفی حظ المتواصلین و
اهدینا الیك کتاباً ترجمته "دیوان
الالباب وبستان نوادر العقول"
ومطالعتك ترجمته تحقق عندك
فضیلة النعمة ومشاهدتك لہٗ
تحقق عندك ما اسمیناہ به و
جعلنا ذلك عنوانا من (صلے)
الهدیة وهو لطف استقللنا
قدرها لك ولو کانت الملوک
تتهادی علی اقدارها لسمّا
اتسعت لذالك خزائنها، و
انما یجری ذلك بینها علی قدر
ما یدل علی حسن النیة وجمیل
المطویة وباللہ التوفیق۔

شریعت کو نہیں قبول کرتا ہے، اور اس سے
اس کو تعلق نہیں ہوتا ہے، ہم اس کی تعظیم
و تقدیم کے لئے شرعی الفاظ و محاورات
استعمال نہیں کرتے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو
ہم تمہاری تعظیم و تکریم میں کمی نہ کرتے، اور
یہ عذر کرنا بھی ہماری طرف سے تعظیم ہی ہے،
اور تم اس کے اہل ہو، ہم نے تمہارے پاس
اپنی محبت کا ہدیہ بھیجا ہے، جو دو دوستوں
کے درمیان سب سے بڑا تحفہ ہے، تمہارے
پاس ایک کتاب عربی سے ترجمہ کرکے بھیجی
ہے جس کا نام "دیوان الالباب و بستان
نوادر العقول" ہے، اس ترجمہ کے مطالعہ
سے اس اہم نعمت کی قدر تم کو معلوم ہوگی،
اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس کتاب
کا نام بالکل درست ہے، اور ہم نے اس
محبت و تعلق کا سرنامہ عمدہ عمدہ چیزوں
کا ہدیہ بنایا ہے۔ جو ہمارے نزدیک تمہاری
اس شان سے کم درجہ کا ہے، اور واقعہ
بھی یہ ہے کہ اگر سلاطین اپنی اپنی حیثیت

Marfat.com

کے مطابق تحفہ و ہدیہ کا باہمی معاملہ کریں
تو اس کے لئے اُن کے خزانے بھی کافی
نہ ہوں گے، اس لئے یہ چیز صرف اسی
قدر ہوتی ہے۔ جس سے باہمی تعلق اور
جانبین کا حسنِ نیت ظاہر ہو جائے اور

مامون کا ہدیہ

وکانت الهدية فارسًا
بفرسه وجميع الاته من عقيق
وقيل بل فارسًا بفرسه من
عنبر سحری اشهب ومائدة
جزع ارضها بيضاء وفيها
خطوط سود وحمر خضر سقتها
ثلاثة اشبار وغلظها اصبعان
وارجلها ذهب بما اخذ من
خزانة مروان بن محمد الجعدی
وخمسة اصناف من الكسوة من
كل صنف مائة ثوب من بياض
مصر وخز السوس ووشی الیمن
والاسكندرية وملحم خراسان

مامون نے اس خط کے ساتھ جو چیزیں
ہدیہ بھیجی تھی اُن کی تفصیل یہ ہے (۱) ایک
گھوڑا مع شہسوار، اور تمام سامان سے
سواری جو عقیق کا بنا ہوا تھا، اور ایک
روایت کے مطابق گھوڑا عنبر اشہب
سحری کا تھا (۲) سیاہ و سفید مونگے
کی بنی ہوئی ایک کھانے کی چوکی جس
کی زمین سپید تھی۔ اور اس میں سیاہ
سرخ اور سبز رنگ کی دھاریاں تھیں،
خوان تین بالشت لمبا چوڑا اور دو انگل
موٹا تھا۔ اس کے پائے سونے کے تھے،
یہ خوان ان نوادرات میں تھا۔ جو بنو عباس
کو مروان بن محمد الجعدی کے خزانہ سے

Marfat.com

ودیباج خراسانی وفرش قومز
وفرش طبری وفرش سوسنجری
ومائة طنفسة حریة بوسائدها
کل ذالک خز وفرش خز سوسی
وجام زجاج فرعونی غلظه
اصبع وفتحه شبر ونصف فی
وسطه صورة اسد نابتٍ
وامامه رجل قد برک علیٰ
رکبته وقد اعرق السهم فی
القوس نحو الاسد والجام و
المائدة مما اخذ من خزائنه
مروان بن محمد والکتاب فی
طوماره ذی وجهین وغلظ
الخط اصبع،

(ص - ۲۷ - ۲۸)

لے تھے، کپڑوں کی پانچ قسمیں تھیں اور
ہر قسم میں سو سو کپڑے تھے، مصر کے سفید
کپڑے، سوس کے ریشمی کپڑے ہمین اور
اسکندریہ کی چھینٹیں، خراسانی ملحم، اور
دیباج قرمزی، طبری اور سوسنجری فرش
حیرہ کے ایک سو ریشمی گدے مع تکیوں کے
(۴) فرعونی شیشے کا ایک جام جو ایک
انگل دبیز تھا، اور جس کی گولائی ڈیڑھ
بالشت تھی، اس کے بیچ میں دانت
نکالے ہوئے ایک شیر کی تصویر بنی تھی،
جس کے سامنے ایک آدمی گھٹنوں کے
بل بیٹھا ہوا تیر کمان سے جوڑے شیر کی
طرف نشانہ لگائے ہوا تھا، یہ جام بھی
خوان کی طرح مروان بن محمد کے خزانہ
سے ملا تھا۔ (۵) یہ خط ایک لمبے صحیفے
میں دونوں جانب لکھا ہوا تھا، اور خط
کی تحریر ایک انگل ابھری ہوئی تھی،

قیقان کے راجہ نے حضرت معاویہؓ کے پاس آئینہ جہاں نما بھیجا

ذکر الواقدی فی اخبار فتوح — واقدی نے اپنی کتاب اخبار فتوح بلدان

ان عبد اللہ[1] بن سوار العبدی
کان عاملاً لمعاویۃ بن ابی
سفیان علی السند وانہ غزا
بلد القیقان فاصاب منہ غنائم
وان ملک القیقان تفادی منہ
باداء الجزیۃ وحمل الیہ من
الھدایا وطرائف ما فی بلد
السند والھند مالم یر مثلہ
وکان فی الھدیۃ قطعۃ من
مرأۃ ینذکر اھل العلم انّ اللہ
عز وجل انزلھا علیٰ آدم لمّا
کثر ولدہ وانتشروا فی الارض
وکان ینظر فیھا فیری من
یرید ہ منھم علی الحال الّتی
ھو علیھا من خیر وشر فانفذھا
عبد اللہ الیٰ معاویۃ فلم تزل
عندہ مدۃ حیاتہ ثم صارت
الیٰ ملوک بنی امیّۃ وکانت

میں ذکر کیا ہے کہ سندھ میں حضرت معاویہؓ
ابن ابی سفیان کے سندھ کے والی عبداللہ
ابن سوار عبدی نے قیقان (قلات) پر
چڑھائی کی اور فتحیاب ہونے کے بعد
وہاں سے بہت سا مالِ غنیمت پایا، اور
قیقان کے راجہ نے جزیہ ادا کرنے .....
.....عبداللہ بن سوار کے
پاس سندھ اور ہندوستان کے بہت
سے ایسے نادر سامان ہدیہ میں بھیجے، جو
دیکھنے میں نہیں آئے تھے، انہی میں اس
آئینہ کا ایک ٹکڑا بھی تھا، جس کے بارے
میں اہلِ علم کی رائے ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ
نے آدم کے اوپر اس وقت اتارا تھا جب
اُن کی اولاد کثرت سے زمین کے مختلف
خطوں میں پھیل گئی تھی، اس کی خاصیت
یہ تھی کہ جس شخص کی بُری یا بھلی زندگی کا
وہ جائزہ لینا چاہتے تھے، تو اس آئینہ
کو دیکھ لیتے تھے، اس کی پوری زندگی

---

[1] ۴۴ھ کے بعد یہ یہاں گورنر مقرر ہوئے تھے،

Marfat.com

عنده مدة حياته ثم صارت
الى ملوك بنى امية وكانت فى
خزائنهم الى ايام بنى عباس
فاخذوها فيما اخذوا من
اموالهم۔[1]
(ص ۱۶۶)

اُن کے سامنے آجاتی تھی، آئینہ جہان نما
کے اس ٹکڑے کو عبداللہؓ نے حضرت معاویہؓ
کی خدمت میں بھیج دیا، چنانچہ وہ پوری
زندگی ان کے خزانہ میں رہا۔ پھر اس
کے بعد دوسرے خلفاے بنوامیہ میں
بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا، اُن سے جب
بنوعباس نے حکومت لی تو بنوامیہ کے
دوسرے متروکات کے ساتھ یہ بھی
اُن کے ہاتھ آیا۔

قندھار میں منارۂ تبع حمیری

ولمّا فتح هشام بن عمرو التغلبى
الهند جاز بالسند فى سنة
احدى وخمسين ومائة فى خلافة
المنصور بالله حين افتتح القندهار
وجد فيها سارية حديد غليظة
طولها مائة ذراع فسأل عنها
اهل القندهار فقالوا هذه
سيوف ابناء فارس اياما ابلوا

خلیفہ منصور عباسی کے عہد ۱۵۱ھ
میں ہشام بن عمرو التغلبی نے ہندوستان
پر حملہ کیا اور سندھ کو عبور کرکے قندھار
(گندھارا ضلع بھڑوچ واقع گجرات) پر
حملہ کیا تو یہاں اُس نے لوہے کا ایک موٹا
ساستون پایا جو ایک سو ہاتھ لمبا تھا
ہشام نے مقامی لوگوں سے اس بارے
میں دریافت کیا انھوں نے بتایا کہ یہ اہل فارس

[1] قاضی رشید نے لکھا ہے کہ اس آئینہ کے بارے میں عمر بن شبۃ النمیری کا بھی قریب قریب یہی بیان ہے، البتہ اس میں

مع تبع الحميرى فافتتحوا البلاد فلمّا
فتحوا القندهار جمعوا سيوفهم
فضربوها جميعا وهى هذه
السارية فاليمن تزعمان
تبعًا قال،

ولو نعرت بقندهار نعرة
خرت صوامعها وكل عمود

(ص ۱۷۶)

انھوں نے تبع حمیری کے ساتھ حملہ کرکے
ہمارا ملک فتح کیا تھا، قندھار کے فتح
کرنے کے بعد انھوں نے اپنی تلواریں
اکٹھا کرکے توڑ ڈالیں انہی ٹوٹی ہوئی
تلواروں سے یہ ستون بنایا گیا ہے اہل
یمن کا خیال ہے کہ تبع نے اسی موقع پہ
یہ شعر کہا تھا،
اگر میں قندھار میں ایک نعرہ لگا دوں
تو اُس کے ساری گرجے اوّلا ٹین سرنگوں
ہو جائیں،

عرب امرا، و سلاطین کے پاس ہندوستان
کی قیمتی چیزیں

واهدى يعقوب بن الليث
الصفار الى المعتمد على الله

یعقوب بن لیث صفار نے ایک سال
خلیفہ معتمد کی خدمت میں بہت سے ہدایا

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱۵) یہ بھی ہے کہ راس جالوت نے مروان ہی کو یہ آئینہ دیا تھا، ۵۲ یہ البونا ہے اس قصہ کے بارے میں بیرونی نے جماہر میں ہی لکھا ہے، :-

بلون القصه بما يشبه الخرافة

یہ قصہ بالکل خرافات ہے۔

ستون ملنے کے واقعہ کی صحت میں تو شبہہ نہیں ہے البتہ اہلِ فارس کا تبع حمری کی معیت میں لڑنا اور اپنی تلواریں توڑ ڈالنا البتہ خرافات ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

فی بعض السنین ھدیۃ من جملتھا مأۃ منّاً عوداً ھندیا۔

(صفحہ ۳۹)

اور تحائف بھیجے جنمیں دیگر عجائب و نفائس کے ساتھ ایک سو سیر عود ہندی بھی تھی،

(ص ۳۹)

ووجد فی ثقل یعقوب بن اللیث صفار عند ھزیمۃ من المعتمد واخیہ الموفق فی سنۃ اثنتین وستین ومائتین من طوج جاذر من اعمال العراق فی خزائنہ وذخائرہ سروج صینیۃ .... ومن طرائف الھند والصین وفرغانۃ من العود الھندی والمسک التبتی وصنادیق المال مالا یوقف علی قدر جلالۃ ونفاسۃ

(ص ۱۷۶)

جب یعقوب صفار نے خلیفہ معتمد اور اس کے بھائی موفق سے شکست کھائی، اور طوج جاذر (عراق) میں جا کر پناہ لی تو اس کے خزانہ سے خلیفہ کو دیگر اشیاء کے ساتھ چینی زینیں اور سندھ و فرغانہ کے عمدہ عمدہ سامان عود ہندی، تبتی مشک اور نقد دولت کے بے شمار صندوق ملے جو سامان بند تھا، ان کی نفاست و لطافت تعریف سے باہر تھی۔

والی سندھ کے پاس قیمتی ہندوستانی سامان

ولمّا قتل عمران بن موسی بن یحیی بن خالد بن برمک بالسند فی ذی الحجہ سنۃ سبع وعشرین

خلیفہ واثق باللہ کے زمانہ یعنی ذوالحجہ ۲۲۷ھ میں عمران بن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برمک والی سندھ کو سندھ میں

Marfat.com

وماتين فى خلافة الواثق بالله
واتى خبر قضائه اليه وجه فى
قبض اموالة بمدينة السّلام
والبصرة وسيراف فاخذ بذالك
ابنه محمد بن عمران واخت لهٗ
كانت تقوم بعياله و باموره
ببغداد فحبسا عند ابراهيم بن
مصعب نحواً من سنتين ....
وقبض على وكلائه فحملوا الى
سر من راى فادوا الى السلطان
ما كان فى ايديهم من اموالة
فوصل اليه من ذلك ما قيمته
خمسة آلاف الف ونحو من الفى
سفط عود وما لا يوقف عليه من
الآلة والامتعة وكان اكثر ما
ادوا النقرُ الذهب واتخذ الواثق
من ذالك الذهب المائدة التى
اتخذها وصحافها وجميع آلاتها
من ذهب وكان عمران قد وجه

قتل کر دیا گیا، جب اُس کی خبر واثق کو ملی
تو اُس نے عمران کی دولت پر قبضہ کرنے
کے لئے بغداد، بصرہ اور سیراف آدمی
روانہ کئے، انھوں نے عمران کے لڑکے
محمد اور اس کی بہن کو گرفتار کر لیا۔ اور
دو برس گرفتار رہنے کے بعد ان کو رہائی
ملی۔ ..... عمران کے کارپردازوں
کو گرفتار کر کے سر من رائے لایا گیا۔
انھوں نے عمران کی وہ تمام دولت جو
اُن کے پاس تھی، واثق کے حوالہ کر دی
جس کی مجموعی قیمت پانچ کرور تھی،
اُس کے علاوہ دو ہزار عود ہندی
کی ٹوکریاں تھیں جو سامان لاپتہ
ہو گیا، اس کا کوئی شمار نہیں، جو سامان
اس کو ملا تھا اس میں زیادہ تر خالص
سونا تھا، واثق نے اسی سونے سے وہ
دسترخوان بنوایا تھا، جس کی پلیٹیں اور
اور دسترخوان کا سارا سامان سونے
کا تھا۔ عمران نے اپنی زندگی میں واثق

Marfat.com

الی الواثق باللہ ومن الھدایا
وامتعۃ السند وطرفھا فار
المسک والعنبر والعود الھندی
وآنیۃ الذھب والفضۃ والسیوف
الھندیۃ والاسرۃ والکراسی
من العود الھندی والتیجان
المکللۃ بالجوھر والذھب و
النقرۃ الفضۃ بقیمۃ الفی الف
واکثر من ذالک ووجہ الیہ
ببغوثہ وببور وغیر ذالک
من الوحش والطیر المستظرفۃ
التی لا تکون الا ھناک وجد
بعمران بن موسی لما قتل سبع
مأۃ نصل ھندی عتیق مقبر
علیھا والدروع السابریۃ و
الطرخونیۃ المرتفعۃ و
الجواشن النبتیۃ والحدیدۃ
النبتیۃ الی السواعد والسوق
والخود وتجافیف الخیل وما

کے پاس سندھ کی مصنوعات اور اس
کی پیداوار اور نادر چیزوں کے جو گراں قدر
ہدیے اور تحفے بھیجے تھے، اُن میں سندھ
کی مصنوعات، مشک، عنبر، عود ہندی،
سونے چاندی کے برتن، ہندی تلواریں،
عود ہندی کے تخت اور کرسیاں، اور
جواہرات، اور سونے کے بنے ہوئے تاج
شاہی اور خالص چاندی اتنی مقداریں
بھیجی تھی کہ اس کی مجموعی قیمت دو کرور
سے زیادہ تھی، اس کے علاوہ اُس نے
بہت سے چھوٹے چھوٹے پرندے، شیر ببر
اور دوسرے بہت سے وحشی جانور اور
وہ چیز جو عرب ملکوں
میں نہیں پائے جاتے تھے، واثق ان
تحفوں کو پاکر بہت خوش ہوا، اس کے
قتل کے بعد جو سامان دارالحکومت میں
آیا تھا ان میں جنگی اسلحہ جات کی بھی
بڑی مقدار تھی۔ مثلاً (۱) سات پرانے
ہندی نیزے جن پر روغن پھرا ہوا تھا،

Marfat.com

شاکل ذالک مالاحد لہ۔ (ص ۱۸۵-۱۸۶)

(۲) سا بری زرہیں (۳) بلند طرخونیہ (۴) تبتی زرہیں (۵) تبتی لوہے (۶) آہنی بازو بند (۷) آہنی پیر کی پٹی (۸) خود (۹) گھوڑوں کے آہنی جھول اور اسی طرح کے دوسرے جنگی سامان اور اسلحے اتنی تعداد میں تھے کہ اُن کا شمار مشکل ہے۔

واھدی اسحاق بن زیاد صاحب الیمن الی عزالدولہ ابی منصور فی سنۃ تسع وخمسین وثلاث مأۃ ھدیۃ من جملتھا ..... ودقل من عود قماری طولہ بالکبیر عشرۃ اذرع ووزنہ ثلثون منا، (صفحہ ۶۶)

یمن کے حکمراں اسحاق بن زیاد نے ۳۵۹ھ میں عزالدولہ ابو منصور کو جو ہدیہ دیا تھا۔ اس میں اور سامان کے ساتھ عود قماری کا ایک بادبان تھا کا لٹھا بھی تھا۔ جس کی لمبائی دس ہاتھ اور اس کا وزن تیس سیر تھا۔

واھدی المعز بن بادیس بن المنصور بن بلکین بن زیری بن مناد صاحب المغرب الی الظاھر لاعزاز دین اللہ فی سنۃ عشرین واربع مأۃ

سلطان مغرب معز بن بادیس بن منصور نے فاطمی خلیفہ الظاہر لاعزاز دین اللہ کے پاس بہت سے تحفے بھیجے، اس کے جواب میں الظاہر نے معز کے پاس جو چیزیں ہدیہ بھیجیں اُن میں ہندوستان

هدایا جلیلة .....

انفذ الیه الظاهر لاعزاز

دین الله هدیة جلیلة المقدار

فیها من غرائب طرف بلاد

الهند والصین و بلاد خراسان

من سائر انواع الطیب والجواهر

وغیر ذالک مما لا یحد، (ص۹)

واهدی امیر ناصر الدولة

ابو علی حسن بن حمدان فی سنة

ثلاث وستین واربع مائة الی

ارمانوس متملک الروم المعروف

بالدیوجانس هدیة جلیلة

المقدار تساوی نحوا من اربعین

الف دینار من جملتها دقلان

من عود هندی احدهما طوله

اثنا عشر شبراً فی فتح ثلاثة

اشبار وزنه ثمانون منا والآخر

چین اور خراسان کی خوشبویات اور

جواہر کی تمام قسمیں بھی تھیں،

امیر ناصر الدولہ ابو علی حسن بن حمدان

نے ۴۶۳ھ میں شاہ روم ارمانوس الموصوف

دیوجانس[1] کے پاس جو ہدایا بھیجے اُن میں

عود ہندی کے بادیان کے دو لٹھے بھی

تھے۔ ایک کی لمبائی بارہ ہاتھ، اور

چوڑائی تین ہاتھ، اور وزن کل دس

سیر تھا۔ اور دوسرے کا طول سات

ہاتھ اور عرض ۳ ہاتھ تھا، اس کا

وزن چالیس سیر تھا۔

---

[1] اس نے ۱۰۶۸ء نہایت ۱۰۷۱ء مطابق ۴۶۱ھ نہایہ ۴۶۴ھ حکومت کی۔ اس کے نام کے بارے میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ صحیح دیوناص ہے عربی کتابوں میں دیوجانس کے نام سے مشہور ہے،

طوله سبعة اشبار فی عرض

ثلاثة اشبار، وزنه اربعون

منًا، (ص ۸۵)

فامّا المخرج من خزائن قصر

امیر المومنین المستنصر باللّٰه

فی سنتی ستین واحدی و

ستین واربع مائة حین تغلب

المارقون علی دولته واستباح

المنافقون ما وجدنی بیت ماله

وحوزته .....

وجد صنادیق مملوءة اقلامًا

مبریة محنشة وغیرها من الفلفل

و سائر انواع القصب (ص ۲۵۵)

ومن المسك التبتی وقواریره

وشجر العود الاخضر وقطعه و

وجد فی خزائن الطیب خمسة

صواری عود هندی طول

کل واحد منها من تسعة اذرع

الی عشرة ..... ووجد قطعة

سنہ ۴۶۰ھ اور سنہ ۴۶۱ھ میں خلیفہ مستنصر

کو شکست دے کر جب مارقون حکومت

پر قابض ہوا اور مستنصر کا خزانہ لوٹا گیا

تو اس میں جو قیمتی اشیاء تھیں، اُن

میں (۱) کئی صندوق طرح طرح کے قلموں

سے بھرے ہوئے تھے، ان میں ہندوستان

کے خاص درخت فلفل کے بھی قلم تھے (۲)

تبتی مشک اور اس کے بلوری ظروف،

(۳) عود سبز کے درخت اور ٹکڑے (۴)

عود ہندی کے پانچ پتوار جس میں ایک کا

طول نو ہاتھ سے دس ہاتھ تک تھا (۵)

رومال کا ایک ٹکڑا جو سمندل کے پر کے

ریشوں سے بنا ہوا تھا، سمندل ایک

مشہور ہندوستانی پرندہ ہے جس کے پَر

کے ریشوں سے منہ صاف کرنے

کے رومال تیار کئے جاتے ہیں، جو آگ

Marfat.com

من منديل ذهب ريش سمندل
وهو طائر معروف ينسج من
زغب ريشه مناديل للفحّ
لا تحترق بالنار، طولها تسعة
اشبار، وكانت من جملة ما
يبع من ذخائر القصر اشتراها
بعض التجار المسافرين بثمن
يسير فطلبت قلم يقدر عليها
لوجه ولا سبب (ص ۲۵۹)

محمود غزنوی کے پاس غزنہ میں ہندوستان کے
سدھے ہوئے ہاتھی

قال ابو العباس الطوسی
كان القادر بالله انفذني الى
غزنة في رسالة الى محمود بن
سبكتگين لاقامة دعوة ولي
العهد الغالب بالله في سنة،
.....

میں نہیں جلتے، یہ رومال نوہاتھ لمبا تھا،
محل کے تمام سامانوں کے ساتھ اسے
بھی فروخت کر دیا گیا اس کو ایک اجنبی
تاجر نے بہت ہی کم قیمت پر خرید لیا جب
اس کی اہمیت معلوم ہوئی تو واپسی کے
لئے اس تاجر کی تلاش ہوئی۔ تو اس کا
پتہ نہیں چلا،

ابو العباس طوسی کا بیان ہے کہ خلیفہ
قادر باللہ نے غالب باللہ کی ولی عہدی
کی دعوت کے سلسلہ میں محمود غزنوی
کے پاس غزنہ سفیر بنا کر بھیجا، غالباً
۴۲۱ھ کا واقعہ ہے،.....

فلمّا وصلت الى المدينة
اللّتي كان فيها لقيت له عدّة

.....

میں جب غزنہ اس سے ملنے کے لئے
پہنچا تو وہاں بہترین ساز و سامان اور

Marfat.com

كثيرة من العساكر تتجاوز حداً ما رأيت مثله قط باحسن زى واهبة واكمل عدة وآلة ..... حتى وصلت الى عدة عظيمة من الفيلة محيط بها على ما قيل ثلاثون الف رجلا من رجال الهند .....

فاديت اليه رسالة القادر بالله ونهض للركوب الى حيث يقيم فيه الدعوة فامرنى بالمسير معه وقدم له لة فوسد الى باب مجلسه فركب فلما توسط تلك الوحوش صاح جميعها وعفرت وجوهها فى الارض سجداً له ..... و صاح الرجال سجدت فيلة وصهلت الخيل فكان

اسلحہ سے لیس اتنی کثیر فوج دیکھی، کہ اس سے پہلے میری آنکھوں نے اتنی فوج نہیں دیکھی تھی..... جب میں دریا کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ہاتھیوں کا ایک انبوہ کثیر ہے۔ جس کو ہندوستان کے ہزار آدمی (فیل بان) گھیرے ہوئے ہیں۔

میں نے دربار میں پہنچ کر قادر باللہ کا خط دیا، خط پاتے ہی محمود اس کام کے لئے اٹھ کھڑا ہوا، اور مجھے بھی ساتھ چلنے کے لئے کہا، محل کے دروازہ پر اُسے ایک گھوڑا پیش کیا گیا، وہ اس پر سوار ہوگیا۔ جب سوار ہو کر اُن وحشی جانوروں کے جو اس کے دربار کے باہر بندھے ہوئے تھے، بیچ میں آیا تو سب کے سب چیخ اٹھے اور اپنی گردنیں سجدے کے لئے زمین پر رکھ دیں..... ادھر

القیامۃ اذ ذاك قد قامت — فیل بانوں نے آواز دی، اور سارے

واحست بالارض قد زلزلت — ہاتھی سجدے میں گر گئے، اور گھوڑے

ہنہنانے لگے، اس وقت معلوم ہوتا

تھا کہ قیامت آگئی ہے، اور زمین

(ص ۱۵۲) لرز رہی ہے،

Marfat.com

شریف الادریسی

۴۹۳ھ - ۵۶۰ھ

علمِ جغرافیہ کی تاریخ میں ادریسی کا نام ہمیشہ زریں حروف سے لکھا جائے گا، اس کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن محمد بن عبداللہ ہے، عام طور سے شریف ادریسی کے لقب سے مشہور ہے، افریقیہ کے شاہی خاندانِ ادریسی کا چشم وچراغ تھا۔ جس کا سلسلۂ نسب تیرہویں چودھویں پشت میں حضرت علیؓ سے مل جاتا ہے، صقلیہ کے مشہور ساحلی مقام سبتا میں ۴۹۳ھ میں پیدا ہوا، جہاں اس کے دادا نے حکومت سے محروم ہونے کے بعد بود و باش اختیار کر لی تھی۔ بچپن ہی میں حصول تعلیم کے لئے قرطبہ چلا گیا۔ جہاں اس نے علم وفن کی تکمیل کی۔ کچھ دنوں کے بعد جب اُس کے علم وفضل کا چرچا ہوا تو صقلیہ کے عیسائی حکمراں راجر دوم نے اسے صقلیہ طلب کیا، اور اس کے علم وفضل اور شاہی خاندان کے فرد ہونے کی وجہ سے اس کا بڑا اعزاز واکرام کیا۔ راجر نے اُس کے علم وفضل سے فائدہ اٹھانے کے لئے اُس سے زمین کا ایک مکمل کرہ تیار کرنے کی فرمائش کی، اور اس کام کے لئے اس نے چار لاکھ درہم کی ایک نقرئی اینٹ اس کے حوالے کر دی، ادریسی نے چاندی پگھلا کر اس سے زمین کا ایک عظیم الشان کرہ تیار کیا، جس میں تمام شہروں، پہاڑوں، سمندروں، دریاؤں، وادیوں اور ان کے نشیب و فراز کی تصویر بنائی گئی، اس کرہ کی تیاری میں اُس نے جغرافیہ کی کتابوں کے علاوہ معاصر سیاحوں اور دوسرے اہلِ علم سے مدد

Marfat.com

لی تھی، اس کرہ کا قطر تقریباً چھ فٹ اور وزن تقریباً ساڑھے پانچ من تھا، یہ دنیا کا پہلا اصطرلاب تھا، جسے ادریسی نے تیار کیا۔[1]

اس کرہ کی تیاری پر راجر نے ادریسی کی دل کھول کر عزت افزائی کی، اور اسی وقت اس نے ڈیڑھ لاکھ درہم کی بجی ہوئی چاندی اس کو بطور انعام دی، اور مزید ایک لاکھ درہم اور دوسرے انعامات خزانہ شاہی سے عطا کئے،

اس کے بعد ادریسی نے صقلیہ میں مستقل بود و باش اختیار کرلی، اور راجر نے اس کے قیام کے لئے شاہانہ انداز کے تمام انتظامات کر دیئے، اور ایک خطیر رقم شاہانہ بطور وظیفہ مقرر کر دی، اس کے بعد راجر نے اس نقرئی کرہ کی تشریح کیلئے ایک ایسی کتاب تالیف کرنے کی خواہش ظاہر کی، جس کے سارے بیانات چشم دید اور مشاہدہ پر مبنی ہوں، چنانچہ راجر کی اسی خواہش کی تکمیل کے لئے وہ چند صاحب علم جغرافیہ دان اور باکمال مصوروں کی ایک جماعت کے ساتھ دنیا کی سیاحت کے لئے روانہ ہوا، اور مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہر ہر ملک کی خاک چھانی، اور جن جن مقامات سے وہ گذرا ان سب مقامات کے نام ان کی خصوصیات سیاسی و معاشی حالات اپنی نوٹ بک میں درج کرتا گیا، اور تمام اہم مقامات کی عمارتوں، مناظر، اور دشت و جبل کی تصویریں اتارتا گیا، یہ سفر اس نے تقریباً پندرہ برس میں ختم کیا،

واپسی کے بعد اس نے اپنی معلومات کی بنیاد پر اپنی شہرۂ آفاق کتاب نزہۃ المشتاق فی اختراق الآفاق لکھی، اور اپنے محسن بادشاہ راجر کے نام معنون کی، اس کتاب کے بارے میں مسٹر اسکاٹ لکھتے ہیں،

"ادریسی نے اپنی قابل قدر کتاب راجر ثانی کے زمانہ میں لکھی، یہ کتاب مصنف کے

---

[1] معجم المطبوعات ج ۱ ص ۴۱۵، اخبار الاندلس ج ۳ ص ۵۰۰۔

Marfat.com

روشن دماغ مصنف کے تجربات، مصنف کی محنت اور مصنف کی تنقید کی غیر فانی شہادت ہے،

اس نے جو کچھ لکھا اس میں سے زیادہ حصہ خود دیکھ کر اور جانچ کر لکھا، .....

قرونِ متوسطہ کے جغرافیہ داں ہزار شہرت پا گئے ہوں، مگر کسی کا چراغ ادریسی کی شہرت

کے آفتاب کے سامنے نہ جل سکا[1]،

علم جغرافیہ اور جغرافیہ دانوں میں ادریسی اور اس کی خدمات کا جو مقام ہے، وہ ممتاز ہے، اس کے

بارے میں مصر کے عیسائی فاضل ڈاکٹر صروف کا بیان حرف بہ حرف صحیح ہے :-

ادریسی کا امتیاز یہ ہے کہ وہ جغرافیۂ اسلام اور جغرافیۂ یورپ کے درمیان نقطۂ اتصال

کی حیثیت رکھتا ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ لاطینی زبان میں ۱۶۹۲ء میں ترجمہ کی گئی، یہ فنِ جغرافیہ

کی پہلی کتاب تھی جو اہلِ یورپ میں متداول ہوئی[2]،

اسی طرح مشہور عیسائی مورخ بستانی کا بیان ہے کہ

ادریسی پرتگالیوں کے جغرافی اکتشافات سے پہلے پندرہویں صدی کے قبل تک

یورپ کے جغرافیہ نویسوں کا واحد مآخذ تھا،

نزہۃ المشتاق کے بعد جغرافیہ کی جتنی کتابیں لکھی گئیں، سب اسی سے ماخوذ ہیں، مثلاً

ابنِ سعید صاحبِ کتاب المغرب، مقدسی صاحب احسن التقاسیم ابن فضل اللہ العمری صاحب

کتاب المسالک والممالک اور ابو الفدا، صاحبِ تقویم البلدان وغیرہ نے اپنی اپنی کتابوں میں

اس کا کثرت سے حوالہ دیا ہے،

اور صرف مسلمانوں ہی نے نہیں، بلکہ اہلِ یورپ نے بھی کئی صدیوں تک اپنی جغرافیائی

---

[1] اخبار الاندلس ج ۲ ص ۷۰-۷۲،

[2] مقالہ جغرافیہ الاسلام والرد او المقتطف ص ۸۴، ۱۹۲۷ء،

Marfat.com

کے لئے اسی کتاب پر اعتماد کیا ہے جرجی زیدان کا بیان ملاحظہ ہو :

"ادریسی کا جغرافیہ اہلِ یورپ کے لئے کئی صدیوں تک ممالک خصوصًا مشرق کے جغرافی حالات کے لئے مدار بنا رہا۔ ان لوگوں نے اس کے نقشے اپنی زبانوں میں ترجمے کئے، اس کے ایک نقشہ سے جو فرانس کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے، یہ پتہ چلتا ہے کہ دریائے نیل کے منبع کا جو سراغ پچھلی صدی میں اہلِ یورپ نے لگایا ہے ادریسی صدیوں پہلے اس سے واقف تھا، اس نقشہ میں اُس نے نیل کا صحیح دہانہ دکھایا ہے"[1]

مسٹر اسکاٹ لکھتے ہیں :-

"تین سو برس کامل تمام جغرافیہ داں ادریسی ہی کے نقشوں کو بلا تغیر اور تبدل کے نقل کرتے رہے، جن جھیلوں سے مل کر دریائے نیل بنا ہے، ان کی جائے وقوع جو ادریسی نے بتائی ہے، وہ بیکر اور اسٹانلی کے ثابت کردہ مقامات سے کچھ زیادہ مختلف نہیں، حالانکہ ان دونوں مصنفین کے درمیان سات صدیاں ہیں"[2]

نزہتہ المشتاق کا مکمل نسخہ اب تک کہیں چھپا نہیں ہے۔ اس کے مختلف اجزاء مختلف جگہوں میں چھپتے رہے ہیں، ہندوستان سے متعلق جو حصہ ہے اسے ڈاکٹر مقبول احمد صاحب نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنی تحقیق کا موضوع بنایا تھا۔ چنانچہ انھوں نے بڑی محنت سے اسے ایڈٹ کیا، اس پر انگریزی میں ایک مقدمہ لکھا، اور اس کا انڈکس تیار کیا ہے جسے حال ہی میں مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامیات نے "وصف الہند وما یجاورہا" کے نام سے شائع کیا ہے اسی مجموعہ سے یہ ترجمہ کیا گیا ہے"

---

[1] تاریخ الادب اللغۃ العربیہ ج ص ۵۸ [2] اخبار الاندلس ج ۳ ص ۸-۵۔

Marfat.com

نزهة المشتاق فی اختراق الآفاق

انّ هٰذا الجزء الثامن من الاقليم الاوّل تضمن فی حصّته بقية من ارض سفالة (سماٹرا) فيها مدينتان كالقرىٰ ..... حالة كالعرب ..... واهلهما فی ذاتهم قلة وفی انفسهم اذلّة وليس بايديهم شيئ يتصرفون به ويتعيشون به الا الحديد ....

اقلیم اوّل کے آٹھویں حصہ میں سرزمین سفالہ کا بقیہ حصہ ہے، اس میں دو شہر دیہاتوں کے مانند ہیں، یہاں کے باشندے عربوں کی طرح تاجر اور سیر و سیاحت کے عادی ہیں، یہاں کے باشندے حیثیت اور تعداد میں کم ہیں، اور معیشت میں ان کے پاس لوہے کے سوا اور کوئی دوسری چیز نہیں ہے، جس کو تصرف میں لائیں، اور جس کے ذریعہ اپنی زیست کا سامان کریں،

واهل جزائر زابج وغيرهم من ساكنی الجزائر المطيفة بهم يدخلون اليهم ويخرجونه من عندهم الی سائر بلاد الهند وجزائرها فيبيعونه بالثمن الجيد كان بلاد الهند اكثر تصرفهم وتجارتهم

جزیرہ جاوہ اور اس کے ارد گرد کے سارے جزیروں کے باشندے اہل سفالہ کے یہاں جاتے ہیں، اور اُن سے لوہا لیکر ہندوستان کے سارے شہروں اور مرکزی مقامات اور جزیروں میں پہنچاتے، اور عمدہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں، اس کی وجہ

Marfat.com

بالحدید ومع ذالك وان كان
الحدید موجوداً فی جزائر الهند
ومعادنه بها ففی بلاد سفالة
هو اكثر واطیب وارطب،

یہ ہے کہ ہندوستان کے شہروں میں اُس کا
استعمال اور اس کی تجارت بہت زیادہ
ہوتی ہے، باوجودیکہ ہندوستان کے
جزیروں میں بھی اُس کی کانیں ہیں پھر
بھی سرزمین سفالہ میں لوہا زیادہ بھی ہوتا
ہے اور وہاں کا لوہا عمدہ اور نرم بھی
ہوتا ہے،

لکن الهندیون یحسنون
تراكیب اخلاط الادویة التی
یسبكون بها الحدید اللین
فیعود هندیا ینسب الی الهند
وبها دور الضرب للسیوف
وصناعهم یجیدونها فضلاً
علی غیرهم من الامم و
كذالك الحدید السندی[1]

لیکن ہندوستانی ان دواؤں کی
ترکیب خوب جانتے ہیں، جن کے لوہے
کو پگھلا کر ڈھالا جاتا ہے جس کے بعد وہ
خالص ہندی لوہا سمجھا جانے لگتا ہے،
اور ہندوستان میں تلواریں ڈھالنے کے
بہت سے کارخانے ہیں، اور دوسری
تمام قوموں کے مقابلہ میں یہاں کے صناع
تلواریں بنانے میں زیادہ ماہر ہوتے ہیں

---

[1] عربوں کے حملہ کے وقت سندھ میں پورا شمال مغربی حصہ، پنجاب افغانستان کا وہ حصہ جو دریائے ہلمند تک ہے۔ سارا بلوچستان اور موجودہ سندھ مع خلیج کچھ شامل تھا۔ معجم البلدان نے اس کے ..... پانچ صوبے بتائے ہیں۔ اور اس کا پہلا صوبہ مکران (موجودہ بلوچستان) ہے، یہ بھی لکھا ہے کہ کرمان سجستان اور ہند (یعنی شمالی اور پوربی حصہ) کے درمیان کا تمام علاقہ سندھ میں شامل ہے (جلد ۵ ص ۱۵۱)

Marfat.com

والسرندیبی[1] والینمانی[2] کلا یتفاصل بحسب هواء المکان وجودة الصنعة واحکام السبک والضرب وحسن الصقل والجلاء ولا یوجد شیئ من الحدید امضی من الهندی وهذا شیئ مشهور لا یقدر احد علی انکار فضیلته

اسی طرح سندھی، سرندیبی، اور بیمانی لوہے اپنی آب ہوا صنعت کی عمدگی، گلائی اور ڈھلائی کی پائداری اور صیقل گری اور آب وتاب کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہیں، اور ہندوستانی لوہے سے زیادہ بہتر اور کاٹ کرنیوالا کوئی دوسرا لوہا نہیں پایا جاتا، اور یہ چیز بالکل معلوم ومشہور ہے جس کی برتری سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا،

وفی هذا الجزء من الجزائر الموسومة

اور اس حصہ میں وہ جزائر بھی ہیں جن کا

---

[1] لنکا (سیلون) کو عرب سرندیپ کہتے تھے، اس کا رقبہ یاقوت نے ثمانون فرسخاً فی ثمانین لکھا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ اس کا کل رقبہ اس وقت چھ سو مربع میل سے کچھ زیادہ تھا، جب کہ اسوقت اس کا کل رقبہ ۲۵ ہزار مربع میل ہے، ممکن ہے کہ اس وقت اتنا ہی علاقہ آباد رہا ہو، اور اس کو عربوں نے علاقہ قرار دے دیا ہے،

[2] بنیان کو معجم البلدان میں بیلمان بتایا ہے، اس کے بارے میں یاقوت کا بیان ہے،

البنیمان من بلاد السند والهند تنسب الیها السیوف البیلمانیه (جلد ۲ ص ۳۲۱)

بیلمان سندھ ہند کے شہروں میں ہے، جس کی طرف بیلمانی تلواریں منسوب ہیں۔

یہ لفظ اصل میں بھیلمان ہے، بھیلمان ہندوستان کے موجودہ نقشہ میں ملتان، دیبل کے درمیان ۸ جوزن ہے (کتاب الہند بیرونی) ایک جوزن ۱۶ میل کا ہوتا تھا، (ماڈرن انگلش ڈکشنری) یعنی ہالا اسٹریٹ سندھ، گجرات،

Marfat.com

فی امکنتها جزائر الدیجات[1]
المتصلة بعضها ببعض هی
لا تحصی[2] واکثرها خالیة واکبرها
جزیرة ابنریة وهی عامرة و
فیها خلق کثیر یعبرونها ویعبرون
ماحولها من کبار الجزائر وتتصل
بهم جزیرة القمر،[3]

نام وہاں جزائر دیجات مشہور ہے، یہ جزیرے
ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں، اُن کی
تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ان کا شمار نہیں کیا
جاسکتا، اُن میں اکثر غیر آباد ہیں، اور ان
میں سب سے بڑا جزیرہ جزیرۂ ابنریہ ہے،
بہت آباد ہے، اس کے باشندے اس
جزیرہ کو آباد کئے ہوئے ہیں، اور اُن کے
ارد گرد کے بڑے بڑے جزیروں کو بھی
آباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان
جزیروں سے متصل جزیرۂ قمر ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۳) کاٹھیا واڑ اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے کسی زمانہ میں بھیلوں کا اور پھر گوجروں کا پایہ تخت تھا،

[1] بعض جغرافیہ نویسوں نے دیبجات اور بعض نے دیبات اور دیب لکھا ہے، علامہ سید سلیمان ندویؒ اس کو مالدیپ اور سنگلدیپ اور اُن کے آس پاس کے جزیرے قرار دیتے ہیں لیکن معجم البلدان کا بیان ہے،

"من الجزیرة الی جزیرة البیلمان اوالثلاثة امیالٍ، واکثر من ذالک"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاوا اور سماٹرا سے متصل جو جزیرے ہیں جن کو اس وقت انڈونیشیا کہا جاتا ہے اس سے وہی مراد ہیں، لیکن اس بیان میں ایک دوسری دقت یہ ہے کہ یہ جزیرہ قمر یا قمر راس کماری سے متصل ہے یعنی دونوں کے درمیان صرف سات دن کا بحری راستہ ہے، ظاہر ہے کہ مالدیپ سے راس کماری سات دن میں پہنچا جاسکتا ہے لیکن انڈونیشیا سے نیپال تک پہنچنا دشوار معلوم ہوتا ہے اس لئے حضرت سید صاحب کا

وبين الجزيرة والاخرى مسيرة
سنة اميال واكثر او اقل،
واهل هذه الجزاير اهل
صناعات بالايدى حذاق نبلا
من ذالك انهم ينسجون القميص
مفرغا بكمه وبنائقه وجيبه
وينشئون السفن من العيدان
الصغار ويبنون البيوت المتقنة
وسائر المباني العجيبة المتقنة

ان جزیروں کا فاصلہ ایک دوسرے سے چھ
میل یا اس سے کچھ کم اور زیادہ ہے،
ان جزیروں کے باشندے دستکاری
میں بڑے ماہر ہیں، ان کی دستکاری کا ایک
نمونہ یہ ہے کہ وہ کرتے، آستین، گلے، گریبان
سمیت بنتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی لکڑیوں سے کشتیاں
اور جہاز[1] تیار کرتے ہیں، اور نہایت ہی مضبوط
مکان بناتے ہیں، اور اُن کے یہ سارے
عجیب و غریب مضبوط اور مکانات معمولی پتھروں

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۳) قیاس زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے [1] دوسروں نے اس کی تعداد ایک ہزار سے ڈیڑھ ہزار تک بتائی ہے [2] جزیرۂ قمر یا قمار یا قامرون، حضرت سید صاحب نے قمر و قمار سے اس کماری اور قامرون سے کامروپ یعنی آسام کا قدیم نام مراد لیا ہے، لیکن بعض جغرافیہ نویسوں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی مقام ہیں، ایک تو اس کی پیداوار میں عود، صندل وغیرہ کا ذکر ہے، جو آسام کی پیداوار ہے، دوسرے یہ کہ اُس کے بارے میں صاحب نہایۃ الارب نے لکھا ہے کہ اس کی مسافت چار ماہ کی ہے، ظاہر ہے کہ راس کماری کی مسافت اتنی نہیں ہے، پھر قمار کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قمار کے بادشاہ کو قامرون کہتے ہیں، ان وجوہ سے یہ دونوں مقامات ایک ہی معلوم ہوتے ہیں، لیکن سید صاحب کی تائید خود اویسی کے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ یہ دو مقام کے نام ہیں،

[1] حال کے فضلاء میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ ہندوستان کے لوگ جہاز ران تھے یا نہیں، الفنسٹن نے تاریخ ہند میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے لوگوں نے کبھی سمندر پار کرنے کی کوشش نہیں کی، صرف کالی ڈو صندل کے

Marfat.com

من الجزر الجاف ویتخذون ایضًا
بیوتًا من الخشب تسیر علی الماء
وربما استعملوا فی مبانیھم
عود الجمر همة ونخوة

سے بنائے جاتے ہیں، اور یہ لکڑی کے
مکانات بھی بناتے ہیں، جو پانی میں تیرتے
رہتے ہیں، اور بعض لوگ فخر و مباہات
کے لئے اپنے گھروں میں خوشبودار لکڑی کو
بھی استعمال کرتے ہیں،

ملکھم یدخر والودع
فی خزائنه اکثر عدد
ویحکی ان هذا الودع الذی
یدخره ملکھم یاتیھم علی وجه
الماء وفیه روح فیاخذون
عیدان شجر النارجیل فیطرحونها
علی الماء فیتعلق هذا الودع بها

ان کا بادشاہ بے شمار کوڑیوں اور
سیپیوں کو اپنے خزانے میں جمع رکھتا ہے
اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کوڑیاں، یا
سیپیاں جو بادشاہ جمع کرتا ہے، یہ
پانی کی سطح پر آجاتی ہیں، اور اُن میں
جان ہوتی ہے، بس یہاں کے باشندے
ناریل کی لکڑیاں پانی کے اوپر ڈال

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۴) لوگوں کا جاوہ تک جانا ثابت ہوتا ہے لیکن حضرۃ الاستاذ علامہ سید سلیمان ندویؒ نے
دلائل اس کی تردید کی ہے، اور ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے لوگ بھی بحری تجارت کرتے ہوئے سیراف وغیرہ
تک جاتے تھے لیکن سید صاحب نے بھی اُن کی جہاز سازی کا کوئی ذکر نہیں فرمایا ہے، اور یسی کے بیان سے
اندازہ ہوتا ہے کہ خاص ہندوستان میں نہ سہی مگر اس کے قریبی جزیروں یعنی جزائر شرق الہند میں یہ صنعت تھی،
ودع کا ترجمہ کوڑی اور سیپی دونوں کیا گیا ہے کوڑی چھوٹے چھوٹے دریائی جانوروں کا ایک خول ہوتا ہے، یہ ہندوستان
میں سکے کا کام دیتی تھی، اس بنا پر اردو میں اس کی معنی روپیہ پیسہ کے ہوگئے ہیں، چنانچہ اس کے متعدد محاورے
ہیں کوڑی پاس نہیں کوڑی کا مال نہیں"،

Marfat.com

وهم يسمونه الكنج[1]، ویتے ہیں اور وہ سب اُن سے چمٹ جاتی

ہیں (اور یہ نکال لیتے ہیں) اور اس کو

وہ کنج بھی کہتے ہیں،

واخر هذه الجزائر يتعلق اوران جزائر میں آخری جزیرہ جو

(بظاهر جزيرة سرنديب في بحر ہرکند میں جزیرۂ لنکا کے سامنے واقع

البحر المسمى هركند) وتتصل ہے، اور جزائر شرق الہند سے ملا ہوا ہے،

بهذه الجزائر المسماة بالديباجات وہ جزیرہ قمار ہے، اور ان دونوں

جزيرة القمر وبينهما جزيرة کے درمیان کشتی کا سات دن کا

مجرى سبعة ايام راستہ ہے،

وفي هذه الجزيرة تصنع ثياب اس جزیرہ میں گھاس کے کپڑے

الحشيش وهذا الحشيش هو نبات بنتے ہیں، اور یہ گھاس جس سے کپڑے

يشبه نبات البردي وهو القرطاس بنتے ہیں، نرکل یا کنڈے کی طرح کے

وسمي بذلك لان اهل مصر پودے کے مشابہ ہوتا ہے، اور اس کا

يعملون منه القراطيس فياخذ کاغذ (کاغذ) بھی کہتے ہیں، اس لئے

الصناع منه الطيبه ويتخذون کہ اہل مصر اس سے کاغذ تیار کرتے

منه ثيابا مثل ثياب الديباج تھے۔ جو بالکل ریشم کی طرح نرم اور

ملونة حسنا ويخرج هذا الثياب خوبصورت ہوتے تھے، اور یہ کپڑے

---

[1] کنج (بعض نسخوں میں کنج ہے) ممکن ہے کہ یہ ہندی لفظ کنچن جس کے معنی دولت، ثروت اور بارونق کے ہیں، کا معرب ہو) کنچن برسنا اردو کا مشہور محاورہ ہے،

Marfat.com

الی سائر بلاد الهند وربما وصلت فلبست هناک۔

سارے ہندوستان میں جاتے ہیں، اور بعض اوقات چین تک پہنچتے ہیں، اور وہاں استعمال کئے جاتے ہیں،

ومن الجزائر المشهورة فی هذا البحر المسمی هرکند جزیرة سرندیب وهی جزیرة کبیرة مشهورة الذکر وهی ثمانون فرسخا فی مثلها وبها الجبل الذی اهبط علیه آدم علیه السلام وهو جبل سامی الذروة عالی القمة ذاهب فی الجو یراه البحریون فی مواکبهم علی مسیرة ایام وهذا الجبل یسمی لراهون وتذکر البراهمة وعباد الهند، علی هذا الجبل ثر قدم آدم علیه السلام معهوس

اور بحر ہرکند کے مشہور جزائر میں جزیرہ سرندیب یعنی لنکا بھی ہے، یہ ایک بڑا اور مشہور جزیرہ ہے، اس کا رقبہ اسی فرسخ مربع میل ہے،

اسی سرندیب میں وہ پہاڑ ہے، جس پر حضرت آدم اتارے گئے تھے، اس کی چوٹی بہت بلند اور اونچی ہے، فضا میں دور تک چلا گیا ہے، کئی دن کی مسافت باقی رہتی ہے، اس وقت سے سمندر کے مسافر جہازوں سے اسے دیکھ لیتے ہیں، اس پہاڑ کا نام راہون ہے،

ہندوستان کے برہمن اور پنڈت بیان کرتے ہیں کہ اسی پہاڑ پہ حضرت آدم کے قدم کا نشان ہے، مگر وہ نشان ہمنہ

لہ عام عرب جغرافیہ نویس صرف ایک پہاڑ کا نام راہون یا الرہان لکھتے ہیں، مگر سنگھا کی زبان کی کتابوں میں:

Marfat.com

فی البحر وطوله سبعون ذراعًا

وان علیٰ اثر هذ القدم نورٌ

یخطف شبیهًا بالبرق دائمًا

وان القدم الثانیة منه جاءت

فی البحر عند خطوطه والبحر من

الجبل علی مسیر یومین وثلاثة

وعلیٰ هذا الجبل وحوله

توجد انواع الیواقیت کلّها و

انواعٍ من الاحجار وغیرها و

فی وادیة الماس الذی یحاُل

به نقش الفصوص من انواع

الجمارة وعلیٰ هذا الجبل ایضًا

انواع من الطیب وضروب

من صنوف العطر مثل العود

والافادیه ودابة الزّباد و

میں ڈوبا ہوا ہے، اور اس نشان کی

لمبائی ستر ہاتھ ہے، اور اس قدم

مبارک کے نشان سے ہمہ وقت بجلی

کے مانند ایک نور نکلتا رہتا ہے، اور

دوسرا قدم اس پہاڑ سے اٹھ کر سمندر

میں پڑا ہے، اور دونوں کے درمیان

فاصلہ ہے، حالانکہ سمندر پہاڑ کے درمیان

دو یا تین دن کا راستہ ہے،

اور اس پہاڑ اور اس کے اردگرد

ہر قسم کے یاقوت اور مختلف اقسام کے پتھر

اور دوسری چیزیں ملتی ہیں، اور اس کی

کسی وادی میں وہ الماس جس کے نگینے

بنتے ہیں، ملتے ہیں، اسی پہاڑ پر مختلف

قسم کی خوشبوئیں اور مختلف قسم کے عطر (یعنی

وہ نباتات جن سے عطر بنایا جاتا ہے)

مثلاً عود اور افادیہ اور وہ جانور جس

کے ناف سے خوشبو وغیرہ نکلتی ہے، اور

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۷) لنکا کے جنوبی حصّہ کا نام رو ہون ہے، ممکن ہے کہ اسی پہاڑ کی وجہ سے یہ حصّہ اس نام سے موسوم ہو گیا ہو،

Marfat.com

بها الارز والنارجيل وعود
قصب السكر وفي انهارها
يوجد البلور وبجميع سواحلها
مغائص اللولؤ الجيد النفيس
الثمين،

وفي جزيرة سرندیب من
القواعد المشهورة مرقايا و
اغنا وفرسقوري وابد ذوي و
ماقولون وحامري وقلماذي
وسنبذونا وسندورا وتيبري
كنبلي وبرنشلي ومروونه،

وملك هذه الجزيرة ليسكن
من هذه المدن مدينة اغنا
وهي مدينة القصر بها دار ملكه
وهو ملك عادل كثير السياسة
يقضان الحراسة ناظر في امور
رعيته حائط لهم وذاب

اس ملک میں چاول، ناریل، گنا پیدا
ہوتا ہے، اور اس کی ندیوں اور نہروں
سے بلور نکلتا ہے، اور اس کے تمام
ساحلوں پر بہترین اور قیمتی قسم کے موتی
کے خزانے ہیں

اور جزیرۂ لنکا کے مشہور شہر یہ ہیں
(۱) مرقایا، (۲) اغنا (۳) فرسقوری
(۴) اندوی (۵) ماقولون وحامری،
(۶) قلماذی (۷) سنبذونا (۸) سندورا
(۹) تیبری (۱۰) کنبلی (۱۱) برنشلی (۱۲)
مرونہ،

اس جزیرہ کا بادشاہ شہر اغنا
میں رہتا ہے، اس میں شاہی محل ہے،
اور یہی اس کا دارالسلطنت ہے، یہ
بادشاہ رعیت کے لئے نہایت ہی عادل،
بڑا سیاسی، اور ملک کے تحفظ کے
لئے بیدار مغز، اہل ملک کے مفاد،

لہ اور یہی کے علاوہ کسی دوسرے عرب سیاح نے اس تفصیل سے ان مرکزی مقامات کا ذکر نہیں کیا ہے،
ممکن ہے کہ صوبوں کے مرکزی مقامات کے نام رہے ہوں، اس وقت اس کے کل ۹ صوبے ہیں،

عنهم،

وله ستة عشر وزيراً
اربعة منهم من اهل ملته
واربعة يهود وقد ربت لهم
موضعاً يجتمع فيه اهل الملل
وتتكلمون فی ادیانهم ویقیم
کل واحد منهم حجة وبانی
برهانه فی دینه الملك ویصحّ
کلّ ذالك لهم ویکتب بحجهم
واخبارهم ویجمع الی علماء کل
ملة منهم اعنی الهندیة و
الرومیة والاسلامیة الیهودیة
جمل من النّاس وعدة طوائف
فیکتبون عنهم سیر انبیاءهم
وقصص ملوکهم فی سالف
الازمان ویعلمونهم شرائعهم
ویفهمونهم مالا یعلمونه،

اور ضروریات پر ہر وقت نگاہ رکھتا ہے،
اور اُن کے مفاد کے خلاف جو باتیں پیش
آتی ہیں، اُن کو دور کرتا رہتا ہے،
اس کے ۱۶ وزیر ہیں، چار اس
کے ہم مذہب (بدھ) چار عیسائی، چار
یہودی، اور چار مسلمان ہیں، اُس نے
اُن کے لئے ایک جگہ مقرر کر دی ہے جہاں
تمام مذاہب کے لوگ جمع ہوتے ہیں
اور اس میں مذاہب پر گفتگو کرتے ہیں
ہر ایک اپنے دین کی برتری اور سچائی
ثابت کرتا ہے، بادشاہ ان تمام لوگوں
کی باتیں اور دلائل سنتا اور نوٹ کرتا
جاتا ہے، اور ہر مذہب کے علما، مثلاً ہندو
پنڈت، عیسائی، پادری، مسلمان، علما،
اور یہودی احبار سے کچھ لوگوں کے ساتھ ملتا ہے،
اور وہ لوگ اُن سے اُن کے بزرگوں اور
انبیا کی سیرت اور گذشتہ بادشاہوں
کے قصے نوٹ کرتے ہیں، اور وہ علما،
ان لوگوں کو اپنی اپنی شریعت کے احکام

Marfat.com

بتاتے، اور جو باتیں اُن کو معلوم نہیں ہوتیں،
وہ سمجھاتے ہیں،

وللملک فی برہ صندمن ذهب لایدری لمّا علیه من الدّر والیاقوت وانواع الاحجار اثمان،

اور بادشاہ کے محل کے باہر ایک سونے کا بُت ہے، اس میں موتی، یاقوت اور مختلف قسم کے ایسے قیمتی پتھر لگے ہوئے ہیں کہ اُن کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا،

ولیس یملک احد من ملوک الهند ما یملکه صاحب سرندیب من الدر النفیس والیاقوت الجلیل وانواع الاحجار لان اکثر ذلک موجود فی جبال جزیرة وفی اودیتها وبحورها والیها تقصد مراکب اهل الصین و سائر بلاد الملوک والمجاورین له وملک سرندیب یحمل الیه الخمر من العراق ومن بلاد فارس فیشتریها بماله ویتباع فی بلاده وهو یشرب منها وهو یحرم لاثنا

اور ہندوستان کے کسی بادشاہ کے پاس اتنے، عمدہ موتی، بڑے یاقوت اور انواع واقسام کے جواہرات نہیں ہیں، جتنے کہ لنکا کے بادشاہ کے پاس ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس جزیرہ کے پہاڑوں، وادیوں اور سمندروں میں یہ چیزیں ملتی ہیں، اور یہاں اہلِ چین اور تمام پڑوسی ملکوں کے جہاز آتے جاتے رہتے ہیں،

اور سرندیپ میں شراب عراق اور ایران سے درآمد ہوتی ہے، جسے بادشاہ خود خرید لیتا ہے، اور پھر وہ پورے ملک میں فروخت ہوتی ہے، اور وہ خود بھی

Marfat.com

ولا يراه ملوك الهند واهلها يبيحون الزنا ويحرمون الشراب السكر الا ملك قمار فانه يحرم الزنا والشراب

شراب پیتا ہے، وہ زنا کو حرام سمجھتا ہے اور اس کو اپنے ملک میں پسند نہیں کرتا، برخلاف ہندوستان کے راجاؤں اور باشندوں کے کہ وہ شراب کو نشہ کی حد تک تو بہت برا سمجھتے ہیں اور زنا کو برا نہیں سمجھتے ہیں، البتہ کامروپ یا راس کماری کا بادشاہ دونوں چیزوں کو حرام اور برا سمجھتا ہے،

ويجلب من سرنديب الحرير والياقوت بجميع الوانه كلها والبلور والماس والسنباذج وانواع من العطر كثيرة،

لنکا سے ریشمی کپڑے اور ہر قسم کے یاقوت بلور، الماس اور دھاردار پتھر اور مختلف قسم کی خوشبوئیں برآمد کی جاتی ہیں،

وبين هذه الجزيرة والبر المتصل بالهند مجاز صغير،

اور لنکا اور اس خشکی کے حصہ کے درمیان جو ہندوستان سے ملتی ہے، ایک چھوٹا سا راستہ ہے،

ومن جزيرة سرنديب الى جزيرة بليق[1] السّاحلية يوم

اور جزیرۂ لنکا سے ساحلی جزیرہ بلیق کی مسافت ایک دن کی ہے، یہ جزیرہ

ويحاذى هذه الجزيرة من ارض الهند اغباب وهى اجوان

ہندوستان میں شمار ہوتا ہے، جس کے مقابل بہت سی کھاڑیاں اور جھیلیں ہیں،

---

[1] بلیق کے بارے میں کوئی صحیح تحقیق نہ ہو سکی کہ یہ کس مقام کو کہتے ہیں،

Marfat.com

تقع فيها انهار وتسمى اغباب سرنديب وتد خلها مراكب السيّارة وتمر فيها الشهر و الشهرين بين غياض ورياض وهواء معتدل،

جس کو خلیج لنکا کہا جاتا ہے، اور اس میں تاجروں اور مسافروں کے جہاز آتے ہیں، ایک ایک دو دو مہینے تک جھاڑیوں، باغات اور معتدل ہواؤں سے گذرتے ہیں،

والشاة فيها نصف درهم وما يكفى جماعة من الشراب العسلى المطبوخ بحب القاقلة الرطبة بنصف درهم،

اور یہاں ایک بکری نصف درہم یعنی تین چار آنے میں مل جاتی ہے، اور کچے الائچی دانے کی عمدہ خوش بودی ہوئی شہد آمیز شراب نصف درہم میں اتنی مل جاتی ہے کہ دو چار دس آدمی کے لئے کافی ہو،

ولعب اهل سرنديب الشطرنج والنرد والقمار بانواع،

اور لنکا کے باشندوں کے کھیل میں شطرنج، چوسر، اور جوے کی مختلف قسمیں ہیں، شامل ہیں،

ولاهل سرنديب نظر فى زراعة النارجيل فى تلك الجزائر الصغار التى على طرقها ويقومون بحفظه ويلجونه للصادر والوارد ابتغاء الاجر وطلب المثوبة و

اور لنکا کے لوگ ان چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جو لنکا کے راستہ میں پڑتے ہیں ناریل کی بڑی عمدہ کھیتی کرنا جانتے ہیں، وہ ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں، مگر محض ثواب کی غرض سے مسافروں کو اس کے استعمال کی

Marfat.com

واهل عمان ومربط من بلاد الیمن ربما قصدوا الی هذه الجزائر التی فیها نارجیل، فیقطعون من خشب النارجیل ما احبوا، و یصفون من لیفه حبالا یخرزون به ذلک الخشب ینشئون منه مراکب ویصفون منه صواریها ویفتلون من خوصه حبالا ثم یوسفون تلک المراکب بخشب النارجیل ویمضون به الی بلادهم فیبیعونه هناک و یتصرفون به،

عام اجازت دے رکھی ہے، اہل عمان اور اہل مربط یعنی یمنی ان ناریل والے جزائر میں یہیں سے آتے ہیں، اور ناریل کی لکڑی جس قدر چاہتے ہیں، کاٹتے ہیں، اور اس کے ریشوں سے رسیاں بناتے ہیں، اور ان رسیوں سے ان لکڑیوں کو مضبوط باندھتے ہیں، اور انہی سے وہ کشتیاں تیار کرتے ہیں، اور اس کے پال اور پتوار بناتے ہیں، اس کے گودے سے بھی رسیاں تیار کرتے ہیں، اور پھر وہ ناریل کی لکڑیاں لاد کر اپنے ملک میں لے جاتے ہیں، اور وہاں اسے بیچتے اور اپنے کام میں لاتے ہیں،

وتتصل بجزیرة سرندیب جزیرة الرامی[1] والرامی هی مدینة الهند وبها عدة ملوک وفیها

اور جزیرۂ سرندیب سے ملا ہوا جزیرۂ رامی[1]، اور رامی ہندوستان کا شہر ہے، یہیں متعدد بادشاہ ہیں، اس میں کھینتی باڑی

---

[1] رامی کو بعض علماء نے خلیج بنگال قرار دیا ہے لیکن راقم کے خیال میں یہ راون کی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتی ہے، چنانچہ بعض جغرافیہ نویس اُسے رامنی بھی لکھتے ہیں، راقم کے خیال کی تائید یاقوت کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے،

"یہ بحر شلاہط میں ہندوستان کا سب سے آخری جزیرہ ہے، اور اس کی وسعت ۶ ہزار

Marfat.com

نزروع ومعادن وطیب وھی
فیما یذکر طولھا سبع مایۃ
فرسخ،

اور کانیں اور خوشبوئیں وغیرہ پائی جاتی
ہیں، اس کی لمبائی ۵۶۰۰ میل ہے،

وبھا دابۃ تسمی الکرکدن،
وھذہ الدابۃ تکون دون
الفیل وفوق الجاموس وفی
عنقھا عوج کعوج عنق الجمل
لکن اعوجاجۃ بخلاف
اعجوجاج عنق الجمل،

اس میں ایک جانور پایا جاتا[1] ہے، جو ہاتھی
سے چھوٹا اور بھینس سے بڑا ہوتا ہے، اور
اور اس کی گردن میں اسی طرح کی کجی
ہوتی ہے، جس طرح اونٹ کی گردن
میں ہوتی ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۱۴۴)

"مربع میل ہے، اس میں متعدد بادشاہ ہیں، جو مذہبی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں"
پھر کہتے ہیں، :-

"ولعلھا الجزیرۃ المعروفۃ بسیلان فان السیلان جرت
بمثلۃ ھذہ الصفۃ" (ص ۲۱۳ ج ۴)

شاید یہ وہی جزیرہ ہو جو سیلان کے نام سے مشہور ہے، اس لئے کہ سیلان کے بھی یہی اوصاف
بیان کئے جاتے ہیں"

اور سیلان کے بارے میں ذکر آچکا ہے کہ یہ سیلون کی عربی شکل ہے، یہ ممکن ہے جیسا کہ یاقوت
نے بھی لکھا ہے کہ ور ابن بطوطہ کے بیان سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے، لیکن ادریسی نے آگے یہ لکھا ہے کہ سرندیب
اور اس جزیرہ کے درمیان تین دن کی مسافت ہے، یہ بیان اگر صحیح ہے تو پھر کسی اور جزیرہ کا بیان ہے لیکن

Marfat.com

جاحظ کے بیان پر تنقید

وحکی الجاحظ فی کتاب الحیوان

ان ھذہ الدابۃ تقیم فی جوف امھا سبع سنین وانھا تخرج راسھا وعنقھا من فوج امھا فترعی الحشیش ثم تعید راسھا الی جوف امھا فاذا ابتدا تکون قرنھا امتنعت عن الخروج للرعی علی حسب عادتھا فتنقر فی جوف امھا حتی تنقر جوفھا وتخرج منہ وتموت الام،

جاحظ نے کتاب الحیوان میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ جانور اپنی ماں کے پیٹ میں سات سال تک رہتا ہے، اور اپنا سر اور اپنی گردن ماں کی شرمگاہ سے نکال کر گھاس چرتا ہے، اور پھر واپس چلا جاتا ہے، اور جب پیدائش کا وقت قریب آتا ہے تو اس کی سینگ سر کے باہر نکلنے میں مانع ہوتی ہے، تو یہ آہستہ آہستہ اپنی ماں کے پیٹ میں سوراخ کرتا ہے یہاں تک اس کا پیٹ پھٹ جاتا ہے، اس سے وہ باہر ہو جاتا ہے، اور یہ ماں مر جاتی ہے،

ھذا محال من قولہ غیر مسموع لان الامر لو کان کما وصفہ لفنی

جاحظ کا یہ بیان بالکل ناقابلِ قبول ہے، اس لئے کہ اگر یہ صورت ہوتی تو اس جانور

(بقیہ حاشیہ ص ۱۴۵) اس کو خلیج بنگال قرار دینا کسی طرح صحیح نہیں ہے،

ممکن ہے عرب جنوبی حصہ کو جہاں نشان قدم آدم ہے، سرندیپ کہتے ہوں اور شمالی حصہ کو شیلان یا رامی کہتے ہوں،

لہ اس جانور کے بارے میں اور تفصیلات بھی ہیں، لیکن جاحظ اور خرداذبہ وغیرہ کے بیان میں اُس کا ذکر آچکا ہے، اس لئے یہاں نظر انداز کر دیا جاتا ہے،

Marfat.com

هذا النوع حتی لا یوجد الا
ذکرہ ،

وجزیرۃ الوامی طیبۃ الثری
معتدلۃ الہواء عذبۃ المیاہ
فیہا اعداد بلاد وقری ومعاقل
وفی ہذہ الجزیرۃ ینبت البقم و
یشبہ نباتہ نبات الدفلی بالسواد
وخشبہ احمر وعروقہ دواء
من سم الافاعی والحیات و
قد جرب ذلک منہ فصح وفی
ہذہ الجزیرۃ جوامیس لا
اذناب لہا۔

وفی غیاض ہذہ الجزیرۃ
ناس عراۃ لا یفہم کلامہم و
ہم یستوحشون من الناس ،

وبساحل ہذہ الجزیرۃ قوم
یلحقون المراکب بالعود والمراکب
تجری بالریح الطیبۃ ویبیعون

کی نسل میں نر کے علاوہ مادہ تو ختم ہی
ہو جاتیں ،

جزیرۂ وامی کی آب و ہوا عمدہ اور
معتدل ہے، پانی انتہائی شیریں ہے، اس
میں مختلف شہر، دیہات اور چراگاہیں ہیں،

اس جزیرہ میں بقم ایک گھاس ہوتی ہے،
جو سیاہی میں دفلی کی طرح ہوتی ہے،
اس کا تنہ اور شاخیں سرخ ہوتی ہیں،
اس کی چھال سانپوں کے زہر کے لئے
تریاق کا کام دیتی ہے، اس کا تجربہ
کیا گیا تو یہ بات بالکل صحیح نکلی، اس جزیرہ
میں دم بریدہ بھینسیں بھی پائی جاتی ہیں،

اس جزیرہ کے جنگلوں میں ایسے انسان
پائے جاتے ہیں، جو بالکل ننگے رہتے ہیں،
اُن کی بات چیت بالکل سمجھ میں نہیں آتی،
اور وہ متمدن آدمیوں سے دور بھاگتے ہیں،

ان جزیروں کے ساحل پر ایک قوم
آباد ہے، جو بڑی تیراک واقع ہوئی ہے،
وہ عمدہ ہوا میں چلتے ہوئے جہاز کو

Marfat.com

العنبر من اصحاب المراکب بالحدیث
ویحملونه بافواههم،

تیر کر پکڑ لیتے ہیں، وہ جہاز والوں کو عنبر دیکر ان سے لوہا خریدتے ہیں، اور ان کو اپنے منہ میں دبا کر لیجاتے ہیں،

ویتجهز من هذه الجزیرة
بالذهب لان معادنه بها کثیرة
ویتجهز ایضا منها بالکافور و
الطیب وبضروب من الافادیة
واللولوء الفائق فی الجودة ومن
هذه الجزیرة الی سریندیب ثلثة
ایام،

اس جزیرہ سے سونا برآمد کیا جاتا ہے اس لئے کہ سونے کی کانیں یہاں بہت ہیں، اسی طرح کافور اور خوشبو اور مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں، عمدہ اور خوبصورت موتی وغیرہ بھی یہاں ملتے ہیں، اور اس جزیرہ کی مسافت لنکا سے تین دن کی ہے،

ومن اراد ان یعدل من
جزیرة بلیق[1] المذکورة الی
الصین، جعل جزیرة سرندیب
عن یمینه،

جزیرۂ بلیق سے جو براہ راست چین جانا چاہے، اُسے لنکا کو اپنے داہنے ہاتھ چھوڑنا پڑے گا،

ومن سرندیب الی جزیرة
لنکبالوس[2] مسیرة عشرة ایام و
تسمّی هذه الجزیرة ایضا لنجیالوس
بالجیم وهی جزیرة کبیرة وفیها والرجال

اور لنکا سے جزیرۂ لنکبالوس جسے لنجبالوس بھی کہتے ہیں، دس دن کا راستہ ہے، جزیرہ بہت بڑا ہے اور یہاں کے لوگ گورے چٹے ہوتے ہیں، عورت، مرد

---

[1] اس جزیرۂ بلیق کو سلیمان تاجر وغیرہ نے بلہن لکھا ہے، [2] بعض جغرافیہ نویس اسے الہسل اور بعض

Marfat.com

فيها النساء يمشون عراة وربما استترالنساء بورق الشجر؛

دونوں عموماً ننگے رہتے ہیں، اکثر عورتیں درخت کے پتوں سے ستر پوشی کرتی ہیں؛

والتجار يدخلون اليهم فى المراكب الصغار والكبار و يشترون من اهلها العنبر و النارجيل بالحديد واكثر اهلها يشترون الثياب فيلبسونها فى بعض الاوقات،

تاجروں کے چھوٹے بڑے جہاز یہاں رکتے ہیں، اور یہاں کے باشندوں کو لوہا دے کر اُن سے عنبر اور ناریل خریدتے ہیں، یہاں کے اکثر باشندے کپڑے بھی خریدتے ہیں، جسے خاص خاص وقتوں میں پہنتے ہیں،

والحر والبرد فى هذه الجزيرة قليل لقربهم من خط الاستواء

خط استوا کے قریب ہونے کی وجہ سے اس جزیرہ میں گرمی اور سردی دونوں کم پڑتی ہے؛

وطعام اهلها الموز والسمك الصرى والنارجيل واموالهم وجل بضاعهم الحديد وهم

یہاں کے لوگوں کی خوراک کیلا تازہ مچھلی اور ناریل ہے، اُن کی دولت اور اُن کا سب سے بڑا سامانِ زینت لوہا ہے؛

(بقیہ حاشیہ ص ۱۴۸) جزائر دیپ کہتے ہیں، غالباً یہ سب جزائر مالدیپ اور اس کے متعلق جزائر کے نام ہیں، ان میں سب سے بڑے جزیرہ کا نام المہل ہے، دیپ سنسکرت میں جزیرہ کو کہتے ہیں، انہی جزائر میں غالباً ایک بنجیالوس بھی ہے، ابن بطوطہ نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے،

Marfat.com

یجالسون التجار،

ومن جزیرۃ الرامی فی جھۃ
الجنوب جزیرۃ یقال لھا البنیمال[1]
وھی جزیرۃ عامرۃ فیھا مدینۃ
کبیرۃ واکل اھلھا النارجیل
وبہ یتأدمون ومنہ ینتبذون
وھم اھل شدۃ ونجدۃ و
من سیرتھم وعاداتھم التی
توارثھا الابناء عن الاباء ان
الرجل منھم اذا اراد[2] ان یتزوج
امرأۃ منھم لم یزوجھا لہ
اھلھا حتی یاتیھم براس رجل
یقتلہ، فیخرج الرجل یطوف
جمیع النواحی المجاورۃ لھم حتی
یقتل دیاتی بقحف راسہ فاذا
فعل ذالک زوج من المرأۃ التی
خطبھا وان جاء براسین زوج
امرأتین وکذالک ان جاء بثلثۃ

وہ تاجروں سے ملتے جلتے ہیں،

جزیرہ رامی کے جنوب میں جزیرہ
بنیمان ہے، اس کا شمار آباد جزائر
میں ہوتا ہے، اس میں ایک بڑا شہر ہے،
اُس کے باشندوں کی غذا ناریل ہے، اسی
کو وہ کھاتے بھی ہیں، اور اس کو بطور
سالن استعمال کرتے ہیں، اور نبیذ بنا کر
پیتے بھی ہیں،
یہ بڑے بہادر اور جنگ جو ہیں،
باپ دادا سے ان کے یہاں یہ عادت
اور رسم چلی آرہی ہے کہ جب کوئی مرد کسی
عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے تو عورت
کے گھر والے اس وقت تک شادی پر راضی
نہیں ہوتے جب تک کہ وہ ایک قتل نہ کرلے،
چنانچہ یہ آدمی آس پاس کے مقامات کا
چکر لگاتا اور گھات میں لگا رہتا ہے، جب
وہ کسی کو قتل کر لیتا ہے، تو اس کی کھوپری
لاکر پیش کرتا ہے، اور اُس کے بعد جس عورت

---

[1] اس سے مراد جزیرہ انڈمان ہے، جو مالدیپ کے جنوب مشرق میں پڑتا ہے [2] یہ کوئی مستبعد نہیں ہے،

Marfat.com

روس زوج ثلاثة زوجات و ... سے وہ پیغام دیتا ہے .....

لو قتل خمسين رجلا زوج ..... یا دے چکا ہوتا ہے، اس کی شادی

خمسين امراةً وشهد له کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی

اهل بلده بالباس والنجدة دو تین سر لائے تو وہ دو تین شادی کر سکتا

ونظروا اليه بعين الفخر والجلالة ہے، جو جتنے زیادہ قتل کرتا ہے، اس کی بہادری

وفی هذه الجزيرة فيلة كثيرة کا اتنا ہی زیادہ اعتراف کیا جاتا ہے، اور

وبها البقم والخيزران والقصب (ص ۲۳) انتہائی فخر و عزت کی نگاہ سے دیکھا

جاتا ہے، اس جزیرہ میں ہاتھی کثرت سے

ہوتے ہیں، اور یہاں، بقم، بید، نرکل، بانس

وغیرہ کی پیداوار ہوتی ہے،

وبالقرب منها جزيرة جالوس اسی کے قریب جزیرہ جالوس ہے، ان

وبينهما مسافة يومين واهلها دونوں کے درمیان دو دن کی مسافت

قوم سود عراة يا كلون الناس ہے، یہاں کے باشندے سیاہ فام ہوتے

وذلك الله اذا سقط فی ايديهم اور ننگے رہتے ہیں، یہ اتنے خونخوار ہوتے

انسان من غير بلادهم علقوه ہیں کہ آدمی تک کو کھا جاتے ہیں، اس کا طریقہ

منكسا وقطعوه واكلوه قطعاً یہ ہے کہ جب وہ کسی دوسرے ملک کے

وذكر بعض رؤساء المراكب باشندے کو پا جاتے ہیں، تو اس کو باندھ کر الٹا

ان اهل هذه الجزيرة اخذوا لٹکا دیتے ہیں، اور اس کی ٹکا بوٹی کر کے

رجلا من اصحابه فنظر اليهم کھا جاتے ہیں، بعض جانوروں کے ذریعہ معلوم

حتّی علقوہ وقطعوہ قطعاً و
اکلوہ ، ولیس ھٰؤلاء القوم
ملک وغذاءھم السمک المملح
والنارجیل وقصب السکر بھم
مواضع یاءدن الیھا شبیھۃ
بالغیاض والآجام والکثر نباتھم
الخیزران وھم عراۃ لا یستترون
بشیئ کذالک نساءھم ایضاً و
کذالک لا یستترون فی النکاح
بل یاتونہ جھاراً ولا یرون
بذلک باساً ویما فعل رجل
منھم بابنۃ واختہ ولیس
یری بذلک عاراً ولا قبیحا
وھٰؤلاء القوم سود مناکیر
الوجوہ مفلفوا الشعور طوال
الاعناق والسوق مشوھون
جداً وبین البنیمان وجزیرۃ
سرندیب ثلثۃ مجانز ،
ومن جزیرۃ سرندیب

ہوا کہ خود انکے بعض ساتھیوں کو وہ اسی طرح
صاف کر گئے ،
اُن کی نہ کوئی حکومت ہی اور نہ بادشاہ ان
کی غذا ناریل ، مچھلی کیلا اور گنا ہے ، اُن کے
مکانات ، بالکل جھاڑیوں کی طرح ہوتے
ہیں اور خیزراں ان کی سب سے بڑی پیداوار
ہی ، مرد ، عورت سبھی ننگے رہتے ہیں ، یہاں کے لوگ
شادی بیاہ کے مواقع پر بھی کھلے بندمجمع
میں ننگے ہی چلے جاتے ہیں ، اور بسا اوقات
اپنی لڑکیوں اور بہنوں سے ہی نکاح کرتے
ہیں ، اور اس کو بالکل معیوب نہیں سمجھتے
ان کا رنگ کالا اور چہروں کی ساخت ڈراؤنی
اور بھونڈی ہوتی ہے ، گردنیں اور پنڈلیاں
لمبی ہوتی ہیں ، اس جزیرہ (انڈمان)
اور لنکا کے درمیان تین دن کی مسافت ہے
اور لنکا سے بنجیا دس کی مسافت دس دن

الی جزیرۃ لنجبالوس عشرۃ ایام

ومن لنجبالوس الی جزیرۃ کلہ

مسیرۃ ستۃ ایام وسندکر

ھذہ الجزیرۃ (فیما بعد بحول

اللہ تعالیٰ)

(الجزء التاسع من الاقلیم الاول)

.... ولا یوجد بجمیع بلاد الھند

والصین عنب ولا تین البتۃ

وانما یوجد عندھم شجر یسمی

شکی والبرکی[2] واکثر

مایکون ببلاد الفلفل وھو

شجر لہ ساق غلیظۃ وورق

شبیہ بورق الکرنب اخضر

ماءہ ولہ ثمر طول الثمرۃ اربعۃ

اشبار مستدیر یشبیہ بالدلاع

لہ قشرۃ حمراء وفی جوفھا حب

مثل البلوط یشوی فی النار و

یوکل مثل ما یوکل القسطل وطعمھا سواء

دن کی ہے، اور لنجبالوس سے کلہ بار[1] کی

مسافت چھ دن کی ہے،

ہندوستان اور چین کے کسی حصہ میں

بھی انگور اور انجیر کی پیداوار نہیں ہوتی،

اُن کے یہاں ایک پھل (شکی و برکی) کھل

نامی ہوتا ہے، یہ سیاہ مرچ والے علاقوں

(یعنی دکن و بنگال) میں زیادہ ہوتا ہے،

اس کے درخت کا تنا موٹا اور اسکی پتیاں

کرنب[2] کی پتیوں کی طرح ہوتی ہیں، اور

اُن کا ورق سبز ہوتا ہے، اُس کا پھل

چار چار بالشت تک لمبا ہوتا ہے، اور

عرض میں وہ خربوزے کی طرح ہوتا ہے

اس کا چھلکا سبز اور اس کے اندر بلوط

کی طرح بیج ہوتے ہیں، اور یہ بیج قسطل

کی طرح بھون کر کھائے جاتے ہیں اور دونوں کا مزہ

---

[1] یہ بندرگاہ ہے جو ہندوستان سے چین جاتے ہوئے پڑتا ہے [2] شکی چکی کا معرب ہے اسکی ہندی میں کٹھل کہتے ہیں،

Marfat.com

ولحم هذا الثمر اذا اكل وجد له
اكله طعمًا شهيا لذيذًا يجتمع
فيه التفاح وطيب الكمثرى وبعض
طعم الموز والمقل وهو ثمر
بديع الصفة شهى الطعم وهو
اجل ما يوكل ببلاد الهند،
وقد يوجد ببلاد الهند نباتًا
تسمى العنبا وهو شجر كبير شبّه
شجر الجوز وورقة كورقة و
له ثمر مثل ثمر المقل حلوا ذا
عقد فى اوله ويجمع فى ذلك العين

کیساں ہوتا ہے، اس کا گودا (کوا) کھانے
میں بڑا لذیذ، اس میں سیب، امرود اور کیلے
جیسا ملا جلا مزا ہوتا ہے، یہ عجیب خوش مزہ[1]
پھل ہے، ہندوستان کے اکثر علاقوں میں
یہ کھایا جاتا ہے،

ہندوستان میں ایک اور پھل پایا جاتا ہے
جسے آم (عنبا) کہتے ہیں، اس کا درخت
(بقیہ) اخروٹ کے درخت کی طرح
بہت بڑا ہوتا ہے اور پتیاں بھی اسی کی طرح ہوتی ہیں،
اس کا پھل مقل کے پھل کی طرح گٹھلی دار

(بقیہ حاشیہ ص ۱۵۳) کہتے ہیں، صاحب مخزن الادویہ لکھتے ہیں "چکی ثمر درختے کہ بہندی و بنگالی کٹہل نامند در بنگالہ بہ نسبت بلاد دیگر خوردار و خوب می شود" (عجائب الاسفار ص ۳۱)

ابن بطوطہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، اس نے لکھا ہے کہ اس کا جو پھل زمین کے قریب ہوتا ہے اس کو برکی کہتے ہیں اور وہ زیادہ شیریں ہوتا ہے اور جو اوپر لگتا ہے وہ کم شیریں ہوتا ہے .....

..... اور اس کو شکی (چکی) کہتے ہیں، غالبًا ادریسی سے پہلے کسی عرب مصنف نے اس پھل کا ذکر نہیں کیا ہے [۱۵۲] ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس کی پتیاں اخروٹ کی پتیوں کی طرح ہوتی ہیں

[۱] ابن بطوطہ نے بھی اس کی لذت کی تعریف کی ہے، بابر نے بھی مزہ کی تعریف کی ہے، مگر یہ لکھا ہے کہ ایں بدہیئت و بدمزہ میوہ است"

Marfat.com

فیعمل بالخل فیکون طعمه کطعم
الزیتون سواءً وھُو عندھم
من الکواخ الشھیۃ،

اور نہایت ہی شیریں ہوتا ہے، اس کو سرکہ
میں ڈال کر اس کا اچار بھی بناتے ہیں اچار
کا مزہ بالکل زیتون کی طرح ہوتا ہے،

اس کا شمار ہندوستان کے لذیذ ترین
میوہ جات میں ہوتا ہے،

(الجزء العاشر من الاقلیم الاول)

(جزء عاشر)

وجمیع اھل الھند والصین یقتلون
السّارق ویودون الامانۃ وینصفون
من انفسھم من غیر احتیاج الیٰ
حاکم ومصلح کل ذالک منھم
طبعًا وسجیۃ واخلاقًا خلقوا
بھا وطبعوا علیھا۔

ہندوستان اور چین دونوں جگہوں میں
چور کو قتل کر دینے کا رواج ہے، یہاں
کے لوگ بڑے امانت دار اور منصف مزاج
ہوتے ہیں، اپنے معاملات کا آپس میں
پنچایت سے فیصلہ کر لیتے ہیں، ان کو عدالت
اور پولیس تک جانے کی نوبت آتی ہی نہیں،
عام طور پر یہاں کے لوگوں کی یہی طبیعت
و سیرت ہے،

وایضا فان ھذا البحر الصینی مع
مایلیہ من بحر الصف وبحر الاردی
وبحر ھرکند وبحر عمان یوجد بھا
المد والجزر وقد حکوا عن بحر
عمان وبحر فارس ان المد والجزر

بحر چین اور اس سے متصل جو بحر صف
بحر لاردی، بحر ہند اور بحر عمان وغیرہ ہیں
ان سب میں مد و جزر ہوتا ہے، اور یہ بھی
بیان کیا جاتا ہے کہ بحر عمان اور بحر فارس
میں دن رات میں دو بار مد و جزر ہوتا ہے،

Marfat.com

يكونان فيهما مرتين فى اليوم
والليلة رجكى ربانيوا البحر الهندى
والبحر الصينى ان المد والجزر
يكونان مرتين فى السنة فمرة
يمد فى شهور الصيف شرقاً
ويجزر صنده البحر الغربى ثم
يرجع المدّ غرباستة اشهر،
وكل ما فى بحر الهند والصين
من المراكب السفرية صغاراً
كانت او كباراً فانّها منشائة
من الخشب المحكم بخرتة وقل
حمل اطراف بعضه على بعض
وهندوه وخرزبه بالليف
وجلفظ بالدقيق وشحم البابه
والبابة دابة كبيرة تكون
فى بحر الهند والصّين منها
ما يكون طوله، نحواً من
مائة ذراع فى عرض عشرين

اور بحر ہند اور بحر چین کے جہازرانوں کا
بیان ہے کہ ان دونوں دریاؤں میں
سال میں دو بار مد و جزر ہوتا ہے، ایک
بار گرمی کے مہینوں میں پوربی حصہ میں
مد ہوتا ہے، اور مغربی حصہ میں جزر رہتا
ہے، اور پھر دوسری ششماہی میں
مغربی حصہ میں مد ہوتا ہے، اور مشرقی
حصہ میں جزر ہوتا ہے،
بحر ہند اور بحر چین میں جتنے چھوٹے یا
بڑے سفری جہاز آتے ہیں، وہ بہت ہی
مضبوط لکڑی کے اور عمدہ ساخت کے
بنے ہوتے ہیں، ان میں دو پٹرے لگائے
جاتے ہیں، اُن کے کنارے ایک دوسرے
پر چڑھے ہوتے ہیں، اور ان کو جوڑوں کو
سوراخ کرکے ناریل یا کھجور کی مضبوط
بٹی ہوئی رسّی سے باندھ دیا جاتا ہے، اور
اُن کے اوپر آٹے اور بابہ کی چربی کی پالش
کر دی جاتی ہے، بابہ ایک بڑا دریائی جانور
ہے، جو بحر چین اور بحر ہند میں پایا جاتا

Marfat.com

ذراعًا ینبت علی سناه وظهرها حجارة صدفیة وربّما تعرّضت للمراکب فکسرتها وحکی ایضًا الربّانیون انّهم یرشقونها بالسّهام فتنحی عن طریقهم وذکروا ایضا انّهم یتصیّدون باصغر منها فیطنجونها فی القدور فیذوب جمیع لحمها ویعود شحما مذابا۔

وهذا الدهن مشهور ببلاد الیمن فی عدن وغیرها من المدن الساحلیة وفی بلاد فارس وساحل عمان وبحر الهند والصّین وهو عمدتهم فی سدّ فروق المراکب بعد خرزها،

وملوک الهند والصین ترغب فی ارتقاء ظهور الفیلة وتزید فی وارفعة تسعة اذرع الافیلة الاخوار فانّها عشرة اذرع واحد عشر اذرع، (صفحہ ۲۲)

وہ تقریبًا سو ہاتھ لمبا اور ۲۰ ہاتھ چوڑا ہوتا ہے، اس کی پیٹھ کی ہڈی کے اوپر سیپی کی طرح کا سخت پتھر رہتا ہے جب کبھی وہ کسی جہاز سے ٹکر لے لیتا ہے تو اس کو پاش پاش کر دیتا ہے بعض جہازراں بیان کرتے ہیں کہ وہ جب اسے دیکھتے ہیں، تو اس پر تیر اندازی کرنی شروع کر دیتے ہیں، اس وقت وہ راستہ سے ہٹ جاتا ہے انکا یہ بھی بیان ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے

اس جانور کی چربی کا روغن یمن عدن اور دوسرے ساحلی مقامات کے لوگ عام طور پر واقف ہیں اور فارس اور ساحل عمان اور بحر ہند اور بحر چین کے لوگ تو اپنے جہازوں کو رسیوں اور کیلوں سے نتھ دینے کے بعد اسی کے روغن سے اس کے درز بند کرتے ہیں اور ہندوستان اور چین کے بادشاہ اونچے سے اونچے ہاتھی رکھنے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں، اور وہ اس میں بڑی دولت خرچ کرتے ہیں، عام طور پر ہاتھی کی اونچائی دس ہاتھ ہوتی ہے، البتہ نشیبی علاقوں کے ہاتھی دس

Marfat.com

واعظم ملوک الهند بلهرا و

تفسیر هذا الاسم ملک الملوک و

یتلوه الکمکم و بلاده بلاد السباج

و بعده ملک الطافن و بعده ملک

جابة، و بعده ملک الجزر (و

بعده غابة) و بعده دهمی، و

یحکی اُن له خمسین الف فیل وله

الثیاب المخملة و من بلاده العود

الهندی، ثم یتلوه الملک المسمّی

قامرون، و یتصل ملکه بالصین

واهل الهند سبعة اجناس

احدها السّاکهریة وهم الاشراف

منهم. والملک یکون فیهم و

لا یکون فی غیرهم وجمیع الاجناس

یسجدون لهم عند اللقاء وهم

لا یسجدون لاحد،

ہندوستان کا سب سے بڑا بادشاہ

بلہرا (ولبھ راے) ہے، اس کے معنی مہاراج

کے ہوتے ہیں، اس سے متصل کوکن کا علاقہ

ہے، ولبھ راے کی ریاست میں ساگوان

کثرت سے پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد

دکن اور جابہ (جاپ) کا علاقہ ہے، اس

کے بعد گجرات (جزر) اور اس کے بعد

گالب[1] (غابہ) پھر دہمی (بریما)

کا علاقہ ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ ولبھ راے

کے پاس پچاس ہزار ہاتھی ہیں، اور کثرت

سے مخملی کپڑے اس کے پاس ہیں اس ریاست

میں عود ہندی بھی ملتی ہے، اس کے

ہندوستانی جاتیاں

ہندوستان میں

سات ذاتیں ہیں، (۱) چھتری جو یہاں

کا معزز ترین طبقہ سمجھا جاتا ہے، یہی تاج

وتخت کے مالک ہوتے ہیں، دوسرا کوئی

طبقہ اس کا مستحق نہیں سمجھا جاتا، اُن کے

سامنے ہندوستان کے تمام لوگ سرنگوں

ہو کر پابگی کرتے ہیں اور وہ کسی دوسرے کو

[1] حاشیہ ص ۱۵۹ پر دیکھئے،

Marfat.com

(۲) ثم البراهمة وهم عبادا لهند ولباسهم جلود النمور (او غيرها من الجلود) وربما وقف الرجل منهم وبيده عصا ويجتمع اليه الناس، فيقف على رجليه يومًا الى الليل، يخطب عليهم ويذكرهم الله عز وجل و يصف لهم امور من هلك من سائر الامم الماضية و هؤلاء البراهمة لا يشربون الخمر ولا شيئًا من الانبذة، وعبادتهم الاصنام على جهة التوسط الى الله تعالى،

(۲) ان کے بعد برہمن ہیں، یہ ہندوستان کے پجاری ہیں، چیتے یا اور دوسرے جانوروں کی کھال کو بطور لباس استعمال کرتے ہیں، بسا اوقات اُن کے بعض افراد اپنا ڈنڈا لیکر کہیں کھڑے ہو جاتے ہیں، تو اُس کے گرد بھیڑ لگ جاتی ہے، وہ اس ہیئت میں بعض اوقات چوبیس چوبیس گھنٹے کھڑے رہکر وعظ و نصیحت اور خدا کی یاد دلاتے اور قدیم زمانہ میں جو قومیں تباہ ہو چکی ہیں اُن کے انجام سے عبرت دلاتے ہیں، عام طور پر برہمن شراب یا کوئی نشہ آور چیز استعمال نہیں کرتے، وہ اپنی بت پرستی کو تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں (۳) تیسری جاتی کھتریوں کی ہے، یہ شراب کے عادی ہیں، لیکن دو تین پیالوں سے زیادہ اس لئے نہیں پیتے کہ کہیں بدمست نہ ہو جائیں، یہ برہمنوں کو اپنی لڑکیاں دیتے ہیں، لیکن برہمن اُن کو

(بقیہ حاشیہ ص ۱۵۸) ۱؎ عرب جغرافیہ داں اور سیاح اس کو کلکم کہتے ہیں، یہ کوکن کی بگڑی ہوئی عربی شکل ہے، ٹراونکور کوچین (کیرالہ) کا یہ قدیم بندرگاہ ہے، یہاں مشرق و مغرب سے جہاز آتے جاتے تھے، خرداذبہ نے

(٣) وبعد هما الجنس الثالث وهم
الكسترية، يشربون من الحمز
ثلاثة اقداح، فقط ولا يسرفون
فى شربها، مخافة ان يفارقوا
عقولهم، وهذا لطبقة يتزوجون
فى البراهمة والبراهمة لا تتزوج
فيهم (٤) وبعد هؤلاء الشودية
وهم الفلاحون واصحاب الزراعة
(٥) وبعد هم الفسية، وهم اصحاب
الصناعات والمهن (٦) ومنهم اسند اليه
وهم اصحاب اللحون وفى
نساءهم جمال مشهور (٧) ومنهم
البركة وهم سمر، اصحاب لهو و
لعب ومعارف وانواع من آلات
ومذاهب اكثر اهل الهند
اثنتان واربعون ملة: فمنهم
من يثبت الخالق (ر) والرسل و

(۴) چوتھی جاتی شودروں کی ہے یہ کسان
لوگ ہیں جو کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں
(۵) پانچویں جاتی ویشیوں ( ) کی ہے
یہ کاروباری اور اہل پیشہ قسم کے لوگ
ہوتے ہیں (۶) چھٹی جاتی سندالیہ یعنی
چنڈالیوں کی ہے، گانا بجانا اُن کا پیشہ
ہے، ان کی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں
(۷) ساتویں جاتی ڈوم ڈھاریوں کی
ہے، اُن کا رنگ گندمی ہوتا ہے یہ
لہو ولعب کے رسیا ہوتے ہیں گانے بجانے کے
تمام آلات اُن کے پاس رہتے ہیں،

ہندوستان کے مذاہب

ہندوستان میں
۴۲ مذہبی فرقے ہیں، بعض خدا اور انبیا
دونوں کو مانتے ہیں اور بعض خدا کے تو

(بقیہ حاشیہ ص ۱۵۹) کو کن کو ولبھ راے کی حکومت کا دارالسلطنت بتایا ہے، لیکن ادریسی اس بارے میں
خاموش ہے ۱۲ اس کے بارے میں جلد اول ص ۱۱ میں تفصیل آچکی ہے،

Marfat.com

منهم يثبت الله وينفي الرسل،
ومنهم من ينفي الكل، ومنهم
من يتوسط بالاحجار المنحوتة
ومنهم من يتوسط بالاحجار
المكدسة، يصب عليها الدهن
والشحم ويسجد لها ومنهم
من يعبد النار ويحرق نفسه
بها، ومنهم من يعبد الشمس
ويسجد لها ويعتقد انها
الخالقة المدبرة للعالم، و
منهم من يعبد الشجر، ومنهم
من يعبد الثعالبين يحوطونها
بحظائر ويطعمونها ارزاقا
مقدرة وهم يتوسلون
بها، ومنهم من لا يتعب
نفسه بعبادة شئ (ولا غيرها)
وينكر الكل، وسنذكر الامور
الهندية واحدا فواحدا بعد
هذا بعون الله وتسديده

قائل ہیں مگر سلسلۂ انبیاء کے منکر ہیں، اور
بعض بالکل ناستک ہیں یعنی خدا اور رسول
کسی کو نہیں مانتے، بعض اصنام کو خدا
کے تقرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اور بعض
تراشیدہ پتھروں یعنی پنڈوں پر گھی
اور چربی وغیرہ چڑھا کر سیس نوا کر اُن کو
وسیلۂ تقرب الٰہی بناتے ہیں،
اُن میں بعض اگنی پوجا کرتے ہیں، اور اس
سے اپنے نفس کو جلاتے اور تپاتے ہیں،
بعض سورج کی پوجا کرتے ہیں، اور اس
کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں، کہ وہ
عالم کا خالق اور مدبر ہے، اُن میں بعض درختوں
کی پوجا کرتے ہیں، اور بعض سانپوں، اور
اژدہوں کی، یہ سانپوں کو حفاظت سے
پالتے اور اُن کو کھلا پلا کر زندہ رکھتے ہیں،
اور ان کو خدا تک پہونچنے کا ذریعہ
بتاتے ہیں، بعض ایسے بھی ہیں، جو نہ تو
کسی مخلوق کی عبادت کرتے ہیں، اور
نہ خالق کی، بلکہ سب کا انکار کرتے ہیں،

Marfat.com

آگے ہم اور بہت سی باتیں اہلِ ہند کے
سلسلہ میں ذکر کریں گے،

.....واهل الهند والصين
كلهم لا ينكرون الخالق ويثبتونه
بحكمته وصنعته الازلية، و
لا يقولون بالرسل ولا بالكتب
وفي كل حال لا يفارقون العدل
والانصاف،

واهل الاقليم الاول كلهم
سمر او سود فاما اهل الهند
والسند والصين وكل من
احتضن منهم البحر فالوانهم

(سمر او سود)

.....والياقوت بأنواعه
لا يوجد الا بجزيرة سرندیب
وكذلك الدابة (التي في
بحر اليمن وبحر هركند المسماة

اہلِ ہند اور اہلِ چین عام طور پر
خدا کے خالق ہونے کے قائل ہیں، بلکہ
اس کو حکمت اور ازلیت سے بھی متصف
مانتے ہیں، لیکن رسولوں اور کتب سماوی
کے قائل نہیں ہیں، مگر اس کے باوجود
عدل وانصاف کا دامن کبھی نہیں چھوڑتے

اقلیم اوّل کے تمام باشندے گندمی
یا سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اسی طرح
ہندوستان، چین اور سندھ کے ساحلی
باشندوں کا رنگ یا تو گندمی ہوتا
ہے یا سیاہ،

یاقوت کی تمام قسمیں جزیرۂ لنکا کے
علاوہ کہیں اور نہیں پائی جائیں، اسی
طرح دریائی جانور یا بہ اسی سمندر میں
پایا جاتا ہے،

بالبابة لا توجد الا في هذا
البحر دون غيره .....

Marfat.com

الجزء السابع من الاقليم الثانی

ان المدائن التی فی هذا الجزء السابع من الاقليم الثانی هی کیه وکیزوار مابیل، وبند، وقصرقند وفیزبور والخور، وقنبلی ومنجابری والدیبل والنیرون والمنصورة ووندان واصقفه ودرک وماسورجان وقزدار وکیزکانان وقدیرا وبسمد والطویران و

اقلیم ثانی جزو سابع

۱۔ اقلیم ثانی کے ساتویں حصہ میں حسب ذیل شہر پڑتے ہیں،

(۱) کیہ[۱] (۲) کیزر[۲]، (۳) ارماہیل[۳] (۴) بند، (۵) قصرقند[۴]، (۶) فیزبور، (۷) الخور (۸) قنبلی، (۹) (۱۰) دیبل[۵]، (۱۱) نیرون (۱۲) منصوریہ[۶] (۱۳) روندان (۱۴) اصقفہ[۷]، (۱۵) درک[۸] (۱۶) ماسورجان (۱۷) قزدار[۹]، (۱۸) کیزکان[۱۰] (۱۹) قدیرا، (۲۰) وبسمد،

---

[۱] یہ سندھ کا ساحلی شہر ہے، [۲] یہ صوبہ مکران کا پایہ تخت تھا، [۳] اس کو دوسرے جغرافیہ نویس ارمن بیلہ بھی کہتے ہیں، یہ کسی زمانہ میں بڑے شہروں میں تھا، سمندر سے محض ½ ۱ میل کے فاصلہ پر ہے، یہ دیبل اور مکران کے بیچ میں پڑتا ہے

[۴] قصرقند اور بند دونوں مکران کے شہر تھے، [۵] اس کے بارے میں پوری تفصیل پہلے حصہ میں آچکی ہے اور کچھ تفصیل آگے آئے گی، [۶] اس کو مسلمانوں نے آباد کیا، اور ایک مدت تک سندھ کا پایہ تخت تھا، اس کو محمد بن قاسم کے لڑکے عمر نے حکم بن عوانہ والی سندھ کے حکم سے تعمیر کیا، اس علاقہ کا پرانا نام برہمن آباد تھا، محمد بن قاسم کے بعد اس علاقہ کے لوگوں نے بغاوت کر دی تھی مگر فاتح سندھ کے لڑکے نے دوبارہ اسے حاصل کیا، اسی فتح و نصرت کی خوشی میں اس شہر کا نام منصورہ رکھ دیا گیا، یہ موجودہ پاکستان ریاست خیرپور کا حصہ ہے، [۷] ایضاً [۸] یہ صوبہ طوران کا ایک شہر تھا، مگر بعد میں ایک چھوٹی سی ریاست کی حیثیت اختیار کر لی تھی، ابن حوقل نے اپنے نقشہ میں اس کا ذکر کیا ہے، [۱۰] اس کا اصلی نام کیکان تھا، جسے عربوں نے قیقان اور کیزکان کر دیا ہے، اب یہ علاقہ قلات کہلاتا ہے،

Marfat.com

الملتان والجند ور والسند ور والرود، وا تری و قالری وبثری ومسوام (وسد وسان وبانیه وما مهل وکنبایه وسوبا رہ و سندان وسیمور واساول و فلهرہ وراسک وشروسان وکوشه وکشن وسورہ ومنتھ ومحیاک ومالون وقالیرون وبلین،

(۲۱) الطویران[1] (۲۲) ملتان[2]، (۲۳) جندور (۲۴) سندور (۲۵) اور (۲۶) اتری (۲۷) قالری (۲۸) بشری، (۲۹) مسوام (۳۰) سدوسان، (۳۱) بانیہ[3] (۳۲) ماہل، (۳۳) کنبایہ[4]. (۳۴) سوپارہ (۳۵) سندان (۳۶) سیمور (۳۷) اساول (۳۸) فلہرہ، (۳۹) راسک (۴۰) شروسان (۴۱) کوشہ (۴۲) کشد (۴۳) سورہ (۴۴) منتھ (۴۵) محیاک (۴۶) مالون (۴۷) قالیرون (۴۸) بلین،

---

[1] سندھ اور مکران کے درمیان ایک چھوٹی سی ریاست تھی، جس کے دارالسلطنت کا نام بھی طوران تھا غالباً بعد میں اس کا دارالسلطنت قزدار ہوگیا، [2] اس کی تفصیل پہلے بھی آچکی ہے، اور آیندہ صفحات میں بھی کچھ تفصیل آئے گی، [3] اتری، قالری، سدوسان اور بانیہ وغیرہ سندھ کے شہر تھے

[4] یہ کنبایت کی عربی شکل ہے، یہ سوبہ گجرات کا ساحلی شہر ہے، یہ جگہ بید، ناریل، چاول اور شہر کے لئے مشہور تھی، یہاں کے بنے ہوئے جوتے ساری دنیا میں برآمد کئے جاتے تھے،

[5] یہ تینوں شہر سندھ کے علاقہ میں پڑتے ہیں سوبارہ اصل میں سوپارہ اور سیمور چیمور ہے، سوپارہ اور سندان سمندر ۱۵½ میل کے فاصلہ پر واقع تھے چیمور سے لنکا کا فاصلہ ۱۸۰ میل رہ جاتا ہے،

Marfat.com

ان مقامات کے جائے وقوع اور فاصلے کے بارے میں ادریسی کی رائے

پہلے حصہ میں ان مقامات کی تشریح کے سلسلہ میں ابن حوقل اصطخری اور مسعودی وغیرہ کے بیانات کا کچھ خلاصہ آچکا ہے، اور کچھ باتیں اوپر حاشیہ میں درج کر دی گئی ہیں، اب خود ادریسی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے، جہاں اس کے اور دوسرے جغرافیہ نویسوں کے بیان میں اختلاف ہوگا، حتی الامکان اس کی نشاندہی بھی کر دی جائے گی،

وفی بحر هند هذه الجزاء، جزیرة	بحر ہند کے اس حصہ میں جزیرہ
ثارة وجبل کسیر وعویر والدرور	ثارہ اور کسیر[1] وعویر درور کے پہاڑ
وجزیرة الدیبل وفیها مدینة	پڑتے ہیں اسی میں جزیرہ دیبل ہے اسی
کسکها، جزیرة اوبکین وجزیرة	حصہ میں کسکہار[2] شہر، جزیرہ اوبکین، جزیرہ
المید، جزیرة کولملی وجزیرة السندان	میدا[3] اور جزیرہ کولملی (ٹرا ونکور کوچین) ہے
وفی کل هذه الاقالیم	اوپر جن شہروں، صوبوں اور علاقوں
وعالم مختلفوا الادیان واللباس	کا ذکر ہوا ہے، ان میں مختلف قومیں
والعادات، وهانحن لکل ذلک	اور مختلف گروہ آباد ہیں جن کا دین

---

[1] یہ غالباً کیر تھر کی بگڑی ہوئی شکل ہے، جو سندھ کا مشہور پہاڑی سلسلہ ہے، یہی سلسلہ سندھ کو بلوچستان سے علیحدہ کرتا ہے [2] سندھ میں سکروارہ ایک ندی کا نام ہے، ممکن ہے اس نام کا کوئی شہر بھی ہو جس نے کسکہار کی شکل اختیار کر لی ہو،

[3] جزیرۂ میدا ممکن ہے جزیرۂ میدا سے مراد جزیرۂ منوارہ ہو جو کراچی سے تھوڑے فاصلہ پر بحر عرب میں واقع ہے، یا سندھ کی قدیم قوم میڈ کے علاقہ کو جزیرۂ میدا کہا گیا ہو عمران برمکی نے اس علاقہ میں ایک پل بنوایا تھا،

Marfat.com

واصفون وعند بما صح من
ذلک مخبرون، وباللہ التوفیق،

مذہب اور لباس وعادات مختلف ہیں
اُن کے بارے میں صحیح ذرائع سے جو
باتیں معلوم ہوئی ہیں ان کو ہم یہاں

بحر فارس (بحر عرب) کا
مشرقی حصہ

فنقول ان اوّل هذه
الجزء یاخذ من

اس اقلیم کا پہلا حصہ بحر فارس کے
مشرق سے شروع ہوتا ہے،

شرابی البحر الفارسی،

فاما جنوبه ففیه مدینة
الدیبل، ومدینة الدیبل کثیرة
النّاس، جدبة الارض قلیلة
الخصب، لیس بها شجر ولا نخل
وجبالها جرد وسهولها قشقة،
عدیمة النبات، واکثر بنیانهم
بالطّین والخشب، وانّما سکنها
أهلوها بحسب أنّها فرضة لبلاد
السند وغیرها، وتجارات اهلها
من وجوه شتی واسباب متفرقة
یتصرفون فیها

بحر فارس کے جنوب میں دیبل ہے،
یہ شہر آباد ضرور ہے، مگر یہاں کی زمین بنجر
اور بہت کم زرخیز ہے، نہ اُس میں درخت
اُگتے ہیں، نہ کھجور، اس کے پہاڑ بالکل
چٹیل اور میدان بالکل بے آب وگیاہ
ہیں، یہاں کے لوگ پختہ لکڑی اور
مٹی کے بناتے ہیں، یہاں کی آبادی
اس وجہ سے ہے کہ یہ سندھ اور دوسرے
مقامات کی بندرگاہ ہے، متعدد وجوہ
کی بنا پر یہاں کے لوگوں کی تجارتیں
قائم ہیں، اور ان کو مختلف قسم کے سامان
کے لین دین کا موقع ملتا ہے،

وایضًا ان مراکب العمانیین

یہاں عمان کے جہاز مختلف قسم کے

Marfat.com

تقصدها بأمتعتها وبضائعها، وقد ترد عليها مراكب الصين والهند بالثياب والامتاع الصينية والافاوية العطرية الهندية، فيشترون من ذلك جزافاً لانهم اهل يسار واموالهم كثيرة، فيمسكونها، حتى اذا سارت، المراكب عنهم وخلت السلع اخرجوا امتعتهم وباعوا وسفروا الى البلاد وقد ارضوا وتصرفوا فى اموالهم كيف شاءوا،

سامان اور ضروریات کی چیزیں لے کر آتے ہیں، چین اور ہندوستان کے جہاز کپڑا اور چینی مصنوعات اور ہندوستانی عطریات لیکر لنگر انداز ہوتے ہیں، یہاں کے باشندے چونکہ بڑے خوش حال اور دولت مند ہیں اس لئے پورے پورے جہاز کے سامان کو تخمینی قیمت لگاکر خرید لیتے اور ذخیرہ کرلیتے ہیں، جب یہ جہاز اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے جاتے ہیں، اور بازار سامان سے خالی ہوجاتے ہیں تو یہ اپنا سامان باہر نکالتے، اور من مانے طریقے سے فروخت کرتے ہیں، اُن کو باہر بھی لے کر جاتے ہیں اور ادھار بھی دیتے ہیں، غرض جس طرح چاہتے ہیں، وہ تصرف کرتے ہیں،

ل کا جائے وقوع

وبين الديبل وموقع نهر مهران الاعظم ستة اميال فى جهة المغرب منها،

دریائے سندھ جہاں گرتا ہے اس کے مغرب جانب چھ میل کے فاصلہ پر دیبل واقع ہے،

ن | ومن الديبل الى بنرون

دیبل سے ۳ مرحلہ یعنی ۳۶ میل پر

Marfat.com

(فی غربی مهران ثلث مراحل
وهی فی وسط الطریق الی المنصورة
وبها یجوز نهر مهران من جاء
من الدیبل یرید المنصورة،

والیرون مدینة لیست
بالکبیرة ولا بالکثیرة الاهل،
وعلیها حصن حصین واهلها،
میاسیر ولهم قلیل شجر ومنها
الی المنصورة ثلث مراحل
وبعض مرحلة،

منصورہ | والمنصورة مدینة کبیرة

بها ذراع من نهر مهران وبعد
عنها، وهی علی معظم مهران من
جانب الغربی،

دریائے سندھ کی دو شاخیں | ومهران یاتی من منبعة حتی
اذا وصل الی مدینة قالری التی
هی فی غربی النهر وبینها وبین
المنصورة مرحلة انقسم قسمین
وسار معظمة الی المنصورة

نیرون ہے، یہ شہر دیبل اور منصورہ کے
درمیان پڑتا ہے، جو شخص دیبل سے منصورہ
جانا چاہے گا، اسے نیرون ہی کے پاس
دریائے سندھ کو عبور کرنا پڑے گا،

نیرون کا نہ تو رقبہ ہی بڑا ہے، اور
نہ آبادی زیادہ ہے، اس میں ایک
بہت مضبوط قلعہ ہے، یہاں کے باشندے
بڑے خوش حال ہیں، درخت و نباتات
یہاں بہت کم ہیں، یہاں سے منصورہ کا فاصلہ
۳۶ میل سے کچھ زیادہ ہے،

منصورہ کو دریائے سندھ کی ایک
شاخ گھیرے ہوئے ہے، اور دریائے
سندھ جہاں سے مغرب کی جانب مڑتا ہے
وہی واقع ہے،

دریائے سندھ اپنے منبع سے قالری
تک ایک ہی رہتا ہے لیکن جب قالری
پہنچتا ہے، تو اس کی دو شاخیں (مغربی
و مشرقی) ہو گئی ہیں، قالری اس مغربی
شاخ پر واقع ہے اور منصورہ سے اس کا

Marfat.com

ومن الذراع الثانی منه اخذاً
مع الشمال الی ناحیة شروشان
ثم اخذ راجعاً فی جهة المغرب
الی ان یلتصق بصاحبه وهو
القسم الثانی من النهر وذلک
اسفل مدینة المنصورة
وعلی نحو اثنی عشر میلا منها
فیصیران واحداً ویمران منها
الی بیرون ثم الی البحر،

فاصلہ ۱۲ میل ہے، اس کی بڑی شاخ منصورہ
تک جاتی ہے، اور دوسری شاخ وہاں سے
شمال کی جانب شروسان کی طرف چلی جاتی
ہے)۔۔۔

الحموضة، ولهم فاكهة اخرىٰ تشبه الخوخ وتقارب في العلعم

یہ بہت ہی زیادہ ترش ہوتا ہے یہاں ایک پھل اور ہوتا ہے جس کا مزہ شفتالو کی طرح ہوتا ہے،

ومدينة المنصورة محدثة بناها المنصور (من بني العباس في صدر ولايته، فنسبت اليه وبناها الملك الملقب بالمنصور اربع مدن باربعة، طوالع وقد راعى في علمه (في ذلك) انها لا تخرب ابداً (واحد هذه البلاد الاربعة) بغداد في العراق، وهذه المنصورة في السند، والمهيصة على بحر الشام والرافقة بارض الجزيرة، والمنصورة مدينة كبيرة

منصورہ ایک نو آباد شہر ہے، جسے منصور عباسی نے اپنے ابتدائی زمانۂ خلافت میں آباد کیا تھا، اور اسی کے نام سے منسوب ہو گیا، اس نے چار طوالع میں چار شہر آباد کئے، اور اُن کے بارے میں اُسے یہ گمان تھا کہ یہ کبھی برباد نہ ہونگے، ان چاروں میں ایک بغداد عراق میں، منصورہ سندھ میں، مصیصہ، بحر شام کے کنارے اور رافقہ جزیرہ میں ہے، منصورہ کا رقبہ بھی بڑا ہے اور

لہ ادریسی کا یہ بیان صحیح نہیں ہے، اس کو منصور و منصورہ کے نام کی وجہ سے دھوکہ ہوا، اوپر ذکر آچکا ہے کہ اُس کو فاتح سندھ محمد بن قاسم کے لڑکے عمر نے والی سندھ حکم بن عوانہ کے حکم سے بنایا تھا۔ اور یہ فتح و نصرت کی خوشی میں آباد کیا گیا تھا، اس لئے اس کا نام منصورہ رکھا گیا۔

Marfat.com

فيها بشر كثير وتجار مياسير وأموال ماشية وزروع وحدائق وبساتين وبناءها باللبن والآجر والجص وهي فرجة المساكن ولاهلها نزاهات وأيام راحات والتجار بها كثيرون والأسواق قائمة والأرزاق دارة، وزيهم ولباس عامتهم زري العراقيين. وملوكهم يتشبهون بملوك الهند في لباس الطراز واسبال الشعور.

ودراهم فضة ونحاس ووزن الدراهم عندهم خمسة دراهم، وربما جلبت ليهم الدراهم الطاطرية فيتعاملون

آبادی بھی کثیر ہے، یہاں بڑے بڑے مالدار تاجر ہیں، یہاں کی عام دولت جانور کھیتی اور باغات ہیں، اُن کے مکانات کچی اور پکی اینٹوں اور چونے کے بنے ہوتے ہیں، شہر کشادہ ہے، اُن کے باشندوں کے لئے بہت سی تفریح گاہیں اور آرام کے اوقات ہیں، یہاں تاجر کثرت سے ہیں، بازار بہت آباد ہیں ضروریاتِ زندگی کثرت سے ملتی ہیں، یہاں عام لوگوں کی وضع قطع اور لباس عراقیوں کی طرح ہوتا ہے، (یہ عربوں کے اثر کی وجہ سے تھا) البتہ یہاں کے حکمراں ہندوستان کے راجاؤں کی طرح کرتے پہنتے اور جٹائیں رکھتے ہیں،

ان کے سکے یعنی دراہم چاندی کے بنتے ہیں، اُن کے ایک درہم کا وزن پانچ (عربی) دراہم کے برابر ہوتا ہے، اور کبھی کبھی طاطری دراہم بھی یہاں آجاتے ہیں، اور وہاں سے بھی خریدے

بھا۔

Marfat.com

فروخت اور لین دین کرتے ہیں،

ویصاد بھذہ المدینۃ جوت کثیر، واللحوم بھا رخیص، والفواکہ مجلوبۃ الیھا وبھا ایضاً فواکہ،

یہاں مچھلیاں بہت آتی ہیں اور گوشت بھی بہت سستا ہے، کچھ پھل یہاں بھی پیدا ہوتے ہیں، مگر زیادہ تر یہ باہر سے آتے ہیں،

واسم المنصورۃ بالھندیۃ بامیرمان،

ہندی زبان میں منصورہ کا نام بامیرمان ہے،

سندھ کے بعض اور شہروں کے نام یہ ہیں

وھی والد بیل والنیرون وبانیۃ وقالوی، واتری و سدوسان والجندود، و السندور ومنجابری وبسمد والملتان۔ کل ھذہ المدن

(۱) دیبل، (۲) نیرون، (۳) بانیہ (۴) قالری، (۵) اتری (۶) سدوسان (۷) چندور (۸) سندور (۹) منجابری (۱۰) بسمد ملتان ان تمام شہروں کا شمار سندھ میں ہوتا ہے،

فاما بانیۃ فھی مدینۃ صغیرۃ کثیرۃ النعم رخیصۃ الاسعار واھلھا اخلاط ولھم فاھۃ عیش وکثرۃ خصب علی انفسھم واکثرھم میاسیر،

بانیہ ایک چھوٹا سا شہر ہے، ہر طرح کا سامان زیست کثرت سے اور ارزاں ملتا ہے، یہاں کے باشندے مختلف رنگ و نسل کے ہیں، ان کو ہر طرح کا فراغت عیش اور زرخیزی حاصل ہے، ان کی اکثریت دولتمند ہے

Marfat.com

ومن هذه المدينة الى المنصورة، ثلث مراحل. (و منها الى مامهل ست مراحل

ومن الديبل الى هذه المدينة مرحلتان.

ومنها الى مامهل الى كنبايتة على البحر مفازة متصلة، لا عامر بها ولا انيس. وماؤها قليل. وليس لاحد بها سلوك لوحشة ارضها وبعد اقطارها،

ومدينة مامهل بين الهند والسند،

وفى اطراف هذه المفازة قوم يسمّون الميد[1]، والميد

بانیہ سے منصورہ کا فاصلہ چھتیس میل ہے،

اور بانیہ سے مامہل ۲۰ میل ہے، اور دیبل سے بانیہ چوبیس میل ہے،

بانیہ سے مامہل اور پھر مامہل سے کھنبایت تک سمندر کے کنارے صحرا کا ایک سلسلہ ہے، اس میں نہ کوئی آبادی ہے، اور نہ دور دور تک کسی انسان کا پتہ ہے، پانی کی شدید قلت ہے، اس کی وحشتناکی اور راستہ کی دشوار گذاری کی وجہ سے کوئی شخص اس سے گذرنے کی ہمت نہیں کرتا۔

مامہل | شہر مامہل ہندوستان اور سندھ کے درمیان ہے،

میڈ قوم | اس صحرا کے کناروں پر میڈ قوم کے لوگ آباد ہیں، یہ خانہ بدوش قسم

---

[1] میڈ اور جاٹ سندھ میں دو قدیم قومیں ہیں، میڈ وحشتناکی اور لوٹ مار میں مشہور تھے، اسی وجہ سے اپنی رہائش کے لئے انھوں نے صحرا کا قرب پسند کیا تھا۔

Marfat.com

رحالة ينتجعون الى اطراف هذه
المفازة وتتصل مراعيهم و
جولانهم الى ما مهل، وهم
قوم عددهم كثير وجمعهم
غزير ولهم ابل واغنام، و
قد ينتهون فى اكثر الاوقات فى
مسارحهم الى الرور على شط
نهر مهران، ورب ما زادوا
فوصلوا قرب حدود مكران،
والرور مدينة حسنة كثيرة
النّاس حفيلة كثيرة، الجمع
عامرة الاسواق نافقة التجارات
وهى حصينة عليها، سور ان
ويمر النهر بها من جهة المغرب
واهلها فى رفاهة وخصب عيش،
وهى فى قدر هانصاهى الملتان،

کی قوم ہے، جو روزی اور چارے کی تلاش
میں صحرا کے اردگرد چکر لگاتی رہتی ہے ان کی
چراگاہیں اور دور ماہل تک رہتی ہے،
ان کی تعداد بہت ہے اور آپس میں بڑا
گہرا اتحاد ہے، یہ اونٹ اور بکریاں پالتے
ہیں، اکثر اُن کی تگ و دو رور تک ہو جاتی
ہے، جو دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے،
کبھی اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ مکران
کے حدود میں داخل ہو جاتے ہیں،
رور[1] بہت ہی خوبصورت اور آباد شہر ہے،
یہاں کثرت سے میلے ٹھیلے ہوتے رہتے
ہیں، بازار بھرا رہتا ہے، اور تجارت کی
ایک نفع بخش منڈی ہے، یہ شہر ایک قلعہ
ہے، جس کے اردگرد دو شہر پناہیں بنی
ہوئی ہیں، اُن کے مغربی حصہ سے دریائے
سندھ بہتا ہے، یہاں کے لوگ نہایت
خوشحال اور فارغ البال ہیں، یہ اپنی
شان و شکوہ میں ملتان کا مقابلہ کرتا ہے،

---

[1] ہندوؤں اور مسلمانوں کے ابتدائی زمانہ تک سندھ کا سب سے مشہور اور آباد شہر تھا، جو دریائے سندھ

اتری اور بسمد

ومن الرور الی بسمد ثلث مراحل

وکذالک من الرور ایضا الی تری اربع مراحل،

رور سے بسمد کا فاصلہ ۳۶ میل ہے، اور رور سے اتری ۴۸ میل ہے،

ویتصل بمدینۃ اتری مدینۃ قالری وبینھما مرحلتان.

اتری سے قریب ہی قالری ہے دونوں میں دو مرحلہ کا فاصلہ ہے،

قالری

ومدینۃ قالری علی شط نھر مھران السمند فی غربیہ وھی مدینۃ حسنۃ حصنۃ، محاسنھا ظاھرۃ وخیراتھا وافرۃ ومتاجرھا رابحۃ،

قالری دریائے سندھ کے مغربی حصہ پر واقع ہے، یہ شہر بڑا حسین، اور محفوظ ہے، اس کے محاسن عیاں اور اس کی سیر چشمیاں بے شمار ہیں، تجارت کے لئے یہ بڑا نفع بخش مقام ہے،

وعلی قرب منھا بجھۃ الغرب ینقسم نھر مھران قسمین، فیمر معظمہ غربا حتی یصل ظھر المدینۃ المسماۃ بالمنصورۃ، وھی فی غربیۃ

قالری کے قریب ہی مغرب جانب سے دریائے سندھ دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے، اس کا پہلا بڑا حصہ مغرب سے گذر کر منصورہ کی پشت سے گذرتا چلا جاتا ہے، منصورہ بالکل اس کے مغرب

(بقیہ حاشیہ ص ۱۷۴) کے رُخ بدل دینے کی وجہ سے برباد ہو گیا، اب یہ روڑی کے نام سے دریائے سندھ کے کنارے ایک گاؤں رہ گیا ہے،

("تاریخ سندھ ص ۱۲)

Marfat.com

وينزل القسم الثانی مع الشمال
واكثرہٗ فی جهة المغرب ثم يميل
اخذاً فی جهة الشمال ثم فی
جهة الغرب الغرب حتی يتصل
بصاحبه اُسفل المنصورة
علی نحو اثنی عشر ميلاً

ومدينة قالری مدينة
متنحية عن الطريق و قاصدها
كثير لحسن معاملات اُهلها، و
منها الی المنصورة مرحلة كبيرة
يكون عددا ميالها اُربعين ميلاً
ومن قالوی الی مدينة شروشان
ثلث مراحل،

شروسان (یا سدوسان)

ومدينة شروسان جليلة
المقدار كثيرة العيون و الانهار
اُسعارها رخيصه ونعمها
موفورة والاهلها اكفاف مال

میں واقع ہے، اور دوسرا حصہ شمال
مغرب کی طرف مڑجاتا ہے، پھر یہاں
سے کچھ دور شمال کی طرف پھر مغرب کی
طرف اس کا رُخ ہوجاتا ہے، ۱۲ میل
تک دونوں حصے الگ الگ رہنے کے
بعد پھر منصورہ کے قریب یہ دونوں
مل کر ایک ہوجاتے ہیں،

قالری عام تجارتی راستہ سے ہٹا ہوا ہے
یہاں کے باشندوں کے حسن معاملہ کی وجہ
سے باہر سے کثرت سے لوگ آتے رہتے ہیں
اور منصورہ سے قالری کا فاصلہ ایک
بڑا مرحلہ یعنی تقریباً چالیس میل ہے،

قالری سے شروسان ۳۰ میل ہے،
اپنی آبادی اور رقبے کے لحاظ سے بڑا پر
شہر ہے، کثرت سے ندیاں اور چشمے ہیں،
ضروریات کی تمام چیزیں یہاں مل بھی

وتجارتهم حسنة والقاصد اليهم كثير والبضائع عندهم نافقة،

جاتی ہیں، اور ارزاں بھی، یہاں کے باشندے کھاتے پیتے ہیں، ان کا تجارتی کاروبار بھی اچھا ہے، یہاں باہر سے (تاجر و سیاح) لوگ آتے رہتے ہیں، یہاں کی مصنوعات اور پیداوار اچھی خاصی نفع بخش ہوتی ہے،

منجابری

ومنها الى مدينة منجابرى ثلث مراحل غربا، ومدينة منجابرى مدينة فى وطاء من الارض حسنة البناء بهيجة الارجاء ولها مزارع وبها جنات، وشرب اهلها من العيون والانهار، ومن هذه المدينة الى مدينة فيروز ست مراحل وكذلك من مدينة منجابرى الى الديبل موحلتان. والطريق من الديبل الى فيروز على منجابرى وبين فيروز ومنجابرى

شروسان سے منجابری ۳۶ میل مغرب میں ہے، منجابری کی سرزمین بڑی ہموار اور زرخیز ہے، اس کی عمارتیں خوبصورت اور اُس کے اطراف وجوانب بڑے خوش منظر ہیں، اس میں باغات بھی ہیں، اور کھیتی باڑی بھی، یہاں کے باشندے ندی یا چشمے کا پانی پیتے ہیں، یہاں سے فیروز پور ۲۰ میل ہے اور اسی طرح یہاں سے دیبل کا فاصلہ ۲۴ میل ہے، اور دیبل سے فیروز پور کا راستہ منجابری کے اوپری حصے سے جاتا ہے

فیروز پور اور منجابری کے درمیان

مدينة تسمى الخور وهى مدينة صغيرة عامرة،

فیز پور | واما مدينة فيربور فمدينة عامرة بالناس والتجار واهلها اصحاب اموال، وفيهم حسن معاملة وسلامة واجتناب الريب وفى ذاتهم اعفاء نبلاً ومدينة فيربور من بلاد مكران

مکران کے شہر و قصبات | ومن مدنها ايضاً كيزو ودرك وراسك، وهى مدينة الخروج، ومدينة بِه وبند، و قصر قند، واصقفه وفلفهره ومشكى، والتيز، والبلبن وهذه كلّها من مدن مكوان، وَهى بلاد مُتّصِلَة ونواح واسعة عريضة والغالب عليها، المفاوز والقحط، وَالضيق،

شہر خور ہے، یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے مگر آباد ہے،

فیز پور عام لوگوں اور تاجروں سے آباد ہے، عام طور پر یہاں کے لوگ دولت مند ہیں، ان میں سلامت روی بھی ہے، اور خوش معاملگی بھی، یہ شکوک اور شبہات سے دور رہتے ہیں، اور پاکبازی اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے، یوں سیاسی حیثیت سے فیز پور کا شمار صوبہ مکران میں ہوتا ہے،

مکران کے شہروں میں کیزر، درک راسک، اس کا شمار خروج کے شہروں میں ہوتا ہے، بہ، قصر قند، اصقفہ، فلفہرہ مشکی تیز، بلبن، یہ تمام شہر و قصبات، صوبہ مکران کے حدود میں ہیں، ایک دوسرے سے قریب قریب ہیں، یہ خطہ نہایت وسیع و عریض ہے، مگر اس کا بیشتر حصہ صحرا ہے جس کی وجہ سے قحط، اور تنگ دستی کا دور دورہ رہتا ہے،

Marfat.com

کیز[1] واکبر مدن منها مدینة کیز، وهی تقارب الملتان فی مقدارها، وبها نخیل کثیر ومزارع متصلة واسعاد مؤافقة وتجارات کثیرة،

مکران کا سب سے بڑا شہر کیز ہے یہ اپنی وسعت وآبادی کے اعتبار سے ملتان کے برابر ہے، یہاں کھجور کی پیداوار کثرت سے ہوتی ہے اور دور تک زرخیز زمینوں کا سلسلہ چلا گیا ہے، اشیاء کی قیمت مناسب اور تجارت کی گرم بازاری ہے،

تیز وتقربها فی جهة المغرب مدینة التیز والتیز علی البحر، مدینة صغیرة مشهورة عامرة تقصدها، مراکب فارس ولیسا فوالیها من مدینة عمان، ومن جزیرة کیش فی وسط بحر فارس الیها نحو مجری وافر، ومن التیز الی کیز نحو من خمس مراحل، ومن کیز الی فیربون مرحلتان کبیرتان،

کیز سے قریب ہی پچھم جانب تیز ہے، یہ سمندر کے کنارے آباد ہے، یہ چھوٹا مگر آباد شہر ہے، یہاں ایرانی جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، اور یہاں عمان اور جزیرہ کیش سے جو بحر فارس کے وسط میں واقع ہے لوگ سفر کرکے آتے ہیں، تیز سے کیز کا فاصلہ ۴۰ میل ہے، اور کیز سے فیربون دو بڑے مرحلے پر واقع ہے،

وبین مدینة کیز وارماییل اقلیمان متجاوران یُسمّی احدهما

کیز اور ارمن بیلہ (ارمابیل) کے درمیان دو ملی ہوئی ریاستیں ہیں[3]، ایک کا نام

---

[1] اس وقت یہ صوبہ مکران کا دارالسلطنت تھا، [2] اس وقت مشہور بندرگاہ تھا [3] ادریسی نے لفظ اقلیم کبیر

الرّاهون والآخر كلوان، فامّا
كلوان فهي من مكران وتنضم
الى اعمالها، والاقليم الثاني
المسمى بالراهون من حدّ
المنصورة، وهذا ان الاقليمان
بهما زروع كثيرة ومكاسب
جليلة وثمارهما قليلة وانّما
عمدة اهلها على المواشي
من الابقار والاغنام،

ارماييل | ومن اراد النهوض من
فيروز الى ارض مكران، فطريقه
على كيز، ومن مدينة كيز الى
مدينة ارماييل من مكران
مرحلتان،

وهي مدينة على قدر فيروز
او نحوها وبها عمارات وحدائق
ومتنزهات، واهلها مياسير

راہون اور دوسرے کا نام کلوان ہے کلوان
مکران میں پڑتا ہے، اور اس کا ایک پرگنہ ہے،
اور راہون منصورہ کے حدود میں ہے ان دونوں
ریاستوں میں زراعت کی کثرت اور ذرائع
معاش کی بہتات ہے، البتہ یہاں پھل کم
پیدا ہوتے ہیں، یہاں کی بیشتر آبادی کا
مدارِ حیات بکریوں اور گایوں کے اوپر ہے

جو شخص فیروز پور (پنج گور) سے مکران
جانا چاہے گا، اس کو راستہ میں کیز ملے گا
اور کیز سے ارماییل ۲۴ میل ہے،

ارماییل اپنی حیثیت میں فیروز پور کے
قریب قریب برابر ہے یہاں بھی عمارتیں
باغات اور تفریح گاہیں ہیں، یہاں کے

(بقیہ حاشیہ ص ۱۷۹) کیا ہے جس کا عام مفہوم ملک ہے مگر یہاں مراد قصبات اور ریاست کے ہیں، اور یاقوت
کے بیانات سے پتہ چلتا ہے، کہ اقلیم کا لفظ ان تمام مفہومات میں بولا جاتا ہے،

Marfat.com

قنبلی | ومن مدينة ارمابيل الى مدينة قنبلى وحلتان، و مدينة قنبلى تقابل ارمابيل فى العدد وحسن المبانى و كثرة العمارات واتساع الاحوال والمال، وبين قنبلى والبحر نحو ميل ونصف ميل وارمابيل وقنبلى مكانهما بين الدّيبل ومكران،

قنبلی ارمابیل سے قنبلی ۲۴ میل دور واقع ہی، قنبلی بھی اپنی قدر و منزلت عمارتوں کی خوبصورتی، آبادی کی کثرت، خوشحالی اور دولت مندی کے اعتبار سے ارمابیل ہی کی طرح ہے، قنبلی اور سمندر کے درمیان محض ½ میل کا فاصلہ ہے اور قنبلی اور ارمابیل دونوں کا جائے وقوع دیبل اور مکران کے بیچ میں ہے،

ودک | ومن مدينة فيربونا الى ودك ثلث مراحل وودك مدينة جليلة كبيرة عامرة وبها تجارات كثيرة وبضائع نافقة واقاليم متصلة، و شرب اهلها من عيون و آبار، وفى جهة المغرب مائلاً مع الجنوب جبل كبير منيع وسمى الجبل الملح (و انما سمى بذلك لان اكثر

پنچ گور (فیربون) سے ودک ۳ منزل ہی ودک بہت ہی شاندار عظیم اور آباد شہر ہی تجارت کی گرم بازاری ہے، مصنوعات اور سامان تجارت اچھے داموں پر فروخت ہو جاتے ہیں، آبادیاں ایک دوسرے سے ملی جلی ہیں، یہاں کے لوگ چشموں اور کنوؤں کا پانی پیتے ہیں، اس کے جنوب مغرب میں ایک بہت بڑا اور دشوار گذار پہاڑ ہے، جس کو "الجبل الملح" نمک کا پہاڑ کہتے ہیں، اس کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہی

Marfat.com

مياهه ملحة، وبه عمارات و
وقرى،

راسک | ومن دوک الى راسک ثلاث مراحل. ومدينة راسک اهلها
خوارج ولها اقليمان يدعى احدهما
الخروج والثانى يدعى كيزكانان
وبهذه المدينة وَاقاليمها
قَصَبَ السكر كثير وَالفانيذ
يُعمَل بِهَا كثيرٌ ويُجهَّز بِهِ
مِنهَا الى سائر الآفاق،

ملكان اور قصران | وقد يُعمَل بناحية ماسكان
ايضًا سكر كثير وفانيذ وكذلك
اقليم قصران يزرع به قصب
السكر كثيرًا فيحمل مِنهُ السكر و
وَالفانيذ كثيرًا شرقًا وغربًا

کہ اس کا یعنی اس کے چشموں کا پانی
زیادہ تر کھاری ہوتا ہے، اس کے دامن
میں بہت سی عمارتیں اور دیہات ہیں،

درک سے راسک ۳۶ میل ہے،
راسک کے باشندے خارجی ہیں، اس کے
دو حصے ہیں، ایک کو خروج[1] اور دوسرے
کو کیزکانان[2]، یہاں اور اس کے ملحقہ
اور متعلقہ علاقوں میں گنے کی پیداوار
کثرت سے ہوتی ہے، اور زیادہ تر اس سے
شکر اور مصری تیار کر کے ساری دنیا میں
بھیجی جاتی ہے،

اسی طرح ملکان اور قصران کے علاقوں
میں بھی گنا کثرت سے پیدا ہوتا ہے، اور
اس کی مصری بنا کر ساری دنیا میں بھیجی جاتی
ہے، یہ دونوں مقامات طوران سے ملے ہوئے
ہیں، یہاں کی عام آبادی بھی خارجی المسلک

---

[1] دوسرے جغرافیہ نویسوں نے راسک کو ریاست خروج کا صدر مقام بتایا ہے، لیکن ادریسی نے اسے خروج اور
کیزکانان دونوں کا صدر مقام بتایا ہے، ممکن ہے کہ ادریسی کے زمانہ میں سیاسی تبدیلی ہو گئی ہو، [2] کیزکانان
کا ذکر اوپر آچکا ہے کہ یہ موجودہ قلات ہے، عام عرب جغرافیہ نویسوں نے اسے صوبہ طوران کا دارالسلطنت بتایا ہے،

Marfat.com

وقصران وما سکان یجاورهان الطویران وعامة اهلها والغالب علیها الشراة،

وہ اور انہی کی یہاں حکومت بھی ہے،

مشکی

ویتصل بنواحی مکران مدینة مشکی وهی عامرة بالناس وفی اهلها (منعة وشدة باس) وبها نخل وزروع وابل وجمال من الفواکهة الصردیة،

مکران کے نواحی میں مشکی ہے، یہ شہر بھی آباد اور پررونق ہے، یہاں کے لوگ بڑے بہادر اور جنگ جو ہیں، یہاں کھجور، غلہ، اونٹ اور تمام سرد میوے پیدا ہوتے ہیں،

مکران کی زبان

ولسان اهل مکران فارسی ومکرانی، وبهما یتکلمون ولباس عامتهم القراطق. ولباس التجار والجلة منهم القمص المکممة والاردیة ویتعممون بالفوط والمناديل المصفحة بالذهب مثل زی تجار اهل العراق و فارس،

مکران کی زبان فارسی اور مکرانی دونوں ہے، یہاں کے لوگ عام بول چال میں ان دونوں زبانوں کا استعمال کرتے ہیں، عام لوگ یہاں بے آستین کے کرتے استعمال کرتے ہیں، لیکن تاجر اور ممتاز لوگ ڈھیلے آستین دار کرتے اور چادریں استعمال کرتے ہیں، سر پر کامدار لنگی یا رومال کا صافہ ہوتا ہے، اُن کا لباس اہلِ عراق اور اہلِ ایران سے ملتا جلتا

(بقیہ حاشیہ ص ۱۸۲) مگر ادریسی کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ راسک کے ماتحت تھا،

Marfat.com

ہوتا ہے، (یہ ان دونوں ملکون کی تہذیب کا اثر تھا،)

ومن بلاد مکوان مدینۃ فلفھرۃ واصقفہ وبند وقصر قند وھذہ البلاد کلّھا بلاد تتقارب فی القدر وتشتبہ احوال اھلھا وبھا تجارات وعمارات ومقاصد رائجۃ،

مکران کے شہروں میں فلہرہ (پھلان پورہ) اصقفہ، بند، اور قصر قند وغیرہ ہیں یہ شہر اپنی عمارات، اور باشندوں کی معاشرتی خصوصیات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، ان تمام جگہوں میں تجارت کی گرم بازاری بھی ہے، اور عمارتیں بھی ہیں، اور نفع اندوزی کے مواقع بھی ہیں،

ان کا فاصلہ

ومن فلفھرۃ الی راسک مرحلتان ومن فلفھرۃ الی اصقفہ مرحلتان ومن اصقفہ الی بند مرحلۃ غربا ومن اصقفہ الی درک ثلاث مراحل، ومن بند الی قصر قند مرحلۃ، ومن قصر قند الی کیسہ أربع مراحل،

فلہرہ سے راسک بھی ۲۴ میل ہے، اور اصقفہ بھی ۲۴ میل ہے، اور اصقفہ سے بند مغرب جانب ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے، اور اصقفہ سے درک کا فاصلہ ۳۶ میل ہے، اور بند سے قصر قند ۱۲ میل ہے، اور قصر قند سے کیسہ ۴۸ میل ہے،

منصورہ، طوران، اور فرح کا فاصلہ

ومن

منصورہ سے طوران کا فاصلہ تقریباً

Marfat.com

المنصورة الی مدینة طویران نحو خمس عشرة مرحلة، والطویران مدینة مجاورة للفهرج من بلاد کیمان،

۱۸۰ میل ہے، اور طوران فہرج سے ملا ہوا ہے، جس کا شمار مکران کے شہروں میں ہوتا ہے،

طوران | وطویران واد، فیه مزارع وعمارات وقصبة تسمی طویران منسوبة الی الوادی. وهی مدینة حصینة لها فرج و متنزهات وزراعات متصلة،

طوران ایک وادی ہے جہاں کھیتی باڑی ہوتی ہے، اور عمارتیں بھی ہیں، اور قصبہ طوران کا یہ نام اس وادی کی نسبت سے ہے، یہاں بڑا محفوظ اور مضبوط شہر ہے، اس کی سرحدیں بھی بنی ہوئی ہیں، اور یہاں بہت سی تفریح گاہیں بھی ہیں، یہاں قابل زراعت زمین کا ایک ملا جلا سلسلہ ہے،

۱؎ سندھ کا اطلاق یوں تو اس پورے علاقے پر ہوتا تھا جس کے ایک طرف بحر ہند، دوسری طرف کشمیر، تیسری طرف ہندوستان یعنی پنجاب اور راجپوتانہ کا علاقہ ہے لیکن یہاں مختلف اوقات میں مختلف خود مختار ریاستیں بنتی اور ٹوٹتی رہیں، عرب مورخین جب سندھ اور ہند کا لفظ بولتے ہیں، تو سندھ سے ان کی مراد ہندوستان کے پورے جنوب مغرب کا علاقہ ہوتا ہے، سندھ میں جو خود مختار ریاستیں قائم ہوئیں ان کی تعداد کبھی چھ اور کبھی آٹھ رہی، انہی میں طوران، مکران، تشکی، ملتان، خروج اور منصورہ وغیرہ کا شمار ہوتا ہے،

۲؎ کتاب میں بہت سی جگہوں پر وبها عمارت کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں کی آبادی خانہ بدوش قسم کی نہیں ہے، بلکہ ان کے رہائشی مکانات ہیں،

Marfat.com

قزوار[1]

ومنها الی قزدار اربع مراحل
وھی مدینۃ عامرۃ کبیرۃ صالحۃ
القدر، بھا اسواق وتجارات
واحوال حسنۃ ولھا اقالیم
وقری عامرۃ،

طوران سے قزدار کا فاصلہ ۴۰ میل ہے،
یہ بھی بہت وسیع پر عظمت اور آباد شہر ہے،
یہاں بازار اور منڈیاں بھی ہیں، اور تجارت
کی ہماہمی بھی، معاشی حالت بھی بہتر ہے،
اس کے ماتحت متعدد آباد دیہات،
قصبات اور شہر ہیں،

کیز کانان

وبغربیھا مدینۃ کیز کانان
وبھا ینزل والی الطویران، و
ومدینۃ کیز کانان، متحضرۃ
کثیرۃ الناس رخیصۃ الاسعار
وبھا بساتین وحدائق واعناب
وفواکھہ، ولا نخل بھا

قزدار کے بالکل مغرب میں کیز کانان
ہے، یہاں طوران کے حاکم کے پڑاؤ
اکثر پڑتے رہتے ہیں، بڑا متمدن اور
آباد شہر ہے، چیزیں بہت ارزاں ہیں
مختلف پھلوں کے باغات ہیں، میوے
اور انگور بھی پیدا ہوتے ہیں، یہاں
کھجور کی پیداوار نہیں ہوتی،

ومن مدینۃ الطویران الی
مدینۃ مستنجہ فی وسط المفازۃ

طوران سے مستنج ٹھیک بیچ صحرا میں ۳۶
میل پر واقع ہے، یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے،

---

[1] قزدار ایک مدت تک ریاست طوران کا صدر مقام تھا، بعد میں اس نے ایک مستقل ریاست کی حیثیت اختیار کر لی، اور اس کا صدر مقام کیز کانان ہو گیا، اور طوران کا صدر مقام شہر طوران ہو گیا،

Marfat.com

ثلث مراحل وهی مدینة صغیرة قلیلة الفواکه کثیرة نتائج الابل والاغنام،

پھل کی پیداوار بہت کم ہوتی ہے، البتہ اونٹ اور بکریوں کی بہتات ہے،

ملتان

ومنها الی مدینة الملتان فی آخر بلاد السند عشر مراحل ومدینة الملتان مجاورة لبلاد الهند (وهی مدینة نحو المنصورة فی الکبر وبعض النّاس یجعلها من بلاد الهند وتسمی فرج بیت الذهب،

مستنج سے ملتان جو سندھ کا آخری شہر ہے، دس مرحلہ یعنی ۱۲۰ میل دور ہے، ملتان بالکل ہندوستان کی سرحد پر واقع ہے، ملتان اپنی وسعت میں قریب قریب منصورہ کے برابر ہے، بعض لوگ اُسے سندھ کے بجائے ہندوستان کا علاقہ کہتے ہیں، اس کو عام طور پر سونے کی سرحد یا سونے کا دروازہ کہتے ہیں،

ملتان کا بت

وبها صنم یعظمه اهل الهند ویحجون الیه من اُقاصی بلادهم ویتصدقون باموال جمة (وجلی کثیر وطیب وشیء یقصر الوصف عنه تعظیما لهٗ وَاجلالًا وَلَهٗ خدام وعباد یاوُن الیه وینفقون ویلبسون

یہاں ایک بہت بڑا بت ہے جس کی اہل سندھ وہند بڑی تعظیم کرتے ہیں، اور اس کی یاترا کے لئے دور دور سے یاتری آتے ہیں، اور بڑی بڑی قیمتی چیزیں اس پر چڑھاجاتے ہیں، مثلاً زیورات، عود اور بہت سی قیمتی اشیاء جن کا بیان ممکن نہیں ہے، اس مندر کے پنڈتوں اور مجاوروں کا خرچ

Marfat.com

من ماله المتصدّق به عليه،
وسمّيت الملتان باسم الصنم

انہی چڑھاؤں سے چلتا ہے،
اس بُت ہی کے نام پر اس مقام
کا نام ملتان پڑا ہے، (یعنی اس کی
اصلیت مولا استھان ہے)

بت کی ہیئت

والصّنم على صورة الانسان
مربع على كرسي من جصّ وآجر
وقد البس جميع جسده جلد يشبه
السختيان احمر الا يبين من جسده شيء الّا
عيناه فمنهم من يزعم ان
بدنه من خشب ومنهم من
يدفع ذلك القول عنه وينكره
(غير انّه لا يترك بدنه) يكشفوا
وعيناه جوهرتان، وعلى راسه
اكليل من ذهب، وصع والصّنم
قد تربع ومد ذراعيه على
ركبتيه (كانه) يحسب اربعة
وهو معظم عندهم جدًا،

یہ مورتی ایک انسان کی صورت میں ایک
چوکور چونے اور پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی
کرسی پر رکھی ہوئی ہے، اور اس کے
پورے جسم پر ایک سُرخ جھول اس طرح
ڈال دی گئی ہے کہ بجز دونوں آنکھوں کے
بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا، بعض لوگ
کہتے ہیں، کہ یہ بُت لکڑی کا بنا ہوا ہے،
اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ لکڑی سے
نہیں، بلکہ کسی اور چیز سے بنایا گیا ہے،
(چونکہ اس کا بدن دکھائی نہیں دیتا اسلئے
اس کے بارے میں کوئی قطعی بات نہیں
کہی جا سکتی،) اس کی دونوں آنکھیں
جواہرات کی بنی ہوئی ہیں، اور اس کے
سر پر ایک مرصع تاج رکھا ہوا ہے،

Marfat.com

چار زانو بیٹھی مایو بیٹھا دکھائی دیتا ہے، اور دونوں ہاتھ دونوں زانوں پر دھرے ہوئے نظر آتے ہیں،

وبيت هذا الصنم في وسط الملتان وباعلى سوق فيها وهي قبة عظيمة مزخرفة منمقة قد اتقن بنيانها وشيدت عمدها ولونت صنعها واوثقت ابوابها والصنم فيها،

اس کا مندر بالکل بیچ شہر اور بازار کے سب سے آباد حصے میں واقع ہے، اس مندر کا قبہ بڑا ہی شاندار، مزین اور پر شکوہ ہے، اس کے اوپر نہایت ہی نفیس اور اعلیٰ درجہ کا کام بنا ہوا ہے، اس کی بنیادیں نہایت ہی مضبوط اور ستون نہایت ہی پختہ اور عمدہ ہوتے ہیں، اس کے اوپر خوش رنگ نقش و نگار بنے ہوئے ہیں، دروازے بھی بڑے نفیس لگے ہوئے ہیں، اس مندر کے درمیان میں یہ بت رکھا ہوا ہے،

وحول القبة بيوت مبنية ليسكنها خدام هذا الصنم و من يتكفف عليه،

اس مندر کے چاروں طرف بہت سے مکانات بنے ہوئے ہیں، جن میں اس کے پنڈے پجاری اور سندھیا کرنے والے باہر کے زائرین رہتے ہیں،

وليس (بالملتان من الهند

(اس وقت پانچویں صدی میں) ملتان

والسند) قوم یعبدون الاوثان
الا هؤلاء الذین فی هذا القصر
مع هذا الصنم وغیر ذلک من
اهل الهند والسند۔ وانما
یحجون الیه تعظیما له ولما
عاینوه من امره ۔ وذلک ان
ملوک الهند المجاورون للملتان
اذا قصدوا الیها واراد واخربها
وانتزع هذا الصنم منها تبادر
خدامه فاخفوا الصنم و
اظهروا کسرہ واحراقه
فیرجع القاصدون الیها
عن خربها ولولا ذلک لخربت
الملتان فیقول المضلون
بهذا الصنم انه نصرة الله
فی هذا المکان ۔ فیعظمونه
تعظیما کثیرا،

میں ان پنڈتوں اور پجاریوں اور بعض
اور ہندیوں اور سندھیوں کے علاوہ
کوئی گروہ ایسا نہیں ہے، جو اس
بت کی پوجا کرے، البتہ بعض لوگ اس
کے بعض مشہور کردہ عجائبات کا مشاہدہ
کرنے اور اس کا چکر لگانے آتے ہیں،
انہی عجائبات میں ایک یہ ہے کہ جب
ہندوستان کے راجے مہاراجے ملتان
پر حملہ کرنے اور اس کو تباہ و برباد کرنے
اور اس بت کو اٹھا لے جانے کی کوشش
کرتے ہیں تو مندر کے پجاری اسے چھپا
دیتے ہیں، اور پھر شور کرتے ہیں کہ اگر
اس پر حملہ کیا گیا تو ہم اس بت کو ٹکڑے
ٹکڑے کر کے جلا دیں گے، اس شور و
شغب سے ڈر کر حملہ آور واپس چلے
جاتے ہیں، اور حملہ سے باز رہتے ہیں،
اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ملتان کب کا تباہ
ہو چکا ہوتا، پجاریوں نے لوگوں کو گمراہ
کرنے اور اُن سے پیسہ اینٹھنے کے لئے

Marfat.com

بھی مشہور کر رکھا ہے، کہ یہ بت جہاں رکھا
ہوا ہے، وہ نصرت خداوندی کی خاص
جگہ ہے، چنانچہ اس بنا پر عام لوگ اس
کا غایت درجہ احترام کرتے ہیں،

ولا یعرف من صنع هذا الصنم ولا یجدون لصنعه اولا (وهو غریب)

یہ علم نہ ہو سکا کہ اس بت کا آذر کون ہے، اور یہ کس زمانہ میں بنا ہے،

والملتان مدینة کبیرة عامرة علیها حصن منیع ولها اربعة ابواب. وبخارجها خندق محفور، ونعمها کثیرة واسعارها رخیصة ولاهلها اموال طائلة،

ملتان بڑا شاندار وسیع اور آباد شہر ہے، یہاں ایک ناقابل فتح قلعہ ہے جس کے چار دروازے ہیں، اور چاروں طرف گہری خندقیں ہیں، یہاں ہر طرح کی ضروریات زندگی کثرت سے اور ارزاں ملتی ہیں، یہاں کے باشندے عام طور پر دولتمند ہیں،

وانما سمیت الملتان (فوج بیت الذهب) لان محمد بن یوسف[1] اخا الحجاج، اصاب بها

ملتان کا نام سونے کی سرا اس لئے پڑ گیا، کہ حجاج کے بھائی محمد بن یوسف نے یہاں چالیس بھار سونا پایا تھا،

---

[1] یہ محمد بن قاسم فاتح سندھ کا دوسرا نام ہے، عام مورخین نے اس کے باپ کا نام قاسم لکھا ہے، اس لحاظ سے یہ حجاج کا چچا زاد بھائی ہوا لیکن ادریسی کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حجاج کا چچا زاد نہیں بلکہ سگا بھائی تھا،

Marfat.com

اربعین بهار ذهب والبهار ثلث مائة وثلثة وثلثون منا وكلها في بيت، فسميت بذلك فرج الذهب. (والفرج الثغر)

وللملتان نهر صغير عليه ارجاء ومزارع ويصب في نهر مهران السند؛

جندور | ومنها الى جندور ۵ هي قصور مجتمعة، ميل ۵ نصف. وهذه القصور محكمة البناء شاهقة الزوايا وتحتها

والوالي ينزلها في اياه الربيع وفي اياه فرحه وحكى الحوقلي

ایک پھار سونا ۳۳۳ من کا ہوتا ہے یہ تمام سونا ایک گھر میں ملا تھا، اس لئے اس کا نام فرج بیت الذہب پڑ گیا،

ملتان میں ایک چھوٹی سی ندی ہے جس کے اوپر بہت سی پن چکیاں لگی ہوئی ہیں، اس کے کنارے بہت سے قابل زراعت کھیت ہیں، یہ ندی دریائے سندھ میں گرتی ہے،

ملتان سے ۱½ میل کے فاصلہ پر جندور ہے، جو محلات کا مجموعہ ہے یہ محلات نہایت ہی مضبوط اور عالیشان ہیں، اور اُن کے درمیان میٹھے پانی کے بہت سے سوتے ہیں،

ملتان کا والی گرمی اور سردی فرصت کا زمانہ یہیں بسر کرتا ہے، حوقل[1] کا بیان ہے کہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۹۱) لیکن عام مورخین ہی کا بیان زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے، محمد بن قاسم نے اسے ۹۲ھ میں فتح کیا تھا،

[1] غالباً اس سے مراد ابن حوقل ہے،

Marfat.com

ان والی هذه المدینة کان علی عهده یرکب من هذه القصور الی الملتان فی یوم کل جمعة علی فیل له سیرة متوارثة عن ابائه،

اس کے عہد میں ملتان کا والی ہر جمعہ کو ہاتھی پر سوار ہو کر ملتان جایا کرتا ہے یہ والی اپنے آبا و اجداد کی خصوصیات حامل ہے،

والغالب علی اهل الملتان انهم مسلمون والحکم فیها للاسلام. ورئیسهم مسلم،

ملتان میں مسلمانوں کی غالب آبادی ہے اور اسلامی احکام جاری ہیں، اور حاکم بھی مسلمان ہے،

وبجهة الجنوب من مدینة الملتان الی مدینة السندان ثلثة ایام. وهی مدینة عامرة جامعة للخیرات، مشهورة البرکات. وبها تجار و ناس نظاف. ولباسهم الثیاب المحکمة وزیهم حسن ومعایشهم خصبة ویقال انها من بلاد الهند،

ملتان سے جنوب میں سندان ہے جس کی مسافت یہاں سے تین دن کی ہے، بڑا آباد اور خیر و برکت کے لئے مشہور شہر ہے، یہاں کے تاجر اور عام لوگ نہایت ہی صاف ستھرے رہتے ہیں اور ان کا لباس خارجیوں سے ملتا جلتا ہوتا ہے، اُن کی ظاہری ہیئت بڑی عمدہ اور معاشی اعتبار سے بڑے خوشحال ہیں، بعض لوگ اس کو (سندھ کے بجائے) ہندوستان کا حصہ بتاتے ہیں،

ولیسی کے زمانہ میں سندھ میں سومرہ خاندان کی حکومت تھی،

وهی علی ضفة نهر عذب
یمد نهر مهران ویفرغ فیه
قبل ان یتصل بسمد، وبعدا
الملتان،

یہ شہر ایک میٹھے پانی والی ندی کے کنارے
آباد ہے، یہ ندی دریائے سندھ سے نکلی ہے
اور پھر ملتان سے آگے جا کر سمد سے پہلے اس
میں گر جاتی ہے،

ومن مدینة الملتان الی
جهة الشمال برية متصلة بشرقی

ملتان کے شمال میں ایک سلسلۂ صحرا ہے
جو مشرقی ایران تک چلا جاتا ہے،

بدھ قوم | ومنها ایضا الی حد المنصورة

ملتان اور منصورہ کے درمیان ایک
خانہ بدوش قوم آباد ہے، جو اپنے کو "بدھ"

قوم رحالة یسمون البدهة و
هم قبائل وبشر کثیر متفرقون
متقبلون ما بین حد ودالطویران
ومکران والملتان ومدن المنصورة
وهو کالبادیة من البربر لهم
احصاص وآجام یاوون الیها
وبطائح میاه یعیشون فیها و
هی فی غربی نهر مهران،

کہتے ہیں، یہ متفرق قبائل اور کثیر اشخاص
ہیں، جو طوران، مکران، ملتان اور منصورہ
کے شہروں کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں،
اور انہی کے درمیان اُن کی آمد و رفت
رہتی ہے، یہ بالکل بربری بدوؤں کے
مانند ہوتے ہیں، یہ نرکل وغیرہ کی بنی
ہوئی سرکیوں اور جھاڑیوں میں رہتے
ہیں، دریائے سندھ کے مغرب میں جو
پہاڑی علاقہ کی زرخیز اور پرآب وادی
ہے، اس پر اُن کی زندگی و معاش
کا مدار ہے،

Marfat.com

ولهم ابل فارهة حسنة و
بها تنتج الفالج ؛ وهي ابل يرغب
فيها اهل خراسان وغيرهم
من اهل فارس واشباههم
لنتاج البخت البلخية والنوق
السمرقندية ، وذلك ان
هذه الجمال لها خلق حسان
ولكل بختي منها سنامان بخلاف
هذه الابل التي عندنا في
بلادنا .

ومن المنصورة الى اوّل حدود البدهة ستة مراحل

ومن آخر حدود البدهة الى مدينة كيز نحو عشر مراحل (و من اول البدهة الى التيز التي بآخر مكران ستة عشر مرحلة ،

والمدينة التي يلجأ اليها اهل البدهة في بيعهم و شرائهم وقضاء حوائجهم مدينة قندابيل

اُن کے پاس بڑے خوبصورت اور
سڈول جسم والے اونٹ ہوتے ہیں، اور
عموماً یہ دو کوہان والے بچے جنتے ہیں، اہلِ
خراسان اور اہلِ ایران یہاں کے اونٹوں
کو بلخ کے بختی اور سمرقند کی اونٹنیاں پیدا کرنے
کے لئے لیجانا بہت پسند کرتے ہیں، کیونکہ یہ بڑے
ہی حسین ہوتے ہیں، یہاں کے ہر بختی کے
دو کوہان ہوتے ہیں، برخلاف ان اونٹوں
کے جو ہمارے ملک (مغرب میں) پائے جاتے
ہیں، (یعنی ان کے ایک ہی کوہان ہوتا ہے)

منصورہ سے بدھہ علاقہ ۲۰ میل ہے، اور
بدھہ علاقہ کی آخری سرحد سے کیز ۱۲۰ میل ہے
اور اس کے پہلے حصہ سے تیز جو مکران
کی آخری سرحد پر ہے، ۱۸۲ میل ہے،

یہ بدھہ علاقہ کے باشندے خرید و فروخت
اور اپنی دوسری ضروریات قندابیل سے
پوری کرتے ہیں،

Marfat.com

بایل | او بین کیز کانان و قندابیل اقلیم یعرف بایل. وفیهم مسلمون وغیرهم من البدهة المقدم ذکرهم. ولهم غلات وزروع واحوال واسعة وکروم مثمرة وخصب ابل وغنم (وبقر ومعز) وانما سمی هذا الاقلیم بایل لانه تغلب علی هذا الناحیة رجل کان اسمه ایلا. وظهرت البرکة فیهم ایام مدته فسموا هذا الاقلیم بایل علی اسمه الی الآن،

ومن قندابیل الی المنصورة نحو عشرة مراحل.

سندھ کے بعض شہر | ومن بلاد السند ایضاً مدینة خوکلیا وکوشه و قدیرا. وهما مدینتان متقاربتا فی القدر وبهما عمارات و متاجر للبدهة،

کیز کانان اور قندابیل کے درمیان ایک چھوٹی سی مملکت بایل کی ہے، اس میں مسلمان اور بدھ ریاست کے لوگ آباد ہیں، یہاں غلہ پھل اور انگور وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور ہر طرح کی فارغ البالی ہے جانور یں میں اونٹ، بکریاں، گائے، بھینڈھے وغیرہ پائے جاتے ہیں، اس کا نام بایل اس لئے پڑا کہ اس علاقہ پر جس شخص نے غلبہ حاصل کیا، تھا، اس کا نام ایلا تھا، اس کے زمانۂ حکومت میں بڑی خیر و برکت رہی، اس لئے اب تک لوگ اسی نام سے اس علاقہ کو پکارتے ہیں،

قندابیل سے منصورہ ۱۲۰ میل ہے،

سندھ کے شہروں کا ذکر

سندھ کے شہروں میں خوکلیا، کوشہ قدیرا بھی ہیں، یہ دونوں آخری شہر اپنی وسعت اور عظمت میں برابر ہیں، یہاں عمارتیں بھی ہیں، اور یہ دونوں شہر بدھوں کی تجارتی منڈی بھی ہیں،

طوران کے شہر

ومن مدن الطويران محياك وكنيز كانان وسورة وقزدار وكشدان وماسورجان،

طوران کے شہروں میں محیاک، کنیز کانان، سورت، قزدار کشدان، ماسورجان وغیرہ بھی ہیں،

وبين مدن الطويران الى بلاد المنصورة.....

ریاست طوران اور ریاست منصورہ کے درمیان مسلسل صحرا اور بے آب وگیاہ میدان ہے، اور یہاں سے شمال میں

مفاوز وبراد متصلة ومنها ايضًا فى جهة الشمال الى ناحية سجستان مفاوز وعشار معطلة متصلة،

سجستان کی جانب میں بھی ایک صحرا ہی

ماسورجان | ومدينة ماسورجان مدينة كبيرة عامرة. بها متاجر ومكاس ولها عمارات وقرى كثيرة. وهى على نهر الطويران.

ماسورجان آباد اور بڑا شہر ہے، یہ تجارتی منڈی ہے اور یہاں دوسرے ذرائع معاش بھی ہیں، یہاں اچھی عمارتیں اور آس پاس بہت سے دیہات ہیں، یہ طوران ندی کے کنارے واقع ہے،

ومنها الى قصبة الطويران

ماسورجان سے قصبہ طوران ۴۲

(۱۰ حاشیہ ص ۱۹۶) ۱۵ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے غلبہ کے بعد بھی سندھ کی بدھ یاست نہ صرف یہ کہ باقی رہی، بلکہ یہاں اس کو ہر طرح کی آزادی تھی بعض متعصب مورخین کے اس بیان کی کہ ہندوستان سے بدھوں کو مسلمانوں نے نکالا، ان واقعات سے اس کی تردید ہوتی ہے،

Marfat.com

اثنان واربعون ميلاً،

میل ہے،

ومن ماسور جان الی درک یامونه مائة واحد واربعون ميلاً

اور ماسور جان سے درک یامونہ کا فاصلہ ۱۴۱ میل ہے،

ومن درک یامونه الی نغبور ما ويقال فيروبوس مائة ميل وخمسة وسبعون ميلاً،

درک یامونہ سے نغبور جس کو فیروبوس بھی کہتے ہیں، ۱۰۵ میل ہے،

فهذه جملة بلاد مكران والسند والطويران،

یہ تمام مذکورۂ بالا شہر مکران، سندھ اور طوران کے ہیں،

طوران سے منصورہ کا فاصلہ

وكن لك من الطويران الى المنصورة مائة الف ميل وسبعون ميلاً،

ایک ہزار ستر میل ہے،

ہندوستان کا علاقہ

فاما اتصل بالسند من بلاد الهند فمدينة بامهل وكنبايه وسوبارة وخابيرون وسندان وماسويا وصيمور،

صوبۂ سندھ سے ہندوستان کے جو شہر بالکل ملے ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں بامہل کھنبایت، سوپارہ، خابیرون، سندان ماسویا، صیمور

ولها من الجزائر البحرية اوكين وجزيرة الميد و

سندھ کے بحری جزیرے یہ ہیں، جزیرۂ اوکین، جزیرۂ میدہ، جزیرۂ کولم ملی،

Marfat.com

جزیرۃ کولمبی وجزیرۃ سندان (ٹرانکور) جزیرۂ سندان،

ہندوستان کے دوسرے شہر وقصبات

ومدن الهند كثيرة: منها مامهل وكنباية وسوبارة و أُساول وجناول وسندان وصيمور والجندور والسندور وزويلة في المفازة ولمطة و اودغست وفهروارة ولهاور وغيرها مما سناتي بذكره في امكنته. بعون الله تعالىٰ،

ہندوستان کے مشہور شہر یہ ہیں مامہل، (قامل) کنبایہ (کھنبایت) سوپار، اساول، جناول، سندان، صیمور (چیمور) جندور، سندور، زدیلہ، یہ صحرا کا شہر ہے، لمطہ، اودغست، فہروارہ، لہاور، (لاہور) اُن کے علاوہ بعض اور شہروں کا ذکر آگے آتا ہے،

فامّا مدينة مامهل فقوم يحسبونها من الهند وقوم يجعلونها من السند وهي على راس المفازة المتصلة بينها وبين كنباية والديبل دبانية، وهي مدينة جامعة عامرة وهي على طريق الداخلين من السند الى بلاد الهند وبها تجارات وحولها عمارات وهي

مامہل کو کچھ لوگ ہندوستان اور کچھ لوگ سندھ میں شمار کرتے ہیں، یہ شہر اس صحرا کے کنارے آباد ہے، جو کھنبایت، دیبل، اور مانیہ سے ملا ہوا ہے،

یہ بڑا جامع اور آباد شہر ہے، یہ اس راستہ پر واقع ہے، جو سندھ سے ہندوستان جاتے ہوئے پڑتا ہے یہاں مختلف تجارتیں اور اسکے اردگرد عمارتیں بھی ہیں،

Marfat.com

قليلة الفواكهة، كثيرة الكسب والمواشي. ومنها الى المنصورة تسع مراحل (على مدينة بانيه.

یہاں میوے بہت کم پیدا ہوتے ہیں، البتہ محنت مزدوری والے ذرائع معاش اور جانوروں کی کثرت ہے، یہاں سے منصورہ بانیہ ہوتے ہوئے ۱۰۸ میل ہے

کھنبایت | ومن ما مهل الى مدينة كنبايت خمس مراحل. ومدينة كنباية على ثلثة اميال من البحر وهي في ذاتها حسنة الشكل، وبها الاقلاع والحط. وبها جل بضائع وتجارات من كل الآفاق ويخرج منها الى كل الجهات،

اور یہاں سے کھنبایت ۶۰ میل ہے، اور کھنبایت سمندر سے صرف ۳ میل دور ہے کھنبایت نہایت ہی خوبصورت شہر ہے، یہاں متعدد قلعے اور خندقیں ہیں، یہاں ہر طرح کا سامان مل جاتا ہے، یہاں ساری دنیا سے اشیائے تجارت کی درآمد اور برآمد ہوتی ہے،

وهي ايضا على خور تدخله المراكب وترسي به. وماءها كثير،

یہ ایک خلیج کے کنارے آباد ہے، یہاں تک جہاز چلے آتے ہیں، اس میں پانی بہت زیادہ ہے،

وعلى هذه المدينة حصن منيع بنته ولاة الهند عند ما تغلب عليها صاحب جزيرة كيس.

اس شہر میں ایک بہت ہی مضبوط اور ناقابلِ فتح قلعہ ہے، جسے ہندوستان کے راجاؤں نے اس وقت تعمیر کیا تھا جب اس پر جزیرہ کیش کے راجہ نے قبضہ کر لیا تھا،

Marfat.com

ومن مدينة كنباية فى البحر الى جزيرة اوكين مجرى ونصف وكذلك من جزيرة اوكين الى جزيرة الديبل مجريان. وهى بلاد الهند وبنيت فى ارضها الزروع والارز. وفى جبالها تنبت القنا الهندية واهلها عباد بدود،

ومنها الى جزيرة الميدستة اميال واهلها لصوص،

ومنها الى كولى ستة اميال

كولى اور سوپارہ

ومن كولى على الساحل الى مدينة سوبارة نحو خمس مراحل وهى تبعد عن البحر نحو ميل و نصف. وهى مدينة متحضرة وعامرة كثيرة الساكن. ولها

کنبایت سے جزیرہ اوکین جہاز کے ذریعہ ڈیڑھ منزل ہے،

جزیرۂ اوکین سے جزیرۂ دیبل دو بحری منزل پر ہے، یہ ہندوستان کا پہلا شہر ہے، یہاں کی زمین قابلِ کاشت ہے، اور چاول کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے پہاڑوں میں ہندی قنا کثرت سے پیدا ہوتا ہے، یہاں کے باشندے بدھ کے پرستار ہیں،

یہاں سے جزیرہ میدصرف چھ میل پر واقع ہے، میڈ قوم کا پیشہ چوری اور ڈاکہ زنی ہے،

یہاں سے کولی چھ میل ہے،

اور کولی سے سوپارہ ۷۰ میل کے لگ بھگ ہے، یہ سمندر سے ۱½ میل دور ہے، یہ بڑا متمدن اور آباد شہر ہے، یہاں کے لوگ تاجر اور آسودہ حال ہیں، سوپارہ بحر ہند کی ایک خلیج ہے، یہاں

Marfat.com

تجارات ومرافق، وهی غرضتین ذوض
البحر الهندی ولها مصائد و
ومن مدینة سوبارة الی
مدینة سندان نحو خمس مراحل
بینها وبین البحر میل ونصف
میل. وهی مدینة، متنضرة
الاهل. وسکانها اهل حذق
ونبالة. وهم تجار میاسیر
یتجرون. وهی کبیرة القدر
والمسافر الیها کثیر والخارج عنها
وعلیها جزیرة تارة وهی صغیرة
وفیها قلیل نارجیل وقسط،

جیمور

ومن مدینة سندان الی
جیمور خمس مراحل. وجیمور
مدینة واسعة حسنة جلیلة
المبانی حسنة الجهات. وبها
نارجیل کثیر وقنا. وبجبالها
کثیر من النبات العطر المحمول
الی سائر الآفاق.

تجارت پیشہ ہیں، جو ہمیشہ ادھر ادھر
آتے جاتے رہتے ہیں، بڑا شاندار شہر ہے
یہاں کثرت سے سیاح اور تاجر آتے
اور جاتے رہتے ہیں،
اسکے اوپر جزیرہ تارہ ہے یہ بہت ہی چھوٹا سا
جزیرہ ہے، یہاں ناریل اور کٹ تھوڑا تھوڑا
سندان سے جیمور ۶۰ میل ہے، یہ بھی بڑا
حسین اور وسیع شہر ہے، یہاں بڑی
شاندار عمارتیں ہیں، شہر کے اطراف بھی
بڑے خوبصورت ہیں، یہاں ناریل اور
اور نیزہ کی لکڑی کثرت سے پیدا ہوتی
ہے، یہاں کے پہاڑوں میں عطریات
کثرت سے پیدا ہوتی ہیں، جو ساری دنیا

تی | وفی البحر (منها) علی خمسة
امیال جزیرة تسمی تی . و
ھی جزیرة کبیرة حسنة
البقاع ، قلیلة الجبال ، کثیرة
النبات . وبجزیرة تی ینبت
شجر الفلفل ولا یکون الا بها
او بفندرینة ، او بجرباتن و
لا یوجد منه بشئ الا بهذه
البلاد الثلاثة .

یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر
سمندر میں جزیرہ تی ہے ، یہ جزیرہ بہت
وسیع ہے ، اس کے تمام حصے بڑے خوبصورت
اور عمارتیں شاندار ہیں ، اس میں پہاڑ
بہت کم ہیں ، اور بڑا زرخیز علاقہ ہے ، اسی
جزیرہ میں سیاہ مرچ پیدا ہوتی ہے
سیاہ مرچ یا تو یہاں پیدا ہوتی ہے یا
پھر فندرینہ اور بجرباتن ہیں ، ان تینوں
مقامات کے علاوہ اور کہیں اس کی
پیداوار نہیں ہوتی ،

وھو نبات له ساق اشبه
شی بساق شجرة العریش . و
ورقة کورق النبات البلاب
فیه طول ولا تشریف له . و
له عناقید مثل عناقید الشبوقة
وکل عنقود منها تکنه ورقة
من المطر ویجنی اذا ابلغ . و
الفلفل الابیض منه هو الذی

اس پودے کا تنا بالکل انگور کے
مانند ہوتا ہے ، اور اس کے پتے بیلداہ
پودوں کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں
اس میں لمبائی تو بہت ہوتی ہے لیکن
بلندی نہیں ہوتی ، اور اس کے گچھے سیوفہ
کے گچھوں کی طرح ہوتے ہیں ، اور ہر گچھے
کو اس کی پتیاں پانی وغیرہ سے محفوظ
رکھتی ہیں ، اور جب یہ پک جاتی ہیں تو
توڑی جاتی ہیں اور سفید مرچیں بھی اس سے

جنی منه فی اول بلوغه و

Marfat.com

قبل ذلك.

وحكى ابن خرداذبه: ان
هذه العناقيد اذا كان المطر
انحنت (ورقاتها عليها واكنتها
من المطر. فاذا ارتفع المطر
ارتفع الورق عن العناقيد (فما
تعاودها الا في حين المطر، فان
عاد المطر عادت الورقة
عليها. وهذا غريب،

واما كنبايه وسوباره و
سندان وصيمور، فكلها من
بلاد الهند،

وصيمور بلد تخ من بلاد
الملك المسمى بلهرا،

وملكه عظيم وبلاده واسعة
العمارات، كثيرة التجارات جامعة
الخيرات، وجبايا ته وافرة و
احواله مقتدرة. وبلاده

پیدا ہوتی ہے، یہ قبل از وقت توڑنے کی
وجہ سے سفید ہو جاتی ہے،

ابن خرداذبہ کا بیان ہے کہ جب بارش
ہوتی ہے تو اُس کے گچھے جھک جاتے ہیں
اور پتیاں اُن کو بالکل ڈھک لیتی ہیں
اور بارش کا اثر ان پر نہیں ہونے پاتا،
جب بارش کھل جاتی ہے تو پتیاں پھر
اوپر اٹھ جاتی ہیں، اور گچھے اپنی اصلی حالت
میں آجاتے ہیں، یہ بڑی عجیب سی بات
معلوم ہوتی ہے،

کھنبایت، سوپارہ، سندان چیمور
وغیرہ ہندوستان کے شہر ہیں،

اور چیمور بلہرا کی سلطنت میں پڑتا ہے

اُس کی سلطنت بہت ہی عظیم الشان
اور اُس کے شہر و قصبات بڑے وسیع اور
آباد ہیں، تجارت کی گرم بازاری بھی ہے،
اور تمام قسم کی خوبیاں موجود ہیں، حکومت کی

ایضاً انواع وصنوف من اغاوية العطر.

آمدنی بھی وافر ہے، اور دولت کی فراوانی ہے، یہاں مختلف قسم کی خوشبوئیں بھی ملتی ہیں،

دلبھ رائے کی حکومت

وتفسير بلهرا ملك الملوك وهذا الاسم يتوارثه الملوك المستاخذة عن الملوك لما ضية وكذالك سائر الملوك بالهند اذا صار الملك لملك منهم تسمى باسم الملك الذى قبله واسماؤهم متوارثة بينهم لا ينتقلون عنها. وقد صار ذلك بينهم سيرة يتبعونها

دلبھ رائے مہاراجہ کا ہم معنی ہے، یہ لقب وہاں کے ہر راجہ کا ہوتا ہے، جو قدیم زمانہ سے متوارث چلا آرہا ہے، اس طرح ہندوستان کے دوسرے راجاؤں کے نام بھی متوارثاً چلتے ہیں، ان کے یہاں یہی رواج ہے،

ومن بلاد الهند المضمنة فى هذا الجزء خابيرون وساول وهما مدينتان عامرتان بالناس والتجار والغلة واموالهم وافرة وصنعهم حسنة وبضاعاتهم نافقة،

ہندوستان کے اندرونی شہروں میں خابیرون اور ساول ہے، یہ دونوں شہر بہت آباد اور پیشہ وروں اور تاجروں کی آماجگاہ ہیں، ان میں دولت کی بھی فراوانی ہے، اور صنعت اور حرفت میں بھی ممتاز ہیں، ان کا تیار کردہ سامان آسانی سے فروخت ہوجاتا ہے،

وقد وصل المسلمون الى اكثر هذه البلاد وتغلبوا على

ان میں سے اکثر شہروں میں اس وقت تک یعنی پانچویں صدی تک مسلمان آباد ہو

Marfat.com

اطرافها فی هذا الوقت،

وسنذکر ما اتصل بهذه

البلاد من غیرها بحول الله

(وقوته. نجز الجزء السابع

من الاقلیم الثانی والحمد لله

ویتلوه الجزء الثامن منه

ان شاء الله،

حکمراں وغالب ہیں،

ان شہروں کے علاوہ دوسرے شہر

ملے ہوئے ہیں، ان کا ذکر آگے

کیا جاتا ہے،

Marfat.com

الجزء الثامن من الاقليم الثانى

ان هذا الجزء الثامن (من الاقليم الثانى) تضمن فى حصته من البلاد الهندية، بلادًا ساحلية على بحر الهند،:

منها بروج وسندابور وتانه وفندرينة وجرتن وكلكيان وصنجى وكيكسار ولولوا وكنجه وسمندر،

ومن البلاد البرية، مدينة دولقة وجناول ونهروارة والقندهار وزويلة ولمطة واودغست وكل هذه على راس المفازة. وكابل وخواش وحسك وموريدس وماديار وثبة وودكلو

اس حصہ میں ہندوستان کے یہ ساحلی مقامات پڑتے ہیں

بھروچ، سندابور، تھانہ، فندرینہ، جرٹن، کلکیان، صنجی، کیکسار، لولوا، کنجہ، سمندر،

ان بحری شہروں کے علاوہ خشکی کے حسب ذیل شہر آباد ہیں: دولقہ، جناول، نہروارہ، قندھار، زویلہ، لمطہ، اودغست یہ تمام شہر صحرا کے کنارے کنارے آباد ہیں ان کے علاوہ کابل، خواش، حسک، موریدس، ماویار، ثبہ، ودھ، تنیبار، مانوہ، نیاست، اطراسا، کنجہ،

Marfat.com

ونياست واطراسا ونجه و
قشمير السفلى وميدره وكارموت
وقشمير العليا والقنوج ورستاند

زیریں کشمیر، میدرہ، کارموت، اوپری کشمیر
قنوج، رستاند وغیرہ ہیں،

جزیرے

وفى بحره من الجزائر الهندية
جزيرة تلى وجزيرة بليق وتروى
بلنج وجزيرة المسخا وجزيرة
سندر، وهانحن لاوصافها
ذاكرون ولغرائب احتوائها واصفون
بعون الله وقوته،

بحر ہند میں بہت سے ہندوستانی جزیرے
ہیں، مثلاً (کولم) جزیرۂ تلی، جزیرۂ بلیق،
جزیرۂ مسخا، جزیرۂ سمندر، ان میں ہم
کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں،

بھروچ

فامّا مدينة بروج فانها
مدينة كبيرة جليلة جميلة
حسنة البناء بناءها بالاجر
الجص. ولاهلها همم عالية
واحوال وافرة واموال ضامنة
وتجارات معروفة، وهم وقف
على الاغتراب والتجول وكثرة
الاسفار. وهى فرضة من جاء
من الصين وفرضة لمن جاء
من السند ومنها الى صيمور

بھروچ نہایت وسیع، شاندار،
خوبصورت، اور عمدہ عمارتوں والا شہر ہے،
اس کے مکانات زیادہ تر چونے، اور
پکی اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں، یہاں کے
باشندے بڑے بلند ہمت، خوش حال،
اور تجارت میں مشہور ہیں، یہ ہمیشہ اپنے
ملک سے باہر اور سیاحت پر رہتے ہیں، چین
اور سندھ کی طرف سے جو جہاز آتے ہیں،
وہ یہاں ضرور لنگر انداز ہوتے ہیں یہاں
سے چمور دوون کا راستہ ہے،

Marfat.com

نہروارہ

ومن بروج الی مدینۃ نہروارۃ ثمانی مراحل فی برّ متصل لا جبل بہ. والسفر بینہما یکون علی العجل.

بھروچ سے نہروارہ خشکی میں ۱۲۸ میل کے فاصلہ پر ہے، اس کے درمیان میں کوئی پہاڑ نہیں ہے، ان دونوں شہروں کے درمیان سفر محض بیل گاڑیوں کے ذریعہ ہوتا ہے،

ولیست ببلاد نہروارۃ ولا ما جاورہا من البلاد للمسافرین. سفرہا الا علی العجل یحملون علیہا امتعتہم والبقر تجرہا وتصیر بہم حیث شاؤا ولکل عجلۃ سائق وقائد،

اور نہروارہ ہی کا نہیں بلکہ اس کے پاس کے تمام مقامات کا سفر محض گاڑیوں ہی کے ذریعہ ممکن ہے، انہی گاڑیوں پر مسافر اپنا سامان بھی رکھتے ہیں، ان گاڑیوں کو بیل کھینچتے ہیں، ہر گاڑی کے ساتھ ایک گاڑی بان اور ایک آدمی اور اس کے

پیچھے دیکھئے

وبین بروج ونہروارۃ مدینتان: اسم احدہما جناول واسم الثانیۃ دولقۃ، وہما متقاربتان فی القدر. وبین الواحدۃ والاخری اشق من مرحلۃ.

بھروچ اور نہروارہ کے درمیان دو شہر جناول اور دولقہ ہیں اپنی وسعت اور حیثیت میں ایک دوسرے کے برابر ہیں، ان دونوں کے درمیان ایک دشوار گذار مرحلہ کا فاصلہ ہے،

ومدینۃ دولقۃ علی نہر

دولقہ اس ندی کے کنارہ واقع ہے

يتصل الى البحر ويكون خورًا او
على غربيه مدينة بروج وتربى
بروص،

وجناول ودولقة فى اسفل
جبل معترض من جهة شمالها يسمّى
جبل اوندرن. وترابه ابيض
الى الصفرة. وتنبت فيه القنا
وقليل نارجيل،

بالقرب من مدينة جناول
مدينة اساول،

وكل هذه الثلاثة بلاد
تشبه بعضها بعضًا فى الصفات
والقدر واحوال اهلها واشتباه
زيهم. ولكل واحدة منها
تجارات ومقاصد ارباح ممكنة،
فامّا مدينة نهروارة، فملكها
ملك عظيم يسمّى بلهرا. وله
جيوش وفيلة. وعبادته صنم

جو سمندر سے بالکل قریب ہے، اور یہ
نشیبی علاقہ ہے، اس کے مغرب میں
بھروچ ہے،

جناول اور دولقہ اس پہاڑ کے دامن
میں واقع ہیں جو اُن کے شمال میں پھیلا
ہوا ہے، اس پہاڑ کا نام اوندرن ہے،
اس کی مٹی زردی مائل سفید ہے، یہاں
بیزے کی لکڑی اور کسی قدر ناریل کی پیداوار
ہوتی ہے،

جناول سے قریب ہی اساول ہے،

یہ تینوں شہر اپنی حیثیت، وسعت،
صفات اور باشندوں کی معاشرت اور
لباس میں ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہیں،
ان میں سے ہر ایک میں تجارتیں بھی ہوتی
ہے، اور معاشی فوائد کے ذرائع بھی
خاص طور پر نہروار، دلبھ رائے جیسے
عظیم بادشاہ کی مملکت میں ہے، اس کے
پاس پیدل فوج اور جنگی ہاتھی موجود ہیں

Marfat.com

وهو يحمل تاج الذهب على راسه
ويلبس الحلل المنسوجة من
الذهب ويركب الخيل فى سائر
الايام۔
وقد يركب فى كل جمعة مرة
ويركب حوله نحو مائة امراة
ولا يمشى معه احد سواهن
وقد لبسن القراطق المذهبة
وتحلين باحسن الحلية واحتملن
الاساور من الذهب والفضة
فى ايديهن وارجلهن اسبلن
شعورهن على اردافهن وهن
يتلاعبن ويرقصن والملك
يقدمهن۔ واما جملة وزرائه
وعظماء رجاله فلا يركبون
معه الا اذا خرج محاربا لمن
قام عليه اولمن اهتضم شيأ
من عملاته اوالى من قصد
بلاده من الملوك المجاورين له

اور یہ مہاتما بدھ کا پرستار ہے، یہ سونے
کا تاج اور سونے کے تار کے بنے ہوئے قیمتی
کپڑے زیب تن کئے رہتا ہے، اور ہر موسم
میں گھوڑے کی سواری کرتا ہے،
اس کا معمول ہے کہ ہر جمعہ کو سوار ہو کر
باہر تفریح کے لئے نکلتا ہے، اس وقت
تقریباً سو عورتیں اس کے ساتھ ہوتی
ہیں، اُن کے علاوہ کوئی دوسرا اس کے
ساتھ نہیں ہوتا، یہ تمام عورتیں ستھری ساڑھی
اور بہترین قسم کے زیور پہن کر نکلتی ہیں،
خاص طور پر ان کے ہاتھ اور پیر میں سونے
اور چاندی کے کنگن اور کڑے ہوتے ہیں،
اور اُن کے بال بالکل کھلے ہوئے ہوتے
ہیں، وہ سب آپس میں خوب کلیل اور رقص
کرتی ہیں، اور بادشاہ ان کا پیش رو
ہوتا ہے، وزراء اور عمائد سلطنت اس
کے ساتھ اسی وقت ہوتے ہیں جب وہ
کسی دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلتا ہے یا
جب اُس کے سلطنت کا کوئی حصہ کوئی

وله من الفيلة كثيرة وهي عمدته
حربة،

دبا لیتا ہے، یا جب پڑوسی راجاؤں میں
سے کوئی اُس کے ملک پر حملہ آور ہوتا ہے
اُس کے پاس ہاتھیوں کی بہت بڑی تعداد
موجود ہے، یہی ہاتھی اس کی اصلی جنگی
قوت ہیں،

١٥ وهذا الملک متوارث الذات
والاسم لا ينتقل عنهم. وبلهرا
تفسيره ملک الملوک کما قدمناه

یہ سلطنت ایک خاندان اور ایک ہی
نام کے راجاؤں کے لئے مخصوص ہے، اور
جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے، بلہرا کے معنی
مہاراجہ اور شہنشاہ کے ہوتے ہیں،

١٦ ومدينته نهروارة يصلها
كثير من تجار المسلمين وبها
تجولهم. وللمسافرين بها اكرام
من ملكها وضبط لما بايديهم،

نہروارہ میں کثرت سے مسلمان تاجر
آتے رہتے ہیں، اور اس کے مختلف حصوں
میں اُن کی آمد و رفت رہتی ہے، حکومت
کی طرف سے مسافروں کا بڑا اعزاز و
اکرام ہوتا ہے، اور اُن کے مال و متاع
کی حفاظت کی جاتی ہے،

وبسط العدل في اهل الهند
طبيعة هؤلاء لا يعولون على شيء
سواه. ولفضل عدالتهم و
حفظ عقودهم وحسن سيرهم

عدل و انصاف ہندوستان کے
لوگوں کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے، اس کے علاوہ
وہ کسی چیز پر بھروسہ نہیں کرتے، اپنی
عدل پسندی اور عہد و پیمان کی پابندی

اذكروا. انهم وجملة اهل تلك
البلاد فى خير. وكثر القاصد اليهم
وبلادهم عامرة واحوالهم
رائجة، وادعة،

اور حسن سیرت میں وہ ممتاز ہیں، مجموعی حیثیت سے اس ملک کے لوگ اچھے اور بھلے ہوتے ہیں، اسی وجہ سے کثرت سے باہر کے لوگ یہاں آتے ہیں، اس کے شہر آباد اور ان کی حالت قابلِ اطمینان ہے،

ومن انقيادعوامها للحق
وانباعهم له وكراهتهم للباطل
ان الرجل يكون له عند احد
منهم حق فيلقاه حيث مالقيه)
فيخط له خطا فى الارض كالحلقة
ويدخلها الطالب فى تلك الحلقة
فيدخلها المطلوب طائعا من
ذاته ولا يبرح منها الا بانصاف
عنه واذا ما لزمه او يعفو عنه
الذى له الحق فيخرج عن الحلقة

ہندوستانی عوام عام طور پر نیکی و سچائی کے سامنے منقاد و فرمانبردار ہوتے ہیں، وہاں یہ طریقہ بھی رائج ہے، کہ جب کسی آدمی کا کوئی حق کسی کے ذمہ چاہیئے تو وہ اس شخص کو جہاں پاتا ہے پکڑ لیتا ہے اور ایک دائرہ کھینچ کر اس میں اُسے لیکر بیٹھ جاتا ہے، اور جب تک اس کا کوئی فیصلہ نہ ہو جائے، وہ اس کو لئے بیٹھا رہتا ہے، اب یا تو وہ حقدار کا حق ادا کر دیتا ہے، یا حق دار اسے معاف کر لیتا ہے، دونوں صورتوں میں سے جب کوئی صورت ہو جاتی ہے، تو وہ اس حلقہ سے باہر نکل آتا ہے،

وطعامهم اهل نهر وامرة
الارز والحمص والباقلى واللوبيا

غرواہ کے باشندوں کی خوراک چاول، باقلا، لوبیا، (ترکاری) مسور

والعدس والماش والسمک والحیوانات التی تموت موتا طبیعیا

ماش، مچھلی، اور مردار جانور وغیرہ ہیں،

۲ ولایذبحون طائرًا ولا حیوانًا، لا کبیرًا ولا صغیرًا. واما البقر فانها محرمة علیهم البتة فاذا ماتت دفنت. وهذا فعلهم فی البقر خاصة دون سائر البهائم اذا ضعفت البقر عن الخدمة والمتصرف رفعت عن التعب وامر بالنظر الیها وبالعلف من غیر ان تستخدم وظهورها الی ان تموت،

یہ لوگ نہ تو کسی پرندے کو ذبح کرتے ہیں، اور نہ چھوٹے بڑے کسی چوپائے کو ذبح کرتے ہیں، (یعنی وہ اسی طرح) مار کر کھا جاتے ہیں،) البتہ گائے بیل کا کھانا اُن کے یہاں حرام ہے، جب وہ مرتے ہیں، تو اُن کو یہ دفن کر دیتے ہیں، یہ بات صرف گائے بیل کے لئے مخصوص ہے، گائے بیل جب کمزور یا بے کار ہو جاتے ہیں تو اُن سے کوئی کام نہیں لیتے، اور بغیر کچھ کام کئے ہوئے بھی اُن کو کھلاتے پلاتے رہتے ہیں،

۲ واهل الهند یحرقون موتاهم ولا یقبرونهم.

عام ہندوستانی اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اور قبروں میں دفن نہیں کرتے،

۲ واهل الهند لا یحزنون کثیرًا ولا یقولون بالهموم جملة.

عام طور پر ہندوستانی غمگین نہیں ہوتے، اور رنج وغم کی باتیں تو وہ بالکل ہی نہیں کرتے،

۲۴ وجملة البلاد الهندیة

ہندوستان کے وہ شہر جو سندھ

Marfat.com

المجاورة للمسند الذين قد
ماز جهم المسلمون يدفنون
موتاهم في بيوتهم بالليل تستراً
ويسوون التراب عليهم. ولا يكون
ميتا ولا يحزنون عليه كثيراً
(كما قد مناه)

والزنا في جميع بلاد بلهرا
مباح الا في المزوجات،

والرجل ان ارتضى نكاح
بنته او اخته او خالته او عمته
ما لم تكن مزوجات فعل ذلك
والاخ يفعل باخته مثل ذلك

ويقابل مدينة بروج
الساحلية في البحر جزيرة ملي
وفيها الفلفل كثيرا،

سے متصل ہیں، ان میں مسلمانوں کی بھی ملی
جلی آبادی ہے، یہاں کے تمام مسلمان
اپنے مردوں کو رات میں چھپا کر گھر کے
اندر دفن کرتے ہیں، اور پھر قبر کو مٹی سے
برابر کر دیتے ہیں، یہ نہ تو مردوں پر روتے
دھوتے ہیں، اور نہ غم کا بہت زیادہ
اظہار کرتے ہیں

دلبھ راے کی حکومت میں شادی شدہ
عورتوں کے علاوہ اور تمام عورتوں سے
زنا مباح سمجھا جاتا ہے،
اگر کوئی آدمی اپنی لڑکی، بہن، پھوپھی،
خالہ کو شادی سے پہلے اپنے نکاح پر
راضی کرلے، تو وہ اس سے شادی
کر سکتا ہے، اس سے صرف منکوحہ
عورتیں مستثنیٰ ہیں،

بھروچ کے بالکل مقابل سمندر کے
دوسرے ساحل پر جزیرہ (کولم) ملی
ہے، جہاں سیاہ مرچ کثرت سے
پیدا ہوتی ہے،

Marfat.com

ومنها الى جزيرة سندان
مجريان.

اور یہاں جزیرہ سندان دو سمندری منزل پر ہے،

ومن هذه الجزيرة الى
جزيرة بليق يومان. وهي جزيرة
عامرة كبيرة. بها فاربل كثير
وموز وارز وبها تفترق الطرق
الى جزائر الهند. ومن هذه
الجزيرة الى اللجة العظمى ميرة
يومين. ومن هذه الجزيرة
ايضا الى جزيرة سرنديب مجرى
وزائد.

اور سندان سے جزیرہ بلیق دو دن کا راستہ ہے، یہ جزیرہ بڑا آباد، اور وسیع ہے، یہاں ناریل، کیلے، اور چاول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، بلیق سے ہندوستان کے جزیروں کے متفرق راستے ہیں، اسی جزیرہ سے بڑے سمندر تک دن کا راستہ ہے، اور اس جزیرہ سے سرندیپ ایک منزل سے کچھ زیادہ ہے،

ومن مدينة بروج، على
الساحل. الى مدينة سندابور
اربع مراحل. ومدينة سندابور
على خور كبير ترسى به المراكب
وهي مدينة تجارات وبها
عمارات ومقاصد وادزاق.

بھروچ سے ساحل سندابور کی مسافت ۶۴ میل ہے، اور سندابور ایک ایسے بڑے دہانے پر واقع ہے، جہاں جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں، یہ تجارتی شہر ہے، جہاں عمارتیں بھی ہیں، اور معاش کے ذرائع و وسائل بھی موجود ہیں،

ومنها الى مدينة تانه
على الساحل، اربعة ايام، ومدينة

یہاں سے تھانہ (بمبئی) کی مسافت چار دن کی ہے، تھانہ (بمبئی) ایک شاندار

Marfat.com

تانه . مدينة جليلة على ضفة
خور كبير، تدخله المراكب والسفن
وتحط به الاثقال

شہر ہے جو ایک بڑی آبنائے کے کنارے
پر آباد ہے، یہاں کثرت سے جہاز اور
کشتیاں سامانِ تجارت لے کر آتی، اور
سامان اُتار کر لنگر انداز ہوتی ہیں،

ويجلبها وارضها تنبت
القنا والطباشير يتخذ فيها
من اصول القنا ومنها يحمل
الى سائر البلاد من المشارق
والمغارب

تھانہ کے قریبی پہاڑوں اور
وادیوں میں بانس پیدا ہوتے ہیں، اور
اُس کی جڑ سے بنس لوچن (طباشیر) تیار
کیا جاتا ہے، اور یہاں سے تمام دنیا
میں مشرق سے مغرب تک برآمد کیا جاتا ہے،

والطباشير يغش بعظام ۴۲
الفيل المحرقة . والصافي منه
ما كان من اصول هذا القصب
الهندي الشرقي كما ذكرناه.

طباشیر میں ہاتھی کی کشتہ کی ہوئی
ہڈیوں کی آمیزش بھی کرتے ہیں، لیکن خالص
طباشیر اسی ہندی بانس کی جڑ سے بنائی
جاتی ہے،

ومن تانه الى مدينة
فندرينة، على الساحل اربع
مراحل . ومدينة فندرينه
على خور واد، ياتي من ناحية
منيبار، ويحط به مراكب التجار
من جزائر الهند ومراكب السند

تھانہ سے فندرینہ اس وادی کے دہانہ
پر واقع ہے، جو ملیبار کی طرف سے آتی ہے
اور یہاں ہندوستان اور سندھ دونوں
جگہوں کے جہاز آکر ٹھہرتے ہیں، اس کے
باشندے مالدار اور بازار آباد ہیں، یہ تجارت
کی منڈی بھی ہے، اور ذرائع معاش

Marfat.com

	اليضًا. وكاهلها اموال ياسرة	بھی موجود ہیں،
	واسواق عامرة ومتاجر و	
	مكاسب،	
۳۳	وبشمال هذه المدينة و	اس کے شمال میں ایک بڑا بلند سرسبز
	عليها جبل كبير، سامى العلو	اور آباد سلسلۂ پہاڑ ہے،
	كثير الشجر، عامر بالقرى و	
	المواشى. وتنبت فى حوافيه	
	القاقلة، ومنها تحمل الى سائر	اس کے دامن میں قاقلہ پیدا ہوتا ہے
	اقطار الارض،	جو ساری دنیا میں پھیلائی ہوتا ہے
۳۴	ونبات القاقلة تكون	اور قاقلہ کا درخت شہد انج کے درخت
	اشبه الاشياء بنبات الشهدانج ،	سے بہت مشابہ ہوتا ہے،...
	ولها مزاود، فيها بزرها،	
۳۵	ومن مدينة فندرينة الى	فندرینہ سے جرمتن ۸۰ میل ہے، یہ ایک
	مدينة جرمتن خمس مراحل . و	چھوٹی سی ابناء کے کنارے پر آباد شہر ہے
	هى مدينة عامرة على خور صغير	یہاں چاول اور دوسرے غلے کثرت سے
	وهى بلاد ارز كثير وحبوب كثيرة	پیدا ہوتے ہیں، اور بیان کیا جاتا ہے کہ
	ويذكر أن منها ميرة سرندیب	یہیں سے سرندیپ کے لئے رسد مہیا ہوتی
	وينبت بجبالها شجر الغلفل كثيرًا	ہے، اسکے پہاڑوں میں سیاہ مرچ کے پودے
		کثرت سے ہوتے ہیں،

Marfat.com

ومن جربتن الی صنجی و
کیکسار مسیرتیومین وھما مدینتان
علی البحر، عامرتان متقاربتان
وفیھما الرز وحبوب کثیرۃ،

جربٹین سے صنجی اور کیکسار دونوں کا
راستہ ہے، یہ دونوں شہر ساحل سمندر
پر ایک دوسرے سے بالکل قریب قریب
واقع ہیں، اور بہت ہی آباد ہیں، یہاں
بھی دھان اور دوسرے غلے کثرت سے
پیدا ہوتے ہیں،

ومنھا الی کلکیان یوم.
ومن کلکیان الی اللولوا و
کنجہ مسیرۃ یومین وفیھما
ارز وحنطۃ وینبت بارضھما
البقم کثیراً. ونبات البقم شبیہ
بنبات الدفلی وبھا نارجیل وفاکھۃ
کثیرۃ.

یہاں سے کلکیان ایک دن کا راستہ ہے،
کلکیان سے لولوا اور کنجہ دونوں کا
راستہ ہے، ان دونوں جگہوں میں بھی
دھان اور گیہوں پیدا ہوتا ہے. یہاں
کی سرزمین بقم کی پیداوار کے لئے
بڑی موزوں ہے، بقم کا پودا دفلی کے
مشابہ ہوتا ہے، یہاں ناریل اور میوے
بھی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں

ومن کنجہ الی مدینۃ
سمندر، ثلثون میلا وھی مدینۃ
واسعۃ المتاجر، کثیرۃ المنافع.
لاھلھا بضائع واموال کثیرۃ
ولا قلاع منھا والحط بھا کثیر و

اور کنجہ سے شہر سمندر کا راستہ
تیس میل ہے، یہ تجارت کی بہت بڑی
منڈی اور کثیر المنفعۃ جگہ ہے،
یہاں کے باشندے خوش حال اور ساز
وسامان سے بھرپور ہیں، یہاں مسافروں

من اعمال القنوج . وهو ملک تلک البلاد،

وهی علی خور یصل الیها من مدینة قشمیر،

وفی هذه المدینة حبوب وارز کثیر وحنطة ممکنة . و یحمل الیها العود من مسیرة خمسة عشر یوماً فی ماء عذب من بلاد کارموت . وهناک منابت عود جید طیب فی بحیرة ویجلب هناک من جبال قامرون.

ولهذه المدینة جزیرة کبیرة تسامتها . وبینهما مجری ساعة وهذه الجزیرة عامرة بالناس والتجار من کل الآفاق . ومنها الی جزیرة سرندیب اربعة مجاذ وبالشمال من مدینة سمندر مدینة قشمیر الداخلة وبینهما سبع مراحل . ومدینة قشمیر

کی آمدورفت دونوں کثرت سے ہوتی ہے

یہ قنوج کی سلطنت میں شامل ہے،

یہ ایک آبنا کے دہانے پر واقع ہے جس کا سلسلہ کشمیر سے ہے،

یہاں دھان اور تلے اور کسی حد تک گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے یہ دون کی بحری مسافت طے کرکے کارموت[1] سے عود یہاں آتی ہے، کارموت میں بھی عمدہ خوشبو والی عود کی اچھی پیداوار ہوتی ہے، اور یہ قامرون آسام کے پہاڑوں سے بھی یہاں آتی ہے،

اس شہر کا ایک بہت بڑا جزیرہ . . . . ہے، ان دونوں کے درمیان ایک گھنٹہ کا راستہ ہے، یہ جزیرہ آباد بھی ہے، اور یہاں ساری دنیا کے تاجر موجود ہیں، یہاں سے لنکا کا راستہ چار منزل ہے، سمندر کے شمال میں زیریں کشمیر کا حصہ ہے، اور اُن کے درمیان کا فاصلہ ۱۱۲ میل ہے، کشمیر کی ریاست ہندوستانی

[1] اس جگہ کا ذکر ادریسی کے علاوہ اور کسی نے نہیں کیا ہے،

Marfat.com

مدينة مشهورة بين بلاد
الهند فى طاعة الملك القنوج
وكان الك من قشمير الى كاردموت
اربع مراحل،

ومن مدينة قشمير الداخله
الى القنوج نحو سبع مراحل. و
هى مدينة كبيرة حسنة كثيرة
التجارات. وبها يسمّى الملك
بقنوج،

وهى على نهر كبير يمد نهر
مسلى بالهند (ونهر مسلى ذكره
صاحب كتاب العجائب. فقال:
هو النهر المسمى نهر الطيب. و
مخرجة من جبال قامرون و
يمر بركن مدينة اسناند ثمّ
يمر حتى ينتهى الى سفح جبل لونيا
ويمر من تحته الى ركن مدينة
كلكيان ويصبّ فى البحر. و

ينبت بضفتى هذا النهر انواع

راجہ قنوج کی اطاعت شعاری کے لئے
مشہور ہے، کشمیر سے کاردموت کا فاصلہ
چھ میل ہے،

کشمیر سے قنوج کا فاصلہ
۱۱۲ میل ہے، قنوج بہت ہی وسیع اور
تجارت کی بہت بڑی منڈی ہے، اس
نام سے یہ ریاست ریاست قنوج کہلاتی
ہے،

قنوج ایک بڑے دریا کے کنارے
پر واقع ہے، جو ہندوستان کے دریائے
مسلا سے نکلتا ہے، نہر مسلا کا ذکر
کتاب العجائب کے مصنف نے ان الفاظ
میں کیا ہے، اس دریا کو خوشنود کا دریا کہا
جاتا ہے، اور یہ آسام کے پہاڑوں سے
نکلتا ہے، اور اسناند کے کنارے سے
گذرتا ہوا لونیا کے پہاڑ کی جڑ تک چلا
جاتا ہے، اور پھر اس کے نیچے نیچے کلیکان
کے کنارے تک پہنچ کر سمندر میں گر جاتا ہے،

لہ غالباً اس سے بہتیر مراد ہے،

Marfat.com

من الطيب وبذلك سمي،

اس دریا کے دونوں کناروں پر مختلف قسم کی خوشبوئیں پیدا ہوتی ہیں، اسی وجہ سے اس کو نہر الطیب بھی کہتے ہیں،

۴۸ ومن مدينة رسنا تلى الى مدينة قشمير الخارجة اربع مراحل. وقشمير مدينة من مدن الهند المشهورة،

رسانہ سے اوپری کشمیر کا علاقہ ۶۴ میل پر واقع ہے، اور کشمیر ہندوستان کے مشہور شہروں میں ہے،

۴۹ واهلها يحاربون الكافر ترك. و ربما بلغت مضرة الترك الخرلخية اليها.

یہاں کے باشندے ترک کافروں سے برابر جنگ کرتے رہتے ہیں، اور کبھی کبھی خرلخیہ ترکوں کے نقصان کا اثر کشمیر تک پہنچتا ہے،

۵۰ ومن مدن القنوج مدينة اطواسا. وبينها وبين مدينة قشمير الخارجة ست مراحل وهي مدينة على نهر جنجس الهند وهي حسنة كثيرة المباني والمياه وهي ثغر من ثغور القنوج، متاخم كابل الى ارض لهاور،

ریاست قنوج کے شہروں میں ایک شہر اطراسا بھی ہے، اس شہر اور اوپری کشمیر کا فاصلہ ۶ میل ہے، یہ شہر گنگا کے کنارے آباد ہے، بڑا خوبصورت شہر ہے، یہاں مکانات اور پانی کی کثرت ہے، یہ ریاست قنوج کی اس سرحد پر واقع ہے، جو کابل سے لاہور تک پھیلی ہوئی ہے،

Marfat.com

وهذا الملک القنوج (کثیر
الرّجال وَالفیلة، عَظیم المملکة
شاسع الملک ولیس فی ملوک
الهند البریه ملک عنده من
الفیلة ما عنده منها. وله
همة عالیة وعندة عدد
واسلحة واموال وسطوته
مهابة علی من یلیه،

قنوج کے بادشاہ کے پاس پیدل فوج اور
ہاتھی کثرت سے ہیں، اس کی سلطنت بڑی
عظیم الشان اور شاندار ہے، ہندوستان
میں خشکی کے بادشاہوں سے کسی بادشاہ
کے پاس اتنے ہاتھی نہیں ہیں، جتنے اس
کے پاس ہیں، یہ بڑا عالی ہمت بھی ہے اور
اس کے پاس سامان اسلحہ اور دولت کی
فراوانی بھی ہے، اس لئے اس پاس کے
تمام سلاطین پر اُس کا رعب داب ہے،

ومن مدینة اطراسا
الی مدینة نیاست خمس مراحل
وهی علی نهر جنجس الهند. و
هی مدینة عامرة کثیرة سکان
بها. وبها حنطة وارز وحبوب
کثیرة.

اطراسا سے نیاست کا فاصلہ ۵ میل
ہے، یہ شہر بھی دریائے گنگا کے کنارے واقع
ہے، اُس کی آبادی بہت بڑی ہے، یہاں
گیہوں چاول اور دوسرے غلے کثرت
سے پیدا ہوتے ہیں،

ومنها الی مدینة مادیار علی
ضفة جنجس، سبع مراحل
ومدینة مادیار واسعة العمارات
کثیرة القری والدیار. وبها

گنگا کے کنارے ہی پر نیاست سے ۱۱۲
میل دور مادیار (غالباً ماڑواڑ ہے) کی
آبادی ہے جہاں بڑی وسیع عمارتیں اور
کثرت سے دیہات اور مکانات ہیں، یہ

Marfat.com

تجادات واهلها اصحاب اموال
طائكة،

تجارتی جگہ ہے یہاں کے باشندے بڑے دولتمند ہیں،

ومنها الى مدينة نهروادة
سبع مراحل. ونهروارة فى
غربى نهر جنجس. وقد سبق ذكرها

مادیار سے نہروارہ ۱۱۲ میل پر ہے، نہروارہ دریائے گنگا کے مغربی حصے پر واقع ہے اس کا ذکر اوپر آچکا ہے،

مالوه | ومن اديار المذكورة الى
مدينة مالوه خمس مراحل.
ومالوه مدينة حسنة. كثيرة
الوارد والصادر ولها قرى و
عمارات.

مادیار سے مالوہ کی ریاست ۵۰ میل ہے مالوہ بڑا ہی حسین اور خوبصورت شہر ہے جہاں کثرت سے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں اس کے ماتحت بھی بہت سے دیہات، عمارتیں اور پرگنے ہیں،

ومن مدنها مدينتا ددهٔ
وتتهٔ.

اس ریاست کے مشہور شہروں میں دودھ اور ٹھٹھہ ہیں،

وبين مالوه وددهٔ اربع
مراحل. وبين ددهٔ وتتهٔ
مرحلتان.

مالوہ اور دودھ کے درمیان ۶۴ میل کا فاصلہ ہے، اور دودھ سے ٹھٹھہ کا فاصلہ ۳۲ میل ہے،

ولها وارض هذه البلاد
المذكورة.

اور لاہور بھی انہی علاقوں میں شمار ہوتا ہے،

موريدس | وكذلك من موريدس
الى ددهٔ ثلث مراحل ولمدينة

اسی طرح موریدس سے دودھ کی مسافت ۴۸ میل ہے، موریدس ایک

Marfat.com

موريدس حصينة الحصن،
عامرة الاهل. بها تجار
وجيوش، تحرس ثغر كابل.
وهي في حضيض جبل عظيم
صعب الصعود الى اعلاه. و
تنبت به قنا كثيرة وخيزران،

موریدس آباد اور محفوظ قلعہ بند شہر ہے، یہاں تاجروں
کی بھی کثرت ہے، اور کابل کی سرحد کی
حفاظت کے لئے یہاں فوجیں بھی رہتی ہیں،
یہ ایک بڑے عظیم الشان اور نا قابل
گذر پہاڑ کے نشیبی دامن میں واقع ہے،
اس پہاڑ میں بانس اور بید کثرت سے
پیدا ہوتے ہیں،

قندھار

ومن مدينة موريدس
الى مدينة القندهار ثماني
مراحل. وهي في بعض الجبل
الذي قد منا ذكره والطريق
بينهما مع ذيله،

موریدس سے قندھار کا فاصلہ ۱۲۰
میل ہے، یہ اوپر ذکر کئے ہوئے بعض پہاڑوں
کے دامن میں واقع ہے، اور اُن کے درمیان
راستہ کی تفصیل کا ذکر بھی آچکا ہے،

ومدينة القندهار كبيرة
القطر، كثيرة الخلق. وهم قوم
يمتازون بلحاهم عن غيرهم:
وذلك انهم يتركون لحاهم
تطول حتى يصل الاكثر، من
لحاهم الى الركب ودونها ما وهي
عراض كثيرة الشعر. ووجوههم

قندھار اپنے رقبہ اور آبادی کے لحاظ
سے بہت بڑا ہے، یہاں کے باشندے
اپنی داڑھیوں کی وجہ سے دوسرے
ہندوستانیوں میں ممتاز ہوتے ہیں، وہ
اپنی داڑھیاں بالکل کٹاتے نہیں جس کی
وجہ سے بعض قندھاریوں کی ڈاڑھیاں
طول میں کمر اور گھٹنے تک پہنچ جاتی ہیں،

Marfat.com

مدورة . والمثل يضرب بهم
بكبر لحاهم وطولها . وزيهم زي
الاتراك وعندهم وفي بلدهم
حنطة وارز وحبوب واغنام و
ابقار .

اسی طرح عرض میں بھی اچھی خاصی ہوتی ہے
اُن کے چہرے گول ہوتے ہیں، اُن کی
داڑھیوں کی لمبائی ضرب المثل بن گئی
اُن کا لباس ترکوں کے مشابہ ہوتا ہے،
ان اطراف میں گیہوں، دھان، دوسرے
غلے بکریاں اور گائیں پیدا ہوتی ہیں،

وهم يا كلون الاغنام الميتة
ولا يا كلون البقر الميتة كما قد
ذكرناه قبل هذا،

یہ مردہ بکری کھا جاتے ہیں لیکن گائے
قطعی نہیں کھاتے،

ومن مدينة القندهار
الى مدينة نهروارة خمس مراحل
بسير العجل . واهل القندهار
يحاربون ملك كابل .

قندھار سے نہروارہ بیل گاڑی کی
رفتار سے پانچ منزل (تقریباً ۱۰۰ میل)
ہے، قندھاری کابلیوں سے برابر
جنگ کرتے رہتے ہیں،

كابل اور ہند

وكابل من مدن الهند
المجاورة لبلاد طخارستان وهي
مدينة جليلة المقدار حسنة
البنية . وبجبالها عود جيد وبها
النارجيل والاهليلج الكابلي منسوب

کابل ہندوستان کے اس حصہ کے شہروں
میں ہے، جو طخارستان سے ملا ہوا ہے کابل
بہت بڑا اور عمارتوں کے اعتبار سے خوبصورت
شہر ہے، اس کے پہاڑوں میں عمدہ قسم
کی عود ہوتی ہے، ناریل اور وہ ہلیلہ جو

Marfat.com

اليها. وينبت فى جبالها ويزرع
بأبا طحها بصل الزعفران. ويرفع
منه بها الكثير ويتجهز به منها
الى ماجاورها، من البلاد. وهى
من غرر البلاد واحسنها هواء
وبها حصن موصوف بالحصين
ولا يوجد الصعود اليه الا من
طريق واحد. وفيها مسلمون
كثيرون. ولها ربض فيه الكفأ
من اليهود،
(ولا يتم لملك من ملوك
الشاهية) عقد بيعة الا بمدينة
كابل ويعقد بها عليه شروط
قديمة تتم بها البيعة. والقصد
اليها من الآفاق القريبة والبعيدة

ويزرع بسوادِ ارض كابل كلها
نيلج الذى لا يوجد نظيره فى سائر

کابلی ہلیلہ کے نام سے موسوم ہے، یہیں
پیدا ہوتا ہے، اس کے پہاڑوں، اور ان کے
دامن اور وادیوں میں زعفران بھی پیدا
ہوتی ہے، اور یہاں سے تمام پڑوسی ملکوں
میں اُس کی برآمد ہوتی ہے، یہ اپنی آب وہوا
وغیرہ کے لحاظ سے عجوبۂ روزگار شہر ہے،
یہاں ایک بہت ہی عالیشان ومضبوط قلعہ
جس پر چڑھنے کا ایک ہی راستہ ہے، اس
میں کثرت سے مسلمان ہیں، اس کے پاس
یہودیوں کی ایک شہر پناہ بھی ہے،
یہاں کے بادشاہ کی بادشاہت اس
وقت تک قابل تسلیم نہیں ہوتی، جب تک
کہ کابل کے لوگ اس کی بیعت نہ کرلیں،
اور اس کی بیعت کی قدیم زمانہ سے کچھ خصوص
شرطیں ہیں، یہاں قریب اور دور دراز کے
مسافر آتے رہتے ہیں،

کابل کے زرخیز حصّہ میں زیادہ تر نیلج
کی کاشت ہوتی ہے، اتنا کثیر اور خوشبودار
نیلج دنیا کے کسی خطہ میں پیدا نہیں ہوتا،

Marfat.com

ملیبًا. ویحمل منها الی کل الآفاق ویعرف بها.

اور یہاں سے ساری دنیا میں بھیجا جاتا ہے،

ویتجهز ایضا من مدینة کابل بثیاب تصنع من القطن، حسان؛ تحمل الی الصین و تخرج الی بلاد خراسان وقد یسافر بها الی السند واعمالها ویتصرف بها کثیرًا،

کابل سے عمدہ سوتی کپڑوں کی بھی برآمد ہوتی ہے، یہ چین، خراسان میں کثرت سے اور سندھ کے علاقہ میں کچھ کم برآمد ہوتا ہے، یہاں اُن کا استعمال بہت ہوتا ہے،

وفی جبال کابل معادن حدید مشهورة کثیرة النفع وحدیدها قاطع حسن.

کابل کے پہاڑوں میں لوہے کی مشہور کانیں ہیں، جہاں عمدہ اور کارآمد لوہا پیدا ہوتا ہے، اس لوہے کی کاٹ بہت عمدہ ہوتی ہے،

ولکابل بلاد کثیرة منها ارزکان وخواش وخیبر، و لها قلاع وقری وعمارات متصلة.

کابل کے ماتحت بہت سے شہر ہیں مثلاً (۱) ارزکان (۲) خواش (۳) خیبر یہاں بہت سے قلعے اور ملی جلی بستیاں ہیں،

ومن مدینة کابل الی خواش اربع مراحل.

کابل سے خواش کا فاصلہ ۶۴ میل ہے،

ومن خواش الی حسک

اور خواش سے حسک ۵۰ میل ہے

Marfat.com

خمس مراحل ومن حسک الی کابل ثلث مراحل ..

اور حسک سے کابل ۴۸ میل ہے،

وهذه البلاد متساوية المقادير وبها متاجر ومتصرفات

یہ تمام شہر قریب قریب ایک ہی حیثیت کے ہیں، اور اُن میں ہر ایک جگہ تجارتی منڈی ہے اور مال کی کھپت ہوتی ہے

ومن مدينة كابل الى مدينة لمطة اربع مراحل ومدينتا لمطة وزويلة هما على طرف المفازة المتصلة بين الملتان وبلاد سجستان ، ولمطة وزويلة بلدان قدرهما قدر متوسط . وبهما جمل من الناس من السندية وبعض اهل الهند وقليل من اهل سجستان ، وبهما مزارع حنطة وارز وقليل فواكه . و شراب اهل هذه البلاد من عيون وانهار صغاراً وجباب واٰبار . ويعمل بها ثياب قطن

کابل سے لمطہ ۴ میل ہے، لمطہ اور زویلہ، یہ دونوں اس صحرا کے کنارے پر واقع ہیں جو ملتان اور سجستان سے متصل ہے

یہ دونوں شہر متوسط درجہ کے ہیں ..... یہاں زیادہ تر سندھی اور کچھ ہندوستانی اور ایک قلیل تعداد میں سجستانی آباد ہیں، گیہوں، چاول، کچھ میوے اور پھل یہاں کی تمام پیداوار ہے، یہاں کے لوگ چشمے دریا، گہرے اور تھلے کنوؤں سے پانی پیتے ہیں، یہاں بہترین قسم کے سوتی کپڑے تیار ہوتے ہیں، اور تمام لحقہ

Marfat.com

حلوة ، يتجهز بها منها الى ما
جاورها من البلاد ،

ومن البلاد التى بشرقى
الملتان ، مدينة اودغست و
منها الى القندهار اربع مراحل
ومن اودغست ايضًا الى
الملتان اربع مراحل . و
باودغست . ينبت شئى من
القنا . واهلها قليلوا التجارات
والتصرف فى الاسعار . لكن
اهلها ميا سير ، لهم اموال
كثيرة .

ومن مدينة اودغست
الى مدينة زويله عشر مراحل .
ومن مدينة زويله الى
لمطة ثلث مراحل ،

و من مدينة اودغست
الى مدينة السندور ثلث مراحل
فهذه جملة صفات البلاد

ملکوں میں جاتے ہیں ،

ملتان کے مشرق میں اس ریاست
کے جو شہر واقع ہیں ، ان میں ایک اودغست
ہے ، یہاں سے قندھار ۴۴۰ میل ہے ،
اسی طرح ملتان بھی یہاں سے ۴۴۰
میل ہے ، یہاں بانس کی پیداوار
ہوتی ہے ، یہاں کے لوگ تجارت
اور کاروبار میں کم شریک ہوتے
ہیں ، لیکن خوش حال اور دولت مند
ہیں ،

اودغست سے زویلہ کا فاصلہ
۱۶۰ میل ہے ،
اور زویلہ اور لمطہ کا فاصلہ ۴۸
میل ہے ،
اور اودغست سے سندور کا فاصلہ
بھی ۴۸ میل ہے ،
اس حصہ میں جتنے شہر اور ریاستیں

التی تضمنہا ھذا الجزء. وأما
بحر ایضًا. فقد ذکرنا ما
قبلہ من الجزائر مما فیہ کفایۃ
وقصد معنی.

1 نا ما جزیرۃ سرندیب
التی سبق لنا ذکرھا فی الاقلیم
الاول، فان الخارج منہا انا
اراد ذلک قصد اقرب طریقہا
وھو ارض مدینۃ جربتن.
وبینھما اقل من نصف مجری.
فان اخذ المشرق بتاریب
فانما تقع تصفیتہ الی مدینۃ
کیکسار. او یصل آخر جبل
الامری. وھذا الجبل ھو
جبل عال، کثیرًا العلو جدًا،
یخرج عن البحر فی جھۃ الشرق
ویجون البحر علیہ جونا کبیرًا.
ومن طرف ھذا الجون الی
جزیرۃ سرندیب، نحو من

لنکا جس کا ذکر اوپر اقلیم اول میں آچکا ہے
یہاں سے جب کوئی شخص خشکی کا قریب تر
راستہ اختیار کرنا چاہے گا، تو اسے جزیرہ
ملے گا، ان دونوں کے درمیان نصف
منزل سے بھی کم کا فاصلہ ہے،
اسی جگہ جبل آمری پڑتا ہے، یہ پہاڑ
غیر معمولی بلند اور سمندر کے مشرق میں
واقع ہے، دریا اسے چاروں طرف سے
گھیرے ہوئے ہے، اس جزیرہ نما پہاڑ
سے جزیرہ لنکا کے لئے چار راستے ہیں،
اس پہاڑ کی پیداوار کی کل کائنات بقم
ہے، بقم یہاں سے ساری دنیا میں
جاتی ہے، یہ پہاڑ بہت ہی مشہور ہے
اور بقم کی جڑ سانپ کے کاٹنے میں اگر

Marfat.com

أربعة مجار. وجميع نبات هذا
الجبل انّما هو نبات البقر. ومنه
يتحصّل به ويخرج الى سائر الاقطار
وهذا الجبل جبلي مشهور وعروق
البقم تنفع من نهش الحيات بلا
تاخير كما قد مناذكره فيما سبق

فوری طور پر دے دی جائے تو فائدہ
کرتی ہے۔ اوپاس کا ذکر آچکا ہے،

Marfat.com

ابن ابی اصیبعہ

(متوفی ۶۶۸ھ مطابق ۱۲۶۹ء)

ابن ابی اصیبعہ کا اصل نام احمد بن قاسم، کنیت ابوالعباس لقب موفق الدین اور وطن دمشق تھا ان کے اجداد میں ابو اصیبعہ نامی ایک شخص گذرا ہے، اسی لئے وہ ابن ابی اصیبعہ کے نام سے معروف ہے اپنے زمانہ کا مشہور طبیب اور معالج تھا۔ طبابت اس کا خاندانی فن اور پیشہ تھا، چنانچہ اس کا دادا سلطان صلاح الدین کا طبیب اور باپ بھی ایک حاذق اور نامی طبیب اور علاجِ چشم کے لئے مشہور تھا ابن ابی اصیبعہ نے شروع میں اپنے باپ سے فنِ طب کی تحصیل کی، اور قاہرہ میں اس کی تکمیل وہ سلطنتِ ایوبی میں بعض عہدوں پر بھی فائز رہا، اور عیون الانباء فی طبقات الاطباء کے نام سے انے دو جلدوں میں دنیا کی تمام متمدن قوموں کے مشہور طبیبوں کی سوانح عمری لکھی ہے، دوسری کے ایک باب میں ہندوستان کے اطباء کے حالات اور اُن کے طبی کارناموں کا ذکر کیا ہے، یہ تاب جرمن عالم مولر (Mueller) کے اہتمام میں کونگسبرج سے ۱۸۸۴ء میں اور مصر سے ۱۸۸۱ء شائع ہوئی ہے، ابن ابی اصیبعہ عزالدین ایدمر کی دعوت پر صرخد گیا، اور وہیں ۶۶۸ھ مطابق ۱۲۶۹ء میں اس کی وفات ہوئی،

Marfat.com

عُیُون الانباء فی طبقات الاَطبّاء

جلد دوم

فی طبقات الاطباء الّذین
کانوا من الھند (کنکۃ الھندی)
حکیم بارع من متقدمی حکماء
الھند واکابرھم ولہ نظر فی صناعۃ
الطب وقوی الادویۃ وطبائع
المولدات وخواص الموجودات
وکان من اعلم النّاس بھیئۃ
العالم وترکیب الافلاک وحرکات
النجوم (ص ۳۲)

وقال ابو معشر جعفر بن محمد
بن عمر البلخی فی کتاب الالوف ان
کنکۃ ھو المقدم فی علم النجوم
عند جمیع العلماء من الھند فی

ہندوستان کے ویدا ور طبیب،

اگلے زمانہ میں کنکہ ہندی، ہندوستان
کا نامی مشہور، باکمال اور ماہر فلسفی تھا،
وہ طب میں درک رکھتا تھا، دواؤں
کی تاثیر، مخلوقات کے مزاج وطبائع
اور موجودات کے خواص وافعال میں بھی
مہارت رکھتا تھا، اور علم ہیئت، ترکیب
افلاک اور نجوم کی حرکتوں کا بڑا واقفکار
تھا،

ابو معشر جعفر بن محمد نے کتاب الالوف
میں بیان کیا ہے، کہ کنکہ گذشتہ زمانہ میں
ہندوستان کے تمام پنڈتوں اور عالموں
کے نزدیک جو نش میں سب سے زیادہ فائق

Marfat.com

سالف الدّهر (ولكنكه) من
الكتب كتاب النموذار فی الاعمار، كتاب
اسرار الموالید، كتاب القرانات
الكبیر وكتاب القرانات الصغیر كتاب
فی الطب وهو بجری مجری كناش
كتاب فی التوهّم وكتاب فی احداث
العالم والدور فی القران،

(ص ۳۲-)

صنجهل) كان من علماء الهند
وفضلائهم الجنیرین بعلم
الطب والنجوم وصنجهل من الكتب
كتاب الموالید الكبیر،

(صف ۳۲)

وكان من بعد صنجهل
الهندی جماعة فی بلاد الهند

سمجھا جاتا تھا، اس کی تصنیفات میں
کتاب النموذار فی الاعمار (عمروں کے
بیان میں) کتاب اسرار الموالید،
(پیدائشوں کے بھید میں) کتاب القرانات
الکبیر، کتاب القرانات الصغیر، (بڑے
اور چھوٹے قران یا لگن) کی کتاب جو
فن طب میں ایک دستور العمل کی
حیثیت رکھتی ہے، کتاب فی التوہم
(توہم (مسمریزم) کے بیان میں) اور
کتاب فی احداث العالم والدور فی
القران (دنیا کے واقعات اور ستاروں
کے لگن میں چکر کے متعلق) ہیں،

(صنجھل) یہ بھی ہندوستان کے پنڈتوں
اور مشہور ویدوں میں تھا، نجوم اور طب
میں مہارت رکھتا تھا، اس کی
کتابوں میں کتاب الموالید الکبیر (پیدائشوں
کی بڑی کتاب) ہے،

وكان من بعد صنجهل
الهندی جماعة فی بلاد الهند

صنجھل کے بعد ہندوستان میں طبیبوں
اور ویدوں کی ایک جماعت گذری ہے،

Marfat.com

لَهُمْ تصانيف معروفة فِي
صناعة الطّب وفي غيرها مِنْ
العلوم مثل باكهر، راحه، صكه
داهر، انكر، زنكل، جبهر
اندى، جارى، كل هٰؤُلَاءِ
اصحاب تصانيف وهُمْ من
حكماء الهند واطبائهم و
لَهُمُ الاحكام الموضوعة فى
علم النجوم۔

طب اور دوسرے علوم میں اُن کی مشہور
کتابیں ہیں[1]، جیسے باکھر، راحہ، صکہ، داہر
انکر (انکو)، زنکل، جبھر، اندی، جاری،
یہ سب کے سب صاحبِ تصنیفات اور
اور ہندوستان کے طبیبوں اور دانشوروں
میں تھے، نجوم اور جوتش کے متعلق اُن کے
مرتب قاعدے اور متعین اصول واحکام ہیں

والهند تشتغل بمولفات
هٰؤُلَاءِ فيما بينهم ويقتدون بها
ويتناقلونها وقد نقل كثير
منها الى اللغة العربية ووجدت
الرازى ايضًا قد نقل فى كتابه
الحاوى وفى غيره عن كتب جماعة

تمام ہندوستانی اُن کی تصنیفات
کے ساتھ اعتناء کرتے، اور ان کی اقتدا
کرتے، اور انھیں دوسری زبانوں میں
منتقل کرتے ہیں، چنانچہ اکثر کتابیں عربی
میں ترجمہ ہو چکی ہیں، میں نے رازی کو
دیکھا ہے کہ وہ حاوی وغیرہ تصنیفات

[1] ان میں سے اکثر کتابوں کا پہلے مصنفین کے یہاں ذکر ہو چکا ہے لیکن چونکہ کچھ نہ کچھ نئی چیزیں اور معلومات ہر ایک کے یہاں مل جاتی ہیں، اور پھر یہ دکھانا بھی مقصود ہے، کہ عربوں کو ہندوستان کے علم وفن سے کتنی زیادہ واقفیت تھی، اس لئے علم وفن کے متعلق ہر ایک کے معلومات بلا کم وکاست نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، (ض)

Marfat.com

من الهند مثل كتاب شرك الهندى
وهذا الكتاب فسره عبد الله
بن على من الفارسى الى العربى لانه اولا
نقل من الهندى الى الفارسى و
عن كتاب سسرد وفيه علامات
الادواء ومعرفة علاجها و
ادويتها وهو عشر مقالات امر
يحيى بن خالد بتفسيره وكتاب
بدان فى علامات اربعمائة و
اربعة ادواء ومعرفتها بغير
علاج وكتاب سندهشان و
وتفسيره كتاب صورة النجر و
كتاب فيما اختلف فيه الهند و
والروم فى الحار والبارد وقوى
الادوية وتفصيل السنة وكتاب
تفسير اسماء العقار باسماء عشرة
وكتاب اسانكر الجامع وكتاب علامات
الحمالى للهند وكتاب مختصر فى
العقاقير للهند وكتاب نوفشل

میں ہندوستان کے لوگوں کی کتابوں کا
حوالہ دیتے ہیں، مثلاً شرک (چرک) ہندی
کی کتاب جس کا عبداللہ بن علی نے فارسی
سے عربی میں ترجمہ کیا ہے اس نے پہلے وہ
سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ ہو چکی تھی،
سسرد کی کتاب جس میں بیماریوں کی علامتوں
اور اُن کے علاج، اور دوا کی تفصیل ہے،
اور وہ دس بابوں میں ہے یحیٰی بن خالد کے
حکم سے ترجمہ کی گئی تھی، بدان کی کتاب جس
میں ۴۰۴ بیماریوں کی علامتوں اور پہچان
کا محض ذکر ہے، علاج کا کوئی بیان نہیں،
سندھشان کی کتاب جس کے معنی "صورت
کا بیان" ہیں، ایک اور کتاب جس میں دواؤں
کے سرد و گرم ہونے، ان کی قوت، اور سال
کے موسموں کی تقسیم میں ہندوستانی اور
یونانی طبیبوں کے اختلاف کا ذکر ہے،
ایک کتاب جس میں جڑی بوٹیوں کے ناموں
کی تشریح ہے، اور ایک ایک جڑی کے
دس دس ناموں کا ذکر ہے، اسانگر

Marfat.com

فيه مائة دواء وكتاب رومى
الهندية فى علاجات النساء و
وكتاب السكر للهند وكتاب راى
الهندى فى اجناس الحيات وسمومها
وكتاب التوهم فى الامراض و
العلل لابى قبيل الهندى،

(ومن المشهورين ايضاً من اطباء
الهند شاناق) وكانت له معالجات
وتجارب كثيرة فى صناعة الطب
وتفنن فى العلوم وفى الحكمة وكان
بارعا فى علوم النجوم وحسن الكلام
متقدما عند ملوك الهند ومن

(استانگر) کی کتاب جامع اور حاملہ عورتوں
کے علاج کے بیان میں، ہندوستان کی ایک
مختصر کتاب جڑی بوٹیوں کے متعلق نوشسل
کی کتاب میں ایک سو بیماریوں کا ذکر ہے،
ایک ہندوستانی عورت روسا کی کتاب
خاص عورتوں کے علاج کے متعلق تھی،
ہندوستانی منشیات کے متعلق ایک کتاب
رای ہندی کی کتاب میں سانپوں کی
قسموں اور اُن کے زہروں کا بیان تھا،
اور ابو قبیل کی ایک کتاب میں بیماریوں
کے وہم اور اسباب کا ذکر تھا، (ان
سب کتابوں کا رازی نے حوالہ دیا ہے
اور وہ عربی میں ترجمہ ہو چکی ہیں،

(ہندوستان کے مشہور اور نامی طبیبوں
میں شاناق بھی ہے) وہ علم طب کا کافی
تجربہ رکھتا تھا، معالجات اور مختلف
علوم اور حکمت و فلسفہ میں مشہور تھا جو تش
کا ماہر تھا، اس کی بحثیں بہت عمدہ ہوتی
تھیں، یہ ہندوستانی راجاؤں کے یہاں

Marfat.com

كلاه وشاناق قال فى كتابه الذى
سماه منتخل الجوهر :- يا ايها
الوالى اتق عشرات الزمان و
اخش تسلط الايام ولوعة
غلبة الدهر واعلم ان للاعمال
جزاء فاتق عواقب الدهر والايام
فان لها غدرات فكن منها على
حذر والاقدار مغيبات فاستعد
لها والزمان منقلب فاحذر
دولته لئيم الكرة خفى سطوته
سريع العثرة فلا تامن دولته
واعلم ان من نمر يك او نفسه
من سقام الاثام فى ايامه وحياته
فما ابعده من الشفاء فى داء
الادواء لها ومن اذل حواسه
واستعبدها فيما تعقده من خير
لنفسه ابان فضله واظهر
حواسه وهى خمس فاذا لم يضبط
حواسه مع قلتها وذلتها صعب

مقرب تھا، وہ اپنی کتاب منتخل الجوہر میں لکھتا
ہے، ..... اے بادشاہ
زمانہ کی ٹھوکروں سے بچئے، حوادث دہر
کے تسلط واقتدار سے خائف رہیے اعمال
کے نتائج اور انجام ہوتے ہیں اس لئے
حوادثِ زمانہ کے انجام سے ڈرتے رہیے،
کیونکہ زمانہ اور اس کے حادثات بڑے
بے وفا اور پیمان شکن ہوتے ہیں، اس لئے
ان سے چوکنا رہیے، تقدیر و مآل کا معاملہ
پوشیدہ ہوتا ہے، اس کے لئے مستعد رہیے
زمانہ بدلتا رہتا ہے، اسکی لئیم گردش و
انقلاب سے بچئے، اور اس کی یہ فریب سطوت
سے ڈرتے رہیے، اس کے انقلاب سے بے
خوف نہ ہوجیئے، یقین رکھیے، کہ جو شخص اپنی
زندگی میں اپنے نفس کو گناہوں کی بیماریوں
سے نہ بچا سکے، اس کو جس مقام پر روانہ ہو
وہاں کیسے صحت نصیب ہوسکتی ہے، لیکن جو
اپنے حواس کو پہلے تابو میں کرلے، اور نیکی
اور بھلائی کے لئے اپنا انھیں غلام بنالے،

علیه ضبط الاعوان مع کثرتهم و
وخشونة جانبهم فکانت عامة
الرعیة فی اقاصی البلاد واطراف
المملکة ابعد من الضبط،

اس کا فضل وشرف ظاہر و باہر ہے اور
جو اپنے ایک نفس کو قابو میں نہ کر سکے، وہ اپنے
پانچوں حواس کو کس طرح قابو میں کر سکتا
ہے، اگر وہ اپنے ان چند اور کمزور حواس
کو قابو میں نہیں لا سکا تو اس کے لئے بہت
سے سخت اور درشت طبع اعوان کو قابو
میں لانا انتہائی دشوار ہے، اور اطراف
وجوانب اور پورے ملک میں پھیلی ہوئی
اس کی رعایا اور بھی بے لگام ہو جائے گی،

(ولشاناق) من الکتب کتاب السموم
خمس مقالات فسرہ من اللسان
الهندی الی اللسان الفارسی منکه
الهندی وکان المتولی لنقله بلفظه
الفارسی رجل یعرف بابی حاتم
البلخی فسرہ لیحیی بن خالد بن برمک
ثم نقل للمامون علی ید العباس
بن سعید الجوهری مولاه وکان
المتولی قراءته علی المامون کتاب
البیطرة کتاب فی علم النجوم، کتاب

شاناق کی کتابوں میں کتاب السموم
(زہروں کی کتاب) پانچ بابوں میں ہے،
منکہ ہندی نے اس کا ہندی سے فارسی
میں ترجمہ کیا، ترجمہ کی فارسی خط میں نقل
کی خدمت ابو حاتم بلخی نام کے ایک آدمی
کے سپرد تھی، منکہ نے یحییٰ بن خالد برمکی
کے لئے یہ ترجمہ کیا تھا، پھر خلیفہ مامون
کے لئے اسے دوبارہ ان کے غلام عباس
بن سعید جوہری نے نقل کیا، کتاب البیطرہ
(چوپایوں کے علاج کی کتاب) کتاب

منتخل الجوهر والفه لبعض
ملوک زمانه وکان یقال لذلک
الملک ابن قمانص الهندی.

فی علم النجوم اور کتاب منتخل الجوہر بھی
شاناق کی تصنیفات ہیں، اس آخری
کتاب کو اس نے اپنے زمانہ کے ایک
راجہ ابنِ قمانص ہندی کے لئے مرتب
کیا تھا،

(ص ۳۳)

(جودر) حکیم فاضل من
حکماء الهند وعلمائهم متمیز
فی ایامه وله نظر فی الطب و
تصانیف فی العلوم الحکمیة و
له من الکتب کتاب المواليد وهو
قد نقل الی العربی،

(جودر) یہ ہندوستان کے فاضل
حکماء اور اپنے زمانہ کے ممتاز علماء (پنڈتوں)
میں تھا، طب پر اس کی اچھی نظر تھی، علوم
حکمت میں بھی اس کی تصنیفات ہیں،
اس کی کتابوں میں ایک کا نام کتاب المواليد
(پیدائشوں کی کتاب) ہے، جو عربی میں
بھی ترجمہ ہو چکی ہے،

(ص ۳۳)

(منکه الهندی) کان عالما
لصناعة الطب حسن المعالجة
لطیف التدبیر فیلسوفا من جملة
المشار الیهم فی علوم الهند
متقنا للغة الهند ولغة الفرس
وهو الذی نقل کتاب شاناق
الهندی فی السموم من اللغة

(منکہ ہندی) طب اور علاج کا ماہر،
صاحب رائے و تدبیر فلسفی دانا، ہندوستانی
علوم و فنون میں قابلِ اعتماد
اور ہندی اور فارسی زبانوں کا ماہر تھا،
اسی نے زہروں کے متعلق شاناق ہندی
کی کتاب ہندی سے فارسی میں ترجمہ
کی، یہ ہارون رشید کا ہم عصر اور اسی

Marfat.com

الهندية الى الفارسى وكان
فى ايام الرشيد هرون وسافر
من الهند الى العراق فى ايامه و
اجتمع به وداواه ووجدت
فى بعض الكتب ان منكه الهندى
كان فى جملة اسحق بن سليمان
بن على الهاشمى وكان ينقل
من اللغة الهندية الى الفارسية
والعربية، (ص ۳۳)

ونقلت من كتاب اخبار
الخلفاء والبرامكة ان
الرشيد اعتل علة صعبة
فعالجه الاطباء فلم يجد من
من علته افاقه فقال له ابو
عمر الاعجمى بالهند طبيب يقال
له منكه وهو احد عبادهم و
وفلاسفتهم فلو بعث اليه
امير المومنين فلعل الله ان يهب
له الشفاء على يده قال فوجه

زمانہ میں ہندوستان سے عراق آیا، اور
اُس کے دربار میں باریاب ہوا، اور اس
کا علاج کیا، میں نے بعض کتابوں میں
دیکھا ہے، کہ منکہ ہندی اسحاق بن سلیمان
بن علی ہاشمی کے اصحاب میں تھا، اور ہندی
سے فارسی اور عربی زبانوں میں کتابوں کا
ترجمہ کرتا تھا،

میں نے اخبار الخلفاء، والبرامکہ
کتاب میں یہ واقعہ دیکھا ہے، کہ ایک
دفعہ خلیفہ ہارون رشید سخت بیمار ہوا
(بغداد کے) تمام اطباء کا علاج ہوا
لیکن مرض میں افاقہ نہ ہوا تو ابو عمر عجمی
نے بتایا کہ ہندوستان میں منکہ نامی ایک
طبیب ہے جو مشہور پنڈت اور فلسفی بھی
ہے، اگر امیر المومنین اسے بلا بھیجیں تو شاید
اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر شفا بخشیں چنانچہ
خلیفہ رشید نے اسے بلانے کے لیے ایک شخص کو

الرشید من حملہ و وصلہ
بصلۃ تعینہ علیٰ سفرہ فقدمہ
وعالج الرشید فبرأ من علتہ
بعلاجہ فاجری علیہ رزقا
واسعا وموالا کافیۃ قال
فبینما منکہ ما رأی فی الخان اذا ھو
برجل من المائنین قد بسط
کساء لہ والقی علیہ عقاقیر
کثیرۃ وقام یصف دواء عندہ
معجونا فقال فی صفتہ ھذا
دواء للحمی الدائمۃ وحمی الغب
وحمی الربع ولوجع الظھر و
الرکبتین والخاصرۃ والبواسیر و
والریاح ووجع المفاصل ووجع
العینین ولوجع البطن والصداع
والشقیقۃ ولتقطیر البول و
الفالج والارتعاش ولمیدع
علۃ فی البدن الا ذکرات
ذلک الدواء شفاؤھا (ص ۳۳)

سفر خرچ دے کر بھیجا، اور اس نے آکر
علاج کیا، اور اس کے علاج سے شفا
ہوئی، اس کے صلہ میں خلیفہ نے اسے
انعام واکرام سے مالامال کر دیا، کہا
جاتا ہے کہ منکہ (ایک مرتبہ) کہیں سے
گذر رہا تھا کہ ایک مکار اور جھوٹے شخص
کو دیکھا کہ وہ چادر پر کچھ جڑی بوٹیاں
رکھے ہوئے ایک معجون کی خوبیاں
خصوصیت بیان کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ دوا
آنے والے، ایک دن ناغہ کے ساتھ آنے
والے اور چوتھے دن آنے والے بخار،
کمر، اور گھٹنوں کے درد، بدگوشت،
بواسیر، ریاح، گٹھیا، آشوب چشم، پٹھوں
کے درد، سر اور کنپٹی کے درد، سلس البول،
فالج اور رعشہ، غرض جسم کی تمام بیماریوں
کے لئے شفا بخش ہے،

Marfat.com

فقال منكه لترجمانه مايقول
هذا فترجم له مارسمع فتبسّم
منكه وقال على كل حال ملك
العرب جاهلٌ وذلك انه ان
كان الامر على ماقال هذا
فلم حملني من بلدي وقطعني
عن اهلي وتكلف الغليظ من
مئونتي وهو يجد هذا نصب
عينه وبازائه وان كان الامر
ليس كما يقول هذا فلم لا
يقتله فان الشريعة قد اباحت
هذا ومن اشبهه لانه ان
قتل ماهي الا نفس تحيا بفنائها
انفس خلق كثير وان ترك و
هذا الجهل قتل في كل يوم نفسا
وبالحري ان يقتل اثنين وثلاثة
واربعة في كل يوم وهذا
فساد في الدّين وروهن في
المملكة،

منکہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ یہ کیا کہہ
رہا ہے، ترجمان نے اس کا جب ترجمہ کر دیا
تو اُس کو سنکر منکہ مسکرا کر کہنے لگا کہ واقعہ
جو بھی ہو، عرب کے بادشاہ کی ناواقفیت
کا ثبوت ہے، اس لئے کہ اگر وہ صحیح کہہ رہا
ہے تو خلیفہ نے مجھے میرے وطن سے بلا کر
اعزہ و اقربا سے کیوں جدا کیا، اور
تکلیف و مشقت اور سفر کے مصارف
کیوں برداشت کئے، جب کہ ایسا شخص
اس کے سامنے ہی موجود تھا، اور اگر وہ
غلط کہہ رہا ہے تو وہ اسے قتل کیوں نہیں
کر ڈالتا، قانون اور شریعت کی رو سے
اس قسم کے لوگوں کو قتل کرنا مباح اور
جائز ہے، اگر یہ شخص قتل کر دیا جاتا ہے
تو یہ صرف ایک ایسے آدمی کا قتل ہوگا
جس سے ایک مخلوق کو زندگی اور حیات
حاصل ہوگی، اور اگر اسے آزاد چھوڑ دیا
گیا، اور وہ اپنے جہل کا اسی طرح اعلان
کرتا رہا تو روزانہ لوگوں کی جان لے گا اور

Marfat.com

اندازاً ہر روز دو دو، تین تین یا چار چار
آدمیوں کو مار ڈالے گا، اور اس کی وجہ
سے دین میں خرابی اور حکومت میں کمزوری
پیدا ہوگی،

(صالح بن بہلۃ ہندی)

یہ بھی ہندوستان کا ممتاز ترین پنڈت اور
وہان کے طریقۂ علاج کا بڑا ماہر تھا،
ہارون رشید کے زمانۂ خلافت میں عراق آیا
تھا، ابوالحسن یوسف بن ابراہیم الحاسب
کا جو ابن دایہ کے نام سے مشہور ہیں، بیان
ہے کہ ان سے احمد بن رشید کاتب نے اپنے
آقا سلام ابرش کے حوالہ سے بیان کیا کہ
ایک دن ہارون رشید کے سامنے دسترخوان
لگا ہوا تھا، اور جبرئیل[1] بن بختیشوع خلاف
معمول موجود نہ تھا، احمد کا بیان ہے کہ
انھیں جبرئیل کو تلاش کرنے کا حکم دیا کہ
وہ حسب معمول کھانے کے وقت حاضر ہو
میں نے ہر جگہ اس کو تلاش کیا، وہ جہاں

(صالح بن بهلة الهندی)

متميز من علماء الهند و
كان خبيراً بالمعالجات التی لهم
وله قوة وانذارات فی تقدمة
المعرفة وكان بالعراق فی ايام
الرشيد هارون قال ابو الحسن
يوسف بن ابراهيم الحاسب
المعروف بابن الدايه حدثنی
احمد بن رشيد الكاتب مولی
سلام ابرش ان مولاه حدثه
ان الموائد قد مت بين يدی
الرشيد فی بعض الايام وجبرئيل
بن بختيشوع غائب فقال لی احمد
قال لی ابو سلمة يعنی مولاه

[1] جبرئیل بن بختیشوع دربار خلافت کا مشہور و معتمد یونانی عیسائی طبیب تھا، (ض)

Marfat.com

فامرنی امیرالمومنین بطلب
جبریل یھزرا کلہ علیٰ عادتہ
فی ذلک فلما دع منزلا من منازل
الولد، ومن کان یدخل الیہ
جبرئیل من الحرم الا طلبتہ
فیہ ولما قع لہ علیٰ اثر فاعلمت
امیرالمومنین بذالک فطفق
یلعنہ ویقذفہ اذ دخل علیہ
جبرئیل والرشید علیٰ تلک الحال
من قذفہ ولعنہ فقال لہ لو
اشتغل امیرالمومنین بالبکاء
علیٰ ابن عمہ ابراھیم بن صالح
و ترک ماھو فیہ من
تناولی بالسیف کان اشبہ فسألہ
عن خبر ابراھیم فاعلمہ انہ خلفہ
وبہ رمق ینقضی بآخرہ وقت
صلاۃ العتمۃ فاشتد جزع
الرشید لما اخبرہ بہ واقبل
علی البکاء وامر برفع الموائد

کہیں نہ ملا تو امیرالمومنین کو اس کی اطلاع
کردی، وہ سخت برہم ہوئے، اور اس کی
غیر حاضری، پر برا بھلا کہنے لگے، اتنے میں
جبرئیل آگیا، رشید کی برہمی کا سلسلہ جاری
تھا، جبریل نے سن کر عرض کیا، کہ اگر امیرالمومنین
مجھے برا بھلا کہنے کے بجائے اپنے چچازاد بھائی
ابراہیم بن صالح کے حال پر آنسو بہائیں
تو یہ زیادہ مناسب ہوگا، (یہ سن کر خلیفہ
کو پریشانی ہوئی) اس نے ابراہیم کا حال
دریافت کیا، جبریل نے بتایا کہ اس نے
جب انہیں چھوڑا تھا وہ قریب مرگ تھے،
اور صرف ذرا سی رمق باقی رہ گئی تھی،
شاید ہی نماز عشاء تک زندہ رہیں،
یہ سن کر ہارون سخت گھبرایا، اور رونے
دھونے لگا، اور دسترخوان بڑھوا دیا
اور اس قدر بے چین اور بے قرار ہوا
کہ حاضرین کو اس پر رحم آگیا،

Marfat.com

فرفعت وكثر ذلك منه حتى رحمه
مما نزل به جميع من حضر
فقال جعفر بن يحيى يا امير المومنين
ان طب جبرئيل طب رومي
وصالح بن بهلة الهندي في
العلم بطريقة اهل الهند في
الطب مثل جبرئيل في العلم
بمقالات الروم فان رأى
امير المومنين ان يامر باحضاره
وتوجيهه الى ابراهيم بن صالح
لنفهم عنه ما يقول مثل ما فهمنا
عن جبرئيل فعل فامر الرشيد
جعفرا باحضاره وتوجيهه و
المصير به اليه ورده بعد
منصرفه من عنده ففعل
ذلك جعفر ومضى صالح الى
ابراهيم حتى عاينه وجس عرقه
وصار الى جعفر وسأله عما عنده
من العلم فقال لست اخبر بالخبر

جعفر بن یحییٰ نے آگے بڑھ کر کہا کہ امیر المومنین
جبرئیل کا علاج یونانی ہے، اور صالح
ابن بہلہ ہندی طبیب ہے، اسی ہندستانیوں
کے علم طب سے اسی طرح واقفیت ہے،
جس طرح جبرئیل کو یونانیوں کے علم سے،
اگر امیر المومنین مناسب خیال فرمائیں
اور اجازت دیں تو اسے حاضر کیا جائے،
اور ابراہیم بن صالح کو دیکھنے کے لئے بھیجا
جائے تاکہ جبرئیل کی طرح اس کے معائنہ
کا بھی نتیجہ معلوم ہو جائے، خلیفہ نے
اجازت دیدی اور جعفر کو حکم دیا کہ
صالح بن بہلہ ابراہیم کے پاس لیجایا جائے
اور اس کا معائنہ کرانے کے بعد میرے
پاس واپس لائے، جعفر نے اس حکم کی
تعمیل کی، اور صالح نے ابراہیم کے
پاس جاکر اس کا معائنہ کیا نبض دیکھی
پھر جعفر کے پاس آیا، جعفر نے جب اسکی

Marfat.com

غیر امیر المومنین فاستعمل
جعفر مجهودہ بصالح ان یخبرہ
بجملۃ من الخبر فلم یجبہ الی
ذلک،
ودخل جعفر علی الرشید
فاخبرہ بحضور صالح وامتناعہ
من اخبارہ بما عاین فامر باحضارہ
صالح فدخل ثم قال یا امیر المومنین
انت الامام وعاقد ولایۃ القضاۃ
للحکام وما حکمت بہ لم یجز
لحاکم فسخہ وانا اشہدک یا
امیر المومنین واشہد علی نفسی
من حضرک ان ابراھیم بن
صالح ان توفی فی ھذہ اللیلۃ
او فی ھذہ العلۃ ان کل مملوک
لصالح بن بھلۃ احرار لوجہ
اللہ وکل دابۃ فحبیس فی سبیل
اللہ وکل مالہ فصدقۃ علی
المساکین وکل امراۃ لہ فطالق

رائے پوچھی تو اس نے کہا کہ وہ مریض
کا حال صرف امیر المومنین سے بیان
کرے گا، جعفر نے بڑی کوشش کی لیکن
اُس نے کچھ نہ بتایا،
جعفر نے رشید کے پاس جا کر کہا کہ صالح
نے اپنی تشخیص بتانے سے انکار کیا ہے
اور خود آ رہا ہے، چنانچہ رشید نے صالح
کو حاضر ہونے کا حکم دیا، اس نے حاضرِ
ہو کر عرض کیا کہ امیر المومنین آپ خلیفہ
اور امام ہیں، حاکموں کو فیصلہ کرنے کا اختیار
دیتے ہیں کسی حاکم کو بھی آپ کے فیصلہ کے
منسوخ اور فسخ کرنے کا اختیار نہیں
میں آپ کو تمام حاضرین کو گواہ بنا کر
عرض کرتا ہوں کہ اگر ابراہیم آج شب
میں یا اس بیماری کی وجہ سے مر جائیں
تو میرے تمام لونڈی غلام خدا کے لئے
آزاد، تمام جانور اس کی راہ میں وقف
اور تمام مال و دولت مسکینوں کیلئے
صدقہ اور میری ساری بیویوں پر تین

Marfat.com

ثلاثا بتاتا فقال له الرشید حلفت
ویحک یا صالح علی غیب فقال صالح
کلا یا امیر المومنین انما الغیب ما لا
علم لاحد به ولا دلیل له علیه
ولم اقل ما قلت الا بعلم واضح
ودلائل بینة،

قال احمد بن رشید قال
لی ابو سلمة فسری عن الرشید
ما کان یجد وطعم واحضر له
الشراب فشرب ولما کان وقت
صلاة الستة ورد کتاب صاحب
البرید بمدینة السلام یخبر بوفاة
ابراهیم بن صالح علی الرشید
فاسترجع واقبل علی جعفر بن یحیی
باللوم فی ارشاده ایاه الی صالح
بن بهلة واقبل یلعن الهند و
طبهم ویقول واسوأتاه من الله

طلاقیں رشید نے کہا تعجب ہے کہ تم غیب کے متعلق
اس طرح قسم کھا رہے ہو، صالح نے کہا:
امیر المومنین! ہرگز نہیں، اس کا غیب سے
کوئی تعلق نہیں، غیب تو اس چیز کو کہتے ہیں
جس کا آدمی کو کوئی علم نہ ہو، اور نہ اس کی
کوئی دلیل اس کے پاس ہو اور میں نے
جو کچھ عرض کیا ہے وہ علم کی روشنی
میں اور واضح دلائل سے عرض کیا ہے،

احمد (راوی) کا بیان ہے کہ یہ سُن کر
ہارون کا غم زائل ہو گیا اس نے کھانا
کھایا، اور نبیذ پی لیکن عشاء کے وقت
بغداد سے خط آیا کہ ابراہیم بن صالح
کا انتقال ہو گیا، یہ سُن کر ہارون نے
انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، اور جعفر کو
لعنت ملامت کرنے لگا کہ اُس نے
بلاوجہ صالح بن بہلہ کے علاج کا مشورہ
دیا تھا، اور ہندوستان اور اس کی طب
پر لعنت بھیجی، اور کہا افسوس میرا چچیرا
بھائی تو موت کے تلخ گھونٹ پی رہا ہے

Marfat.com

یکون ابن عمی یتجرع غصص الموت
وانا اشرب النبیذ ثم بوطل من
نبیذ فمزج النبیذ بالماء والقی
فیه شیئا من ملح واخذ یشربه
ویتقیاء حتی قذف ما کان فی جوفه
من طعامه[1]..... الی دار ابراهیم
فقصد خدمه بالرشید الی رواق
علی مجالس لابراهیم علی یمین الرواق
ویساره فراشان بکراسیهما و
متکئا تهماء مسانداهما وفیما
بین الفراشین نمارق فاتکأ الرشید
علی سیفه ووقف وقال لا یحسن
الجلوس فی المصیبة بالاحبة
من الاهل علی اکثر من البسط
ارفعوا هذه الفرش والنمارق
ففعل ذلک الفراشون وجلس الرشید

اور میں نبیذ پی رہا ہوں، اس کے بعد اس نے
ایک رطل نبیذ منگائی اس میں پانی ملا کر
کچھ نمک ڈالا، اور اُسے پی کر قے کرنا
شروع کردی، اور اُس کے پیٹ میں جو
کچھ تھا سب گر گیا، پھر نہایت بے قراری
کی حالت میں ابراہیم کے گھر آیا، خادموں
نے جلدی سے ابراہیم کی نشست گاہ کے
سائبان میں پہنچایا، سائبان میں دائیں
بائیں فرش بچھے ہوئے تھے، جن پر کرسیاں
گاؤ تکیے مسندیں اور گدے وغیرہ لگے ہوئے
تھے، مگر ہارون رشید تلوار پر ٹیک لگا کر
کھڑا ہو گیا، اور کہنے لگا کہ احباب اعزہ
کے غم میں فرش پر بیٹھنا مناسب نہیں ہے،
سارے فرش اور تکیے اٹھا دو، خادموں
نے حکم کی تعمیل کی، اس کے بعد ہارون
خالی فرش پر بیٹھ گیا، اس وقت سے بنو عباس

[1] ہمارے پیش نظر جو نسخہ تھا، وہ ذرا شکستہ حالت میں تھا، اس لئے یہاں عبارت چھوڑ دی گئی ہے مگر قیاس اور قرینہ سے ترجمہ میں مفہوم ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے،

على البساط فصارت سنة لبني
العبّاس من ذلك اليوم ولم تكن قبله
(ص ۲۴۵)
وقف صالح بن بهلة بين
يدي الرشيد فلم ينبطقه أحد
الى ان سطعت روائح المجامر
فصاح عند ذلك صالح الله
الله يا امير المومنين ان تحكم
على بطلاق زوجتي فتنزعها
وتزوجها غيري وانا دنف الفرج
المستحق له وينكحها من لا تحلّ
له والله الله ان تحرجني من
نعمتي ولم يلزمني حنث والله
الله ان تدفن ابن عمك حيًا
فوالله يا امير المومنين ما مات
فاطلق لي الدخول عليه والنظر
اليه وهتف بهذا القول مرات
فاذن له بالدخول على ابراهيم

وحده، (ص ۳۵)

قال احمد، قال لي ابو سلمة

میں اس کا رواج ہوگیا، اس سے پہلے یہ
رواج نہ تھا،

صالح بن بہلۃ بھی وہیں ہارون کے
سامنے کھڑا تھا، مگر کسی کو یارائے کلام
نہ تھا، جب انگیٹھیوں سے بخورات
کی خوشبو پھیلی، اس وقت صالح بے اختیار
اللہ اللہ چلانے لگا، اور کہا کہ میرالمومنین
اگر آپ نے میری بیویوں کی طلاق کا حکم صادر
کر دیا، اور ان کو مجھ سے جدا کر کے دوسرے
کی زوجیت میں دیدیں گے حالانکہ میں ان کا
اصلی مستحق ہوں، اور میرے علاوہ کسی سے انکا
نکاح جائز نہیں ہے، بخدا مجھ سے میری
نعمتیں نہ چھینئے، اور نہ مجھے حانث (قسم توڑنے
والا) بنائیے، امیرالمومنین، برائے خدا اپنے
بھائی کو زندہ نہ دفن کیجئے، واللہ وہ زندہ
ہیں، مجھے اُن کے پاس جاکر دیکھنے کی اجازت
دیجئے، اور کئی مرتبہ پکار پکار کر یہ بات دہرائی
بالآخر اسے تنہا ابراہیم کے پاس جانے کی اجازت

راوی کہتا ہے کہ ہم نے بدن کو ہتھیلی سے

Marfat.com

فاقبلنا نسمع صوت ضرب بدن
بکف ثم انقطع عنا ذلک الصوت
ثم سمعنا تکبیرا فخرج الینا صالح
وهو یکبر ثم قال قوموا یا امیر المومنین
حتی اریک عجبا فدخل الیه الرشید
وانا ومسرور الکبیر وابو سلیم
معه فاخرج صالح ابرة کانت
معه فادخلها بین ظفر ابهامه
یده الیسری ولحمه فجذب ابراهیم
بن صالح یده وردها الی بدنه
فقال صالح یا امیر المومنین
هل یحس المیت بالوجع فقال
الرشید لا فقال له صالح لو شئت
ان یکلم امیر المومنین الساعة
لکلمه فقال له الرشید فانا
اسئلک ان تفعل ذلک فقال
یا امیر المومنین اخاف ان عالجته
وافاق وهو فی کفن فیه رائحته
الحنوط ان ینصدع قلبه فیموت

ٹھوکنے کی آواز سنی، پھر وہ آواز ختم ہوگئی
اس کے بعد تکبیر کی آواز سنی، صالح مسرور
اور تکبیر کہتا ہوا واپس آیا، اور کہنے لگا،
امیر المومنین تشریف لے چلیں میں ایک
عجیب تماشا دکھاؤں گا، چنانچہ خلیفہ میں
مسرور اور ابو سلیم سب اس کے ساتھ ابراہیم
کے پاس گئے، صالح نے ایک سوئی نکالی اور
ابراہیم کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن
اور گوشت کے درمیان میں چبھو دی ابراہیم
نے ہاتھ کھینچ کر اپنے جسم کے پاس کر لیا،
صالح نے عرض کیا، امیر المومنین! کیا
کوئی مردہ بھی درد و کرب محسوس کر سکتا
ہے،؟ خلیفہ نے کہا نہیں، صالح نے کہا
کہ اگر آپ فرمائیں تو ابراہیم ابھی بات
کر سکتے ہیں، خلیفہ نے کہا امیر المومنین
مجھے خوف ہے کہ اگر ایسا کیا گیا اور وہ
ہوش میں آگئے تو اپنے کو اس کفن اور
خوشبوؤں میں دیکھ کر واقعی نہ مر جائیں
تو پھر اُن کے زندہ کرنے کی کوئی تدبیر نہ

موتا حقیقتاً فلا یکون لی فی احیائہ
حیلۃ ولکن یا امیر المومنین تامر
بتجریدہ من الکفن وردہ الی
المغتسل واعادۃ الغسل علیہ
حتی تزول رائحۃ الحنوط عنہ ثم
یلبس مثل ثیابہ التی کان یلبسھا
فی حال صحتہ وعلتہ ویطیب بمثل
ذلک الطیب ویحول الی فراش
من فرشہ التی کان یجلس وینام
علیھا حتی اعالجہ بحضرتہ امیر المومنین
فانہ یکلمنی ساعۃ، قال احمد
قال ابو سلمہ فوکلنی الرشید
بالعمل بما جدہ صالح ففعلت ذلک
ثم صار الرشید وانا معہ ومسرور
وابو سلیم وصالح الی الموضع الذی
فیہ ابراھیم ودعا صالح بن بھلہ
بکندس ومنفخۃ من الخزانۃ
ونفخ من الکندس فی انفہ

ہو سکے گی، اس لئے پہلے آپ کفن اتروا لیجئے
اور دوبارہ غسل کرا دیجئے تاکہ حنوط کی خوشبو
زائل ہو جائے، اور وہ کپڑے پہنا دیئے
جائیں جو وہ معمولاً صحت اور بیماری کی حالت
میں پہنا کرتے تھے، اور اسی طرح کی خوشبو
بھی لگا دی جائے، اور اس خوابگاہ میں
ان کو لے جایا جائے، جہاں وہ سوتے اور
بیٹھتے تھے، اور اس کے بعد میں کوشش کرونگا
کہ وہ امیر المومنین کے سامنے بولنے لگیں
ابو سلمہ راوی کا بیان ہے کہ امیر المومنین
نے مجھے یہ سارے کام کرنے کا حکم دیا اور
جب میں یہ کام کر چکا تو ہم سب صالح کے
ساتھ وہاں گئے جہاں ابراہیم موجود تھا، اور
صالح نے سنوارا اور دھونکنی خزانے سے منگوائی
تھوڑی ہی دیر تک اسکو سنوار سنگھائی تھی
کہ اس کے بدن میں حرکت پیدا ہوئی، اور وہ
چھینکتا ہوا رشید کے سامنے بیٹھ گیا اور اس کے
ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ رشید نے اس کا ماجرا
پوچھا اس نے بتایا کہ آج ایسی نیند آگئی کہ یا

فمکث مقدار سدس ساعۃ

Marfat.com

ثم اضطرب بدنه وعطس

وجلس قد امر الرشيد وقبل

يده وسئاله عن قصته فذكر انه

كان نائما فنوما لا يذكر انه نام مثله

قط طيبا الا انه راى فى منامه

كلبا قد اهوى اليه فتوقاه بيده

فعض ابهامه اليسرى عضة

اتنبهه وهو يحس وجعها واراه

ابهامه التى كان صالح ادخل

فيها اكبرة وعاش ابراهيم

بعد ذلك دهرا ثم تزوج ابنة

بنت المهدى وولى مصر وفلسطين

وتوفى بمصر وقبره بها،

(ص ۳۵)

نہیں پڑتا، کبھی ایسی خوشگوار نیند آئی ہو

اور اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک کتا اسکی

طرف بڑھ رہا ہے، اس سے بچنے کے لئے ہاتھ

اٹھایا، تو اُس نے بائیں انگوٹھے میں کاٹ لیا

جس سے بیدار ہو گیا، اور ابھی تک اس تکلیف

کا احساس ہے، پھر اس نے اپنا وہ انگوٹھا

دکھایا جس میں صالح نے سوئی چبھوئی تھی،

اس کے بعد ابراہیم ایک زمانہ تک زندہ رہا

اور اُس نے مہدی کی بیٹی عباسہ سے شادی

کی اور مصر و فلسطین کا گورنر ہوا، اور وہیں اسکا

انتقال ہوا، اور وہیں اس کی قبر ہے،

Marfat.com

ابن بطوطہ

(متوفی ۷۷۹ھ مطابق ۱۳۷۷ء)

ابن بطوطہ یہ اٹھوین صدی کا مشہور سیّاح ہے، اس کا اصلی نام محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن یوسف کنیت ابو عبداللہ لقب شرف الدین اور ابن بطوطہ کے نام سے مشہور ہے، ۷۰۳ھ ہجری میں طنجہ (مراکش) دربر میں پیدا اور ۷۷۹ھ ہجری میں انتقال کیا، ۷۲۵ھ ہجری میں حج و زیارتِ کعبہ سے مشرف ہوا، اور اس کے بعد سے مختلف ممالک کی سیر و سیاحت کا شوق ہوا، اور سلطان محمد تغلق کے عہد میں ہندوستان آیا، اور یہاں کے چپّہ چپّہ کو دیکھا، ۸ سال تک دہلی میں عہدۂ قضاء پر بھی فائز رہا۔ اس نے دنیا کے متعدد ممالک کی سیر و سیاحت کی ہے، اور اپنی سیاحت و مشاہدہ کا پورا حال اپنی ڈائری تحفۃ النظار فی غرائب الامصار وعجائب الاسفار میں جو رحلۃ ابن بطوطہ (سفرنامۂ ابن بطوطہ) کے نام سے مشہور ہے، بیان کیا ہے،

ہندوستان کے جغرافیائی، تمدنی، معاشرتی، اور مذہبی حالات کے علاوہ یہاں کی قوموں جماعتوں، اور حیوانات و نباتات کے متعلق اس قدر وضاحت اور تفصیل سے اُس نے لکھا ہے کہ اس کی مدد سے اس عہد کے ہندوستان کی ایک مکمل تاریخ مرتب کی جا سکتی ہے، اور چونکہ ابن بطوطہ

کے مشاہدات عینی ہیں، اس لئے زیادہ تر وہ معتبر اور مستند ہیں، اس کتاب میں اس کے مفید فروری اور اہم انتخابات نقل کئے جا رہے ہیں،

ابن بطوطہ کے سفرنامہ کی شہرت اور اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کئی بار یورپ اور عرب ممالک سے شائع ہو چکا ہے، اور مختلف مغربی اور مشرقی زبانوں کے علاوہ اردو میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے،

رحلہ ابن بطوطہ

جلد دوم

ولما كان بتاريخ العشرة من شهر الله المحرم مفتتح عام اربعة وثلاثين وسبعمائة وصلنا الى وادى السند المعروف بمنبج اب ومعنى ذلك المياه الخمسة وهذا الوادى من اعظم اودية الدنيا وهو يفيض فى اوان الحر... وهذا الوادى هو اول عمالة السلطان المعظم محمد شاه ملك الهند و السند ولما وصلنا الى هذا النهر جاء الينا اصحاب الاخبار الموكلون بذلك وكتبوا اخبارنا الى قطب الملك امير مدينة

سنہ ۳۴ھ کے ماہ محرم الحرام کی پہلی تاریخ تھی کہ ہم دریائے سندھ پر پہونچے، یہ دریا دنیا کے بہت بڑے دریاؤں میں شمار کیا جاتا ہے، گرمی کے موسم میں اس میں طغیانی آتی ہے،

یہاں سے سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند و سندھ کی عملداری شروع ہوتی ہے جب ہم اس دریا پر پہونچے تو بادشاہ کے اخبار نویس ہمارے پاس آئے، اور ہمارے آنے کی خبر انہوں نے ملک قطب حاکم ملتان کے پاس بھیجی،

Marfat.com

ملتان وکان امیرا مراء السند — کا بخشی تھا،.....

علی هذ الا العهد مملوک للسلطان

یسمی سرتیز وهو عرض الممالیک

وبین یدیه تعرض عساکر السلطان

(ص ۲)

.....

وکان فی حین قدومنا بمدینة — جب ہم سندھ میں پہونچے تو امیر شہر

سیوستان من السند ....(ص ۲) — سیوستان سندھ میں مقیم تھا.....

واذا کتب المخبرون الی — جو اخبار نویس سندھ سے بادشاہ کو

السلطان من بلاد السند یصل — کوئی خبر دیتے ہیں، وہ اُس کے پاس

الکتاب الیه فی خمسة ایام بسبب — ڈاک کے ذریعہ سے پانچ دن میں

البرید، (ص ۲) — پہونچتی ہے،

والبرید ببلاد الهند ضفان — ہندوستان میں ڈاک دو قسم کی

فاما برید الخیل فیسمونه الولاق — ہوتی ہے، ایک گھوڑے کی اُسے وہ اولاق

(اولاق) وهو خیل تکون للسلطان — کہتے ہیں، ہر چار میل کے بعد گھوڑا بدلتا

فی کل مسافة اربعة امیال و — ہے، یہ گھوڑے بادشاہ کی طرف سے رہتے

اما برید الرجالة فیکون فی مسافة — ہیں (دوسری قسم پیادوں کی ہے،)

المیل الواحد منه ثلاث شارب — ان کا یہ انتظام ہے کہ ایک میل میں تین چوکیاں

ویسمونها الداوة والداوة — ہرکاروں کی ہوتی ہیں، اس چوکی کو داوہ

هی ثلث میل والمیل عندهم — کہتے ہیں، جو تہائی میل کے برابر ہوتا ہے،

یسمی الکروۃ و ترتیب ذٰلک
ان یکون فی کل ثلث میل قریۃ
معمورۃ و یکون بخارجھا ثلاث
قبات یقعد فیھا الرّجال مستعدین
للحرکۃ قد شدوا اوساطھم
عند کل واحد منھم .....
.....مقرعۃ مقدار
ذراعین باعلاھا جلاجل نحاس
فاذا خرج البرید من المدینۃ
اخذ الکتاب باعلی یدہ والمقرعۃ
ذات الجلاجل بالید الاخریٰ
وخرج یشتد بمنتھی جھدہ
فاذا سمع الرّجال الذین
بالقباب صوت الجلاجل قاموا
لہٗ فاذا وصلھم اخذ احدھم
الکتاب من یدہ و مر باقصیٰ
جھدہ وھو یحرک المقرعۃ
حتی یصل الی الداوۃ الاخریٰ
ولا یزالون کذالک حتی یصل

اور میل کو کروہ کہا جاتا ہے، ہر تہائی میل
کے فاصلہ پر ایک گاؤں آباد ہوتا ہے،
گاؤں کے باہر تین برجیاں بنی ہوتی ہیں،
ہر ایک میں ہرکارے کمر کسے بیٹھے رہتے
ہیں، ہر ایک ہرکارے کے پاس ایک
چھڑی دو گز لمبی ہوتی ہے، جس کے
سرے پر تانبے کے گھنگرو بندھے ہوئے
ہوتے ہیں، جب شہر سے ڈاک چلتی ہے،
تو وہ ایک ہاتھ پر لفافہ رکھ لیتا ہے،
اور دوسرے میں چھڑی اور تمام طاقت
خرچ کرکے دوڑتا ہے، دوسرا ہرکارہ
اس کے گھنگروؤں کی آواز سن کر تیار
ہو بیٹھتا ہے، اور لفافہ لے کر فوراً دوڑ
پڑتا ہے، اس طرح جہاں کہیں خط پہنچانا
ہوتا ہے، پہنچا دیتے ہیں، یہ ڈاک گھوڑوں
کی ڈاک سے بھی جلدی جاتی ہے ا.....
.....

الكتاب الى حيث يراد منه وهذا
البريد اسرع من بريد الخيل
(ص ٢-٣)
.. ..
واذا كتب المخبرون الى
السُّلطان بخبر من يصل الى بلادهٖ
استوعبوا الكتاب وامعنوا
فى ذلك وعرفوه انه ورد رجل
صورته كذا ولباسه كذا او
وكتبوا عدد اصحابه وغلمانه
وخدامه ودوابه وترتيب
حاله فى حركته وسكونه وجميع
تصرفاته لا يغادرون من
ذلك كلّه شيئًا. فاذا وصل
الوارد الى مدينة ملتان وهى
قاعدة بلاد السند اقام بها
حتى ينفذ امر السلطان بقدرهٖ
وما يجرى له من الضيافة وانما
يكرم الانسان هنالك بقدر ما
يظهر من افعاله وتصرفاته

اور اخبار نویس ہر مسافر کا حال
تفصیل وار لکھتے ہیں، کہ اس کی صورت
ایسی ہے، لباس ایسا ہے، خادم اور
ہمراہی اور جانور اس کے ساتھ اس قدر
ہیں، اس کے حرکات اور سکنات اس
قسم کے ہیں، الغرض کوئی بات باقی
نہیں چھوڑتے، جب کوئی مسافر شہر
ملتان پہنچتا ہے جو ملک سندھ کا دارالخلافہ
ہے، تو جب تک کہ بادشاہ کی طرف سے
حکم روانگی نہ آجائے اور اس کی ضیافت کا
انتظام نہ ہو جائے، اور اس کی مقدار مقرر
نہ ہو جائے اس کو وہاں ٹھہرنا پڑتا ہے
ہر مسافر کی آؤ بھگت اُس کے ساز و
سامان اور حرکات وسکنات کے مطابق
ہوتی ہے، کیونکہ اس وقت تک اس کے
حسب ونسب کی خبر بخوبی نہیں ہو سکتی

Marfat.com

وهمته اذ لا يعرف هنالك ما
حسبه ولا آباؤه ومن عادته
ملك الهند السلطان ابى المجاهد
محمد شاه اكرام الغرباء ومحبتهم
وتخصيصهم بالولايات والمراتب
الرفيعة ومعظم خواصه وحجابه
ووزرائه وقضاته واصهاره
غرباء ونفذ امره بان يسمى الغرباء
فى بلاده بالاعزة، .....

وسرنا من نهر السند يومين
ووصلنا الى مدينة جنانى مدينة
كبيرة حسنة على ساحل نهر السند
لها اسواق مليحة وسكانها طائفة
يقال لهم السامرة استوطنوها
قديما واستقر بها اسلافهم حين
فتحها على اياه الحجاج بن يوسف
حينما اثبت المورخون فى فتح السند
واخبرنى الشيخ الامام العالم العامل
الزاهد العابد ركن الدين ابن

بادشاہ ہند محمد شاہ تغلق پردیسیوں
کی تعظیم و تکریم بدرجۂ غایت کرتا ہے
اور اُن سے محبت رکھتا ہے، اور بڑے
بڑے عہدے ان کو دیتا ہے، اس کے
بڑے بڑے خواص اور حاجب اور وزیر
اور قاضی اور داماد و غیر ملک کے باشندے
ہیں، اس کا حکم ہے، کہ پردیسی کو ہمیشہ
غریب کے نام سے پکارا کریں، .....

ہم دو منزل چلے تھے کہ جنانی کا شہر آیا،
یہ شہر وسیع اور خوبصورت ہے، دریائے
سندھ کے کنارے واقع ہے، اس کا بازار
بہت خوشنما ہے، اس شہر میں سامرہ
کی قوم کے آدمی آباد ہیں، اور قدیم زمانہ سے
آباد چلے آتے ہیں، مورخ کہتے ہیں کہ جب
حجاج بن یوسف کے وقت میں سندھ فتح
ہوا تو اس قوم کے بزرگ اس شہر میں بستے
تھے، شیخ رکن الدین بن شیخ شمس الدین
بن شیخ بہاء الحق ذکریا قریشی (ملتانی)

Marfat.com

الشیخ الفقیه الصالح شمس الدین
بن الشیخ الامام العابد الزاهد
بهاء الدین ذکریاء القرشی وهو
احد الثلاثة الذین اخبرنی الشیخ
الولی الصالح برهان الدین الاعرج
بمدینة الاسکندرانی سالقاهم
فی رحلتی فلقیتهم والحمد لله ان
جسده الاعلی کان یسمی محمد
بن قاسم القرشی وشهد فتح السند
فی العسکر الذی بعثه لذلک الحجاج
بن یوسف ایام امارته علی العراق
واقام بها وتکاثرت ذریته و
هؤلاء الطائفة المعروفون
بالسامرة لا یأکلون مع احد
ولا ینظر الیهم احد حین یاکلون
ولا یصاهرون احدا من غیرهم[1]

مجھ سے ذکر کرتے تھے، کہ ان کے جداعلیٰ محمد
بن قاسم قریشی فاتح سندھ کے اس لشکر
میں تھے، جو حجاج نے عراق سے بھیجا تھا، وہ
اسی ملک میں رہ گئے تھے، اور پھر اُن کی اولاد
بڑھ گئی، یہ شیخ رکن الدین وہی ہیں جن کی
بابت مجھے شیخ برہان الدین اعرج نے شہر
اسکندریہ میں کہا تھا، کہ تو ان سے ملے گا،
سامرہ قوم کے لوگ کسی کے ساتھ نہیں کھاتے
اور جب وہ کھاتے ہیں، تو کوئی ان کی طرف
دیکھنے نہیں پاتا، اور نہ اپنی قوم کے سوا کسی
کے ساتھ رشتہ کرتے ہیں، اس زمانے میں
ان کا سردار ایک شخص ذمار نامی تھا، اس
کا حال میں آگے چل کر بیان کروں گا

---

[1] ابن بطوطہ کی روایت کے مطابق اُن کے جداعلیٰ ہندوستان میں محمد بن قاسم ثقفی کے لشکر کے ساتھ ۹۳ھ میں آئے تھے لیکن یہ درست نہیں، فرشتہ نے لکھا ہے کہ شیخ بہاء الدین کے دادا کمال الدین قریشی مکہ معظمہ سے خوارزم ہوتے آئے اور وہاں سے ملتان آئے،

Marfat.com

ولا یصاھر الیھما احد وکان
لھم فی ھذا العھد امیر یسمی وناد
وسنذکر خبرہ، (ص ۴ و ۵)

سافرت مع علاء الملک
خمسة ایام ووصلنا الی موضع
ولایتہ وھو مدینة لاھری[1]
حسنة علی ساحل البحر الکبیر و
بھا یصبّ نھر السّند فی البحر قلیتی
بھا بحران ولھا مرسی عظیم یاتی
الیہ اھل الیمن واھل فارس
وغیرھم وبذلک عظمت جبایاتھا
وکثرت اموالھا، اخبرنی الامیر
علاء الملک المذکور ان مجبی ھذہ
المدینة ستون لکا فی السّنة
..... وللامیر من ذالک نحو
(نیم) دہ یک ومعناہ نصف العشر
وعلی ذلک یعطی السلطان البلاد

میں بھی علاء الملک کے ساتھ پانچ
روز رہا، پانچویں دن ہم لاہری[1] کے شہر میں
پہونچے، یہ شہر بہت خوبصورت سمندر کے
کنارے واقع ہے، اس کے پاس دریائے
سندھ سمندر میں جاکر گرتا ہے، یہ شہر بڑا
بندرگاہ ہے، یمن اور فارس کے جہاز
اور تاجر بہت آتے ہیں، اور اس لئے یہ
شہر نہایت مالدار ہے، اور اس کا محاصل
بھی زیادہ ہے، علاء الملک مجھ سے کہتے تھے
کہ اس بندر کا محاصل ساٹھ لاکھ دینار
ہے، .. ..
اور امیر علاء الملک کو اس میں سے بیسواں
حصہ ملتا ہے یعنی عشر کا نصف، اور اسی
شرح پر بادشاہ اپنے کاروانوں کو علاقے

[1] ہنٹر صاحب نے اپنے گزیٹر میں اس کا نام لاہوری بندر لکھا ہے، اب محض ایک گاؤں اور کراچی کے ضلع میں واقع ہے، (ض)

لعماله یاخذ دن منها لانفسهم

نصف العشر، (ص۸)

وركبت يوماً مع علاء الملك

فانتهينا الى بسيط من الارض على

مسافة سبعة اميال منها يعرف

بتارنا فرأيت هنالك ما لا يحصره

العد من الحجارة على مثل صورة

الآدميين والبهائم وقد تغير كثير

منها وتثرت اشكاله فيبقى منه

صورة رأس اورجل سواهما ومن

الحجارة ايضا على صور الحبوب من

البر والحمص والفول والعدس وهنالك

آثار سور وجدران دار

ثُمَّ رَأَينا رسمَ دار فيها

.....

..... بيت من حجارة منحوتة

وفي وسطه دكانة حجارة منحوتة

كانها حجر واحد عليها صورة آدمي

الا ان راسه طويلاً وفمه في

سیر کیا کرتا تھا،

ایک روز میں امیر علاء الملک کے ساتھ

سیر کرنے گیا، شہر سے سات میل کے فاصلہ پر

ایک میدان ہے جس کو تارنا کہتے ہیں وہاں

بے شمار آدمیوں اور حیوانات کی سنگین مورتیں

ثابت اور ٹوٹی پھوٹی پڑی ہوئی ہیں، اور غلہ

اور گیہوں اور چنا اور مسری وغیرہ پتھر کے

ہوئے پڑے ہیں فصیل اور مکانات کی دیواروں

کے سامان موجود ہیں، کھنڈرات میں کھدے

ہوئے پتھر کا ایک گھر ہے، اس کے وسط

.....

..... میں ایک چبوترہ

ہے، جو ایک ہی پتھر کا بنا ہوا ہے، اس پر

ایک آدمی کا بت ہے، اس آدمی کا سر ذرا

لمبا ہے، اور منہ ایک طرف پھرا ہوا ہے، دونوں

ہاتھ کمر سے کسے ہوئے ہیں، اس جگہ نہایت

بودار پانی تھا، بہت سی دیواروں

پر ہندی زبان اور خط کے کتبے ہیں، امیر

Marfat.com

جانب من وجهه ويدا لا خلف
ظهره كالمكتوف وهنالك مياه
شديد النتن وكتابة على بعض
الجدران بالهندى واخبرنى
علاء الملك ان اهل تاريخ
يزعمون ان هذا الموضع كانت
فيه مدينة عظيمة اكثر اهلها
الفساد فمسخوا حجارة وان ملكهم
هو الذى على الدكانة فى الدار التى
ذكرناها وهى الى الان تسمى
دار الملك وان الكتابة التى
فى بعض الحيطان هنالك بالهندى
هى تاريخ اهل تلك المدينة و
كان ذلك منذ الف سنة
اونحوها (ص ۸-۹)

وانصرفت عنه الى مدينة

علاء الملک ذکر کرتے تھے، کہ اس ملک کے
تاریخ دان گمان کرتے ہیں، کہ یہ شہر مسخ
ہوگیا تھا، اور جو بت وہ پر جو بت ہے، وہ
اس کا بادشاہ تھا، چنانچہ اب بھی اس
گھر کو راجہ کا محل کہتے ہیں، دیواروں کے
کتبوں سے یہ پتہ چلتا ہے، کہ یہ بربادی
تقریباً ایک ہزار سال گذرے ہوئی تھی

لاہوری سے میں بھکر گیا، یہ شہر بھی خوبصورت ہے،

لہ اس زمانہ میں بھکر فقط اس قلعہ کو کہتے ہیں، جو دریائے سندھ کے بیچ میں روڑی اور سکھر کے درمیان واقع ہے، یہ محض قلعہ ہے اور ہمیشہ سے قلعہ ہوگا، بھکر کا شہر اس وقت اغلباً وہ ہوگا، جس کو اب سکھر کہتے ہیں، جہاں میر محمد معصوم بھکری صاحب تاریخ معصومی کا مزار و مقبرہ واقع ہے، ابن بطوطہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

بكا روهي مدينة حسنة يشقها خليج
من نهر السند وفي وسط ذالك
الخليج زاوية حسنة فيها الطعام
للوارد والصادر عمرها كشلو
خان ايام ولايته على بلاد السند
وسيقع ذكره ولقيت بهذه المدينة
الفقيه الامام صدر الدين الحنفي
ولقيت بها قاضيها المسمى بابي
حنيفة ولقيت بها الشيخ العابد
الزاهد شمس الدين محمد الشيرازي
وهو من المعمرين ذكر لي ان سنة

دریائے سندھ کی ایک شاخ اس کے بیچ
میں سے گذرتی ہے، اور اس شاخ کے
وسط میں ایک خانقاہ ہے، وہاں مسافروں
کو کھانا ملتا ہے، اس خانقاہ کو کشلو خاں
نے جس کا ذکر آگے بھی آوے گا، اپنے ایام
حکومت میں تعمیر کیا تھا، اس شہر میں میری
ملاقات امام عبداللہ حنفی اور قاضی شہر
ابو حنیفہ اور شمس الدین محمد شیرازی سے ہوئی،
شیخ شمس الدین کی عمر ان کے بیان کے مطابق
اس وقت ایک سو بیس برس تھی،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶۵)

اس نے سکھر اور قلعہ بکھر سے ایک شہر مراد لیا ہے، کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ دریائے سندھ کی ایک شاخ شہر میں سے گذرتی ہے، کشلو خاں کی بنائی ہوئی خانقاہ شاید وہ ہوگی، جس کو اب خواجہ خضر کی خانقاہ کہتے ہیں، اور جو قلعہ کے متصل شمال میں واقع ہے، لیکن دریا میں علیحدہ ایک چھوٹے سے جزیرہ پر واقع ہے،

Marfat.com

ثمّ سافرت من مدینة بکار فوصلت الیٰ مدینة اوجه وهی مدینة کبیرة علی نهر السند لها اسواق حسنة وعمارة جیدة وکان الامیر بها اذ ذاک الملک الفاضل الشریف جلال الدّین ایلکجی احد الشجعان الکرماء وبهذه المدینة توفی بعد سقطة سقطها عن فرسه ونشاءت بینی وبین هذا الملک الشریف جلال الدّین مودة وتاکدت بیننا الصحبة والمحبة و اجتمعنا بحضرة دهلی فلما سافر السلطان الیٰ دولت آباد وامرنی بالاقامة بالحضرة قال لی جلال الدین انک

بھکر سے چل کر ہم اوچھ[1] کے شہر میں پہونچے یہ شہر دریاے سندھ کے کنارے واقع ہے، اور بڑا شہر ہے، بازار بہت عمدہ ہے اور عمارتیں مضبوط ہیں، ان دنوں میں اس شہر کا حاکم سید جلال الدّین کبیر تھا جو شجاعت اور کرم میں مشہور تھا، اور اسی شہر میں گھوڑے سے گرنے کے بعد اس کا انتقال ہوگیا، اس امیر کے ساتھ میری دوستی ہوگئی، اور اُس کے ساتھ اکثر صحبت ہوتی تھی، دہلی میں بھی ہم دونوں ملے، اور جب کہ بادشاہ دولت آباد کی طرف تشریف لے گئے، اور مجھے وہیں مقیم رہنے کا حکم دیا (اور جلال الدّین بھی اس کے ساتھ گیا، اور وہ) مجھے اجازت دے گیا کہ اگر مجھے ضرورت ہو تو اس کے گاؤں کا محاصل وصول کرکے خرچ کرلیا کروں، چنانچہ میں نے پانچ ہزار دینار کے

[1] اب یہ شہر بہاول پور کی ریاست میں دریاے پنجند کے کنارے پر واقع ہے، ملتان سے ۶۰ میل ہے، پہلے زمانہ میں دریاے سندھ اور پنجاب کے پانچوں دریا اوچھ کے پاس ملتے تھے، اب چالیس میل نیچے مٹھن کوٹ کے قریب ملتے ہیں، کنگھم صاحب کی راے میں یہ شہر اسکندر اعظم نے آباد کیا تھا، ناصر الدین قباچہ کے وقت میں یہ شہر سندھ کا

Marfat.com

تحتاج الی نفقة کبیرة والسلطان ..... تطول غیبته فخذ قریتی واستغلها حتی اعود ففعلت ذلك واستغللت منها نحو خمسة آلاف دینار جزاه الله احسن جزائه ولقیت بمدینة اوجه الشیخ العابد الزاهد الشریف قطب الدین حیدر العلوی و البسنی الخرقة وهو من کبار الصالحین ولم یزل الثوب الذی البسنیه معی الی ان سلبنی کفار الهنود فی البحر، (ص ۹)

ثم سافرت من اوجه الی مدینة ملتان وهی قاعدة بلاد السند ومسکن امیر امرائه

قریب اس میں سے خرچ کیا اُس شہر میں میں نے سید جلال الدین حیدری علوی کی زیارت کی اور انھوں نے مجھے اپنا خرقہ عنایت کیا، یہ شیخ بزرگانِ صالحین میں سے تھے، اور یہ خرقہ میرے پاس اس وقت تک رہا جب مجھے ہندو ڈاکوؤں نے سمندر میں لوٹ لیا، اور اس وقت یہ خرقہ بھی جاتا رہا،

اوچہ سے چل کر میں ملتان پہنچا، یہ شہر ملک سندھ کا دارالخلافہ ہے، اور وہاں کا امیر الامرا بھی اسی شہر میں رہتا ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶۷) دارالخلافہ تھا، سادات بخاری اور گیلانی اس شہر میں رہتے تھے، سید جلال بخاری اور مخدوم جہانیاں کے مزار اس شہر میں ہیں لیکن کسی مزار کی عمارت قابل تعریف نہیں، ابن بطوطہ جب اوچہ پہنچا تھا، تو سید جلال المعروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی عمر ۲۷ سال تھی، اُن کے دادا سید جلال بخاری بہت دن پہلے فوت ہو چکے تھے،

Marfat.com

وفی الطّریق الیها علیٰ مسافة عشرة
امیال منها الوادی المعروف بخشرو
آباد وبه یبحث عن امتعة المجتازین
اشد البحث وتفتش رحالهم و
کانت عادتهم فی حین وصولنا
الیها ان یاخذوا الربع من کلّ
ما یجلبه التجار ویاخذوا علیٰ
کل فرس سبعة وثانیر معزما
ثم بعد وصولنا للهند بسنتین
رفع السلطان تلک المغارم
وامر ان لا یوخذ من النّاس
الا الزکاة والعشر لمّا بایع للخلیفه
ابی العباس العباسی ولما اخذنا
فی اجازة هذا الوادی فتشت
الرّحال عظم علی تفتیش رحلی
لانه لم یکن فیه طائل وکان
یظهر فی اعین الناس کبیراً
فکنت اکره ان یطلع علیه و
من لطف الله تعالیٰ ان وصل

شہر میں پہونچنے سے پہلے دس میل ورے
خسرآباد نامی ایک دریا پر سے عبور کرنا پڑتا
ہے، اس جگہ پار جانے والوں کے احوال
کی تحقیقات ہوتی ہے اور ان کے اسباب
کی تلاشی ہوتی ہے، اس زمانے مین اس
جگہ ہر ایک تاجر سے ایک چوتھائی مال
بطور محصول کے لے لیا کرتے تھے، اور
ہر گھوڑے پر سات دینار محصول لگتا تھا،
میرے ہندوستان پہونچنے کے دو برس بعد
بادشاہ نے یہ کل محاصل معاف کر دیئے
تھے، اور جب خلیفہ عبّاسی سے بعیت
کی تو سوا عشر اور زکوٰۃ یعنی چالیسواں
حصّہ کے اور کوئی محصول باقی نہ رکھا تھا،
مجھے تلاشی کی بہت فکر تھی کیونکہ میرا سامان
وسامان تو بہت معلوم ہوتا تھا، اور اندر
کچھ بھی نہیں تھا، مجھے خوف تھا، کہ کہیں
سارا بھرم نہ کھل جائے، لیکن قطب الملک
نے ملتان سے ایک فوج کے افسر کو بھیج
دیا تھا، اور اسے ہدایت کر دی تھی کہ

Marfat.com

احد کبار الاجناد من جهة
قطب الملک صاحب ملتان
فامرنی لا یعرض لی بحث و
لا تفتیش فکان ذالک
فحمدت اللّٰہ علیٰ ما هیأه لی
من لطائفه و تینا تلک اللیلة
علیٰ شاطئ الوادی وقدم علینا
فی صبیحتها ملک البربر واسمه
دهقان وهو سمرقندی
الاصل وهو الذی یکتب
للسلطان باخبار تلک المدینة
وعمالتها وما یحدث بها و
من یصل الیها فتعرفت به و
دخلت فی صحبته الی امیر
الملتان. (ص ۹-۱۰)

میری تلاشی کوئی شخص نہ لے، چنانچہ ایسا
ہی ہوا، میں نے خداوند تعالیٰ کا شکر کیا،
اس رات ہم دریا کے کنارے ٹھہر گئے،
اور علی الصباح میرے پاس دہقان
سمرقندی جو ڈاک کا افسر اور بادشاہ
کا اخبار نویس تھا، آیا، میں نے اُس
سے ملاقات کی، اور اُس کے ہمراہ حاکم
ملتان کے پاس گیا،

وامیر الملتان هو قطب
الملک من کبار الامراء و
فضلائهم و لما دخلت الیه
قام الیّ وصافحنی واجلسنی الیٰ

ملتان کا حاکم ان دنوں قطب الملک
تھا، یہ شخص بڑا امیر اور فاضل تھا، جب
میں اس کے پاس گیا تو میری تعظیم کے
لئے اٹھا اور مصافحہ کرکے مجھے اپنے برابر جگہ دی

Marfat.com

جانبه واهديت له عملوگاً و
فرساً و شيئاً من الزبيب و
اللوز وهو من اعظم ما
يهدى اليهم لانه ليس
ببلادهم وانما يجلب من
خراسان، (ص ۱۰)

میں نے ایک غلام اور ایک گھوڑا اور کشمش
اور بادام بطور تحفہ کے بیش کئے، کشمش اور
بادام ان کے ملک میں نہیں ہوتے، اور
تحفے کے طور پر دیئے جاتے ہیں، اُن کی
درآمد خراسان سے ہوتی ہے،

واخرج الحاجب وصاحبه
الذى بعث معه ما يحتاج اليه
فى ضيافة قوام الدين واستصحبوا
من ملتان نحو عشرين طباخاً و
كان الحاجب يتقدمه ليلاً الى
كل منزل فيجهز الطعام و
سواه فما يصل خداوند
زاده حتى يكون الطعام متيسراً
وينزل كل واحد ممن ذكرنا
هم من الوفود على حدة بمضاربه
واصحابه وربما حضروا الطعام
الذى يصنع لخداوند زاده و
لما حضره انا الا مرة واحدة

حاجب اور اس کے ساتھیوں نے
خداوندزادہ قوام الدین کی ضیافت
کا انتظام ملتان سے کر لیا، اور بیس باورچی
ساتھ لئے، یہ حاجب ایک منزل آگے چلتا
تھا، اور منزل پر پہونچنے سے پہلے خداوند
زادہ کیلئے انتظام کھانے کا کر چھوڑتا تھا،
جس قدر اشخاص کا میں نے ذکر کیا وہ
علٰحدہ علٰحدہ خیموں میں ٹھہرتے تھے،
لیکن کھانا خداوندزادہ کے ساتھ
دسترخوان پر کھاتے تھے، میں فقط
ایک دفعہ اُن کے ساتھ کھانے میں
شریک ہوا تھا، اس ترتیب سے کھانا
لاتے تھے کہ پہلے روٹیاں لاتے جو نہایت

Marfat.com

وترتيب ذلك الطعام انهم
يجعلون الخبز وخبزهم الرقاق
وهو شبه الجرادين ويقطعون
اللحم المشوى قطعا كبارا
بحيث تكون الشاة اربع قطع
اوستا ويجعلون اماه كل رجل
قطعة ويجعلون اقراصا مصنوعة
بالسمن .....
.... ويجعلون فى وسطها
الحلواء الصابونية ويغطون
كل قرص منها برغيف حلواء
يسمونه الخشتى ومعناه الاجرى
مصنوع من الدقيق والسكر
والسمن ثم يجعلون اللحم المطبوخ
بالسمن والبصل والزنجبيل
الاخضر فى صحاف صينية ثم
يجعلون شيئا يسمونه سموسك
وهو لحم مهروس مطبوخ باللوز
والجوز والفستق والبصل و

پتلی چپاتیاں ہوتی ہیں، بکری کو بھون
لیتے ہیں، اور اس کے چار یا چھ ٹکڑے
کر کے ایک ایک آدمی کے سامنے رکھتے
جاتے ہیں، پھر گھی میں تلی ہوئی روٹیاں
لاتے ہیں، جس کے جوف میں حلوا صابونیہ
بھرا ہوا ہوتا ہے، اور ہر ایک ٹکیا کے
اوپر ایک میٹھی روٹی رکھتے تھے، جس کو
خشتی کہتے ہیں، اور اس کو آٹے اور شکر
اور گھی سے بناتے ہیں، پھر ایک چیز لاتے
ہیں، جس کو سموسہ کہتے ہیں، اور وہ قیمہ
کیا ہوا گوشت ہوتا ہے، اس میں بادام
اور جائفل اور پستہ اور پیاز اور گرم
مصالحہ ڈال کر پتلی چپاتیوں میں لپیٹ
دیتے ہیں، اور پھر گھی میں تل لیتے ہیں،
ہر ایک شخص کے سامنے چار یا پانچ سموسہ
رکھتے ہیں، پھر چاول گھی میں پکے ہوئے
لاتے ہیں، اور اس کے اوپر مرغ ہوتا
ہے، پھر لقیمات القاضی لاتے ہیں، اس
کو ہاشمی بھی کہتے ہیں، پھر قاہریہ لاتے ہیں،

Marfat.com

الاباذیر موضوع فی جوف رقاقة
مقلوبة بالسمن یضعون امام
کل انسان خمس قطع من ذلک
اور بعانثو یجعلون الارز المطبوخ
بالسمن وعلیه الدّجاج ثم یجعلون
یقیمات القاضی ویسمونها الهاشمی
ثمّ یجعلون القاهریة ویقف
الحاجب علی السمات قبل الاکل
ویحمد والی الجهة الّتی فیها
السلطان ویحمد وجمیع من
حضر لحذ متة الخدمة عندهم
الرّاس نحو الرکوع فاذا فعلوا
ذلک جلسوا للاکل ویؤتی
باقداح الذهب والفضة و
الزّجاج مملوءة بماء النبات
وهو الجلاب محلولا فی الماء
ویسمون ذلک الشربة و
یشربونه قبل الطعام ثمّ
یقول الحاجب باسم الله فعند

حاجب کھانا شروع کرنے سے پہلے دسترخوان
پر کھڑا ہو جاتا ہے، اور وہ اور سب حاضرین
بادشاہ کی تعظیم کرتے ہیں، اور تعظیم اُن کے
ملک میں یہ ہے کہ سر کو رکوع کی طرح
نیچے جھکاتے ہیں، جب یہ کر چکتے ہیں، تو
دسترخوان پر بیٹھتے ہیں، اور کھانا شروع
کرنے سے پہلے چاندی اور سونے اور
کانچ کے پیالوں میں مصری اور گلاب
کا شربت پیتے ہیں جب شربت پی
چکتے ہیں، تو حاجب بسم اللہ کہتا ہے،
اس وقت سب کھانا شروع کرتے ہیں،
کھانا ختم ہونے پر قفاع کے پیالے چلتے
ہیں، اور جب قفاع پی چکتے ہیں، تو پان
سپاری آتا ہے جب پان، چھالیہ لے
چکتے ہیں تو حاجب بسم اللہ کہتا ہے،
سب اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں، اور جیسی
کھانے سے پہلے تعظیم کی تھی، اسی طرح
پھر کرتے ہیں، اور پھر دسترخوان سے
اٹھ کر چلے جاتے ہیں،

Marfat.com

ذٰلِکَ کَیشرعون فی الاکل فاذا

اکلوا اتوا باکواز الفقاع فاذا

شربوا اتوا باالتنبول والفوفل

فاذا اخذوا التنبول والفوفل

قال الحاجب باسم اللّٰہ فیقولون

ویخدمون مثل خدمتھم

اوّلاً وینصرفون،

(ص ۱۱-و۱۲)

وھذا الشکی والبرکی ھو خیر

فاکھۃ ببلاد الھند،

(ص ۱۳)

ومنھا التیندو وھو ثمر شجر

الآبنوس وحباتہ فی قدر

حبات المشمش ولونھا شدید

الحلاوۃ، (ص-۱۳)

ومنھا الجون واشجارہ عادیۃ

ویشبہ ثمرۃ الزیتون وھو

اسود اللون وفواکہ واحدۃ

کالزیتون منھا النادر الحلو و

شکی و برکی (کٹھل) ہندوستان

کے نہایت عمدہ میووں میں سے

ہے،

ایک پھل تیندو ہے، تیندو آبنوس

کے درخت کا پھل ہے، اس کا پھل

خوبانی کے برابر ہوتا ہے، اور رنگ بھی

ویسا ہی ہوتا ہے، شیریں بہت ہوتا ہے

جامن کا درخت بھی ہوتا ہے یہ درخت

بہت بڑا ہوتا ہے، اس کا پھل زیتون

کے پھل کے مشابہ ہوتا ہے لیکن رنگ

میں سیاہی مائل ہوتا ہے، اور زیتون

وهو عندهم كثير واما النارنج
الحامض فعزيز الوجود ومنه
صنف ثالث يكون بين الحلو
والحامض وثمره على قدر
الليمو وهو طيب جدا و
كنت يعجبني اكله، (ص ۱۳)
ومنه المهوا وشجاره
عادية واوراقه كاوراق
الجوز الا ان فيها حمرة وصفرة
وثمره مثل الآجاص الصغير
شديد الحلاوة وفي اعلى كل
حبة منه حبة صغيرة بمقدار
حبة العنب مجوفة وطعمها
كطعم العنب الا ان الاكثار
من اكلها يحدث في الراس
صداعا ومن العجب ان هذه
الحبوب اذا يبست في الشمس
كان مطعمها كمطعم التين
وكنت آكلها عوضا من التين

کی طرح اس کے اندر ایک گٹھلی ہوتی ہے،
شیریں نارنج اس ملک میں بکثرت ہوتا ہے،
لیکن ترش نارنج بہت کم ہوتا ہے، ایک
قسم کا شیریں ترش بھی ہوتا ہے، وہ
مجھے بہت خوش ذائقہ معلوم ہوتا تھا
اور میں اس کو بہت چاہ کر کھایا کرتا تھا،
ہندوستانی درختوں میں مہوہ بھی ہے
اس کا درخت بہت بڑا ہوتا ہے، پتے
اخروٹ کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں،
لیکن سُرخی وزردی مائل اس کا پھل بھی
چھوٹے آلو بخارے کے مانند ہوتا ہے اور
نہایت شیریں ہوتا ہے، اور ہر ایک دانہ
کے منہ پر ایک اور چھوٹا دانہ ہوتا ہے جو
کشمش کے مشابہ ہوتا ہے، اور بیچ میں
سے خالی ہوتا ہے، اور اس کا ذائقہ
انگور کے مانند ہوتا ہے، لیکن زیادہ کھانے
سے سر میں درد ہو جاتا ہے، خشک کیا
ہوا، مزہ میں انجیر کے مانند ہوتا ہے، اور
میں انجیر کے بجائے اس کو کھایا کرتا تھا

Marfat.com

اذ لا یوجد ببلاد الهند وهم
یسمون هذه الحبة الانکور
والعنب بارض الهند عزیز
جدا ولا یکون بها الا فی مواضع
بحضرة دهلی وببلاد اُخر و
یثمر مرتین وتوی هذ ۱۱ الثمر
یصنعون منه الزیت ویستصبحون
به، (ص ۱۳)
ومن فواکههم فاکهة یسمونها
کسیراً یحضرون علیها الارض و
هی شدیدة الحلاوة تشبه
القسطل وببلاد الهند من
فواکهه بلاد نا الرمان ویثمر مرتین
فی السنة ورأیته ببلاد جزائر
ذیبة المهل لا ینقطع له ثمر
وهو یسمونه انار، (ص ۱۳)
ومن هذه الحبوب الخریفیة

انجیر اس ملک میں نہیں ہوتا ہے، یہاں
اس کو انگور کہتے ہیں، انگور ہندوستان
میں بہت کم ہوتا ہے، دہلی میں اور بعض
اور جگہ بھی ہوتا ہے، اور میوے کے سال
میں دو دفعہ پھل لگتا ہے، اس کی گٹھلی کا
تیل نکالتے ہیں، اور چراغوں میں جلاتے
ہیں،

ایک پھل کسیر (کسیرو) ہے، اس کو
زمین سے کھود کر نکالتے ہیں، قسطل کے مشابہ
ہوتا ہے، اور نہایت شیریں ہوتا ہے ہمارے
ملک کے پھلوں میں سے انار ہندوستان
میں بھی ہوتا ہے، اور سال میں دو دفعہ
پھل دیتا ہے، جزیرہ دیبۃ المہل (جزائر
الدیب) میں میں نے دیکھا کہ انار بارہ مہینے پھل
دیتا ہے،

خریف کے غلوں میں غلہ ہائے مندرجہ

۱؎ ابن بطوطہ نے میوے کے پھل اور پھول میں امتیاز نہیں کیا، اس لئے اس نے بعض باتیں خلاف واقعہ تحریر کردی ہیں،

Marfat.com

عندهم الكدرو هو نوع من
الدخن وهذا الكدرو هو اكثر
الحبوب عندهم ومنها القال
ودبما بنت هذا الشاماخ من
غير زراعة وطعام الصالحين
واهل الورع والفقراء والمساكين
يخرجون لجمع ما نبت منه من
غير زراعة فيمسك احدهم
قمة كبيرة بسياره وتكون
بنياه مقرعة يضرب بها الزرع
فيسقط فى القفة فيجمعون منه
ما يقتاتون به جميع السنة وحب
هذا الشاماخ صغير جدا واذا
جمع جعل فى الشمس ثم يدق فى
مهاريس الخشب فيطير قشره
ويبقى لبه ابيض ويضعون
منها عصيدة يطبخونها بحليب
الجواميس وهى اطيب من خبزه

ذیل بھی ہوتے ہیں، کدرو[1] وچینہ، شاماخ
(یعنی سانوک) جو چینہ سے چھوٹا ہوتا ہے
اکثر عابد، زاہد اور فقراء و مساکین اُسے
کھاتے ہیں، خود رو بھی ہوتا ہے، ایک ہاتھ
میں چھاج لے لیتے ہیں، دوسرے ہاتھ میں
ایک چھوٹی چھڑی سے درخت کو جھاڑتے
ہیں، تو سانوک کے دانے چھاج میں گرتے
جاتے ہیں، اور یہ دانے بہت چھوٹے ہوتے
ہیں، دھوپ میں اس کو خشک کرتے ہیں،
اور کاٹھ کی اوکھلیوں میں کوٹ کر چھلکا
علٰحدہ کر لیتے ہیں، تو سفید دانہ اندر سے
نکلتا ہے، بھینس کے دودھ میں اس کی
کھیر پکاتے ہیں، جو اس کی روٹی کی نسبت
زیادہ لذیذ ہوتی ہے، میں اکثر کھیر پکا کر کھاتا
کرتا اور مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی تھی،

---

[1] آئین اکبری میں اس غلہ کا نام کدرُن اور کدرم لکھا ہے، عوام کودوں بھی کہتے ہیں،

وكنت آكلها كثيراً ببلاد الهند
وتعجبني، (ص ۱۴)

ومنها الماش وهو نوع
من الجلبان ومنها المنج و
هو نوع من الماش الا انّ
حبوبه مستطيلة ولونه صافي
الخضرة ويطبخون المنج مع
الارز ويأكلونه بالسمن و
يسمونه كشري - وعليه
يفطرون في كل يوم وهو
عندهم كالحريرة ببلاد المغرب
ومنها اللوبيا وهي نوع من الفول
ومنها الموت وهو مثل الكنرو
الا ان حبوبه اصغر وهو من
علف الدواب عندهم وتسمن
الدواب باكله والشعير عندهم
لا قوة له وانما علف الدواب
من هذا الموت او الحمص يجرشونه

ماش[1] مٹر کی ایک قسم ہے، مونگ
یہ ماش کی ایک قسم ہے، لیکن شکل میں ذرا
لمبی اور رنگ کی سبز ہوتی ہے، مونگ
اور چاول ملاکر ایک کھانا جس کو کشری
(کھچڑی) کہتے ہیں، پکاتے ہیں، اور
اُس کو گھی کے ساتھ کھاتے ہیں، کشری
صبح کو بطور نہاری کے کھاتے ہیں، جیسے
ہمارے ملک میں حریرہ، لوبیا یعنی چولا،
یہ بھی ایک قسم کا باقلہ ہے، موٹھ، یہ اناج
کنرو کی مانند ہوتا ہے لیکن دانہ اس سے
چھوٹا اور گھوڑے اور بیلوں کو دانہ کی جگہ
دیتے ہیں، اور اس کام کے لئے چنا بھی
استعمال کرتے ہیں، جو میں ان لوگوں
کے نزدیک طاقت کم ہوتی ہے، اور چنے
اور موٹھ کا دانہ دلتے ہیں، اور پھر پانی
میں بھگو کر گھوڑے کو کھلاتے ہیں، اور

[1] فارسی میں مونگ کو ماش کہتے ہیں، اور اردو کو ماش سیاہ،

Marfat.com

ویبلونه بالماء ویطعمونه الدواب

گھوڑے کو خود سبز کاٹ کر کھلاتے ہیں

ویطعمونها عوضا من الفصیل

جس سے وہ موٹے ہو جاتے ہیں،

وبعد ذلک یطعمونها اوراق الماش

.....

کما ذکرنا شهرًا ونحوه وهذه

.....

الحبوب التی ذکرناها هی الخریفیة

.....

واذا حصدوها بعد ستین

..... پھر ایک ماہ سبز

یومًا من زراعتها ازدرعوا الحبوب

ماش کھلاتے ہیں، یہ سب خریف کی

الربیعیة وهی القمح والشعیر

فصل بونے کے ساٹھ دن بعد زمین

والحمص والعدس وتکون

میں ربیع کے اناج بونے شروع کرتے ہیں

زراعتها فی الارض التی کانت

جیسے گندم، اور نخود اور مسور اور جو،

الحبوب الخریفیه مزدرعة فیها

زمین سب اچھی اور زرخیز ہے، چنانچہ

وبلادهم کریمة طیبة التربة

چاول سال میں تین دفعہ بوتے ہیں اور

واما الارز فانهم یزرعونه ثلاث

چاولوں کی پیدائش سب غلوں سے

مرات فی السنة وهو من اکبر

زیادہ ہے، تل اور نیشکر بھی خریف کے

الحبوب عندهم ویزدرعون

ساتھ بوتے ہیں،

السمسم وقصب السکر مع الحبوب

الخریفیة،

وصلنا الی حضرة دهلی قاعدة

ہم دارالخلافہ دہلی میں پہونچے، یہ ایک

بلاد الهند وهی المدینة العظیمة

عظیم الشان شہر ہے، اور اس کی عمارت

Marfat.com

الشّان الضخمة الجامعة بين الحسن
والحصانة وعليها السور الذى لا
يعلم له فى بلاد الدنيا نظير وهى
اعظم مدن الهند بل مدن الاسلام
كلها بالمشرق ومدينة دهلى كبيرة
الساحة كثيرة العمارة وهى الآن
اربع مدن متجاورات متصلات
احداها المسماة بهذا الاسم دهلى
وهى القديمة من بناء الكفار و
كان افتتاحها سنة اربع وثمانين
وخمسمائة والثانية تسمى سيرى ء
وتسمى ايضًا دار الخلافه وهى التى
اعطاها السلطان لغياث الدّين
حضيد الخليفة المستنصر العبّاسى
لمّا قدم عليه وبها كان مسكنى
السلطان علاء الدّين وابنه
قطب الدّين، (ص ۱۹)
والثالثة تسمّى تغلق آباد
باسم بانيها السلطان تغلق والد

میں خوبصورتی اور مضبوطی دونوں پائی جاتی
ہیں، اس کی فصیل ایسی مضبوط ہے کہ دنیا
بھر میں اس کی نظیر نہیں، اور مشرق میں
کوئی شہر خواہ اسلامی ہو، خواہ غیر اسلامی
اس کی عظمت کا نہیں، بڑا فراخ شہر ہے
اور سب آباد ہے، اصل میں چار شہر ہیں جو
ایک دوسرے کے متصل واقع ہیں، اوّل
دہلی جو پرانا ہندوؤں کے وقت کا شہر ہے
وہ ۵۸۴ھ میں فتح ہوا تھا، اور دوسرا
شہر سیری ہے، اس کو دار الخلافہ بھی کہتے
ہیں، یہ شہر بادشاہ نے غیاث الدّین خلیفہ
مستنصر العباسی کے پوتے کو دیدیا تھا،
جب وہ دہلی میں مقیم تھا، سلطان
علاء الدّین اور قطب الدّین اسی شہر میں
رہتے تھے،
تیسرا شہر تغلق آباد ہے، اس کو بادشاہ
کے باپ غیاث الدّین تغلق شاہ نے آباد

Marfat.com

سلطان الهند الذی قدّمنا
علیه وکان سبب بنائه لها
انّه وقف یومًا بین یدی
السلطان قطب الدّین فقال
له یا خوند عالم کان ینبغی ان
تبنی هنا مدینة فقال له السّلطان
متهکما اذا کنت سلطانًا فابنها
فکان من قدر اللّٰه ان کان
سلطانا فبناها وسماها باسمه
والرابعة تسمّی جهان پناه و
هی مختصة بسکنی السلطان
محمد شاه ملک الهند الآن
الذّی قد منا علیه وهو الذّی
بناها وکان ارادان یضم
هذه المدن الاربع تحت
سور واحد فبنی منه بعضا
وترک بناء باقیه لعظم ما یلزم
فی بنائه - ص ۱۹

کیا تھا، غیاث الدّین ایک روز سلطان
قطب الدّین خلجی کی ملازمت میں کھڑا تھا
اس وقت اُس نے عرض کی کہ اے خوند
عالم اس جگہ ایک نیا شہر بنانا چاہیئے،
بادشاہ نے طنز سے کہا کہ تو بادشاہ
ہو جاوے تو یہاں شہر آباد کیجو، جب
وہ تقدیر الٰہی سے بادشاہ ہو گیا تو
اس نے یہ شہر آباد کیا، اور اپنے نام پر
اس کا نام تغلق آباد رکھا، چوتھا شہر
جہاں پناہ ہے، اس میں سلطان محمد
شاہ تغلق بادشاہ حال رہتا ہے، اور
اُس نے اس شہر کو آباد کیا ہے، بادشاہ
کا ارادہ تھا کہ چاروں شہروں کو ملا کر
ایک فصیل اُن کے گرد بنا دے، اور بنانی
شروع بھی کی تھی، لیکن بہت خرچ
دیکھ کر ادھوری چھوڑ دی،

والسور المحیط بمدینة دهلی
شہر کی فصیل تمام دنیا میں بے نظیر ہے

Marfat.com

لا یوجد له نظیر عرض حائطه
احدی عشرة ذراعا وفیه بیوت
یسکنها السمار وحفاظ الابواب
وفیها مخازن للطعام ویسمونها
الانبارات ومخازن للعدد ومخازن
للمجانیق، والرعادات ویبقی الزرع
بها مدة طائلة لا یتغیر ولا تطرقه
آفة ولقد شاهدت الارز یخرج
من بعض تلک المخازن ولونه
قد اسود ولکن طعمه طیب
ورأیت ایضا الکذر ویخرج وهی علی
وکل ذلک من اختزان السلطان
بلبن منذ تسعین سنة ویمشی
فی داخل السور الفرسان والرجال
من اول المدینة الی آخرها وفیه
طبقات مفتحة الی جهة
المدینة یدخل منها الضوء
واسفل هذا السور مبنی بالحجارة
واعلاه بالآجر وابراجه کثیرة

اس کا عرض گیارہ ہاتھ ہے، اس میں
کوٹھریاں اور مکانات بنے ہوئے ہیں،
جن میں چوکیدار اور دروازوں کے محافظ
رہتے ہیں، اور غلے کے کھتے بھی جن کو انبار
کہتے ہیں فصیل میں بنے ہوئے ہیں منجنیق
اور لڑائی کے سامان ..... بھی
ان ہی گوداموں میں رکھے جاتے ہیں غلہ
بھی ان ہی میں جمع کرتے ہیں، یہ غلہ برسوں
آفت سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا رنگ بھی
نہیں بدلتا، میرے سامنے ان گوداموں
میں سے چاول نکالے گئے، اُن کا رنگ
اوپر سے سیاہ ہو گیا تھا لیکن مزہ میں
کچھ فرق نہ آیا تھا، مکئی اور جوار بھی اس
سے نکال رہے تھے، کہتے ہیں کہ شاہ بلبن
کے وقت جس کو نوے سال ہوئے ہیں یہ
غلے بھرے گئے تھے فصیل کے اوپر کئی سوار
اور پیادے تمام شہر کے گرد گھوم سکتے ہیں
شہر کے اندر کی طرف گوداموں میں تا بدان
ہیں جن میں سے روشنی پہونچتی ہے، اس

Marfat.com

متقاربة ولهن به المدينة
ثمانية وعشرون بابا وهو مبنيون
الباب دروازه،
(ص ۱۹ و ۲۰)

فمنها دروازة بذاؤن
وهي الكبرى ودروازة المندوي
وبها رحبة الزرع ودروازة بالم
اسم قرية قد ذكرناها ودروازة
نجيب اسم رجل ودروازه
كمال كذلك ودروازة غزنة
نسبة الى مدينة غزنة التي في
طرف خراسان وبخارجها مصلى
العيد وبعض المقابر ودروازة
البجالصة وبخارج هذه الدروازة
مقابر دهلي وهي مقبرة حسنة
يبنون بها القباب ولا بد عند
كل قبر من محراب وان كان
لا قبة له ويزرعون بها الاشجار

فصیل کے نیچے کا حصہ پتھر کا بنا ہوا ہے،
اور اوپر کا حصہ پختہ اینٹوں سے، برج
تعداد میں بہت اور قریب قریب ہیں،
اس شہر کے اٹھائیس دروازے ہیں ان
میں سے بعض کا ہم ذکر کرتے ہیں،

بدایوں دروازہ جو ایک بڑا دروازہ
ہے، شہر بدایون کے نام سے مشہور ہے مندوی
دروازہ جس کے باہر کھیت ہیں، اور گل دروازہ
جس کے باہر باغ ہیں، اور نجیب دروازہ
اور کمال دروازہ کسی شخص کے نام پر ہیں،
غزنی دروازہ جس کے باہر عید گاہ اور
بعض قبرستان ہیں، اور بالم دروازہ
جو بالم گاؤں کی طرف ہے، اور بجالصہ دروازہ
جس کے باہر دہلی کے کل قبرستان ہیں،
قبرستان خوبصورت ہیں، ہر ایک قبر پر
گنبد نہیں تو محراب ضرور ہوتی ہے، اور
بیچ میں گل شبو اور رائے بیل، اور گل
نسرین، اور قسم قسم کی پھلواری لگی ہوئی ہے،

Marfat.com

المزهرة مثل قل شنبه (کل
شنبو) ودیمول (رائے بیل) و
النسرین وسواها والازاهیر
هنالک لا نقطع فی فصل مِن
الفصول؛ (ص ۲۰)

ذکر جامع دهلی

وجامع دهلی کبیر السّاحة
حیطانه وسقفه وفرشه کُل
ذلک مِن الحجارة البیض المنحوتة
ابدع نحت ملصقة بالرصاص
اتقن الصاق و لا خشبة به اصلًا
وفیه ثلاث عشرة قبة من حجارة
ومنبره ایضًا من الحجر وله اربعة
من الصّحون وفی وسط الجامع
العمود الهائل الذّی لا یدری
من ای المعادن هو ذکر لی بعض
حکمائهم انه یسمّی هفت جوش
ومعنی ذلک سبعة معادن و
انه مولّف منها وقد جلی مِن

جامع مسجد دہلی کا ذکر

شہر کی جامع مسجد بڑی وسیع ہے اس
کی دیواریں اور چھتیں اور فرش ہر ایک چیز
تراشی اور سفید پتھر کی بنی ہوئی ہے جس
کو سیسہ لگا کر جوڑ لگایا ہے، اور لکڑی کا
اس میں نام نہیں، اس مسجد میں تیرہ گنبد
ہیں، جو پتھر کے ہیں، اور منبر بھی پتھر کا
ہے، چار صحن ہیں، اور اس کے وسط
میں ایک لاٹ ہے، معلوم نہیں کس
دھات کی بنی ہوئی ہے، کسی نے مجھ
سے ذکر کیا تھا، کہ ہفت جوش یعنی سات
دھاتوں کو جوش دے کر اُن سے یہ لاٹ
بنائی گئی ہے، کسی نے اس لاٹ میں سے
انگل بھر ٹکڑا تراشا ہے، وہ جگہ نہایت

Marfat.com

هذ العمود مقدار السبابة و
لذ لک المجلو منه بریق عظیم
ولا یؤ ثر فیه الحدید و طوله
ثلاثون ذراعا و ادرنا به عمامة
فکان الذی احاط بد ائرته
سبعتها ثمانی اذرع و عند الباب
الشرقی من ابواب المسجد ضمان
کبیران جدا من النحاس مطرقان
بالارض قد الصقا بالحجارة
ویطاء علیهما کل داخل الی
المسجد او خارج منه (ص ۲۰)
وفی الصحن الشمالی من
المسجد الصومعة التی لا نظیر
لها فی بلاد الاسلام و هی سبنیة
بالحجارة الحمر خلا فالحجارة سائر
المسجد فانها بیض و حجارة
الصومعة منقوشة و هی سامقة
الارتفاع و فحلها من الرخام الابیض
الناصع و تفافیحها من الذهب الخالص

چکنی ہے، لوہا اس میں اثر نہیں کرتا، اس
کا طول تیس ہاتھ کا ہے، جو میں نے
اپنی پگڑی سے ناپا تھا، مسجد کے اور
شرقی دروازے کے باہر تانبے کے دو
بڑے بڑے بت پتھر میں جڑے ہوئے پڑے
ہیں، مسجد میں آنے جانے والے ان پر پاؤں
رکھ کر جاتے ہیں،

مسجد کے شمالی صحن میں ایک مینار ہے
جس کی نظیر اسلام کے کسی ملک میں نہیں
پائی جاتی، یہ مینار سُرخ پتھر کا بنا ہوا ہے،
حالانکہ مسجد سفید پتھر کی ہے، مینار کے پتھروں
پر نقش کندہ ہیں، اور اس کا اوپر کا چھتر
خالص سنگ مرمر کا ہے، اور لٹو زر خالص
کے ہیں، اور اندر سے اس کا زینہ اس قدر
چوڑا ہے، کہ اس پر ہاتھی چڑھ جاتا ہے،

Marfat.com

وسعة مرها بحيث تصعد فيه
الفيلة حدثني من اثق به انه رأى
الفيل حين بنيت يصعد بالحجارة
الى اعلاها وهي من بناء السلطان
معز الدين بن ناصر الدين ابن
السلطان غياث الدين بلبن واراد
السلطان قطب الدين ان يبني
بالصحن الغربي صومعة اعظم
منها فبنى مقدار الثلث منها و
اخترمه دون تمامها، (ص ۲۱)

وارادالسلطان محمد اتمامها ۔

ثم ترک ذلک تشاؤماً وهذه
الصومعة من عجائب الدنيا في
ضخامتها وسعة مرها بحيث
تصعد ثلاثة من الفيلة
متقارنة وهذا الثلث المبني منها
مساو لارتفاع جميع الصومعة التي
ذكرنا انها بالصحن الشمالي وصعدت
مرة فرأيت معظم دور المدينة

ایک ثقہ آدمی نے مجھ سے ذکر کیا تھا، کہ جب
مینار بنایا جارہا تھا، تو میں نے ہاتھیوں کو
اس کے اوپر پتھر لے جاتے ہوئے دیکھا ہے اس
مینار کو معزالدین بن ناصرالدین بن التمش نے
بنوایا تھا، اور قطب الدین خلجی نے ارادہ کیا تھا
کہ غربی صحن میں ایک اور مینار بنادے جو اس
مینار سے بہت بڑا اور اونچا ہو اور ایک تہائی
کے قریب اس نے بنوایا تھا، کہ وہ مارا گیا

سلطان محمد تغلق نے اس کے پورا کرنے
کا ارادہ کیا تھا، لیکن پھر فالِ بد سمجھکر اپنے
ارادہ سے باز رہا ورنہ یہ مینار دنیا کے عجائبات
میں سے ہوتا، وہ اندر سے اس قدر چوڑا ہے
کہ تین ہاتھی برابر اس میں اوپر چڑھ سکتے
ہیں، اور یہ تہائی اس قدر بلند ہے جس قدر
کہ صحن شمالی کا کل مینار ہیں ایک دفعہ اس
پر چڑھا تھا، تو میں نے دیکھا، کہ شہر کے اونچے
اونچے گھر اور فصیل باوجود بلندی کے چھوٹے

Marfat.com

وعاينت الاسوار على ارتفاعها
وسموها منحطة وظهر لي الناس
في اسفلها كانهم الصبيان
الصغار ويظهر لناظرها من
اسفلها ان ارتفاعها ليس بذلك
لعظم جرمها وسعتها (ص ۲۱)

وكان السلطان قطب الدين
اراد ان يبني ايضا مسجدا جامعا
بسيري المسماة دار الخلافة فلو
يتم منه غير الحائط القبلي والمحراب
وبناؤه بالحجارة البيض والسود
والحمر والخضر ولو كمل لم يكن له
مثل في البلاد واراد السلطان
محمد اتمامه وبعث عرفاء البناء
ليقدروا النفقة فيه فزعموا انه
ينفق في اتمامه خمسة وثلاثون لكا
فترك ذالك استكثارا له واخبرني
بعض خواصه انه لم يترك
استكثارا لكنه تشاءم به لما

چھوٹے معلوم ہوتے تھے، اور اس کی جڑ
میں کھڑے ہوئے آدمی چھوٹے چھوٹے بچے
معلوم ہوتے تھے، نیچے سے کھڑے ہو کر
دیکھنے سے یہ نامکمل مینار بسبب کلانی اور
وسعت کے کم اونچا معلوم ہوتا ہے،

سلطان قطب الدین خلجی نے ارادہ
کیا تھا کہ وہ سیری میں ایک ایسی مسجد
بناوے لیکن فقط ایک دیوار اور محراب
کے سوا نہ بنا سکا، اس نے سفید اور
سرخ اور سبز و سیاہ پتھروں سے تعمیر شروع
کی تھی، اگر بن جاتی، تو ایسی مسجد کسی ملک
میں نہ ہوتی، سلطان محمد نے اس کے بنانے
کا ارادہ کیا تھا، اور معماروں اور کاریگروں
سے اندازہ کرایا تھا تو معلوم ہوا کہ اس
میں ۳۵ لاکھ روپیہ لگے گا صرف کثیر
دیکھ کر اس نے ارادہ ترک کر دیا، لیکن
بادشاہ کا ایک مصاحب کہتا تھا کہ فال بد
کے سبب اس نے بنانا شروع نہیں کیا،

كان السلطان قطب الدين
قد قتل قبل تمامه، (ص ۲۱)
ذكر الحوضين العظيمين بخارجها
وبخارج دهلى الحوض العظيم
المنسوب الى السلطان شمس الدين
التمش ومنه يشرب اهل المدينة
وهو القرب من مصلاها وماؤه
يجتمع من ماء المطر وطوله نحو
ميلين وعرضه على النصف من
طوله والجهة الغربية منه من
ناحية المصلّى مبنية بالحجارة
مصنوعة امثال الدكاكين
بعضها اعلى من بعض وتحت
كل دكان درج ينزل عليها الى
الماء وبجانب كل دكان قبة
حجارة فيها مجالس للمتنزهين
والمتفرجين وفى وسط الحوض
قبة عظيمة من الحجارة المنقوشة
مجعولة طبقتين فاذا كثر الماء

کیونکہ قطب الدین اس کے شروع کرتے
ہی مارا گیا تھا،
شہر کے حوض شمسی و حوضِ خاص
شہر دہلی کے باہر ایک حوض ہے جو سلطان
شمس الدین التمش کی طرف منسوب ہے
اہل شہر اس کا پانی پیتے ہیں، اور شہر کی
عیدگاہ بھی اسی کے قریب ہے، اس
میں بارش کا پانی جمع ہوتا ہے، طول
اس کا دو میل اور عرض ایک میل کے
قریب ہے، اور اس کے غربی طرف
عیدگاہ کی جانب پتھر کے گھاٹ بنے
ہوئے ہیں، جو چبوتروں کی شکل میں ہیں
اور کئی چبوترے نیچے اوپر سے بنے ہوئے ہیں
چبوتروں سے پانی تک سیڑھیاں ہیں
اور ہر ایک چبوترہ کے کونے پر گنبد بنا
ہوا ہے جس میں تماشائی بیٹھ کر سیر کرتے
ہیں، اور حوض کے وسط میں بھی منقش
پتھروں کا گنبد بنا ہوا ہے، یہ گنبد دو
منزلہ ہے، جب تالاب میں پانی بہت

فی الحوض لم یکن سبیل الیها
الا فی القوارب فاذا قل الماء
دخل الیها الناس و داخلها
مسجد و فی اکثر الاوقات یقیم
بها الفقراء المنقطعون الی
اللّٰہ المتوکلون علیہ و اذا
جف الماء فی جوانب هذا
الحوض زرع فیها قصب
السکر والخیار والقثاء و
البطیخ الاخضر والاصفر و
هو شدید الحلاوۃ صغیر
الجرم و فیما بین دهلی و دار الخلافہ
حوض الخاص و هو اکبر من
حوض السلطان شمس الدین
و علی جوانبہ نحو اربعین قبۃ
و یسکن حولہ اهل الطرب
و موضعهم یسمّی طرب
آباد و لهم سوق هنالک من
اعظم الاسواق و مسجد

ہوتا ہے تو کشتیوں میں بیٹھ کر اس گنبد
تک پہونچ سکتے ہیں، جب پانی تھوڑا
ہوتا ہے تو اکثر آدمی ویسے ہی چلے جاتے
ہیں، اس کے اندر ایک مسجد ہے، اکثر زاہد
اور متوکل وہاں جاکر رہتے ہیں، جب حوض
کے کنارے سوکھ جاتے ہیں، تو اُن میں
نیشکر اور ککڑی اور کچری اور تربوزا اور
خربوزے بو دیتے ہیں، خربوزہ اُس
میں چھوٹا لیکن نہایت شیریں ہوتا ہے
دہلی اور دار الخلافہ کے درمیان ایک
اور حوض ہے، جس کو حوض خاص کہتے ہیں
یہ حوض حوض شمسی سے بھی بڑا ہے، اور اس
کے کناروں پر چالیس کے قریب گنبد ہیں
اس کے گرد اہل طرب رہتے ہیں، اور اُن
کی وجہ سے اسے طرب آباد کہتے ہیں یہاں
اہلِ طرب کا ایک بازار ہے جو بہت بڑا
ہے، اور اس میں ایک مسجد جامع بھی ہے
اور اس کے سوا اور مسجدیں بھی ہیں، گانے بجانے والی عورتیں جو اس

جامع ومساجد سواہ کثیرۃ
واخبرت ان النساء المغنیات
الساکنات ھنالک یصلّین التراویح فی
شھر رمضان بتلک المساجد
مجتمعات ویؤمھن الائمۃ و
عدد ھن کثیر وکذلک الرّجال
المغنون ولقد شاھدت
الرّجال اھل الطرب فی
عرس الامیر سیف الدّین غدا
ابن مھنی لِکلّ واحدٍ مِنھم
مصلّی تحت رکبتہ فاذا سمع
الاذان قام فتوضاء وصلّی

محلہ میں رہتی ہیں، رمضان شریف میں تراویح
کی نماز جماعت سے پڑھتی ہیں، اور ان
کے امام مقرر ہیں، عورتیں تعداد میں بہت
زیادہ ہیں، اور ڈوم ڈھاڑی بھی بہت
ہیں، اور میں نے امیر سیف الدین ابن
مہنی کی شادی میں دیکھا کہ جوں ہی
اذان ہوئی ہر ایک ڈوم وضو کرکے
اور مصلّے بچھا کر نماز پر کھڑا ہو گیا،

(صفحہ ۲۲)

ذکر بعض علمائھا وصلحائھا
فمنھم الشیخ الصالح العالم
محمود الکبا وھو من کبار
الصالحین والنّاس یزعمون
انّہ ینفق من الکون لانّہ
لا مال لہ ظاھرًا وھو یطعم

بعض علما وصلحاء کا ذکر

علمائے زندہ میں شیخ محمود کبا ہیں
یہ بڑے بزرگ ہیں، لوگ مشہور کرتے ہیں
کہ ان کو دستِ غیب حاصل ہے، کیونکہ
وہ خرچ بہت کرتے ہیں، اور کوئی ظاہر
ذریعہ آمدنی کا نہیں معلوم ہوتا، ہر مسافر

Marfat.com

الوارد والصادر ویعطی الذهب
والدراهم والاثواب وظهرت
لہٗ کرامات کثیرۃ واشتہر بھا
روایتہ مرات کثیرۃ وحصلت
لی برکتہ ومنہم الشیخ الصالح
العالم علاء الدین النیلی کانہ
منسوب الی نیل مصر واللہ
اعلم کان من اصحاب الشیخ
العالم الصالح نظام الدین
البزوانی وھو یعظ النّاس فی
کل یوم جمعۃ فیتوب کثیر
منہم بین یدیہ ویحلقون
رؤسہم ویتوبون و
یغشی علیٰ بعضہم، (ص ۲۳)

کو روٹی دیتے ہیں اور روپیہ اور اشرفی اور
کپڑے تقسیم کرتے ہیں، اور اُن سے بہت
سی کرامتیں بھی ظاہر ہوئی ہیں، اور وہ
کرامتیں مشہور ہیں، میں نے کئی بار اُن کی
زیارت کی، اور فیض حاصل کیا، شیخ علاء الدین
نیلی دوسرے شخص ہیں، یہ صاحب شیخ
نظام الدین بداونی کے خلیفہ ہیں، ہر جمعہ
کو وعظ کہتے ہیں، بہت سے مفسدین اُن کے ہاتھ
پر توبہ کرتے ہیں، اور سر منڈوا کر صاحب وجد
ہو جاتے ہیں،

ومنہم الشیخ الصالح العابد
صدر الدین الکھرانی وکان
یصوم الدھر ویقوم اللیل و
یتجرد عن الدنیا جمیعا ونبذھا
ولباسہ عباءۃ ویزورہ

تیسرے عالم شیخ صدر الدین
کھرانی ہیں، جو صائم الدہر اور قائم اللیل
ہیں، دنیا کو بالکل ترک کر دیا ہے صرف
ایک کمبل اُن کا لباس ہے، بادشاہ
اور امیر اُن کی زیارت کو آتے ہیں مگر

Marfat.com

السُّلطان واهل الدولة وربما
احتجب عنهم فرغب السلطان
منه ان يقطعه قرى يطعمه
منها الفقراء والواردين فابى
ذلك وزاره يوماً واتى اليه
بعشرة آلاف دينار فلم يقبلها
منهم الامام الصالح العالم
العابد الورع الخاشع فريد دهره
ووحيد عصره كمال الدين
عبد الله الغادى نسبة الى
غار كان يسكنه خارج دهلى
بمقربة من زاوية الشيخ
نظام الدين البدأونى زرته
بهذا الغار ثلاث مرات (ص ۲۳)
حدثنى الفقيه الامام العلامة
قاضى القضاة بالهند والسند
كمال الدين محمد بن البرهان
قغرنوى الملقب بصدر الجهان
ان مدينة دهلى افتتحت من

وہ ان سے چھپتے پھرتے ہیں، ایک دفعہ
بادشاہ نے درخواست کی کہ لنگر کے خرچ
کے واسطے کچھ دیہات قبول کریں لیکن
شیخ نے انکار کیا، ایک دفعہ بادشاہ زیارت
کے لئے آیا، اور دس ہزار دینار نذر کئے
شیخ نے قبول نہ کئے،
چوتھے بزرگ امام الصالح یگانۂ عصر
فریدِ دہر کمال الدین عبد اللہ غازی ہیں
آپ شیخ نظام الدین بداؤنی کی خانقاہ
کے پاس ایک غار میں رہتے ہیں، میں نے
تین دفعہ اس غار میں آپ کی زیارت کی،

قاضی القضاۃ علامہ کمال الدین
محمد بن برہان الدین الملقب بہ صدر جہاں
ذکر کرتے ہیں کہ دہلی کی فتح ۵۸۴ھ
میں ہوئی تھی، اور مسجد جامع کی محراب
میں بھی یہ ہی تاریخ لکھی ہوئی تھی، جو

Marfat.com

ایدی الکفار فی سنة اربع و
ثمانین وخمسمائة وقد قرأت انا
ذلک مکتوبًا علی محراب الجامع
الاعظم بها واخبرنی ایضًا انها
افتتحت علی ید الامیر قطب الدین
ایبک وکان یلقب (بسیاہ) سالار
ومعناہ مقدم الجیوش وھو
احد ممالیک السلطان المعظم
شھاب الدّین محمد بن سام
الغوری ملک غزنة وخراسان
المتغلب علی ملک ابراھیم بن
السلطان الغازی محمود بن
سبکتگین الذی ابتداء فتح
الھند وکان السلطان شھاب
الدّین المذکور بعث الامیر
قطب الدّین بعسکر عظیم ففتح اللہ
علیہ مدینة لاھور وسکنھا و

میں نے خود پڑھی، دہلی کو قطب الدین
ایبک[1] نے فتح کیا ہے، یہ شخص سلطان
شہاب الدین محمد بن سام غوری بادشاہ
غزنی وخراسان کا غلام اور اس کی طرف
سے سپہ سالاری کا عہدہ رکھتا تھا، اور
یہ محمد بن غوری سلطان ابراہیم بن سلطان
محمود غازی کے ملک پر جس نے ہندوستان
کی فتح شروع کی، بہ زور قابض ہو گیا
تھا، سلطان شہاب الدین نے قطب الدین
کو ایک بڑا لشکر دیکر ہندوستان پر بھیجا
اس نے پہلے لاہور کو فتح کیا، اور وہاں
سکونت اختیار کی، وہ ایک عظیم الشان
بادشاہ ہو گیا،

عظیم شأنہ، (ص ۲۴)

[1] اس زمانے کے اور کئی غلام اس نام کے تھے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام کسی عیب کی وجہ سے نہیں ہے جیسا کہ فرشتہ وغیرہ نے غلطی سے سمجھ لیا ہے،

Marfat.com

ذکر السّلطان شمس الدین للمش

وھو اوّل من ولی الملک بمدینۃ دھلی مستقلا بہ وکان قبل تملکہ مملوکًا للامیر قطب الدّین ایبک وصاحب عسکرہ ونائبًا عنہ فلما مات قطب الدّین استبد بالملک واوخذ الناس بالبیعۃ فاتاہ الفقھاء یقدمھم قاضی القضاۃ اذذاک وجیہ الدین الکاسانی فدخلوا علیہ وقعدوا بین یدیہ وقعد القاضی الیٰ جانبہ علی العادۃ وفھم السلطان عنھم ما ارادوا ان یکلموہ بہ فوضع طرف البساط الذی ھو قاعد علیہ واخرج لھم عقدًا

سلطان شمس الدّین للمش،[1]

یہ دہلی کا اوّل مستقل بادشاہ ہے پہلے یہ قطب الدّین کا غلام اور سپہ سالار اور نائب تھا، قطب الدّین کے مرنے کے بعد مستقل بادشاہ ہوا، اور لوگوں سے بیعت لینی شروع کی، تمام علماء وفقہاء وقضاۃ وجیہ الدّین کاشانی کے ہمراہ آئے، اور اس کے سامنے بیٹھ گئے، قاضی اس کے برابر حسب عادت بیٹھ گیا، بادشاہ سمجھ گیا، کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں، اپنے فرش کا کونہ اٹھا کر اس میں سے ایک کاغذ نکال کر قاضی کو دیا، جس سے معلوم ہوا کہ قطب الدّین نے اس کو آزاد کر دیا تھا، قاضی اور فقیہوں نے اس کو پڑھا، اور سب نے اس کی بیعت کر لی، بیس برس تک اس نے

---

[1] اگرچہ اس لفظ کے حرکات اور اشتقاق میں اکثر مصنفوں نے اختلاف کیا ہے کسی نے التمش کسی نے التمش کہا ہے، لیکن للمش کسی نے نہیں لکھا، بداؤنی نے لکھا ہے کہ "وجہ تسمیہ بہ التمش آنست کہ تولدوے در شب گرفت ماہ واقع شدہ بود وترکان این چنیں مولود را التمش خوانند، ترکی میں آی چاند کو کہتے ہیں، اور تو تل مش چاند گہن کے گرہن کو کہتے ہیں، لیکن فرشتہ نے لکھا ہے کہ جس وقت قطب الدین نے شمس الدین اور ایبک دو غلام دہلی

یتضمن نفقة فقرأه القاضی و
الفقهاء وبایعوه جمیعا وامتثل
بالملک وکانت مدته عشرین
سنة وکان عادلا صالحا فاضلا
ومن مآثره انه یشتفی رد المظالم
وانصاف المظلومین وامر
ان یلبس کل مظلوم ثوبا
مصبوغا واهل الهند جمیعا
یلبسون البیاض فکان متی
قعد للناس او رکب فرای
احدا علیه ثوب مصبوغ
نظر فی قضیته وانصافه من
ظلمه ثم انه اعیی فی ذلک
فقال ان بعض الناس تجری
علیهم المظالم باللیل واراد
تعجیل انصافهم فجعل علی باب

سلطنت کی، وہ نیک چلن، اور انصاف پرور
اور عالم و فاضل تھا، انصاف کی جانب
اس کی توجہ بدرجۂ غایت تھی۔ حکم دیا ہوا
تھا کہ جس کسی پر کوئی ظلم ہوا ہو، وہ
رنگے ہوئے کپڑے پہن کر پھرے تاکہ
بادشاہ فوراً اس کو پہچان لے، کیونکہ
ہندوستان میں عموماً سفید رنگ کے کپڑے
پہنتے ہیں، رات کے واسطے یہ تجویز کی تھی
کہ اپنے دروازے کے برجوں پر دو شیر سنگ مرمر
کے بنے ہوئے رکھوا دیے تھے، اور ان دونو
کے گلوں میں زنجیریں ڈالی ہوئی تھیں، اور
زنجیروں میں .....
بڑے گھنٹے تھے، جب کوئی مظلوم آکر زنجیر
ہلاتا تھا، تو فوراً بادشاہ کو خبر ہو جاتی تھی،
اور وہ فوراً اس کے مقدمے کا فیصلہ کرتا
تھا، لیکن اس پر بھی قانع نہ ہوتا تھا، اور

(حاشیہ ص ۲۹۴) میں خریدے تو ایک کا نام (اغلباً اپنے ہم نام ہونے کے سبب) طمغاج رکھا، اور شمس الدین نام التمش رکھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام اس کا شروع سے نہ تھا، ممکن ہے کہ یہ نام اس کا قطب الدین نے اس کے حسن کے سبب سے رکھا ہو، گویا کہ وہ ماہ کو شرمندہ کرنے والا تھا (عجائب الاسفار ترجمہ سفرنامہ ابن بطوطہ (ج ۲ - ص ۵۸)

Marfat.com

قصره اسدين مصورين من الرخام موضوعين على برجين هنالك وفي اعناقهما سلسلتان من الحديد فيهما جرس فيسمعه السلطان و ينظر في امره للحين وينصفه ولما توفي السلطان شمس الدين خلف من الاولاد الذكور ثلاثة وهم ركن الدين و معز الدين وناصر الدين و بنتا تسمى رضية هي شقيقة معز الدين وتولى بعده ركن الدين

(ص ۲۵)

ذكر السلطان ركن الدين ابن السلطان شمس الدين

ولما بويع ركن الدين بعد موت ابيه افتتح امره بالتعدي على اخيه معز الدين فقتله وكانت رضية شقيقة فانكرت ذلك

کہتا تھا کہ لوگوں پر رات کے وقت ظلم ہوتا ہوگا، اور صبح تک دیر ہو جاتی ہے، اس لئے حکم دیا کہ فوراً فریقین کو طلب کر کے فیصلہ کیا جاوے، انتقال کے وقت تین نرینہ اولاد رکن الدین معز الدین اور ناصر الدین اور ایک لڑکی رضیہ جو معز الدین کی حقیقی بہن تھی، چھوڑی، اور اس کے بعد رکن الدین تخت نشین ہوا،

سلطان رکن الدین

جب رکن الدین اپنے باپ شمس الدین کے انتقال کے بعد اس کی جگہ تخت نشین ہوا تو اس نے اول اپنے بھائی معز الدین کو جو رضیہ کا حقیقی بھائی تھا، اور رکن الدین

Marfat.com

علیه فاراد قتلها فلما کان فی بعض ایاما لجمع خرج رکن الدین الی الصلوٰۃ فصعدت رضیۃ علی سطح القصر القدیم المجاور للجامع الاعظم وھو یسمی دولۃ خانہ فلبست علیھا ثیاب المظلومین وتعرضت للناس وکلمتھم من اعلی السطح وقالت لھم ان اخی قتل اخاہ وھو یرید قتلی معہ وذکرتھم ایامرابیھا وفعلہ الخیر واحسانہ الیھم فثاروا عند ذلک الی السلطان رکن الدین وھو فی المسجد فقبضوا علیہ واتوا بہ الیھا فقالت لھم القاتل یقتل فقتلوہ وقصاصا باخیہ وکان اخوھما ناصر الدین صغیرا فاتفق الناس علی تولیۃ رضیۃ، (ص ۲۵ - ۲۶)

کی دوسری ماں کے پیٹ سے تھا، قتل کر ڈالا، رضیہ ناراض ہوئی، بادشاہ نے چاہا کہ اس کو بھی مروا ڈالے، چنانچہ ایک روز وہ جمعہ کی نماز کو جامع مسجد میں گیا ہوا تھا، رضیہ مظلوموں کی پوشاک پہن کر پرانے بادشاہی محل یعنی دولتخانے کی چھت کے اوپر کھڑی ہو گئی، جو مسجد جامع کے متصل واقع تھا، اور لوگوں سے اپنے باپ کے عدل و احسان یاد دلا کر کہا کہ رکن الدین نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے، اور مجھے بھی مروانا چاہتا ہے، اس پر لوگ برافروختہ ہو گئے، اور رکن الدین پر شورش کر کے اس کو مسجد میں پکڑ لیا، اور رضیہ کے پاس لے آئے، اس نے اپنے بھائی کے قصاص میں اس کو مروا ڈالا، اور چونکہ تیسرا بھائی ناصر الدین ابھی چھوٹا تھا، اس لئے لوگوں نے رضیہ کو سلطانہ مقرر کیا،

Marfat.com

ذکر السلطانة رضیة

ولما قتل رکن الدین اجتمعت
العساکر علیٰ تولیة اختہ رضیة
الملک فولوھا واستقلت بالملک
اربع سنین وکانت ترکب
بالقوس والترکش والقربان
کما یرکب الرجال ولا تستتر وجھھا
ثم انھا اتھمت بعبد لھا من
الحبشیة فاتفق الناس علیٰ
خلعھا وتزویجھا فخلعت و
زوجت من بعض اقاربھا ۔
وولی الملک اخوھا ناصر الدین (ص ۲۶)

ذکر سلطان ناصر الدین

ابن السلطان شمس الدین

ولما خلعت رضیة ولی الناصر الدین
مدة ثم ان رضیة وزوجھا
خالفا علیہ وکبائی مماليکھما
ومن بتعصبا من اھل الفشا
وتھیا لقتالہ وخرج ناصر الدین

سلطان رضیہ

رکن الدین کے بعد لشکر اور امیروں نے
اس کو سلطانہ مقرر کیا، اس نے چار برس
سلطنت کی، یہ سلطانہ مردوں کی طرح
ہتھیار لگا کر گھوڑے پر سوار ہوا کرتی
تھی، اور اپنا چہرہ کھلا رکھتی تھی، جب
اس پر تہمت لگائی گئی کہ وہ ایک حبشی
غلام سے تعلق رکھتی ہے، تو لوگوں نے
اتفاق کر کے اس کو تخت سے اتار دیا۔
اور اُس کے کسی رشتہ دار قریبی عزیز کیساتھ
اس کا نکاح کر دیا، اور اُس کے بھائی
ناصر الدین کو بادشاہ بنا لیا،

سلطان ناصر الدین بن سلطان

شمس الدین کا ذکر

جب سلطانہ رضیہ کو....
تخت سے علیحدہ کیا گیا تو اس کا چھوٹا
بھائی بادشاہ بنا، اور مدت تک حکومت
کرتا رہا، تھوڑے دنوں کے بعد رضیہ
اور اُس کے شوہر نے بغاوت کی اُ

Marfat.com

ومعه مملوکه النائب عنه
غیاث الدین بلبن متولی الملک
بعدہ فوقع اللقاء وانھزمہ
عسکر رضیة وفرت بنفسھا
فادرکھا الجوع واجھدھا
الاعیاء فقصدت حراثا رأته
یحرث الارض فطلبت منه ما
تاکله فاعطاھا کسرة خبز
فاکلتھا وغلب علیه النوم و
کانت فی زی الرجال فلما
نامت نظر الیھا الحراث و
ھی نائمة فرای تحت ثیابھا قبأ
مرصعا فعلم انھا امرأة فقتلھا
وسلبھا وطرد فرسھا ودفنھا
فی فدانه واخذ بعض ثیابھا
فذھب الی السوق لیبیعھا فانکر
اھل السوق شانه واتوا به
الشحنة وھو الحاکم فضربه
فاقر بقتلھا ودلھم علی مدفنھا

اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو لیکر مقابلہ کے لئے
آمادہ ہوئی، ناصر الدین اور اس کے نائب
بلبن نے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا،
مقابلہ کیا، رضیہ کے لشکر کو شکست ہوئی
اور رضیہ میدان سے بھاگ گئی، اور جب
وہ تھک گئی، اور بھوک اور پیاس نے
غلبہ کیا، تو ایک کسان کو ہل چلاتے دیکھا
اس سے کھانے کو کچھ مانگا، اُس نے ایک
روٹی کا ٹکڑا دیا، وہ کھا کر سو گئی، اس
وقت وہ مردانہ لباس پہنے ہوئی تھی،
کسان کی نظر اس کی قبا پر جا پڑی جس
میں جواہرات جڑے ہوئے تھے، وہ سمجھ
گیا کہ یہ عورت ہے، اس کو سوتے ہوئے
قتل کر کے اس کے کپڑے اور سامان اتار
لیا، اور گھوڑے کو بھگا دیا، اور اسکی
نعش کو کھیت میں دفن کر کے خود اس کا
کوئی کپڑا بازار میں بیچنے گیا، بازاریوں
نے شبہہ کیا، اور اس کو کوتوال کے پاس
پکڑ کر لائے، کوتوال نے کسان کو

Marfat.com

فاستخرجوها وغسلوها وكفنوها
ودفنت هنالك وبنى عليها قبة
وقبرها الآن يزار ويتبرك به و
هو على شاطئ النهر الكبير المعروف
بنهر الجون على مسافة فرسخ واحد
من المدينة، (ص ۲۶)

واستقل ناصر الدّين بالملك
بعدها واستقام له الامر عشرين
سنة وكان ملكًا صالحا ينسخ نسخا
من الكتاب العزيز ويبيعها فيقتات
بثمنها وقد وقفنى القاضى كمال
الدّين على مصحف بخطه متقن
محكم الكتابة ثمان نا ئبه
غياث الدين بلبن قتله وملك
بعده، (ص ۲۶)

ذكر السلطان غياث الدّين بلبن
ولمّا قتل بلبن مولاه السّلطان
ناصر الدين استقل بالملك بعده

مارا پٹیالا کی تو اس نے اقبال کیا اور تمام حالات
بتادے اور اُس کی نعش بھی بتادی، نعش
کو وہاں سے نکال کر لائے اور غسل اور
کفن دے کر اسی جگہ اس کو دفن کر دیا
اور اس کے قبر پر ایک گنبد بنا دیا، اب
اس کی قبر زیارت گاہ ہے، اور وہ دریائے
جمنا کے کنارے پر شہر سے ایک فرسخ ہے،

اس کے بعد ناصر الدین بالاستقلال بادشاہ
ہو گیا، اور اُس نے ۲۰ برس سلطنت کی، یہ
بادشاہ نہایت نیک چلن تھا، قرآن شریف
کی کتابت کر کے اس کی قیمت سے گذارہ
کرتا تھا، قاضی کمال الدّین نے اس کے
ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن شریف مجھے دکھایا،
خط اچھا تھا، اور کتابت منشیانہ تھی پھر

اس کے غلام غیاث الدّین بلبن اسے
قتل کر کے خود تخت حکومت پر متمکن ہو گیا،
سلطان غیاث الدّین بلبن کا ذکر
بلبن اپنے آقا کو قتل کر کے خود بادشاہ
بن بیٹھا، اور بیس برس تک سلطنت کرتا

عشرين سنة وقد كان قبلها
نائبا له عشرين سنة اخرى و
كان من خيار السلاطين عادلا
حليما فاضلا ومن مكارمه
انه بنى دارا وسماها دار الامن
فمن دخلها من اهل الديون
قضى دينه ومن دخلها خائفا
امن ومن دخلها وقد قتل احدا
ارضى عنه اولياء المقتول و
من دخلها من ذوى الجنايات
ارضى ايضا من يطلبه تبلك
الدار دفن لما مات وقد زرت
قبره، (ص ۲۷)
(حكاية الغريبة) يذكران احد
الفقراء ببخارى رأى بها بلبن
هذا وكان قصيرا حقيرا ذميما
فقال له يا تركك وهى لفظة
تعرب عن الاحتقار فقال له
لبيك ياخوند فاعجبه كلامه

رہا، اس سے پہلے بیس برس تک بطور نائب
کے بھی کل امور سلطنت اس کے ہاتھ میں
تھے، یہ بادشاہ منصف مزاج، بردبار
اور نہایت نیک چال چلن کا تھا، اور
عالم اور فاضل تھا، اس نے ایک مکان
بنوایا تھا، اور اس کا نام دارالامن رکھا تھا،
جو مقروض اس میں داخل ہو جاتا تھا، اس کا
قرضہ ادا کر دیتا تھا، اور جو شخص کسی کو قتل
کر کے یا کوئی جرم کر کے اس میں داخل
ہو جاتا تھا، تو مقتول یا مظلوم کے وارثوں
کو عوض دے کر ان کو راضی کر دیتا تھا
اس بادشاہ کی قبر بھی اسی مکان میں بنائی
گئی ہے، میں نے اس کی قبر دیکھی ہے،
اس بادشاہ کی نسبت ایک عجیب
حکایت بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں .....
کہ بخارا کے بازار میں اس کو ایک فقیر ملا،
بلبن پستہ قد اور کمزور اور بدصورت تھا،
فقیر نے کہا اے ترکک (یعنی ترکڑے)
گویا حقارت سے نام لیا، اس نے کہا

Marfat.com

فقال له اشترلی من هذا الرمان

واشار الی رمان یباع بالسّوق

فقال نعم واخرج فلیسات

لم یکن عنده سواها واشتری

لهٗ من ذلک الرمان فلمّا اخذها

الفقیر قال له وهبناک ملک الهند

فقیل بلبن بد نفسه وقال قبلت

ورضیت واستقر ذلک فی ضمیرہٖ

(ص ۲۰)

ثم انّه ظهرت نجابته فجعل

امیر السقائین ثم صار من جملة

الاجناد ثم من الامراء ثم تزوج

السلطان ابنته قبل ان یلی الملک

فلمّا ولی الملک جعله نائبا عنه

مدة عشرین سنة ثم قتله بلبن

واستولی علی ملکه عشرین سنة

اخری کما تقدم،

حاضر نے اخوند، فقیر خوش ہوا اور کہا کہ

مجھے یہ انار خرید دے، اس نے کہا بہت

اچھا، اور اپنی جیب سے کچھ پیسے نکالے جو

اس کے پاس موجود تھے، اور اُن کے سوا

اور کچھ نہ تھا، اور انار خرید کر فقیر کو دے دیا

فقیر نے وہ انار لے کر کہا کہ ہم نے تجھے

ہندوستان کا ملک بخشا، بلبن نے اپنا ہاتھ

چوم کر کہا کہ مجھے منظور ہے، یہ بات اس

کے دلنشیں ہوگئی،

بلبن نے اپنی لیاقت سے ترقی کی،

اور وہ سقوں کا امیر ہوگیا، اور پھر لشکر

میں داخل ہوگیا، اور رفتہ رفتہ سردار

بن گیا، سلطان ناصرالدّین نے بادشاہ

ہونے سے پہلے اس کا نکاح اپنی بیٹی

سے کر دیا، اور جب ناصرالدّین بادشاہ

ہوا تو اس کو اپنا نائب بنا لیا بیس برس

تک نیابت کی، اور پھر اُس نے سلطان

ناصرالدّین کو قتل کر ڈالا، اور خود بادشاہ

ہوگیا،

Marfat.com

وكان للسّلطان بلبن ولدان ..... احدهما الخان الشهيد ولى عهده وكان واليا له بهذه البلاد السند ساكنا بمدينة ملتان وقتل فى حرب له مع التتر وترك ولدين كيقباد وكيخسرو وولد السلطان بلبن الثانى فسمى ناصر الدين وكان واليا له بهذه البلاد اللكنوتى و بنجالة فلمّا استشهد الخان الشهيد جعل السلطان بلبن العهد الى ولده كى خسرو عدل به عن ابن نفسه ناصر الدين وكان لناصر الدين ايضًا ولد ساكن بحضرة دهلى مع جدّه يسمى معز الدّين، (ص ۲۸)

ذكر السلطان قطب الدين ابن السلطان علاء الدين فدخل على اخيه شهاب الدّين

بلبن کے دو بیٹے تھے، بڑا بیٹا خان شہید تھا، جو اس کا ولی عہد تھا، اور وہ اپنے باپ کی طرف سے سندھ کا حاکم تھا، اور ملتان میں رہا کرتا تھا، وہ تاتاریوں سے لڑ کر ایک لڑائی میں شہید ہو گیا، اس کے دو بیٹے تھے، ایک کیقباد دوسرا کیخسرو بلبن کے دوسرے بیٹے کا نام ناصر الدین تھا، وہ اپنے باپ کے وقت لکھنوتی اور بنگالہ کا حاکم تھا، جب خان شہید مارا گیا، تو بلبن نے اس کے بیٹے کیخسرو کو ولی عہد بنایا، اور اپنے بیٹے کو نہ بنایا، اس ناصر الدین کے بھی ایک بیٹا تھا جو بادشاہ کے پاس رہا کرتا تھا، اور اس کا نام معز الدین تھا،

سلطان قطب الدین کا ذکر

قطب الدین کچھ دنوں تو اپنے بھائی

Marfat.com

واقام بين يديه ايامًا كانه نائب
له ثم عزم على خلعه فخلعه
..... وقطع اصبعه و
وبعث به الى كالپور فحبس مع
اخوته واستقام الملك
لقطب الدين ثم انه بعد
ذلك خرج من حضرة دهلى
الى دولت آباد وهى على مسيرة
اربعين يومًا منها والطريق
بينهم تكنفه الاشجار من
الصفصاف وسواه فكأنه
الماشى به فى بستان وفى كل
ميل منه ثلاث دادات وهى
البريد وقد ذكرنا ترتيبه وفى
كل دادة جميع ما يحتاج لمسافر
اليه فكأنه يمشى فى سوق سيرة
الاربعين يومًا ولكن لك متصل

شہاب الدین کے نائب کے طور پر کام
کرتا رہا لیکن پھر اس کو تخت سے علیحدہ
کرکے خود بادشاہ ہوگیا، ..... اور
شہاب الدین کی انگلیاں کاٹ کر اسکو
بھی اور بھائیوں کے پاس گوالیار کے
قلعہ میں بھیج دیا، اور آپ دولت آباد
کی طرف گیا، دولت آباد دہلی سے
چالیس منزل پر ہے، اور تمام رستہ پر
برابر بید مجنوں کے اور قسم قسم کے درخت
دورویہ لگے ہوئے ہیں، چلنے والے کو معلوم
ہوتا ہے، کہ گویا وہ باغ کے درمیان
چلا جاتا ہے، اور ہر ایک میل پر تین داوات
(چوکیاں) ڈاک کے ہرکاروں کی ہیں
جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں، اور ہر
چوکی پر ہر چیز جس کی مسافر کو ضرورت
ہوتی ہے ملتی ہے، گویا وہ بازار میں
جارہا ہے، اور اسی طرح سے یہ سڑک
تلنگانہ اور معبر کے ملک تک چلی گئی ہے
جو دہلی سے چھ مہینے کا راستہ ہے ہر ایک

Marfat.com

منزلة قصر للسلطان وزاوية
للوارد والصادر فلا يفتقر الفقير
الى حمل زاد في ذلك الطريق،
(ص ۳۳)

منزل پر بادشاہی محل ہے، اور مسافروں
کے لئے سرائیں، کچھ ضرورت نہیں کہ مسافر
اپنے ساتھ زادِ راہ اٹھاتا پھرے،

سلطان محمد تغلق شاہ

ذكر السلطان محمد شاه ابن
السلطان غياث الدين تغلق
ولما مات السلطان تغلق
استولى ابنه محمد على الملك عن
غير منازع له ولا مخالف عليه
وقد قدمنا انه كان اسمه
جونة فلما ملك تسمى بمحمد و
اكتنى بابي المجاهد وكلما
ذكرت من شان سلاطين
الهند فهو مما اخبرت به و
تلقيته او معظمة من الشيخ
كمال الدين بن ابن رهان الغزنوي
قاضي القضاة واما اخبار هذا
الملك فعظمها مما شاهدته
ايام كونى ببلاده ، (ص ۴۰)

جب سلطان تغلق مرگیا تو اس کا بیٹا بلا
تنازع اور بغیر مخالفت کے تخت پر متمکن ہوا
میں پہلے کہہ آیا ہوں کہ اس کا اصلی نام جونہ
خان تھا، بادشاہ ہونے کے بعد اُس نے
اپنا نام ابوالمجاہد محمد شاہ رکھا، بادشاہانِ
سابق کا جو میں نے حال لکھا ہے، اس کا
اکثر حصہ شیخ کمال الدین غزنوی قاضی
القضاۃ سے سنا ہے لیکن اس بادشاہ کی
بابت جو کچھ میں نے لکھا ہے، وہ میرا چشم دید ہے،

Marfat.com

وقد شهرت فی الناس حکایاته
فی الکرم والشجاعة وحکایاته فی
الفتک والبطش بذوی الجنایات
وهو اشد الناس مع ذلک
تواضعا واکثرهم اظهارا للعدل
والحق وشعائر الدین عنده
محفوظة وله اشتداد فی امر
الصلوٰة والعقوبة علی ترکها
وهو من الملوک الذین اطردت
سعادتهم، (ص ۴۱۱)
ودار السلطان بدهلی تسمی
دارسرا ولها ابواب
کثیرة فاما الباب الاول فعلیه
جملة من الرجال موکلون
به ویقعد به اهل الانفاق
والابواق والصرنایات
فاذا جاء امیر وکبیر ضربوها
ویقولون فی ضربهم جاء فلان
جاء فلان وکذلک ایضاً فی

اس کی سخاوت اور شجاعت اور سختی اور
خونریزی کی حکایات عوام الناس کی زبان زد
ہیں، اس کے باوجود میں نے کوئی شخص اس
سے زیادہ متواضع اور منصف نہیں دیکھا،
شریعت کا پابند ہے، اور نماز کی بابت
بڑی تاکید کرتا ہے، جو نہیں پڑھتا ہے،
اس کو سزا دیتا ہے، منجملہ ان بادشاہوں کے
ہے جنکی نیک بختی، اور مبارک نفسی حد سے
بڑھی ہوئی ہوتی ہے،

شاہی محل کو جو دہلی میں ہے دارسرا
کہتے ہیں، اس میں کئی دروازوں میں
سے ہو کر جانا پڑتا ہے، پہلے دروازہ پر
پہرہ کے سپاہی رہتے ہیں، اور نفیری
اور نقارے اور سرنا والے بھی اس دروازہ
پر بیٹھے رہتے ہیں، جس وقت کوئی امیر یا
بڑا آدمی آتا ہے، تو وہ نقارے، اور

Marfat.com

الباب الثانی والثالث،

(ص ۱۴۱)

نفیری بجانا شروع کرتے ہیں، اور بجانے میں یہ آواز نکالتے ہیں، کہ فلاں شخص آیا۔

اور اسی طرح سے دوسرے اور تیسرے دروازہ پر ہوتا ہے،

ویفضی هذا الباب الثانی الی مشور کبیر متسع یقعد به النّاس واما الباب الثالث فعلیه دکاکین یقعد فیها کتاب الباب ومن عوائدهم ان لا یدخل علی هذا الباب احد الا من عینه السلطان لذالک وعین لکل انسان عدد امن اصحابه وناسه یدخلون معه وکلّ من یاتی الی هذا الباب یکتب الکتاب ان فلانا جاء فی الساعة الاولی..... او الثانیة او ما بعدهما من السّاعات الی اخر النّهار و یطالع السلطان بذالک بعد العشأ

دوسرے دروازہ کے اندر ایک بڑا دیوان خانہ ہے جس میں عام لوگ بیٹھتے رہتے ہیں، تیسرے دروازہ پر متصدی بیٹھتے رہتے ہیں، ان کا یہ کام ہوتا ہے کہ کوئی شخص اندر آنے نہیں پاتا، جب تک اس کا نام اُن کی کتاب میں درج نہ ہو، ہر ایک امیر کے ہمراہیوں کی تعداد مقرر اور درج ہوتی ہے، متصدی اپنے روزنامچہ میں لکھتے رہتے ہیں، کہ فلاں شخص اس قدر ہمراہیوں کے ساتھ فلاں وقت آیا، بادشاہ اس روزنامچہ کو عشا کی نماز کے بعد ملاحظہ کرتا ہے، اس ..... روزنامچہ میں جو کچھ حادثات دروازہ پر واقع ہوتے ہیں

Marfat.com

الآخرة ويكتبون ايضاً بعُدِّ
ما يحدث بالباب مِنَ الامور
وقد عين من ابناء الملوك
من يوصل كل ما يكتبونه الى
السُّلطان، (ص ٤١ و ٤٢)

ومن عوائدهم ايضاً انّه
من غاب عن دار السلطان ثلاثة
ايامٍ فصاعداً العذر او لغير عذر
فلا يدخل هذا الباب بعدها
الا باذن من السلطان فان
كان له عذر من مرض او غيره
قدم بين يديه هديّة مما
يناسب اهداؤها الى السلطان
وكذلك ايضاً القادمون مِن
الاسفار فالفقيه يهدي
المصحف والكتاب وشبهه
والفقير يهدي المصلى والسبحة
والمسواك ونحوها والامراء ومن
اشبههم يهدون الخيل

لکھے جاتے ہیں، بادشاہ کے بیٹوں
میں سے ایک کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ
یہ روزنامچہ بادشاہ کے سامنے پیش
کرے،

یہ بھی دستور ہے کہ جو امیر تین دن
یا اس سے زیادہ بلا عذر یا کسی عذر کے
سبب سے غیر حاضر ہوتا ہے، تو وہ
پھر دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا
جب تک کہ بادشاہ کی خاص اجازت
از سر نو حاصل نہ کی جاوے، اگر وہ
بیماری یا کسی اور عذر کے سبب سے
نہ آسکا تھا، تو وہ جس روز آتا ہے اپنی
حیثیت کے موافق ہدیہ یعنی نذر پیش
کرتا ہے، اسی طرح دستور ہے کہ شخص
جو پہلی دفعہ سلام کے لئے آتا ہے تو کچھ
نہ کچھ نذر کے طور پر پیش کرتا ہے، اگر
مولوی ہو تو قرآن شریف یا کوئی اور
کتاب، فقیر ہو تو مصلّی یا تسبیح، یا

Marfat.com

والجمال والسّلاح وهذ الباب
الثالث يفضى الى المشور الهائل
الفسيح الساحة المسمى هزار
اسطون وهو سوارى من
خشب مدهونة عليها سقف
خشب منقوشة ابدع نقش
يجلس الناس تحتها وبهذا
المشور يجلس السلطان
الجلوس العام، (ص ۴۲)

مسواک، امیر ہو تو گھوڑے یا اونٹ، یا
ہتیار، اس تیسرے دروازہ کے اندر ایک
بہت بڑا میدان ہے جس میں ایک دیوانخانہ
بنا ہوا ہے، اس دیوان خانے کا نام
ہزار ستون ہے، کیونکہ اس کی چھت جو
لکڑی کی ہے، لکڑی کے ہزار ستونوں
پر قائم ہے، ان ستونوں پر روغن کیا
ہوا ہے، اور چھت میں بھی روغن ہے اور
طرح طرح کے نقش و نگار اس میں بنے
ہوئے ہیں، سب لوگ اس مکان میں
آکر بیٹھ جاتے ہیں اور بادشاہ بھی جلوس
عام کے وقت اس میں آکر بیٹھتا ہے،

ذكر خروجه للعيدين
واذا كانت ليلة العيد
بعث السلطان الى الملوك و
الخواص وارباب الدولة والاغر
والكتاب والحجاب والنقباء و
القواد والعبيد واهل الاجناد
الخلع التى تعمهم جميعا فاذا كانت

عید کی نماز کا جلوس
عید کی پہلی رات کو بادشاہ اپنی
طرف سے امیروں اور مسافروں
اور متصدیوں اور حاجیوں اور نقیبوں اور
افسروں اور غلاموں اور اخبار نویسوں
کے لئے ایک ایک خلعت ہر ایک کے درجہ
کے موافق بھیجتا ہے، جب صبح ہوتی ہے،

Marfat.com

صبيحة العيد زينت الفيلة كلها
بالحرير والذهب والجواهر ويكون
منها ستة عشر فيلا لا يركبها
احد انما هي مخصصة بركوب
السُّلطان ويرفع عليها ستة عشر
شطرا (جترا) من الحرير مرصعة
بالجوهر قائمة كل شطر منها
ذهب خالص وعلى كل فيل مرتبة
حرير مرصعة بالجواهر ويركب
السُّلطان فيلا منها، (ص ٤٤)

ويركب قاضي القضاة صدر
الجهان كمال الدين الغزنوي و
قاضي القضاة صدر الجهان ناصر الدين
الخوارزمي وسائر القضاة وكبار
الاعزة من الخراسيين والعراقيين
والشاميين والمصريين والمغاربة
كل واحد منهم على فيل وجميع
الغرباء عندهم يسمون الخراسانيين

.....

تو ہاتھی سجائے جاتے ہیں ان پر ریشم کی طلائی
اور جڑاؤ جھولیں ڈالی جاتی ہیں، ان میں سے
۱۶ ہاتھی خاص بادشاہ کی سواری کے ہوتے
ہیں، ان سب پر ایک ایک چھتر ہوتا ہے
جو ریشم کا بنا ہوا اور جواہرات سے جڑا ہوا
ہوتا ہے، ہر ایک چھتر کی ڈنڈی خالص
سونے کی ہوتی ہے، اور ہر ایک ہاتھی پر
ایک ریشمی گدی مرصع بہ جواہرات رکھی
جاتی ہے، ایک ہاتھی پر بادشاہ سوار
ہوتا ہے،

اور صدر جہاں قاضی القضاۃ کمال الدین
غزنوی اور صدر جہاں قاضی القضاۃ
ناصر الدین خوارزمی اور تمام قاضی ذی رتبہ
پردیسی عراقی، خراسانی، شامی، اور
مغربی سب ہاتھیوں پر سوار ہوتے ہیں
(اس ملک میں سب پردیسیوں کو خراسانی
کہتے ہیں،) اور موذن بھی ہاتھیوں پر سوار
ہوتے ہیں، اور تکبیر کہتے جاتے ہیں، بادشاہ
اس ترتیب سے محل شاہی کے دروازے

Marfat.com

..... سے نکلتے ہیں، اور لشکر باہر منتظر ہوتا

..... ہے، ہر ایک امیر اپنی فوج کو لئے علیحدہ

..... ویرکب المؤذنون علیحدہ کھڑا ہوتا ہے، اور ہر ایک کے ساتھ

ایضا علی الفیلۃ وھم یکبرون نوبت نقارے والے بھی ہوتے ہیں، جب

یخرج السلطان من باب القصر علی سے پہلے بادشاہ کی سواری بڑھتی ہے،

ھذا الترتیب والحشم کل منتظرہ بادشاہ کے آگے وہ لوگ جن کا ذکر ہیں

کل امیر بفوجہ علی حدۃ معہ کر آیا ہوں اور قاضی اور موذن ہوتے

طبولہ واعلامہ فیقدم السلطان ہیں، جو تکبیر پڑھتے جاتے ہیں،

وامامہ من ذکرنا من الشماۃ

وامامھم القضاۃ والمؤذنون

یذکرون اللہ تعالیٰ - (صفحہ ۴۵)

فاذا وصل السلطان الی جب بادشاہ عیدگاہ کے دروازے

باب المصلی وقف علی بابہ و پر پہونچتے ہیں تو وہیں کھڑے ہو جاتے

امر بدخول القضاۃ وکبار ہیں، اور حکم دیتے ہیں کہ قاضی اور مؤذن

الامراء وکبار الاعزۃ ثم نزل اور بڑے بڑے امیر اور ذی رتبہ پردیسی

السلطان ویصلی الامام و چلے داخل ہو جائیں، بادشاہ پیچھے اترتا

یخطب فان کان عید الاضحی الی ہے اور امام نماز شروع کرتا ہے، اور خطبہ

السلطان بجمل فخرہ برحم یسمونہ پڑھتا ہے، اور بقرعید ہوتی ہے، تو

النیزۃ بعد ان یجعل علی ثیابہ بادشاہ نیزہ سے اونٹ کو نحر کرتا ہے اور

فوطة حرير ثم قيام من الدّم ثم
يركب الفيل ويعود الى قصره
(ص ۴۵ — ۴۶)

اس سے پہلے اپنے کپڑوں پر ایک ریشمی لنگی
اوڑھ لیتا ہے تاکہ کپڑوں پر خون کی چھینٹیں
نہ پڑیں) یہ قربانی کرکے بادشاہ ہاتھی پر سوار
ہوکر محل میں واپس آجاتا ہے،

ذكر جلوس يوم العيد

عید کا دربار

ويفرش القصر يوم العيد
ويزين بابدع الزينة وتضرب
البادكة على المشور كلّه وهي شبه
خيمة عظيمة تقوم على اعمدة
ضخام كثيرة وتحفها القباب من
كل ناحية ويصنع شبه اشجار
من حرير ملون فيها شبه الاظهار
ويجعل منها ثلثة صفوف بالمشور
ويجعل بين كل شجرتين كرسي ذهب
عليه مرتبة مغطاة، (ص ۴۶)

عید کے دن تمام دیوان خانہ میں فرش
بچھایا جاتا ہے، اور طرح طرح کی آراستگی
کی جاتی ہے، اور دیوان خانہ کے صحن میں
بارگہ[1] (بارگاہ) کھڑی کرتے ہیں، وہ
ایک بہت بڑا خیمہ ہوتا ہے، جو بہت سے
موٹے موٹے ستونوں پر کھڑا کیا جاتا ہے،
اور اس کے چاروں طرف اور خیمے ہوتے
ہیں، اور ریشم کے بوٹے جن میں رنگ برنگ
کے ریشمی پھول بڑے چھوٹے لگائے جاتے
ہیں، اور ان درختوں کی تین صفیں دیوانخانہ
میں بناتے ہیں، دو درختوں کے درمیان
ایک سونے کی چوکی رکھی جاتی ہے، اور
اس پر ایک گدی ہوتی ہے جس پر رومال پڑا

[1] آئین اکبری جلد اوّل ص ۳۳ پر بارگہ کی شکل بنائی گئی ہے، ابوالفضل لکھتا ہے کہ بڑی بارگاہ کے نیچے دس ہزار

Marfat.com

صدر المشور وهو من الذهب
الخالص كله مرصع القوائم بالجواهر
وطوله ثلاثة وعشرون شبرًا
وعرضه نحو النصف من ذلك
وهو منفصل وتجمع قطعه فتتصل
وكل قطعة منها يحملها جملة
رجال تنقل الذهب وتجعل
فوقه المرتبة ويرفع الشطر
المرصع بالجواهر على راس
السلطان وعند ما يصعد على
السرير ينادى الحجاب والنقباء
باصوات عالية باسم الله ثم
يتقدم الناس للسلام فاولهم
القضاة والخطباء والعلماء و
الشرفاء والمشائخ واخوة السلطان
واقاربه واصهاره ثم الامثل

دیوان خانہ کے صدر میں ایک بڑا تخت
رکھا جاتا ہے، یہ تخت خاص سونے کا ہے،
اس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اس
کا طول ۲۳ بالشت کا اور عرض اس سے
نصف ہے، علیحدہ علیحدہ ٹکڑے ہوتے
ہیں، جب دیوانخانہ میں لگاتے ہیں تو
ٹکڑوں کو جوڑ لیتے ہیں، ایک ایک
ٹکڑے کو کئی کئی آدمی اٹھاتے ہیں، اس
کے اوپر ایک کرسی بچھاتے ہیں، اور بادشاہ
کے سر پر چھتر لگاتے ہیں، جب بادشاہ
تخت پر بیٹھتا ہے، تو نقیب اور حاجب
بلند آواز سے بسم اللہ کہتے ہیں۔ پھر
ایک ایک شخص سلام کے واسطے آگے بڑھتا
ہے، سب سے پہلے قاضی اور خطیب اور
عالم اور سید اور مشائخ اور بادشاہ
کے بھائی اور نزدیکی اور رشتہ دار آگے

(بقیہ حاشیہ ص ۳۱۲) کے قریب آدمی بیٹھ سکتے ہیں، اور اس کو ایک ہزار فراش سات دن کے عرصہ میں کھڑا کرتے ہیں، سادہ بارگہ کے بنانے میں کم سے کم دس ہزار روپیہ لاگت آتی ہے، اگر زربفت اور طلا بگابیں تو کوئی حد نہیں

Marfat.com

ثم الوزیر ثم امراء العساکر ثم
شیوخ الممالیک۔ ثم کبار الاجناد
ویسلم واحد اثر واحد من
غیر تزاحم ولا تدافع، (ص ۴۶)

ومن عوائدھم فی یوم
العید ان کل من بیدہ قریۃ
منعم بھا علیہ یأتی بدنانیر
ذھب مصرورۃ فی خرقۃ
مکتوبا علیھا اسمہ فیلقیھا
فی صست ذھب ھنالک فیجتمع
منھا مال عظیم یعطیہ السلطان
لمن شاء فاذا فرغ الناس
من السلام وضع لھم الطعام
علی حسب مراتبھم،

(ص ۴۶)

ولا سیما جودہ علی الغربا
فانہ یفضلھم علی اھل الھند
ویؤثرھم ویجزل لھم الاحسان
ویسبغ علیھم الانعام ویولیھم

بڑھتے ہیں، ان کے بعد پردیسی، پھر وزیر
پھر فوج کے بڑے بڑے افسر پھر بوڑھے بوڑھے
غلام پھر فوج کے سردار، ہر ایک سہولیت
سے سلام کرکے واپس آتا ہے، اور اپنی جگہ
یہ بھی دستور ہے کہ عید کے دن جن
لوگوں کے پاس جاگیر میں دیہات ہیں،
وہ کچھ اشرفیاں لاتے ہیں، اور رومال
میں باندھ کر جس پر دینے والے کا نام
ہوتا ہے، ایک سونے کے تھالوں میں
جو اس مطلب کے واسطے رکھے ہوئے
ہوتے ہیں، ڈالتے جاتے ہیں، اس
طرح بہت سا مال جمع ہو جاتا ہے،
اس میں سے بادشاہ جس کو چاہتا ہے
بخشش کرتا ہے، جب سلام ہو چکتا ہے
تو کھانا آتا ہے،

وہ پردیسیوں پر خاص طور سے
سخاوت کرتا ہے اور اہل ہند پر اُن کو
ترجیح دیتا ہے، اُن کو جاگیریں اور انعام
اور بڑے بڑے عہدے دیتا ہے، اس کا

Marfat.com

الخطط الرفيعة ويوليهم
المواهب العظيمة ومن
احسانه اليهم ان سماهم
الاغربة ومنع من ان يدعوا
الغرباء وقال انّ الانسان
اذا دعي غريبا انكسر خاطره
وتغير حاله، (ص ٤٩)

حکم ہے کہ پردیسیوں کو کوئی غریب
(پردیسی) نہ کہے، بلکہ غزیز کے لفظ سے
پکارے، کیونکہ وہ کہتا ہے کہ پردیسی
کو پردیسی کہنا اس کی دل شکنی کرنا ہے

ذكر عطائه لشهاب الدين
الكازروني التاجر وحكايته
كان شهاب الدين هذا صديقا
لملك التجار الكازروني الملقب
بپرويز وكان السلطان قد اقطع
ملك التجار مدينة كنبايه ووعده
ان يوليه الوزارة فبعث الى
صديقه شهاب الدين ليقدم
عليه فاتاه واعد هدية
للسلطان وهي سراجة من
الملف المقطوع المزين بورقة

شہاب الدین تاجر گازرونی کو
بادشاہ کی بخشش گازرون[1] کا ایک
ملک التجار جس کا پرویز نام تھا، اور شہاب الدین
اس کا ایک دوست تھا، ملک پرویز
کی جاگیر میں بادشاہ نے کنبایت کا
شہر دیدیا تھا، اور اس سے وعدہ کیا
تھا کہ اسے وزارت کا عہدہ دے گا،
اس نے اپنے دوست شہاب الدین کو
بلا بھیجا، اور جب وہ آیا تو اس کو حکم دیا
کہ بادشاہ کے لئے نذر تیار کرے، اس نے
جو نذر تیار کی، اس میں ایک سراجہ

[1] شیراز کے پاس ایک شہر کا نام ہے،

Marfat.com

الذهب وصيوان مما يناسبها
وخباء وتابل وخباء راحة كلّ
ذالك من الملف المزيّن وبغال
كثيرة فلما قدم شهاب الدين
بهذه الهدية على صاحبه
ملك التجار وجده آخر افي
القدوم على الحضرة بما اجتمع
عنده من مجابي بلاده وبهدية
للسلطان وعلم الوزير خواجه
جهان بما وعده به السلطان
من ولايته الوزارة فغار من
ذلك وقلق بسببه، (ص ٢٩ و ٥)

وكانت بلاد كنبايه والجزرات
قبل تلك المدة في ولاية الوزير
ولاهلها تعلق بجانبه وانقطاع
اليه وتخدمه، واكثرهم كفار
وبعضهم عصاة يمتنعون بالجبال

قدس الوزير اليهم ان يضربوا على

یعنی ڈیڑھ جو مشجر تھا، اور جس پر زریں
بوٹیاں نکلی ہوئی تھیں، اور جس کا صیوان
(صائبان) بھی مشجر زربفت کا تھا اور ایک
خیمہ تھا، مع قنات وغیرہ کے ایک آرامگاہ
تھی، یہ سب چیزیں مشجر کمخواب کی بنی
ہوئی تھیں، اور بہت سے خچر بھی تھے،

جب شہاب الدین یہ سب چیزیں لے کر
اپنے دوست ملک التجار کے پاس آیا تو
وہ بھی ملک کا خراج اور نذر لے کر چلنے
کو تیار بیٹھا تھا، بادشاہ کے وزیر خواجہ
جہاں کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے پرویز
سے وزارت دینے کا وعدہ کیا ہے، اور
یہ بات اسے نہایت ناگوار گذری تھی،

چونکہ اس سے پہلے کنبایت، اور گجرات
اس کی جاگیر میں تھے، اور اس کے باشندوں
سے اس کا دلی تعلق تھا، ان میں اکثر ہندو
تھے، اور بعضے بادشاہ سے سرکش بھی تھے،
خواجہ جہاں نے ان میں سے کسی کو چپکے سے
کہہ دیا کہ ملک التجار کو رستہ میں مار ڈالو چنانچہ

Marfat.com

ملک التجار اذا خرج الی الحضرۃ فلمّا
خرج بالخزائن والاموال و معه
شهاب الدّین بهدیته نزلوا یومًا
عند الضحی علی عادتهم وتفرقت
العساکر و نام اکثرهم فضرب علیهم
الکفار فی جمع عظیم فقتلوا ملک
التجار وسلبوا الاموال والخزائن
وهدیته شهاب الدین ونجاهو
بنفسه وکتب المخبرون الی
السلطان بذلک فامر ان یعطی
شهاب الدّین من مجبی بلاد نصرالله
ثلاثین الف دینار ویعود الی بلاده
فعرض علیه ذلک فابی عن قبوله
وقال ماقصدی الا رؤیة
السلطان وتقبیل الارض بین
یدیه فکتبوا الی السلطان بذلک
فاعجبه قوله وامر بوصوله الی
الحضرۃ مکرمًا، (ص ٥٠)

جب ملک التجار نذر اور خراج لے کر دار الخلافہ
کی طرف روانہ ہوا تو ایک روز چاشت کے
وقت کسی منزل میں اترے، اور تمام لشکر
اپنی ضروریات کے لئے پراگندہ ہو گیا، اور
اکثر سو گئے، تو اس وقت ہندوؤں کی
ایک بڑی جماعت اُن پر آ پڑی، ملک التجار
کو قتل کر ڈالا، اور اس کا کل مال لوٹ لیا
خزانہ اور نذر کو بھی نہ چھوڑا، اور شہاب الدّین
کا بھی سب مال لوٹ لیا، لیکن وہ خود
بچ گیا، اخبار نویس نے جب یہ حال بادشاہ
کو لکھا، بادشاہ نے حکم دیا کہ نہروالہ کے
خراج سے تیس ہزار دینار اس کو دیدیئے
جائیں، اور وہ اپنے ملک کو واپس چلا
جائے، شہاب الدین سے جب یہ کہا گیا
تو اُس نے کہا میں بادشاہ کی زیارت
کے لئے جاتا ہوں، اور اس کی دہلیز کو بوسہ
دینا چاہتا ہوں، بادشاہ کو اس کا جواب
لکھا گیا، تو بادشاہ بہت خوش ہوا، اور
اجازت دی کہ شہاب الدین دار الخلافہ کی طرف چلا آئے

Marfat.com

حکایتہ فی تواضع السلطان وانصافہ

ادعی علیہ رجل من کبار الھنود

انہ قتل اخاہ من غیر موجب و

دعاہ الی القاضی فمضی علی قدمیہ

ولا سلام معہ الی مجلس القاضی

فسلم وخدم وکان قد امر القاضی

قبل ذلک انہ اذا جاءہ الی مجلسہ

فلا یقوم لہ ولا یتحرک فصعد

الی المجلس ووقف بین یدی

القاضی فحکم علیہ ان یرضی

خصمہ من دم اخیہ فارضاہ

(ص ٦٢)

وادعی علی السلطان مرۃ

رجل من المسلمین انہ لہ قبلہ

حقا مالیا فتخاصما فی ذلک عند

القاضی فتوجہ الحکم علی السلطان

باعطاء المال فاعطاہ۔ (ص ٦٢)

وادعی علیہ صبی من ابناء

الملوک انہ ضربہ من غیر موجب

بادشاہ کی تواضع اور انصاف

ایک ہندو امیر نے بادشاہ پر دعویٰ

کیا، کہ بادشاہ نے اس کے بھائی کو بلا سبب

مار ڈالا، بادشاہ بغیر کسی ہتیار کے پیدل

قاضی کے محکمہ میں گیا، اور وہاں جا کر سلام

اور تعظیم کی، اور قاضی کو پہلے حکم دیدیا تھا

کہ جب میں آؤں تو وہ تعظیم کے لئے کھڑا

نہ ہو، اور کسی طرح کی حرکت نہ کرے، بادشاہ

محکمہ میں گیا، اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوا

قاضی نے حکم دیا کہ بادشاہ مدعی کو راضی

کرے، ورنہ قصاص کا حکم ہوگا، چنانچہ

بادشاہ نے اس کو راضی کر لیا،

اسی طرح ایک دفعہ کسی مسلمان نے

اس پر کچھ مال کا دعوی کیا، جھگڑا قاضی

کے سامنے پیش ہوا، قاضی نے حکم دیا کہ

بادشاہ اس کا مال دیدے، بادشاہ نے

دے دیا،

ایک دفعہ ایک امیر کے لڑکے نے دعوی

کیا کہ بادشاہ نے بلا سبب مجھے مارا ہے قاضی نے

Marfat.com

و رفعه الی القاضی فتوجه
الحکم علیه ان یرضیه
بالمال ان قبل ذلک والا امکنه
من القصاص فشاهد تلک یومئذ
وقد عاد لمجلسه واستحضر الصبی
واعطاه عصی وقال له وحق
راسی لتضربنی کما ضربتک فاخذ
الصبی العصی وضربه بها احدی
وعشرین ضربة حتی رأیت الکلاء
(الکلاہ) قد طارت عن راسه

(ص ۶۲)

ذکر اشتداده فی اقامة الصلوٰة

وکان السلطان شدیداً
فی اقامة الصلاة آمراً بملازمتها
فی الجماعات یعاقب علی ترکها اشد
العقاب ولقد قتل فی یوم واحد
تسعة نفر علی ترکها کان
احدهم مغنیاً وکان یبعث

حکم دیا کہ یا تو لڑکے کو راضی کرو، ورنہ قصاص
دو، میں نے دیکھا کہ اس نے دربار میں آکر لڑکے
کو بلایا اور اس کو چھڑی دے کر کہا کہ اپنا
عوض لے لے، اور اس کو اپنے سر کی قسم
دلائی کہ جیسا میں نے تجھ کو مارا تھا، تو
بھی مار، لڑکے نے ہاتھ میں چھڑی لیکر
اکیس چھڑیاں بادشاہ کے لگائیں،
یہاں تک کہ ایک دفعہ اس کی کلاہ
بھی سر سے گر پڑی،

نماز کی تاکید

یہ بادشاہ نماز کے معاملہ میں بہت
تاکید کرتا تھا، اور اس کا حکم تھا کہ جو شخص
جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے، اس کو
سزا دی جائے، ایک روز اس نے ۹
آدمی اس بات پر قتل کر ڈالے، ان
میں سے ..... ایک مطرب[1] تھا، اس

[1] ابن بطوطہ جو پہلے لکھ آیا ہے کہ ڈوم اور ارباب نشاط عموماً نماز پڑھتے تھے، اور ان کی مسجدوں میں

Marfat.com

الرجال الموكلين بذلك الى
الاسواق فمن وجدبها عند
اقامة الصلوٰة عوقب حتى
انتهى الى عقاب السائقين
الذين يمسكون دواب الخدام
على باب المشور اذا ضيعوا
الصلوٰة وامروان يطلب الناس
يعلمهم فرائض الوضوء والصلوٰة
وشروط الاسلام فكانوا
يسئلون عن ذلك فمن لم
يحسنه عوقب وصار الناس
يتدارسون ذلك بالمشور
والاسواق ويكتبونه،

کام پر بہت سے آدمی لگائے گئے تھے،
کہ جماعت کے وقت جو شخص بازار میں
مل جائے اس کو پکڑ لاؤ، یہاں تک
کہ سائیس لوگ جو دیوان خانے کے
دروازے پر گھوڑے لئے کھڑے رہتے
تھے، اُن کو بھی پکڑنا شروع کیا، حکم
تھا کہ ہر شخص فرائض نماز و شرائط اسلام
کو سیکھے، لوگوں سے سوال کئے جاتے
تھے، اور اگر کوئی اچھی طرح سے جواب
نہیں دے سکتا تھا، تو اس کو سزا ملتی
تھی، تمام لوگ بازاروں میں نماز کے
مسائل یاد کرتے پھرتے تھے، اور کاغذوں
پر لکھواتے تھے،

(صفحہ ۶۲ و ۶۳)

ذكر اشتداده فى اقامة احكام الشرع
وكان شديدا فى اقامة
الشرع ومما فعل فى ذلك ان

احکام شرعی کی پابندی
احکام شرع کی پابندی کی بھی سخت
تاکید کرتا تھا، اپنے بھائی مبارک خاں

(بقیہ حاشیہ ص ۳۱۹) تراویح کی جماعت ہوتی تھی، اس کا سبب غالباً یہی حکم ہوگا، ورنہ اس فرقے
کو نماز اور تراویح سے کیا واسطہ،

Marfat.com

امراخاہ مبارک خان الیکون
تعوده بالمشور مع قاضی
القضاۃ کمال الدین فی
قبۃ مرتفعۃ هنالک مفروشۃ
بالبسط وللقاضی بها مرتبۃ
تحف بها المخادکمرتبۃ السلطان
ویقعد اخو السلطان عن یمینه
فمن کان علیه حق من کبار
الامراء وامتنع من ادائه
اصاحبه حضره رجال اخی
السلطان عند القاضی لینصف
منه، (ص ۶۳)

کو حکم دیا تھا کہ وہ دیوانخانہ میں قاضی
کے ساتھ بیٹھکر انصاف کرادے، اس
کو حکم تھا کہ ایک بلند برج میں بیٹھے اور
قاضی کے واسطے اسی برج میں ایک مسند
بادشاہ کی مسند کی طرح لگائی جاتی تھی،
مبارک خاں قاضی کے دائیں ہاتھ بیٹھتا
تھا، اگر کسی شخص کا دعویٰ کسی بڑے
امیر پر ہوتا تھا، تو مبارک خاں کے
سپاہی اس امیر کو بلاکر قاضی کے سامنے
پیش کرتے تھے، اور وہ قاضی سے اس کا
انصاف دلاتا تھا،

ذکر رفعه للمفاخرة والمظالم
وقعوده لانصاف المظلومین

ولما کان فی سنة احدی و
اربعین امر السلطان برفع
المکوس عن بلاده وان لا
یوخذ من الناس الا الزکاة

انصاف کا دربار

۷۴۱ھ میں بادشاہ نے حکم دیا
کہ سوائے زکوٰۃ اور عشر کے، اور سب محصول[1]
اور ٹیکس معاف کردیئے جائیں، اور
خود ہفتے میں دو دفعہ پیر اور پنجشنبہ

[1] غیر شرعی محاصل کی ایک فہرست فیروز شاہ نے بھی دی ہے، وہ اپنی فتوحات میں لکھتا ہے کہ

Marfat.com

والعشر خاصة وصار مجلس
بنفسه للنظر فی المظالم فی
کل یوم اثنین وخمیس برحبه
امام المشور ولا یقف بین یدیه
فی ذلک الیوم الا امیر حاجب و
خاص حاجب وسید الحجاب و
شرف الحجاب لا غیر ولا یمنع
احد ممن اراد الشکوی من
الوقوف بین یدیه وعین اربعة
من کبار الامراء یحبسون فی
الابواب الاربعة من المشتکین
لاخذ القصص من المشتکین
والرابع منهم هو ابن عمه ملک
فیروزخان فاخذ صاحب الباب

کے دن انصاف رسانی کی غرض سے
دیوان خانہ کے سامنے ایک میدان میں
بیٹھتا تھا، اور اس روز اس کے سامنے
فقط امیر، حاجب وخاص حاجب اور
سید الحجاب اور شرف الحجاب چار شخص
ہوتے تھے، اور سب کو عام اجازت تھی کہ
جس کسی کو کسی کی شکایت کرنا ہو، عرض
کرے، چار امیروں کو چار دروازوں پر
مقرر کیا گیا تھا کہ وہ مستغیثوں کی شکایتیں
قلم بند کریں، اور ان میں چوتھا ملک فیروز
بادشاہ کا چچازاد بھائی تھا، اگر پہلے دروازے
والا اس کی شکایت لکھ بھیجتا تھا تو فبہا،
ورنہ وہ دوسرے دروازے والے کے
پاس آتا تھا، اگر وہ بھی نہ لکھتا تو تیسرے

(بقیہ حاشیہ ص ۳۲۱) و بعضے وجوہات نامعقول کہ بظلم داخل مال واجبی کردہ ہر سال بزجرے گرفتند مثل چرائے وگلفروشی ونیلگری وماہی فروشی وندافی وریسمان فروشی ونخوذ بزیاں گری وددکانہ وخمارخانہ وداد بیگی، وکوتوالی واحتساب ہمہ را برطرف کردم، لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے، کہ یا تو سلطان محمد تغلق نے یہ محصول پھر عائد کر دیئے ہوں گے، یا اس کے مرنے کے بعد فیروز شاہ کی سلطنت کے شروع میں عائد ہو گئے ہوں گے،

Marfat.com

الاول الرقع من الشاکی فحسن و الا اخذ ه الثانی او الثالث او الرابع وان لم یاخذ ولا منه مضی به الی صدر الجهان قاضی الممالیک فان اخذ ه منه و الا شکی الی السلطان فان صح عنده انه مضی به الی احد منهم فلم یاخذ ه منه ادبه وکل ما یجتمع من انقص فی سائر الایام یطالع به السلطان بعد العشاء الآخرة ..(ص ۶۳)

اور چوتھے دروازہ والے کے پاس اگر وہ بھی انکار کرتا تو صدر جہاں قاضی القضاۃ کے پاس اگر وہ بھی نہ لکھتا تو بادشاہ کے پاس آنے کی اس کو اجازت ہوتی تھی، اگر بادشاہ کو یقین ہو جاتا تھا، کہ ان میں سے کسی کے پاس وہ گیا تھا، اور انھوں نے اس کی شکایت نہیں لکھی، تو اُن کو ڈانٹ بتایا کرتا تھا، یہ سب تحریریں بادشاہ عشاء کے بعد خود مطالعہ کیا کرتا تھا،

ذکر اطعامه فی الغلاء

قحط میں لوگوں کی پرورش

ولما استولی القحط علی بلاد الهند والسند واشتد الغلاء حتی بلغ من القمح الی ستة دنانیر امر السلطان ان یعطی لجمیع اهل دهلی نفقة ستة اشهر من المخزن بحساب رطل ونصف من ارطال المغرب لکل انسان

جب ہندوستان اور سندھ میں قحط پڑا یہاں تک کہ گیہوں چھ دینار فی من ہو گیا تو بادشاہ نے حکم دیا، کہ دہلی کے کل باشندوں کو بلا تمیز چھوٹے بڑے یا غلام و آزاد کے بحساب ڈیڑھ رطل مغربی روزانہ فی کس چھ مہینہ کا ذخیرہ سرکاری گودام سے دیدو، فقیہ اور قاضی محلہ کی فہرست تیار کرتے تھے، اور ان لوگوں کو

فی الیوم صغیرا وکبیرا وعبدا و
خرج الفقهاء والقضاة یکتبون
الازمة باهل الحارات ویحیطرون
الناس ویعطی لکل واحد عولة
ستة اشهر یقتات بها (صفحہ ۶۳/۶۴)

حاضر کرتے تھے، اور ہر ایک شخص کو چھ مہینے کی خوراک دی جاتی تھی۔

ذکر تعذیبه الشیخ شهاب الدین
وقتله

شیخ شہاب الدین کا قتل

وکان الشیخ شهاب الدین[1]
ابن شیخ الجام الخراسانی الذی
تنسب مدینة الجام بخراسان
الی جده حیا فقصدناه لذلک
من کبار المشائخ صلحاء افضلاء
وکان یواصل اربعة عشر یوما
وکان السلطان قطب الدین و
تعلق به ولم یزل یتردد الیه وکان
فلما ولی السلطان محمد شاه دار بحرکة
الشیخ فی بعض مقامه فان عامة

شیخ شہاب الدین بن شیخ احمد جام
خراسانی شہر کے بڑے مشائخوں میں سے
تھے، اور چودہ دن تک برابر روزہ رکھتے
تھے، سلطان قطب الدین اور سلطان تغلق
اُن کی زیارت کو جاتے تھے، اور اُن سے دعا
کی درخواست کرتے تھے، سلطان محمد شاہ بادشاہ
ہوا تو اُس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مشائخ
اور عالموں کو اپنی بیخ کی خدمتیں سپرد کیا
کرتا تھا، اور یہ دلیل لاتا تھا کہ خلفائے اشیعہ
سوا اہل علم اور اہل صلاح کے کسی کو کوئی

---

[1] شیخ شہاب الدین احمد جام، شیخ الاسلام احمد جام زندہ پیل حضرات جریری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوسف کہا کرتے تھے،

Marfat.com

والمشائخ والصلحاء محتجا ان
الصدر الاول رضی اللہ عنہم
لم یکونوا یتعاملون الا اھل
العلم والصلاح فامتنع الشیخ
شھاب الدین من الخدمۃ فنھاہ
السلطان بذلک فی مجلس العام
فاظھر الاباءۃ والامتناع فغضب السلطان
من ذلک وامر الشیخ الفقیہ المعظم
ضیاء الدین السمنانی ان یتنف لحیۃ
فابی من ذلک وقال لا افعل ھذا فامر
السلطان ان یتنف لحیۃ کل واحد منھما
فنتفت ونفی ضیاء الدین الی
بلاد التلنگ فمکث ھناک مدۃ
وصنف ورتب فمات بھا ونفی
شھاب الدین الی دولۃ آباد
فاقام بھا سبعۃ اعوام ثم توفی

(ص ۵۰۵)

ذکر تخریب دار الملک دھلی
ونفی اھلھا وقتل الاعمی والمقعد

خدمت سپرد نہیں کرتے تھے، شیخ شہاب الدین
نے انکار کیا، جب بادشاہ نے دربار عام میں
بالشافہ کہا تو بھی انھوں نے انکار کر دیا، بادشاہ
غصہ ہوا اور شیخ ضیاء الدین سمنانی کو
حکم دیا کہ شیخ شہاب الدین کی داڑھی کے
بال نوچے، ضیاء الدین نے انکار کیا، اور
کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا، بادشاہ
نے حکم دیا کہ ان دونوں کی داڑھی نوچی
جاوے، چنانچہ نوچی گئی، ضیاء الدین
کو تلنگانہ کی طرف نکال دیا، اور کچھ
مدت کے بعد اس کو وہ نگل کا قاضی
مقرر کیا، وہ وہاں ہی مر گیا، اور
شہاب الدین کو دولت آباد بھیج دیا،
وہ وہاں سات برس تک رہے، پھر
اُن کو واپس بلا لیا،

بادشاہ کا شہر دہلی کو اجاڑنا

سب سے بڑی بیماری جس کے لئے بادشاہ

Marfat.com

ومن اعظم ما کان ینقم علی السلطان اجلاؤہ لاہل دھلی عنھا وسبب ذلک انھم کانوا یکتبون بطائق فیھا شتمہ وسبہ ویختمون علیھا ما یکتبون علیھا وحق رأس خوندعالم یقرؤھا غیرہ ویرمونھا بالمشو لیلاً فاذا فضھا وجد فیھا شتمہ وسبہ فعزم علی تخریب دھلی واشتری من اھلھا جمیعاً دورھم ومنازلھم ودفع لھم ثمنھا وامرھم بالانتقال عنھا الی دولة آباد فابوا ذلک فنادی

کو ملامت کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اُس نے تمام دہلی[1] کے باشندوں کو جلاوطن کر دیا، اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ لوگ رقعہ لکھ کر ان پر مہر لگاتے تھے، اور لفافہ پر لکھتے تھے کہ بادشاہ کے سر کی قسم ہے کہ سوائے بادشاہ کے اور کوئی نہ کھولے، اور یہ رقعے رات کو دیوانخانے میں ڈال جایا کرتے تھے، جب بادشاہ اُن کو کھولتا تھا، تو انہیں بادشاہ کو گالیاں درج ہوتی تھیں،

بادشاہ نے دہلی کے اجاڑنے کا ارادہ کیا، اور اُس کے متوطنوں کے مکان خرید لئے، اور ان سب کو گھروں کی پوری پوری قیمت دیدی، یہ بھی حکم دیا، کہ سب دولت آباد

---

[1] بداونی لکھتا ہے کہ "در ۷۲۷ھ سلطان عزیمت دیوگر کرد، واورا دولت آباد نام نہاد ومیانہ ولایات خود تصور کردہ آنرا دارالملک ساخت، وفخر دمہ جہان والدہ خود را با جمیع اہل وعیال وامراء وملوک ومشم وخدم وخزائن ودفائن بدولت آباد بردو تبعیت مخدومۂ جہان سادات ومشائخ وعلماء ونیز ہمہ آنجا وانعامات ودرارات ہر یک اضعاف مضاف شد، دریں ویرانی دہلی وانتقال ازاں مزاحمت بسیار بحال مردم راہ یافت، واکثرے از ضعفاء وبیوہا وعجزہ ومساکین درراہ تلف شدند"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی دفعہ زبردستی نہیں کی گئی، بلکہ دولت آباد جانا لوگوں کی خوشی پر چھ

منادیه ان لا یبقی بها احد
بعد ثلاث فانتقل معظمهم
واختفی بعضهم فی الدور
فامر بالبحث عمن بقی بها
فوجد عبیدا بالزقها
رجلین احدهما مقعد و
الآخر اعمی فاتوا بهما فامر
بالمقعد فرمی به فی المنجنیق
وامر ان یجر الاعمی من
دهلی الی دولت آباد مسیرة
اربعین یوما فتمزق فی
الطریق ووصل منه رجله

چلے جاویں، لوگوں نے انکار کیا، تو
منادی کی گئی کہ تین دن کے بعد شہر
میں کوئی شخص نہ ہے، بہت سے لوگ
چل پڑے، اور بعضے اپنے گھروں میں
چھپ کر بیٹھ رہے، بادشاہ نے اپنے
غلاموں کو حکم دیا کہ شہر میں جا کر دیکھو
کوئی شخص باقی تو نہیں رہا، انھوں
نے دو آدمی ایک کوچہ میں پائے، ایک
اندھا اور دوسرا لولا، ان دونوں کو
بادشاہ کے سامنے لائے، بادشاہ
نے لولے کو منجنیق سے اڑا دیا، اور
اندھے کے واسطے حکم دیا کہ اس کو

(بقیہ حاشیہ ص ۳۲۶)

لیا تھا، لیکن ۷۲۹ھ ہجری کے واقعات میں بدایونی لکھتا ہے،:-

"سلطان حکم فرمود کہ تا بقیہ ساکنانِ دہلی وقصبات جوار قافلہ قافلہ روانہ سازند وبدولت آباد
برند وخانہا را از متوطنان بخرند وبہائے آنرا از خزانہ دہند وانعامات وافر علیحدہ باشند ودولت آباد
بطریق آباد شد ودہلی خراب چناں شد کہ سگ وگربہ ہم دراں نہ ماند"

پھر ۷۴۳ھ کے واقعات میں وہی مورخ لکھتا ہے،:-

"حکم دادا گر کسے تمسک سکونت دولت آباد خواستہ بدہلی بازگردد وتعرض باو نرسانند"

Marfat.com

ولما فعل ذلک خرج اهلها
جمیعا وترکوا اثقالهم ودوا
امتهم وبقیت المدینة
خاویة علی عروشها فحدثنی
من اثق به قال صعد السلطان
لیلة الی سطح قصره فنظر
الی دهلی ولیس بها نار ولا
دخان ولا سراج فقال
الآن طاب قلبی وتهدن
خاطری ثم کتب الی اهل
البلاد ان ینتقلوا الی دهلی
لیعمروها فخربت بلاد هذه
ولم تعد دهلی کما شاهده
وصفاتها وهی من اعظم
مدن الدنیا = عندک
وجدناها لما دخلناها

دلی سے دولت آباد تک جو بیابیں
دن کا راستہ ہے، گھسیٹ کر لے
جاویں، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، اور
.....
اس کا ایک پیر دولت آباد پہونچا،
جب لوگوں نے یہاں دیکھا، تو کل
آدمی اپنے اپنے اسباب اور اموال
چھوڑ کر نکل گئے، اور شہر سنسان
ہو گیا، ایک معتبر آدمی نے مجھ سے
ذکر کیا، کہ بادشاہ ایک رات اپنے
محل کی چھت پہ چڑھا، اور شہر کی طرف
دیکھا تو اس کو آگ نہ دھواں، اور
نہ چراغ کچھ نظر نہ آیا، بادشاہ نے کہا
اب میرا دل ٹھنڈا ہوا، اور پھر اور
شہروں کے باشندوں کو حکم دیا کہ دہلی
میں آن کر رہیں، چنانچہ اور شہر بھی

(بقیہ حاشیہ ۳۲۷) ایک اور جگہ یہ لکھا ہے کہ

بعد از تعمیر دہلی مردم از قصبات و مواضع و اطراف شہر آمدہ آبادان ساختند
بار دیگر کوچ بندہ بدولت آباد بردند ضیاع و عقار و اسباب و اشیا، ہمہ ضائع و تلف

خالیة لیس بها الا قلیل عمارة .....

کیونکہ وہ بہت وسیع اور دنیا کے عظیم ترین شہروں میں ہی، اور جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس وقت تک دلی بالکل غیر آباد تھی، اور اس میں کوئی مکان آباد نہ تھا،

ولمّا وصلت الی السّلطان زاد فی اکرامی علی ما کنت اعهده وقال لی انّما بعثت الیک لتوجّه عنی رسولا الی ملک الصّین فانّی اعلم حبک فی الاسفار و الجولان فجهز نی بما احتاج له و عین للسفر معی من یذکر بعد و کان ملک الصّین قد بعث الی السّلطان

جب میں بادشاہ کے پاس پہنچا میری پہلے سے بھی زیادہ تعظیم کی، اور فرمایا کہ میں تجھے اپنی طرف سے سفیر بنا کر بادشاہ چین کے پاس بھیجتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تجھے سفر اور گردش کا بہت شوق ہے، بادشاہ نے سفر کا تمام سامان مہیا کر دیا، اور میرے ہمراہ جانے کے لئے آدمی مقرر کئے، بادشاہ چین نے

(بقیہ حاشیہ ص ۳۲۰) پہلا فقرہ ۷۲۶ھ کے حکم سے تعلق رکھتا ہے، اور دوسرا ۷۲۹ھ کے حکم سے، فرشتہ نے یہی واقعات لکھے ہیں لیکن بے ترتیب ہیں، ضیاء برنی نے دہلی کے چھوڑنے کا سبب یہی لکھا ہے کہ دولت آباد کو اپنی مقبوضات کا بیچ فرض کر کے بادشاہ نے وہاں دارالخلافہ مقرر کیا تھا، کسی مؤرخ نے دہلی کے اجاڑنے کا یہ سبب نہیں لکھا جو ابن بطوطہ نے لکھا ہے لیکن اور مورخوں کا ماخذ فقط ضیاء الدین برنی ہے، اور ضیاء الدین برنی فیروز شاہ کی رعایت سے اس قسم کی پوری بات بہت کم لکھتا ہے،

Marfat.com

مائة مملوک وجارية وخمسمائة
ثوب من الكمخا منها مائة من
التّي تصنع بمدينة الزيتون و
مائته من التّي تصنع بمدينة
الخنسا وخمسة امنان من المسک
وخمسة اثواب مرصعة بالجوهر
وخمسة سيوف وطلب من
السّلطان ان ياذن له فی بناء
بيت الاصنام الذی بناحية
جبل قواجيل ويعرف الموضع
الذی هو به بسمهل واليه
يحج اهل الصين وتغلب عليه
جيش الاسلام بالهند فخربوه
وسلبوه فلمّا وصلت هذه
الهدية الى السلطان كتب
اليه بانّ هذا المطلب لا يجوز
فی ملة الاسلام اصلا فاذن و
لا يباح بناء كنيسة بارض
المسلمين الا لمن يعطی الجزية

بادشاہ کے پاس سو غلام اور لونڈیاں
اور پانسو تھان کمخواب کے جن میں سو
شہر زیتون کے بنے ہوئے تھے، اور سو
شہر خنسان کے، اور پانچ من مشک اور
پانچ خلعت جن میں جواہر جڑے ہوئے
تھے، اور پانچ ترکش طلا کار اور پانچ
تلواریں بھیجیں، اور یہ بھی درخواست
کی، کہ کوہ ہمالیہ میں جو بتخانے ہیں، ان
کو بنانے کی پھر اجازت دی جائے،
اس پہاڑ میں ایک جگہ ہے، جس کو سمھل
کہتے ہیں، وہاں چین کے لوگ جاترا کو
آتے ہیں جب بادشاہ نے پہاڑ پر حملہ
کیا تو اس شہر اور بتخانے کو برباد کر دیا
تھا، اب بادشاہ چین نے سلطان کو
لکھا، اور سلطان نے اس کو یہ جواب بھیجا
کہ ملک اسلام میں سوا اُس شخص کے جو
جزیہ دیوے، بتخانہ بنانے کی کسی اور
شخص کو اجازت نہیں ہو سکتی، اگر بادشاہ
چین جزیہ دینا منظور کرے تو اجازت

Marfat.com

فان رضيت باعطائها الحنالک
بناءه وکافاءه عن هدية
بخير منها وذلک مائة فرس
من الجياد مسرجة بلجمة ومائة
مملوک ومائة جارية من
کفار الهند مغنيات وروائص
ومائة ثوب بيرمية وهي
من القطن ولا نظير لها في
الحسن قيمة الثوب منها مائة
دينار ومائة شقة من ثياب
الحرير المعروفة بالجزوهي التي
يکون حرير احداها مصبوغا
بخمسة الوان واربعة ومائة
ثوب من الثياب المعروفة
بالصلاحية ومائة ثوب من
الشيرين باف ومائة ثوب
من الشان باف وخمسمائة
ثوب من المرغز مائة منها سود
ومائة بيض ومائة حمر ومائة....

ہو سکتی ہے، اور نذر بادشاہ چین کی
نذر سے بھی بڑھ کر ہے، سو ہندو غلام
اور سو ہندو لونڈیاں جو ناچنا گانا جانتی
تھیں، اور سو تھان بیرمیہ کپڑے کے
جو روئی کا بنا ہوا ہوتا ہے، اور خوبصورتی
میں بے نظیر ہوتا ہے جن میں سے ایک
ایک تھان کی قیمت سو سو دینار
ہوتی ہے، اور سو تھان ریشمی کپڑے کے
جس کو جز کہتے ہیں جس میں پانچ رنگوں
کا ریشم استعمال کیا جاتا ہے، اور ایک سو
چار تھان صلاحیہ کے اور سو تھان شیرین
باف کے اور پانسو تھان مرغز کے جو
ایک اونی کپڑا ماردین سے بن کر آتا ہے
جس میں سے سو تھان سیاہ رنگ کے
اور سو تھان سفید رنگ کے اور سو
سرخ رنگ کے، اور سو سبز رنگ کے
اور سو نیلے رنگ کے، اور سو تھان کتان
رومی کے اور سو سرخ رنگ کے اور سو
سبز رنگ کے اور سو نیلے رنگ کے اور

(۲) ند ۶ ۸ ۶ ۱ ۱ ۱

من الكتان الرومي ومائة فضلة
من الملف وسراجة وستّ من
القباب واربع خسك من ذهب
وست مسك من فضة منيلة
وادبعة طسوت من الذهب
ذات اباريق كمشاها وستة
طسوت من الفضة وعشر خلع
من ثياب السلطان مزركشة
وعشر شواش من لباسه
احداها مرصعة بالجواهر و
عشرة تراكش مزركشة و
احداها مرصع بالجوهر وعشرة
من السيلوف احداها مرصع الغمد
بالجوهر ودشت بان وهو
قفاز مرصع بالجوهر وخمسة
عشر من الفتيان وعين السلطان
ليسفر معي بهذه الهدية
الامير ظهير الدين الزنجاني و

(بے آستین) قز اگندکے، اور ایک
ڈیرہ اور چھ خیمے اور چار شمعدان سونے
کے، اور چار شمعدان چاندی کے جن پر
مینا کاری کا کام تھا اور چار سونے
کی طشت مع لوٹوں کے اور چھ چاندی
کے طشت اور دس خلعت بادشاہ کی
پوشش کے زرد وزا اور دس شاشیہ
کلاہ جن میں سے ایک پر جواہر لگے ہوئے
تھے، اور دس ترکش طلا کار جن میں
سے ایک پر موتی جڑے ہوئے تھے، اور
دس تلواریں جن میں سے ایک کے نیام
پر موتی اور جواہرات جڑے ہوئے تھے،
دس دست بان یعنی دستانے جن میں
موتی جڑے ہوئے تھے، اور پندرہ نوجوان
غلام یہ سب چیزیں بادشاہ نے روانہ
کین، اور میرے ساتھ جانے کے لئے
میر ظہیر الدین زنجانی کو حکم دیا یہ شخص
بڑا عالم فاضل تھا، اور یہ سب چیزیں

Marfat.com

هو من فضلاء اهل العلم و
والفتی کافور الشربدار والیه
سلمت الهدیة وبعث معنا الامیر
محمد البصروی فی الف فارس....
لیوصّلنا الی الموضع الذی نرکب
منه البحر وتوجّه صحبتنا ارسال
ملک الصّین وهم خمسة عشر
رجلا یسمّی کبیرهم ترمی و
خدامهم نحو مائة رجلٍ و
وانفصلنا فی جمع کبیر ومحلة عظیمة
وامرلنا السُّلطان بالضیافة
مدة سفرنا ببلاده،

(ص ۱۱۳)

وکان سفرنا فی السّابع
عشر لشهر صفر سنة ثلاث
واربعین وهو الیوم الذی
اختاروه للسفر لانهم یختارون
للسفر من ایام الشهر ثانیه

اپنے غلام کافور شربدار کی تحویل میں روانہ
کیں، اور ہمیں سمندر تک پہنچانے کے لئے امیر محمد
ہروی اور ہزار سوار بھیجے، اور بادشاہ چین
کی سفارت جس میں ۱۵ آدمی تھے، اور سفیر
کا نام طوسی تھا، اور سو خادم اس کے ہمراہ
تھے، یہ سب بھی ہمارے ساتھ چلے، اس
طرح سے ہمارے ساتھ ایک بڑی جماعت
ہوگئی، بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام راستے میں
ہماری ضیافت سرکار کی طرف سے ہوتی رہے

صفر ۷۴۳ھ کی سترہویں تاریخ کو
ہم روانہ ہوئے، اس ملک میں اکثر دوسری
ساتویں، بارہویں، سترہویں، بائیسویں
یا ستائیسویں کو سفر کرتے ہیں، اول دن
ہم نے موضع تلپت[1] میں قیام کیا، دہلی سے

[1] تلپت۔ اب متھرا کی سڑک کے متصل ضلع دہلی میں ایک پرانے گاؤں کا نام ہے، وہاں ایک سرکاری

او سابعه او الثانی عشر او السابع
عشر او الثانی والعشرین او
السابع والعشرین فکان نزولنا
فی اوّل مرحلة بمنزل تلبت علیٰ
مسافة فرسخین وثلث من حضرة
دهلی ورحلنا منها الی منزل او و
رحلنا منه الی منزل هیلو و
رحلنا منه الی مدینة بیانة
مدینة کبیرة حسنة البناء
یلیحة الاسواق ومسجدها
الجامع من ابدع المساجد و
حیطانه وسقفه حجارة ، (ص ۱۳)

سات آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہو
اور اس کے بعد آوزمیں اور اُس کے
بعد بیانہ میں پہونچے، بیانہ ایک بہت
بڑا اور خوشنما شہر ہے، اس کے بازار
بہت خوبصورت اور جامع مسجد بھی نہایت
بنی ہوئی ہے، اس کی دیواریں، اور
چھت پتھر کی بنی ہوئی ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۳۳۳) مدرسہ بھی ہے، اس زمانے کی تاریخوں میں اس قصبہ کا نام بہت آتا ہے، کیونکہ وہ دہلی میں داخل ہونے سے پہلے ایک ایسی جگہ تھی کہ جہاں پورب سے آئے ہوئے جنا کو پار کرکے مسافر ضرور گذرتا تھا، یہ اغلباً مہابھارت کے پانچ پتوں میں سے ایک ہے، اندرپت، تلپت، سونی پت، باگھت پانی پت، اور اس لئے بہت قدیم شہر ہے، یہ سب شہر اس زمانہ میں جنا کے غربی کنارہ پر تھے، اب دریا مشرق کی جانب ہٹ گیا ہے، باگھپت جس کو اب باغپت کہتے ہیں، مشرقی کنارہ پر ہے، سرہنری الیٹ کی تاریخ کے مترجموں نے غلطی سے اس کو کہیں پیلی بھیت اور کہیں تل بھٹ پڑھا ہے ۱۵ آؤ۔ یہ گاؤں اب بھی متھرا کے ضلع اوکھلا نہر سے چند میل فاصلے پر بھرتپور، اور متھرا کی سڑک کے قریب واقع ہے اور

Marfat.com

ومن كبار اهل هذه المدينة
الامام العالم عز الدين الزبيري
من ذرية الزبير بن العوام
رضي الله عنه احد كبار
الفقهاء الصلحاء لقيته بكاليور
عند الملك عز الدين البنتاني
المعروف باعظم ملك ثم
رحلنا من بيانة فوصلنا الى
مدينة كول مدينة حسنة ذات
بساتين واكثر اشجارها العنبا و
نزلنا بخارج جهاتي بسيط افيح
ولقينا بها الشيخ الصالح العابد
شمس الدين المعروف بابن
تاج العارفين ، (ص ١١٤)
فرحلنا من كول ونزلنا

اس شہر کے عالموں میں سے امام عز الدین
زبیری تھے، جو حضرت زبیر بن العوام رضؓ
رسولِ خدا کی اولاد میں سے تھے، میری ملاقات
ان سے گوالیار میں ملک عز الدین ملتانی
المشہور باعظم ملک کے مکان پر ہوئی تھی
پھر ہم بیانہ سے چل کر شہر کول میں پہنچے
اس شہر میں باغ بہت ہیں، اور اکثر باغ
انگور کے ہیں، ہم شہر کے باہر میدان میں
ٹھہرے تھے، وہاں میں نے شیخ صالح
عابد شمس الدین کہ تاج العارفین کے لقب
سے مشہور تھے، زیارت کی،

ہم نے کول سے کوچ کیا دوسرے دن

(بقیہ حاشیہ ص ٣٣٤) ایک اور پرانا گاؤں جو قصبہ آؤ کے نام سے مشہور ہے، اسی نواح میں قلعہ ڈیگ کے قریب بھرتپور کی ریاست میں واقع ہے، اغلباً، ابن بطوطہ کی مراد قصبہ آؤ سے ہے، آئین اکبری میں ایک محال آؤ نام سرکار آگرہ میں شیخ زادوں کی ملکیت درج ہے،

(حاشیہ سفرنامہ ابن بطوطہ جلد دوم ص ٣٤٥)

برج بورة وبه زاوية حسنة
فيها شيخ حسن الصورة والسيرة
يسمى محمد العريان،

(ص ١١٩)

ورحلنا من برج بورة وَ
نزلنا على المَاء المعروف بآب
سياه ثم رحلنا الى مدينة قنوج
مدينة كبيرة حسنة العمارة
حصينة رخيصة الاسعار
كثيرة السكر ومنها يحمل الى
دهلى وعليها سور عظيم و
قد تقدم ذكرها وكان بها

برج پورہ میں منزل کی، اور وہاں
ایک نہایت عمدہ خانقاہ تھی، اور اس
میں ایک شیخ کی جو صورت، اور سیرت
دونوں میں اچھا تھا۔ اور جس کا نام
محمد عریاں تھا، زیارت کی،

برج پورہ سے چل کر ہم ایک دریا
پر ..... جس کو آب سیاہ
(کالی ندی[1]) کہتے تھے، پہنچے۔ پھر قنوج
پہنچے یہ بہت بڑا شہر ہے۔ قلعہ بڑا
مضبوط ہے۔ اور شکر کی ارزانی، اور
پیداوار کے لئے مشہور ہے، شکر یہاں
سے دہلی لے جاتے ہیں، اسکی فصیل بھی
بہت اونچی ہے، اس شہر کا ذکر ہم

---

[1] کالی ندی یہاں دوآب میں دو ندیاں اس نام سے مشہور ہیں، مغربی کالی ندی تو کوہ سوالک سے نکل کر مظفر نگر اور سہارنپور کے اضلاع میں بہتی ہوئی دریائے ہنڈن میں شامل ہو جاتی ہیں، مشرقی کالی ندی مظفر نگر کے ضلع سے نکلتی ہے، تھوڑے فاصلے تک اس کو ناگن کہتے ہیں، خورجہ کے قریب پہنچ کر اپنا رُخ بدل لیتی ہے اور ٣١٠ میل بہہ کر میرٹھ اور بلند شہر، علی گڑھ، ایٹہ اور فرخ آباد کے اضلاع سے گذرتی ہوئی قنوج سے چار میل پرے دریائے گنگ میں شامل ہو جاتی ہے، ابن بطوطہ کی مراد اسی ندی سے ہے،

الشیخ معین الدین الباخرزی

اضافتا بها۔

(ص ۱۲۰)

ثم سافرنا الی مدینۃ کالیور وھی مدینۃ کبیرۃ لھا حصن منیع منقطع فی رأس شاھق علی بابہ صورۃ فیل وفیال من الحجارۃ..... وامیرھذہ المدینۃ احمد بن سیرخان فاضل کان یکرمنی ایاما اقامتی عندہ قبل ھذہ السفرۃ۔ (ص ۱۲۲)

پہلے سے کر آئے ہیں، اس شہر میں شیخ معین الدین باخرزی رہتے تھے، انھوں نے ہماری دعوت کی۔

پھر ہم (گالی پور) گوالیار کی طرف چلے جو ایک بڑا شہر ہے، اور اس کا قلعہ ایک علیحدہ چٹان پر نہایت مضبوط بنا ہوا ہے جس کے دروازے پر ہاتھی اور فیلبان کا بت بنا ہوا ہے..... اس شہر کا حاکم احمد بن شیر خان فاضل ہے، اس سفر سے پہلے میں اس کے پاس ٹھہرا تھا، اس نے میری بہت مدارات کی تھی۔

ثم رحلنا من مدینۃ کالیور الی مدینۃ بھرون۔ مدینۃ

گوالیار سے چل کر ہم بھرون[1] گئے، یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو ہندوؤں کے شہروں

---

[1] اس نام کا آج کل کوئی شہر نہیں۔ لیکن آئین اکبری میں جو ایک محال اور قلعہ بروئی نام سرکار نرور صوبہ آگرہ میں درج ہے وہ اغلباً یہی شہر ہے..... نرور گوالیار میں دریائے سندھ کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ دریائے چنبل سے چند میل پرے جنوب کی طرف جمنا میں مل جاتا ہے۔

(حاشیہ سفرنامہ ابن بطوطہ جلد دوم ص ۲۰۶)

Marfat.com

صغيرة للمسلمين بين بلاد
الكفار اميرها محمد بن بيرم
التركي الاصل، والسباع بها
كثيرة وذكر لي بعض اهلها
ان السبع كان يدخل اليها
ليلا وابوابها مغلقة فيفترس
الناس حتى قتل من اهلها كثيرا
او كادوا يعجبون في شان دخوله
واخبرني محمد التوفيري من
اهلها وكان جارا لي بها انه
دخل داري ليلا وافترس
صبيا من فوق السرير و
اخبرني غيره انه كان في
جماعة في دار عرس فخرج
احدهم لحاجة فافترسه
اسد فخرج اصحابه في طلبه
فوجدوه مطروحا بالسوق
وقد شرب دمه ولم يأكل
لحمه وذكروا انه كلما فعله

کے درمیان ہے، اس پر مسلمانوں کا
قبضہ ہے، اس کا حاکم محمد بن بیرم
ترکی ہے۔ اس شہر میں درندے
بکثرت ہیں۔ وہاں کا ایک باشندہ
مجھ سے ذکر کرتا تھا کہ دروازہ بند
ہونے کے بعد ایک شیر اس شہر میں
داخل ہو جاتا تھا اور بہت سے آدمیوں
کو پھاڑ کھاتا تھا اور معلوم نہ ہوتا تھا
کہ وہ شہر میں کس طرح داخل ہوتا
تھا۔ محمد توفیری اس شہر کے باشندہ
نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرا ایک ہمسایہ
تھا شیر اس کے گھر میں داخل ہوا اور
اس کے بچے کو چارپائی پر سے اٹھا کر
لے گیا۔ ایک شخص ذکر کرتا تھا کہ ہم
ایک دفعہ شادی میں جمع تھے، ایک
شخص کسی کام کے واسطے باہر گیا
شیر نے اس کا خون پی لیا تھا، اور
گوشت کو بالکل نہ چھیڑا تھا کہتے
ہیں کہ شیر اسی طرح کیا کرتا ہے، بعض

Marfat.com

بالناس ومن العجب ان بعض
الناس اخبرني انّ الذي
يفعل ذلك ليس بسبع وانّما
هُوَ آدمي من السحرة المعروفين
بالجوكية يتصوّر في صورة
سبع ولمّا اخبرت بذلك
انكرته واخبرني به جماعة،

(صفحہ ۱۲۲)

وهؤلاء الطائفة تظهر منهم
عجائب منها ان احدهم يقيم
الاشهر لا يأكل ولا يشرب
وكثير منهم تحفر لهم حفر

لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ شیر نہیں ہوتا
بلکہ آدمی ہوتا ہے جس کو جوگی کہتے ہیں،
جو شیر کی صورت بن کر آجاتا ہے مگر مجھے
اس بات کا یقین نہ آیا حالانکہ متعدد
لوگوں نے ایسا ہی بتایا۔

جوگی[1] عجیب عجیب کام کرتے ہیں۔
بعض مہینوں تک نہ کچھ کھاتے ہیں
نہ پیتے ہیں، اور بعض ایک غار زمین میں
کھود کر اس پر عمارت بنا دیتے ہیں اور

---

[1] دبستان کا مصنف کیخسرو بن آذر کیوان پارسی (داراشکوہ کا ہمعصر تھا) جوگیوں کی بابت اس طرح لکھتا ہے:-

"جوگیان طائفہ اند در ہند معروف۔ جوگ در لغت سنسکرت پیوستن است وایں گروہ خود را واصلان حق گیرند و خدا را لک گویند۔ و در اعتقاد ایشان برگزیدہ حق بلکہ عین حق گورکھناتھ است و نزد ایشاں برہما و بشن مہیش ہم از شاگردان گورکھناتھ ہستند وایں طائفہ دوازدہ پنتھ اند....."

(حاشیہ سفرنامہ ابن بطوطہ ج دوم ص ۲۶۰)

Marfat.com

تحت الأرض وتبنى عليه فلا
يترك له الا موضع يدخل منه
الهواء ويقيم بها الشعور وسمعت
ان بعضهم يقيم كذلك سنة
ورأيت بمدينة مجر ورجلا
من المسلمين ممن يتعلم
منهم قد رفعت له طبلة و
واقام باعلاها لا ياكل ولا
يشرب مدة خمسة وعشرين
يوما وتركته كذلك فلا ادري
كم اقام بعدي والناس ينظرون
انهم يركبون حبوبا ياكلون اخبة
منها لايام معلومة او اشهر
فلا يحتاج في تلك المدة الى
طعام ولا شراب ويخبرون
بامور مغيبة والسلطان
يعظمهم ويجالسهم ومنهم
من يقتصر في اكله على البقل
ومنهم من لا ياكل الا حبو

فقط ہوا کے لئے ایک سوراخ رکھتے ہیں
اور اس میں مہینوں تک رہتے ہیں اور
بعض کے متعلق سنا ہے کہ وہ برس
دن تک اسی طرح رہ سکتے ہیں، منگلور
کے شہر میں میں نے ایک مسلمان کو دیکھا
جو جوگیوں کی شاگردی کرتا تھا، اور
ایک بلند ڈھول میں بیٹھا تھا، اور وہاں
بغیر کھانے پینے کے رہتا تھا، ۲۵ دن
تو اسے ہو چکا تھا، پھر میں چلا آیا، معلوم
نہیں کہ وہ کتنے دن تک اسی طرح رہا
لوگ کہتے ہیں کہ یہ جوگی ایک قسم کی گولیاں
تیار کرتے ہیں، اور ایک گولی چند متعین دنوں
یا مہینوں تک کے لئے کھا لیتے ہیں پھر
انھیں اس مدت میں کھانے پینے کی
ضرورت نہیں ہوتی، یہ لوگ غیب کی
باتوں کی بھی خبر دیتے ہیں، بادشاہ ان
لوگوں کی بہت تعظیم کرتا ہے.....
اور اُن کو اپنی صحبت میں رکھتا ہے بعضے
فقط ترکاری کھاتے ہیں، اور بعضے گوشت

Marfat.com

وهُم الاکثرون والظاهر من حالهم انهم عودوا انفسهم الرياضة ولا حاجة لهم فی الدّنيا وزينتها ومنهم من ينظر الی الانسان فيقع ميتا من نظرته وتقول العامة انّه اذا قتل بالنظر وشق عن صدر الميت وجد دون قلب ويقولون اكل قلبه واكثر ما يكون هذا فی النساء والمرأة الّتی تفعل ذلک تسمّی کفتار۔

بھی کھاتے ہیں، مگر اکثر گوشت نہ کھانے والے ہوتے ہیں۔ ظاہر سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریاضت سے اپنے نفس کو اس کا عادی بنا لیتے ہیں۔ دنیا کی زیب وزینت سے اُن کو سروکار نہیں ہوتا، ان میں سے بعضے ایسے بھی ہیں کہ اگر کسی کی طرف نظر بھر کر دیکھ لیں تو وہ آدمی فوراً مرجاتا ہے۔ عوام الناس کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نظر سے مرجاتا ہے اگر اس کا سینہ چیرا جائے تو اُس میں دل نہیں ہوتا، نظر والا آدمی اس کا دل کھا لیتا ہے، یہ کام اکثر عورتیں کرتی ہیں، اور ایسی عورتوں کو کفتار[1] کہتے ہیں،

(ص ۔ ۱۲۳)

ثم سافرنا من مدينة اجين الی

اجین سے چل کر ہم دولت آباد پہنچے، یہ

---

[1] کفتار لغت میں جُرک کو کہتے ہیں۔ جس کی ہڈیاں چلتے ہوئے بولا کرتی ہیں، اور چونکہ یہ مشہور ہے کہ ڈاکنوں اور جادوگروں کی یہ جانور سواری ہے۔ اس لئے ڈاکن کو بھی کفتار کہنے لگے، آئین اکبری میں ابوالفضل نے صوبہ سندھ کے ذکر میں ڈاکن یا جگرخوار کا مفصل حال لکھا ہے،

(سفرنامہ ابن بطوطہ)

Marfat.com

مدينة دولة آباد وهي المدينة
الفخمة العظيمة الشان الموازية
لحضرة دهلي في رفعة قدرها
واتساع خطتها وهي منقسمة
ثلاثة اقسام احدها دولة
آباد وهو مختص بسكنى السلطان
وعساكره والقسم الثاني يسمى
الكتكة والقسم الثالث قلعتها
التي لا مثل لها ولا نظير
في الحصانة وتسمى الدويقير
وبهذه المدينة سكنى الخان
الاعظم قطلوخان معلم
السلطان بها وببلاد صاغر
وبلاد التلنك ما اضيف الى
ذلك وعمالتها مسيرة ثلاثة
اشهر عامرة كلها الحكمة
ونوابه فيها ، (ص ۱۲۶)

واهل بلاد دولة آباد هم قبيل
المرهتة الذين خص الله نساءهم

شہر بہت بڑا ہے دہلی کا مقابلہ کرتا ہے
اس کے تین حصے ہیں ایک حصے کو دولت آباد
کہتے ہیں اس میں بادشاہ اور شاہی لشکر
رہتا ہے اور دوسرے حصہ کو کتکہ کہتے ہیں
تیسرے حصہ کو جو قلعہ ہے دیوگیر کہتے
ہیں یہ قلعہ مضبوطی میں بے نظیر ہے، خان
اعظم قتلغ خان بادشاہ کا استاد اسی قلعہ
میں رہتا ہے، ساگر اور تلنگانہ بھی اسی
کے ماتحت ہیں۔ اس کا علاقہ تین مہینے
کی مسافت میں پھیلا ہوا ہے، اسکی
طرف سے نائب اور حاکم جگہ جگہ رہتے
ہیں۔

دولت آباد کے باشندے مرہٹے ہیں، اُن
کی عورتیں نہایت خوبصورت ہوتی ہیں،

Marfat.com

بالحسن وخصوصًا فی الاذوف
والحواجب ولهن من طیب الخلوة
والمعرفة بحرکات الجماع مالیس
لغیرهن وکفارهذه المدینة
اصحاب تجارات واکثر تجاراتهم
فی الجوهر واموالهم طائلة و
هم لیسمون السّاهة واحدهم
ساه وهم مثل الکارهه
بدیار مصر وبدولة اباد العنب
والرمان ویثمران مرتین فی
السنة وهی من اعظم البلاد
عجبی واکبرها خراجًا لکثرة عمائها
واتساع عمالتها. (ص ۱۲۷)

وبمدینة دولة آباد سوق
للمغنیین والمغنیات تسمی سوق
طرب آباد من اجمل الاسواق
واکبرها فیه الدکاکین الکثیرة
کل دکان لهٗ باب یفضی الیٰ
دار صاحبه ولکل ارباب سوے

خصوصًا اُن کی ناک اور ابرو بے نظیر
ہوتے ہیں خوش صحبت ہوتی ہیں . .
. . . . . اس
شہر کے ہندو سوداگری کرتے ہیں اکثر
جواہرات کی سوداگری کرتے ہیں، اور
بہت مالدار ہیں ان کو شاہ (ساہوکار)
کہتے ہیں، جیسے کہ مصر میں تاجروں کو مکام
کہتے ہیں۔ دولت آباد میں انگور اور انار
بہت ہوتے ہیں۔ اور سال میں دو دفعہ
پھلتے ہیں۔ اس ملک کا محاصل بھی
بسبب آبادی اور وسعت کے اور صوبوں
سے زیادہ ہے،

دولت آباد میں اہل طرب کا ایک بازار
ہے جس کو طرب آباد کہتے ہیں، یہ بازار بہت
خوبصورت اور وسیع ہے، دوکانات بھی
بہت ہیں ہر ایک دوکان میں ایک دروازہ
گھر کی طرف کھلتا ہے، اور گھر کا دوسری
طرف بھی دروازہ ہوتا ہے دوکان میں

Marfat.com

ذلک والحانوت مزین بالفرش
وفی وسطه شکل مهد کبیر
تجلس فیه المغنیة او ترقد
وهی متزینة بانواع الحلی
وجواریها یحرسن مهدها
وفی وسط السوق قبة عظیمة
مفروشة مزخرفة یجلس
فیها امیر المطربین بعد
صلاة العصر من یوم کل
خمیس و بین یدیه خدامه
ومماليکه وتاتی المغنیات
طائفة بعد اخری فیغنین
بین یدیه و یرقصن الی وقت
المغرب ثم ینصرف وفی
تلک السوق المساجد
للصلوٰة ویصلی الائمة
فیها التراویح فی شهر رمضان
وکان بعض سلاطین الکفار
بالهند اذا مر بهذه السوق

بہت مکلّف فرش ہوتا ہے اور اس کے
وسط میں ایک گہوارہ ہوتا ہے جس میں
گانے والی عورت بیٹھ جاتی یا رقص
کرتی ہے، اس کی لونڈیاں گہوارہ
کو ہلاتی رہتی ہیں۔ گہوارہ بہت آراستہ
ہوتا ہے، بازار کے وسط میں ایک بڑا
گنبد ہے جو نہایت آراستہ اور فروش
سے پیراستہ ہوتا ہے اس میں مطربوں
کا چودھری عصر کی نماز کے بعد ہر
جمعرات کو بزم عشرت و طرب آراستہ
کرتا ہے، اس موقع پر اس کے غلام اور
خادم بھی اس کے سامنے وہیں موجود
ہوتے ہیں، اور طوائف باری باری
آکر اس کے سامنے رقص و سرود کرتی
اور گاتی بجاتی ہیں، مغرب بعد یہ
بزم نشاط ختم ہو جاتی ہے، اور چودھری
اپنے گھر واپس چلا آتا ہے، اس بازار
میں مسجدیں بھی ہیں، اور ان میں نماز
بھی ہوتی ہے اور رمضان کے مہینہ میں

Marfat.com

ینزل بقبتها ویغنّی المغنیات بین یدیه وقد فعل ذلک ایضاً، (ص ۱۲۷)

اس بازار میں سیر و تفریح کے لئے آتے ہیں تو وہ اس گنبد میں بھی آتے ہیں، اور طوائف ان کے سامنے رقص و سرود کرتی ہیں، بعض بعض مسلمان بادشاہ بھی ایسا کرتے ہیں۔

Marfat.com

قلقشندی

المتوفی سنہ ۸۲۱ھ مطابق سنہ ۱۴۱۸ء

ابو العباس شہاب الدین احمد بن علی قلقشندی آٹھویں صدی ہجری کا مشہور مصنف اور فاضل ادیب سنہ ۷۵۶ھ میں مصر کے ایک گاؤں قلقشندہ میں پیدا ہوا اور اسی نسبت سے وہ قلقشندی کہلاتا ہے، سنہ ۷۹۱ھ میں اسے مصر کے دیوان انشا کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا، اس کی کئی مفید اور بلند پایہ تصنیفات ہیں لیکن ان سب میں اہم اور عربی زبان و ادب میں لازوال شہرت رکھنے والی صبح الاعشیٰ ہے، اس کا موضوع فن انشا ہے لیکن اس میں تاریخ، سیر، لغت، ادب، تفسیر، حدیث اور فقہ و انشا جیسے علوم و فنون کے علاوہ خلافتِ اسلامیہ کا تعارف، خلفائے اسلام کے حالات اور مشرق و مغرب کے تمام اسلامی ممالک کے متعلق معلومات بھی ہیں اور ان کا جغرافیہ، اُن کی تہذیب و معاشرت اور نظم مملکت کی تفصیل، اور اسلام کی تمدنی ترقیوں کا ذکر بھی ہے، اور انشا کے اصول و قوانین، مختلف اسلامی ملکوں میں اس کی مختلف کیفیات، دیوان انشا کا قیام، عربی زبان کی خصوصیات، عہد جاہلیت سے آٹھویں صدی ہجری تک اسلامی ممالک میں اس کی تدریجی نشر و اشاعت وغیرہ پر معلومات آفریں بحث بھی۔ اس اعتبار سے

کتاب نہ صرف ادب و انشا بلکہ مختلف علوم و فنون کا دلآویز مجموعہ اور انسائیکلوپیڈیا ہے،

اس کتاب کی پانچویں جلد میں آٹھویں صدی ہجری کے ہندوستان کی حکومت، تہذیب و تمدن اور معاشرت کے علاوہ اس کا مفصل جغرافیہ، مختلف شہروں خصوصاً دارالسلطنت دہلی اور ہندوستان کی پیداوار، حیوانات، صنعت و حرفت، تجارت و زراعت، سکون، نرخ اور مسلم سلاطین بالخصوص محمد بن تغلق شاہ کے نظامِ حکومت اور لوازم شاہی کا سیر حاصل اور جامع تذکرہ ہے، مصنف کے دو ماخذ ہیں ایک عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں کی کتابیں، دوسرے ہندوستان کے بعض اہلِ علم شیخ مبارک بن محمود الانباتی (کھنباتی) اور شیخ عبدالرحمٰن الریان الہندی وغیرہ جو ان ممالک تک پہنچے، اُن کے بیانات، محمد تغلق نے مصر کے عباسی خلفاء کی بیعت کر لی تھی، اس لئے اس زمانہ میں ہند کے مصر سے نہایت گہرے تعلقات تھے،

یہ کتاب ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۰ء میں دارالکتب المصریہ سے ۴ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور اس سے پہلے یورپ میں بھی شائع ہو چکی ہے،

صبح الاعشیٰ جلد پنجم

القطر الرابع مملكة الهند وَ مضافاتها:-

چوتھا ملک ہندوستان اور اس کے مضافات

قال فی "مسالک الابصار" وهی مملكة عظيمة الشان لا تقاس فی الارض بمملكة سواها لاتساع اقطارها وكثرة اموالها وعساكرها وابهة سلطانها فی ركوبه ونزوله ودست ملكه، وفی صيتها وسمعتها كفاية ثم قال: ولقد كنت اسمع من الاخبار الطائحة والكتب المصنفة ما يملاء العين والسمع وكنت لا اقف

"مسالک الابصار" میں ہے کہ یہ دنیا کی عظیم الشان اور بے نظیر سلطنت ہے، اس کا بادشاہ شاہانہ دبدبہ وشکوہ، شہرت وناموری میں بہت ممتاز ہے، میں یہاں کے متعلق نہایت حیرت انگیز خبریں سنتا اور کتابوں میں پڑھتا تھا، مگر چونکہ یہ ملک ہم سے بہت دور ہے، اس لئے اس کی اصل حقیقت نہیں معلوم ہوتی تھی، مگر جب راویوں سے اس کی تحقیقات کی تو اس کو اپنے وہم وگمان

Marfat.com

عَلى حقيقة اخبارها لبعدها
منا وتنائي ديارها عنا ثم تتبعت
ذلك من الرواة فوجدت
اكثر مما كنت اسمع واجل مما
كنت اظن وحسبك ببلاد في
بحرها الدر وفي برها الذهب
وفي جبالها الياقوت والالماس
وفي شعابها العود والكافور
وفي مدنها اسرة الملوك و
من وحوشها الفيل والكركدن
ومن حديدها سيوف الهند
واسعارها خيصة وعساكرها
لا تعد ومما لكها لا تحد و
لاهلها الحكمة ووفور العقل
وهم املك الامم لشهواتهم
وابذلهم للنفوس فيما يظن
به الزلفى ، (ص ٦١ و ٦٢)
قال وقد وصف محمد بن
عبد الرحيم الاقليشي هذه

اور تصور و خیال سے کہیں زیادہ پایا،
اس کے متعلق اس قدر ذکر کر دینا
کافی ہے کہ یہاں کے سمندر سے موتی،
خشک زمینوں سے سونا، پہاڑوں
سے یاقوت و الماس اور گھاٹیوں، اور
وادیوں سے عود و کافور، دستیاب ہوتے
ہیں، شہروں میں شاہی تخت و تاج ہیں
اس کے جنگلی جانوروں میں ہاتھی، اور
گینڈے ہیں، اور اس کے لوہے میں
ہندی تلواریں ہیں، چیزوں کا نرخ
ارزاں ہے، فوجیں بے شمار اور ملک
غیر محدود ہیں، یہاں کے لوگ حکمت
و دانائی میں مشہور اور نفسانی خواہشات
پر تمام قوموں سے زیادہ قابو رکھنے
والے اور اپنی عبادتوں اور تقرب
کے کاموں میں سب سے زیادہ نفس
کی قربانی کرنے والے ہیں۔

محمد بن عبد الرحیم اقلیشی اپنی کتاب
"تحفۃ الالباب" میں اس ملک کا وصف

المملكة فى كتابه "تحفة الالباب"
فقال: الممالك العظيم والعدل
الكثير والنعمة الجزيلة والسياسة
الحسنة والرضا الدائم والامن
الذى لا خوف معه فى بلاد الهند
واهل الهند اعلم الناس بانواع
الحكمة والطب والهندسة
والصناعات العجيبة ثم قال
وفى جبالهم وجزائرهم ينبت
شجر العود والكافور وجميع انواع
الطيب كالقرنفل والسنبل و
الدارصينى والقرفة والسليخة
والقاقلة والكبابة والبباسة
وانواع العقاقير وعندهم
غزال المسك وسنور الزباد
هذا ما هذه المملكة عليه

بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک بہت
بڑا ملک ہے، اس میں عدل وانصاف
کی کثرت، نعمت وآسائش کے سامانوں
کی فراوانی، عمدہ سیاست، دائمی خوشحالی
اور ایسا امن وسکون ہے، جس میں خوف
وخطر کا گذر نہیں، اہلِ ہند حکمت کی
مختلف قسموں، طب ریاضی
اور عجیب غریب صنعتوں سے واقف
ہیں، صاحب مسالک الابصار ہی کا
بیان ہے کہ یہاں کے پہاڑوں اور
جزیروں میں عود، کافور، اور قسم قسم کے
خوشبودار پھل ہیں جیسے لونگ، سنبل،
دارچینی، اثار، سلیخہ[1]، قاقلہ، کبابہ[2] جائفل
اور طرح طرح کی جڑی بوٹیاں پیدا
ہوتی ہیں، یہاں مشک والے ہرن
اور بلے ہوتے ہیں، اس کے ساتھ ہی ساتھ
یہ ملک نہایت وسیع ہے، اور اس کا

من اتساع الاقطار وتباعد

---

[1] سلیخہ (بان) ایک خوشبودار پودا ہے اور اس سے تیل بھی نکالا جاتا ہے، قاقلہ کی تحقیق نہ ہو سکی، (ض)

[2] کبابہ ایک دوا کا نام ہے جو چین میں زیادہ ہوتی ہے،

الارجاء وتنائی الجوانب (ص ۶۲)

فقد حکی فی "مسالک الابصار"

عن الشیخ مبارک بن محمود الانباتی

ان عرض هذه المملکة مابین

سومنات وسرندیپ الی غزنة

وطولها من الفرضة المقابلة

لعدن الی سد الاسکندر عند

مخرج البحر الهندی من البحر المحیط

وان مسافة ذلک ثلاث سنین

فی مثلها بالسیر المعتاد کلها

متصلة المدن ذوات المنابر

والاسواق والاعمال والقری و

الضیاع والرساتیق والاسواق

لایفصل بینها خراب بدال

ذکر عنه انه ثقة ثبت عارف

بما یحکیه الا انه استبعد هذا

المقدار۔ وقال ان جمیع المملکة

لایفی بهذه المسافة اللهم

الا ان یرید ان هذه مسافة

رقبہ بہت دور تک پھیلا ہوا ہے،

"مسالک الابصار" میں شیخ

مبارک بن محمود انباتی کے حوالہ سے

منقول ہے کہ اس کا عرض سومنات

اور لنکا کے درمیان غزنہ تک، اور

طول عدن کے مقابل واقع بندرگاہ

سے سد سکندر، اور بحر ہند کے مخرج

تک ہے، اس کی مسافت معتدل

رفتار سے تین سال کی ہے، ہر مسافت

اور منزل تخت وتاج والے شہروں،

قصبات، دیہاتوں اور بازاروں سے

متصل ہے اور ان کے درمیان کوئی

ویرانہ نہیں ہے۔ صاحب مسالک

الابصار نے شیخ مبارک کو ثقہ معتبر

اور واقعف کار قرار دینے کے باوجود

لکھا ہے کہ یہ مقدار مستبعد معلوم ہوتی

ہے، اور پورا معمورۂ دنیا بھی اس

مسافت کے لئے کافی نہیں ہے البتہ

اس شخص کے لئے یہ مسافت صحیح

Marfat.com

من ینتقل فیها حتی یحیط علمها
مکانًا مکانًا فیحتمل علی ما فیہ،

ہو سکتی ہے جس نے اس ملک میں گھر گھر
دورہ کیا ہو۔[1]

(ص ۶۲)

قال صاحب "مسالک الابصار"
وسألت الشیخ مبارک الانباتی
عن براالهند وضواحیه فقال
ان به انهارًا ممتدة تقارب
الف نهر کبار وصغار، منها
ما یضاهی النیل عظما ومنها
ما هو دونه ومنها ما هو مثل
بقیة الانهار وعلی صغار
الانهار القری والمدن،
وبه الاشجار الکثیفة علی ضفوج
الفیح - قال؛ وهی بلاد معتدلة
لا تتفاوت حالات فصولها

صاحبِ مسالک بیان کرتے ہیں،
کہ میں نے شیخ مبارک انباتی سے
ہندوستان اور اس کے مضافات
کا حال پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ
پورے ملک میں دریاؤں کا جال بچھا
ہوا ہے، چھوٹے بڑے تقریبًا ایک
ہزار دریا ہوں گے جن میں سے بعض
نیل کے برابر ہیں۔ بعض اس سے چھوٹے
اور بعض عام دریاؤں کی طرح ہیں،
چھوٹے دریاؤں کے کنارے گاؤں
اور قصبے آباد ہیں۔ جہاں گھنے جنگلات
اور وسیع چراگاہیں ہیں، اس ملک

---

[1] اس کے بعد مصنف نے سندھ اور دہلی کے مختلف شہروں کے حالات لکھے ہیں، ان کا ماخذ قدیم مصنفین کی کتابیں ہیں اور وہ اس کتاب میں پہلے گذر چکے ہیں، اس لئے انھیں نقل کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

(ض۔)

Marfat.com

لیست مفرطة فی حرّ ولا برد
بل کان کل اوقاتها بسیج و
تهب بها الاهویة والنسیم
اللطیف وتتوالی بها الامطار
مدة اربعة اشهر واکثرها
فی اخریات الربیع الی مایلیه
من الصیف،

آب و ہوا معتدل ہے، نہ زیادہ سردی
پڑتی ہے، اور نہ زیادہ گرمی۔ ہر موسم
تقریباً فصل بہار کی طرح ہوتا ہے،
جس میں خوشگوار ہوائیں، اور لطیف
بادِ نسیم کے جھونکے چلتے ہیں اور چار
مہینے مسلسل بارش ہوتی ہے۔ جو ربیع
کے آخر اور موسم گرما کے قریب شروع
ہو جاتی ہے

(ص ۶۸)

ثم لمملکة الهند قاعدتان:
القاعدة الاولی (مدینة دلی)
..... وهی مدینة ذات
اقلیم متسع وموقعها فی الاقلیم
الرابع من الاقالیم السبعة قال
فی "القانون" حیث الطول مأئة
وثمان وعشرون درجة و
خمسون دقیقة والعرض خمس
وثلاثون درجة وخمسون
دقیقة، (ص ۶۸)

سلطنتِ ہند کے دو پایہ تخت ہیں ان
میں سے پہلا پایۂ تخت دلّی ہے.....
.....یہ شہر نہایت کشادہ اور مفت
اقلیم میں سے اقلیم چہارم میں واقع ہے،
قانون میں اس کا طولِ بلد ۱۲۸
درجہ، ۵ دقیقہ اور عرضِ بلد ۳۵
درجہ، ۵ دقیقہ دیا ہے،

قال فی "تقویم البلدان" وهی

صاحبِ تقویم نے لکھا ہے کہ یہ ایک بڑا

Marfat.com

مدينة كبيرة فى مستوى من الارض
وتربتها مختلطة بالحجر والرمل
وعليها سور من اجر وسورها
اكبر من سور حماة وهى بعيدة
من البحر ويمر على فرسخ منها
نهر كبير دون الفرات وبها
بساتين قليلة وليس بها
عنب وتمطر فى الصّيف
وبجامعها منارة لم نعلم
فى الدنيا مثلها مبنية من حجر
احمر ودرجها نحو ثلثمائة
درجة وهى كبيرة الاضلاع
عظيمة الارتفاع واسعة الاسفل
وارتفاعها يقارب منارة
الاسكندرية،

(ص ۶۸)

وذكر فى مسالك الابصار
عن الشيخ برهان الدين بن

شہر ہے، جو مسطح زمین میں واقع ہے،
یہاں کی مٹی پتھریلی اور ریگستانی ہے،
انطیون کی فصیل ہے جو حماۃ کی فصیل
سے زیادہ بڑی ہے، یہ شہر اگرچہ
سمندر سے دور ہے لیکن اس سے ایک
فرسخ کے فاصلہ پر ایک بڑا دریا (جنا)
بہتا ہے جو فرات سے چھوٹا ہے، باغ
بہت کم ہیں، یہاں انگور نہیں ہوتا ہے،
گرمیوں میں بارش ہوتی ہے یہاں
کی جامع مسجد میں ایک مینار[1] ہے جو
دنیا میں اپنی آپ مثال ہے، یہ سرخ
پتھروں سے بنایا گیا ہے اور اس میں
تقریباً ۳۰۰ زینے ہوں گے، اس کے
ضلع بہت بڑے اور بلند ہیں، نیچے
کی سطح نہایت وسیع ہے، مینارہ کی
بلندی اسکندریہ کے مینار کے برابر ہے،

مسالک الابصار میں شیخ برہان الدین
ابن خلال بزمی کوفی کے حوالہ سے بیان

[1] اس سے مراد قطب مینار ہے،

الخلال البزري الكوفي ان علوها
في نحو ستماية ذراع وذكر عن
الشيخ مبارك الانباتي ان دلى
مدائن جمعت ولكل مدينة
منها اسم يخصها ودلى واحدة
منها، قال الشيخ ابو بكر بن
الخلال وجملة ما يطلق عليه
الآن اسم دلى احدى و
عشرون مدينة ، (ص ٦٩)
قال الشيخ مبارك :) وهي
مميلة طولا وعرضا يكون
دور عمرانها اربعين ميلا و
بناؤها بالحجر والآجر وسقوفها
بالخشب وارضها مفروشة
بحجر ابيض شبيه بالرخام
ولا يبنى بها اكثر من طبقتين
وربما اقتصر على طبقة واحدة
ولا يفرش دوره بالرخام
الا السلطان ،: قال: وفيها

کیا گیا ہے کہ مینارہ کی بلندی تقریباً
۶۰۰ گز ہوگی - اور شیخ مبارک کا قول
نقل کیا گیا ہے کہ دلی چند شہروں کا
مجموعہ ہے اور ہر شہر کا ایک جداگانہ
نام ہے، دلی بھی ان میں سے ایک ہے،
شیخ ابوبکر بن خلال کہتے ہیں کہ اس
وقت منجملہ ۲۱ شہروں پر دلی مشتمل
ہوگی -

شیخ مبارک کا بیان ہے کہ اس کا
طول و عرض کئی میل میں ہے، پوری
دلی تقریباً چالیس میل ہوگی عمارتیں
پتھر اور اینٹ کی اور چھتیں لکڑی کی
ہیں، صحن میں سنگ مرمر کی طرح کا
ایک سفید پتھر بچھا ہوتا ہے، مکانات
دو منزلہ سے زائد نہیں ہوتے، بلکہ بعض
تو ایک ہی منزل کے ہوتے ہیں، مکانات
میں سنگ مرمر بچھانے کا حق صرف
بادشاہِ دلی کو ہے یہاں ایک ہزار مدرسے ہیں

Marfat.com

الف مدرسة ومنها مدرسة
واحدة للشافعية وباقيها
للحنفية، وبها نحو سبعين
بيمارستانا وتسمّى بها دور الشفا
وبها وببلادها من الرُبط و
الخوانق نحو الفين وفيها الزيارات
العظيمة والاسواق الممتدة
والحمامات الكثيرة وشرب
اهلها من ماء المطر تجتمع
الامطار فيها فى احواض وسيعة
كل حوض قطره غلوة سهم
او اكثر اما مياه الاستعمال و
شرب الدواب فمن آبار قريبة
المستقى اطول ما فيها سبعة
اذرع، (ص ٦٩)

وقد صارت دلى قاعدة لجميع
الهند (ومستقر السُّلطان) و
بها قصور ومنازل خاصة
لسكنه وسكن حرمه ومقاصير

ان میں صرف ایک مدرسہ شوافع کا ہے،
بقیہ تمام حنفیوں کے ہیں، تقریباً ۷۰،
اسپتال ہیں۔ جنھیں دار الشفا کہا جاتا
ہے، دلی اور اس کے اطراف کے شہروں
میں تقریباً ۲ ہزار خانقاہیں اور بڑی
بڑی زیارت گاہیں ہیں، بازار کشادہ
اور حمام بکثرت ہیں، لوگ بارش کا پانی
پیتے ہیں جو چوڑے چوڑے حوضوں میں
جمع ہوتا ہے، ہر حوض کا قطر ایک تیر
پرتاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے،
دوسرے کاموں .....
اور جانوروں کو پلانے کے لئے قریب
کے کنوؤں اور چشموں کا پانی استعمال
کیا جاتا ہے،

دلّی پورے ہندوستان کا دار السلطنت
اور سلطان ہند کی جائے قیام ہے اس
میں بڑے بڑے محل اور مخصوص مکانات
ہیں جن میں سلطان اور اس کی حرم

Marfat.com

جواریه وخطایاه وبیوت
خدمه ومماليكه لايسكن
معه احد من الخانات ولا من
الامراء ولا يكون بها احد منهم
الا اذا حضر للخدمة ثم ينصرف
كل واحد منهم الى بيته ولها
بساتين من جهاتها الثلاث
الشرق والجنوب والشمال على
استقامة، كل خط اثنا عشر ميلا
اما جهة الغربية فعاطلة من
ذلك لمقاربة جبل لها به و
وراء ذلك مدن واقاليم
متعددة،

(ص ۶۹)

القاعدة الثانية (مدينة
الدواكير) ومدينة الدواكير
..... وهي مدينة ذات
اقليم متسع وقد ذكرني
"مسالك الابصار" عن الشيخ

رہتی ہیں، اس کی لونڈیوں کے لئے بھی
چھوٹے چھوٹے محل اور خدام شاہی اور
اس کے غلاموں کے لئے مکانات ہیں،
خواتین اور امراء کو بادشاہ کے ساتھ
رہنے کی اجازت نہیں ہے، وہ صرف
خدمت کے اوقات میں آتے ہیں، پھر
اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں، شاہی
محلات کے تین طرف مشرق، جنوب اور
شمال میں ایک سیدھ میں باغات ہیں،
ان میں سے ہر ایک کا طول گیارہ میل
کا ہے، مغربی سمت پہاڑی کی وجہ
سے باغ سے خالی ہے، اس پہاڑی
کے دوسری سمت میں دوسرے شہر
آباد ہیں،

دوسرا پایۂ تخت دیوگیر (دیوگڑھ)
ہے، دیوگڑھ ایک وسیع اور کشادہ شہر
ہے، مسالک الابصار میں شیخ مبارک
انباتی کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ
یہ بہت قدیم شہر ہے جسے سلطان محمد

Marfat.com

مبارک الانباتی : انها مدینة
قدیمة جددها السلطان
محمد بن طغلق شاہ وسماها
قبة الاسلام وذکرانه
فارقها ولم تتکامل بعد -

وان السلطان المذکور کان
قد قسمها علیٰ ان تبنی محلات
لاهل کل طائفة محلة، الجند
فی محلّة والوزراء فی محلة
والکتاب فی محلة و القضاة
والعلمأ فی محلة والمشائخ
والفقراء فی محلةٍ وفی کل محلّہ
مایحتاج الیه من المساجد
والاسواق والحمامات والطواحین
والاقران، وارباب الصنائع
من کل نوع حتی الصواغ و
والصباغین والدباغین حیث
لایحتاج اهل محلةٍ الیٰ اخریٰ
فی بیع ولا شراء ولا اخذ و

بن تغلق شاہ نے از سر نو تعمیر کیا، اور
اوس کا نام "قبۃ الاسلام" رکھا، مگر
اس کی تکمیل سے پہلے اس کو چھوڑ دیا،

سلطان محمد بن تغلق نے اس شہر کو
مختلف حصّوں میں بانٹا تھا، اور
ہر طبقہ کے لئے ایک جداگانہ محلّہ
قائم کیا تھا۔ مثلاً فوجون کا ایک
مخصوص محلہ تھا۔ وزراء کا جداگانہ
محلہ تھا۔ منشیوں کی الگ آبادی
تھی، قاضیون اور علماء کا محلّہ الگ،
مشائخ اور.....
فقرا کی بستی الگ تھی اور ہر محلہ کے
باشندوں کی ضرورت کی چیزیں مثلاً
مساجد، بازار، حمام، چکیاں، چولھے،
اور مختلف قسم کے کاریگر جیسے سنار،
رنگریز اور دباغ وغیرہ اس طور
سے بسائے تھے کہ کسی محلہ والے کو

Marfat.com

ولا عطاء لتكون كل محلة كانها
مدينة منفردة قائمة بذاتها

(ص ۷۰)

قلت : وذكر في "مسالك الابصار"
عن قاضي القضاة سراج الدين
الهندي ، ان في مملكة صاحب
الهند ثلاثة وعشرين اقليما
عد منها بعض ما نقدم ذكره
وهي اقليم دهلي واقليم الدوابر
واقليم الملتان ، واقليم كهران
واقليم سامانا .....
واقليم سبوستان واقليم وجا
واقليم هاسي ، واقليم سرستي
واقليم المعبر واقليم تلنك و
اقليم كجرات واقليم بدلون
واقليم عوض ، واقليم القنوج
واقليم لكنوتي واقليم بهار
واقليم كره واقليم ملاوه و

خرید و فروخت کے لئے دوسرے محلہ
میں نہ جانا پڑے گویا ہر محلہ اپنی جگہ پر
ایک مستقل شہر تھا،

مسالک الابصار میں قاضی القضاۃ
سراج الدین ہندی سے یہ روایت نقل
کی گئی ہے، کہ ہندوستانی بادشاہ کی
سلطنت میں ۲۳ صوبے (اقلیمیں) ہیں
جن میں سے بعض کا نام بنام ذکر کیا
ہے، اور بعض کا پہلے تذکرہ بھی
ہو چکا ہے - صوبہ دہلی صوبہ دوگیر
(دیوگڑھ) صوبہ ملتان، صوبہ کہران
(کہکران واقع صوبہ سرحد) صوبہ
سامانا، صوبہ سیوستان (سیستان)
صوبہ وجا، صوبہ ہاسی (ہانسی،)
صوبہ سرستی، صوبہ معبر (کارومنڈل)
صوبہ تلنگ (تلنگ) صوبہ گجرات،
صوبہ بدلون[1]، صوبہ اودھ، صوبہ قنوج
صوبہ لنکوتی (بنگال) صوبہ بہار،

[1] غالباً اس سے بدایوں مراد ہوگا۔

اقلیم لهاور، واقلیم کلانور — صوبہ کڑہ (کڑہ یعنی دوآبہ الہ آباد)

واقلیم جاجنکر، واقلیم تلنگ — صوبہ مالوہ، صوبہ لاہور (یعنی پنجاب)

اقلیم دورسمند، — صوبہ کلانور، صوبہ جاجنگر (مونگیر

(ص ،،) — وغیرہ) صوبہ تلنگ، صوبہ دوار سمندر (جہاں اب میسور کی ریاست ہے)

ثمّ قال وهذه الاقاليم — ان تمام صوبوں میں ایک ہزار دو

تشتمل علیٰ الف مدينة ومائتی — سو شہر ہیں۔ اور ان شہروں کے ماتحت

مدينة كلها مدن ذوات — بڑے چھوٹے متعدد قصبات اور گاؤں

نيابات: كبار وصغار، و — ہیں، جن کے اعداد وشمار نامعلوم ہیں،

يجمعها الاعمال والقرى

العامرة الآهلة، وقال

انه لايعرف عدد قراها؛

(ص ،،)

وحكى عن الشيخ مبارك الانباتی — شیخ مبارک انباتی سے روایت ہے کہ

ان علی لكنوتی مائتی الف مركب — لکنوتی کے ماتحت ۲ لاکھ چھوٹے چھوٹے

صغار خفاف للسير؛ اذا رمی — جہاز ہیں، جب کوئی نیزہ باز کسی جہاز

الرامی فی احداها سهما — میں تیر پھینکتا ہے تو جہاز کی سرعت رفتار

وقع فی وسطها لسرعة — کی وجہ سے اس کے وسط ہی میں رہ

جريانها، ومن المراكب لكبار — جاتا ہے، بڑے بڑے جہازوں میں

مافيه الطواحين والافران
والاسواق وربما لم يعرف
بعض دكا به بعضاً الا بعد
مدة لاتساعه وعظمه
الى غير ذلك مما العهدة
فيه عليه، (ص ٧٨)

آٹا پیسنے والی چکیاں، چولھے، اور ضروریات
کی چیزوں کے چھوٹے چھوٹے بازار ہوتے
ہیں، اور مسافروں میں اکثر ایک مدت کے بعد
باہم تعارف ہوتا ہے، اس لئے کہ جہاز بہت
بڑا اور وسیع ہوتا ہے،

واعلموان بحر الهند جزائر
عظيمة معدودة فى اعماله
يكون بعضها مملكة منفردة
(ص ٧٨)

بحر ہند میں بعض بڑے اور لائق ذکر جزیرے
ہیں، جن میں سے بعض خود مختار سلطنت کی
حیثیت رکھتے ہیں[1]

فى حيوانها

ہندوستان کے حیوانات

قد ذكر فى "مسالك الابصار"
عن الشيخ مبارك الانباتى
ان بها الخيل على نوعين عراب
وبراذين واكثرها مالا يحمد
فعله، قال ولذلك تجلب الخيل

"مسالک الابصار" میں شیخ مبارک کے
حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ ہندوستان
میں دو طرح کے گھوڑے ہوتے ہیں، عراب
(عربی) براذین (معمولی قسم کے گھوڑے)
لیکن اس قسم کے اکثر گھوڑے اچھے نہیں ہوتے

---

[1] مصنف نے اس کے بعد سزدیپ، زانج، لامری، کلہ، مہراج، اندرابی، جاوہ صنف قمار، اور رامی کے جزیروں کا ذکر کیا ہے، جنھیں اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ ان میں سے بعض اب ہندوستان میں شامل نہیں ہیں اور بعض کا جو ہندوستان میں شامل ہیں، ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے،

الی الهند من جمیع ما جاورہ
من بلاد الترک وتقادلہ
العراب من البحرین وبلاد
الیمن والعراق وان کان
فی داخل الهند خیل عراب
یتغالی فی اثمانها ولکنها قلیلة
قال ومتیٰ طال مکث الخیل
بالهند انحلت، وعندهم
البغال والحمیر ولکنها
مذمومة الرکوب عندهم
حتی لا یستحسن فقیه و
ولا ذو علم رکوب بغلة، اما
الحمارفان رکوبه عندهم
مذلة وعار عظیم وخاصتهم
تحمل اثقالهم علی الخیل و
عامتهم تحمل علی البقر من
فوق الانف[1] وهی عندهم
کثیرة وبها الجمال قلیلة

اسی لئے اچھے گھوڑے ہمسایہ ملکوں
ترکستان، بحرین، یمن اور عراق سے
منگائے جاتے ہیں، ہندوستان میں
جو عربی گھوڑے پائے جاتے ہیں
اُن کی قیمت بہت گران ہوتی ہے،
لیکن وہ بہت کم ہوتے ہیں۔ اور جب
وہ ہندوستان میں زیادہ دن رہ
جاتے ہیں، تو خراب ہو جاتے ہیں
خچر اور گدہے بھی ہوتے ہیں، مگر
اُن کی سواری معیوب سمجھی جاتی ہے،
فقہاء اور اہلِ علم خچر کی سواری کو
ناپسند کرتے ہیں، گدہے کی سواری
تو بڑی ذلّت آمیز اور باعثِ ننگ
سمجھی جاتی ہے، اور معززین اور خواص
باربرداری کا کام دیسی گھوڑوں اور
بیلوں وغیرہ سے لیتے ہیں، بیل وہاں
بہت ہوتے ہیں، اونٹ کم ہیں، اور
صرف سلاطین اور اُن کے درباریوں

[1] لعلہ مصحف عن الکتف،

لا تكون الا للسلطان واتباعه
من الخانات والامراء والوزراء
والاكابر الدولة وبهامن المواشي
السائمة مالا يحصى من الجواميس
والابقار والاغنام والمعز و
بهامن .....
.....
دواجن الطير الدجاج و
والحمام والاوز وهو اقل انواعه
وان الدجاج عندهم في
قد رخلق الاوز وبها من
الوحوش الفيل والكركدن
وقد تقدم ذكرهما في الكلام
على الوحوش فيما يحتاج الكاتب
الى وصفه من الحيوان في
المقالة الاولى في غير ذلك
من الوحوش التي لا تعد،

(ص ٨١ - ٨٢)

کے یہاں ہوتے ہیں، البتہ چوپایہ اور
چرنے والے جانور بھینس، گائے، بکری
اور بھیڑ وغیرہ اس قدر ہیں کہ انھیں
شمار نہیں کیا جا سکتا، پالتو پرندوں
میں مرغیاں، کبوتر اور کچھ ہنس بھی ہوتے
ہیں، مرغیاں یہاں ہنس کے برابر
ہوتی ہیں، وحشی جانوروں میں ہاتھی
اور گینڈے ہیں، ان کا اور ایسے وحشی
جانوروں کا ذکر جن کا شمار نہیں ہو سکتا
مقالہ اولیٰ میں گذر چکا ہے،

Marfat.com

فی حبوبها وفواکهها ورياحينها
وخضراوتها وغير ذلک

اما الحبوب فقد ذکر عن الشيخ
مبارک الانباتی ان بها الارز
علی احد وعشرين نوعًا وبها
من سائر الحبوب الحنطة والشعير
والحمص والعدس والماش
واللوبياء السمسم، اما الفول
فلا يوجد عندهم قال فی
"مسالک الابصار" ولعل عدمه
من حيث انهم قوم حکماء و
الفول عندهم مما يفسد جوهر
العقل ولذلک حرمت الصابئة
واما الفواکه ففيه التين والعنب
علی قلة والرمان الکثير، من الحلو
والمر والحامض الی غير ذلک
من الفواکهة کالموز والخوخ
والتوت المسمی بالفرصاد وبها
فواکه اخری لا يعهد مثلها بمصر

غلوں، پھلوں، پھولوں اور ترکاریاں
وغیرہ کا ذکر

شیخ مبارک انباتی کا بیان ہے کہ
غلوں میں یہاں چاول ۲۱ قسم کے ہوتے
ہیں، اور دوسرے غلے، گیہوں، جو،
چنا، مسور، ماش، (اردو) لوبیا (مٹر)
اور تل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں، اور فول
(باقلہ) یہاں نہیں ہوتا، اس کے
نہ ہونے کی وجہ مسالک الابصار میں
یہ بتائی گئی ہے کہ ہندوستانی اصحاب
حکمت و دانش ہیں، اور فول عقل کے
جوہر کو فاسد کر دیتا ہے، اس لئے صابیوں
کے یہاں اس کا کھانا حرام ہے،
میوہ جات اور پھلوں میں انجیر اور انگور
کم ہوتا ہے انار بہت ہوتا ہے، میٹھے،
کڑوے، اور کھٹے پھل، کیلا، شہتوت
جسے فرصاد کہا جاتا ہے، اور دوسرے
اقسام کے پھل بھی ہوتے ہیں، جو مصر
و شام میں نظر نہیں آتے مثلاً آم وغیرہ

الشّام كالعنباء وغيرها والسّفرجل
على قلة والكمثرى والتفاح
وهما اقل من القثاء ولكنهما و
السّفرجل تجلب اليه وبها مِنَ
الفواكهة المستحسنة الرائج
وهو المسمّى عندهم بالنارجيل
والعامة تسميه جوز الهند و
به البطيخ الاخضر والاصفر
والخيار والقثاء والجوز
وبه من المحمضات الاترج
والليمون واللّيم والنارنج امّا
الحمر، وَهُوَ التمر الهندى فكثير
ببادیتها، (ص ٨٣)

واما الخضراوات فقصب
السكر ببلادها كثير للغاية، ومنه
نوع اسود صلب المعجم وَهُوَ
اجوده للامتصاص لا للاعتصار
ولا يوجد فى غيرها ويعمل مِنْ
بقية انواعه السكر الكثير من

امرود کم اور ناشپاتی اور سیب بہت ہی کم
ہوتے ہیں، یہ پھل باہر سے لائے جاتے ہیں
یہاں کے اچھے پھلوں میں رائج یعنی
(ناریل) ہوتا ہے، جسے عوام ہندوستان
کا اخروٹ کہتے ہیں، یہاں پر زرد
خربوزے، کھیرا، ککڑی، ترش پھلوں
میں بڑا (گلگل) اور چھوٹا لیموں، لیم
سنگترہ، نارنگی، اور املی ہوتی ہے جسے
ہندوستانی کھجور کہتے ہیں، اکثر دیہاتوں
میں ہوتی ہے،

گنے پورے ملک میں بکثرت ہوتے ہیں
اس کی ایک قسم سیاہ اور سخت ہوتی ہے
یہ رس نکالنے کے لئے تو نہیں لیکن چوسنے
کے لئے سب سے بہتر ہوتی ہے، اس قسم کا
گنا دوسری جگہوں پر نہیں پایا جاتا، بقیہ
قسموں سے بکثرت شکر تیار کی جاتی ہے،

Marfat.com

النّبات وغيره ولكنه لا يجمد بل يكون كالسميذ الابيض وعندهم من الخضراوات اللفت والجزر والقرع والباذنجان والهليون والزنجبيل والسّلق والبصل والفوم وهو الثوم والشمار والصعتر واما الرياحين فبها الورد واللينوفر والبنفسج والبان والخلاف والعبهر الزعبس والفاغية وهي النارنج خناء واما غير ذلك فعندهم العسل اكثر من الكثير والشيرج ومنه وقودهم، والزيت يأتيهم مجلوبًا اما الشمع فلا يوجد الا في دور السلطان ولا يسرج فيه لاحد والحلوى على خمسة وستين نوعًا

جو جمتی نہیں بلکہ سفید آٹے کی طرح ہو جاتی ہے، ترکاریوں میں شلغم، گاجر، کدو، بینگن ہلیون[1] (مارگیاہ) زنجبیل (سونٹھ) چقندر، پیاز، لہسن، سونف، صعتر (پودینہ) وغیرہ، پھولوں اور خوشبودار پودوں میں گلاب، نیلوفر (کنول) بنفشہ، بان[2] خلاف (بید) عبہر[3]، نرگس، فاغیہ (مہندی کا پھول) جسے نارمرخا بھی کہا جاتا ہے، ہوتا ہے، اُن کے یہاں شہد بہت زیادہ ہوتا ہے، تل کا تیل بھی ہوتا ہے جس سے چراغ جلاتے ہیں، روغنِ زیتون کی برآمد ہوتی ہے، موم شمع صرف سلاطین کے ایوانوں میں جلائی جاتی ہے، ہر شخص کو اس کے جلانے کی اجازت نہیں، مٹھائیوں کی ۶۵ قسمیں ہیں، کھانے پینے کی چیزوں کی تو اتنی قسمیں ہیں، جو

---

[1] یہ ایک قسم کی گھاس ہے، جس کے متعلق مشہور ہے کہ اگر گھر میں رکھدی جائے، تو سانپ نہیں آتے،

[2] یہ ایک خوشبودار درخت ہے، جس کے بیج سے تیل نکالا جاتا ہے،

[3] یہ یا تو نرگس کی ایک قسم ہے، یا یاسمین کی،

Marfat.com

والفُقّاع والاشربة والاطعمة
على مالا يكاد يوجد فى غيرها لك
وبه من ارباب الصنائع صناع
السيوف والقسى والرماح والزرد
وسائر انواع السلاح والصواغ
والزراكشة وغيرهم من سائر
ارباب الصنائع وللسلطان بدلى
دار طراز فيها اربعة الاف
قزاز تعمل الاقمشة المنوعة
للخلع والكساوى والاطلاقات
مع ما يحمل اليه من قماش الصين
والعراق والاسكندرية،

(ص ۸۳)

فى المعاملات

اما نقودهم فقد ذكر الشيخ
مبارك الانباتى ان لهم اربع
دراهم يتعاملون بها احدها
الهشتكانى، وهو وزن الدرهم
النقرة بمعاملة مصر وجوازه،

دوسری جگہوں میں نہیں پائی جاتیں،
اہل حرفہ میں تلوارین نیزے، بھالے،
زرہیں، اور مختلف اقسام کے ہتھیار
بنانے والے سنار، زرکش، اور دوسرے
اہل حرفہ وصنعت ہوتے ہیں، سلطان
کے لئے دلی میں بوٹے دار اور منقش کپڑوں
کے بنانے کا ایک کارخانہ ہے، جس میں
چار ہزار ریشم بنانے والے کاریگر کام
کرتے ہیں، جو شاہی لباس اور خلعتوں
کے لئے مختلف قسم کے بوٹے دار کپڑے
تیار کرتے ہیں، اس کے علاوہ چین،
عراق اور اسکندریہ سے بھی اس قسم
کے کپڑے آتے ہیں،

نقود اور سکّے

سکوں کے متعلق شیخ مبارک انباتی کا
بیان ہے، کہ یہاں چار قسم کے درہم
رائج ہیں، پہلا ہشتگانی، جس کا وزن
مصر کے نقرئی درہم کے برابر ہے، یہ دونوں
قریب قریب یکساں ہیں، ایک درہم

Marfat.com

لا یکاد یتفاوت ما بینهما، و
الدرهم الهشتکانی المذکور
عنه ثمان جتیلات، کل جتیل
اربعة افلس، فیکون عنه
اثنین وثلاثین فلسا، الثانی
الدرهم السلطانی ویسمی و
کانی وهو ربع درهم من
الدراهم المصریة وکل
درهم من السلطانیة عنه
جتیلان، ولهذا الدرهم
السلطانی نصف یسمی جتیل
واحد، الثالث الششتکانی و
هو نصف وربع درهم هشتکانی
ویکون تقدیره بالدراهم
السلطانیة ثلاثة دراهم
الرابع - الدرهم الدراز
دهکانی، وجوازه، بنصف
وربع درهم هشتکانی ایضاً
فیکون بمقدار الششتکانی

ہشتگانی میں ۸ جتیل ہوتے ہیں، اور ایک
جتیل (مساوی ایک آنہ) میں ۴ پیسے
ہوتے ہیں، اسی طرح درہم ہشتگانی میں
۳۲ پیسے ہوتے ہیں، دوسری قسم کا سکہ
درہم سلطانی ہے، اسے دوگانی بھی
کہتے ہیں، یہ مصری درہم کا چوتھائی
ہوتا ہے، اور اس میں دو جتیل ہوتے
ہیں، اس لئے صنف درہم سلطانی کو
ایک جنیل کہتے ہیں، درہموں کی تیسری
قسم ششتگانی کہلاتی ہے، یہ ہشتگانی
درہم کے آدھے اور چوتھائی اور درہم
سلطانی سے ۳ درہم کے برابر ہے، چوتھی
قسم کو دراز دہگانی کہتے ہیں، یہ بھی
ہشتگانی کا آدھا اور چوتھائی ہوتا ہے
یعنی ششتگانی کے برابر ہوتا ہے آٹھ
ہشتگانی درہم مل کر ایک ٹنکہ (مساوی
ایک روپیہ) ہوتا ہے،

Marfat.com

ثم كُلّ ثمانية دراهم هشتكانيه تسمى تنكة (ص ٨٤-٨٥)

امّا الذهب عندهم فبالمثقال، وكل ثلاثة مثاقيل تسمى تنكة، ويعبر عن تنكة الذهب بالتنكة الحمراء وعن تنكة الفضة بالتنكة البيضاء وكل مائة الف تنكة من الذّهب او الفضّة تسمّى لكا، الا انّه يعبر عن لك الذهب باللك الاحمر وعن لك الفضّة باللك الابيض،

(ص ٨٤-٨٥)

وامّا طلهم فيسمّى عندهم ستر، وزنته سبعون مثقالاً، فتكون مئة تنكة بالدراهم المصرية مائة درهم و درهمين وثلثي درهم و

سونے کے سکون کا حساب یہاں مثقال سے ہوتا ہے، اور ۳ مثقال کو ایک ٹنکہ کہتے ہیں، سونے کے ٹنکہ کو ٹنکہ سپید[1] کہتے ہیں، اور سونے یا چاندی کے سو ہزار ٹنکے ایک لک (لاکھ) کے کہلاتے ہیں سونے کے سکہ کے لاکھ کو لک سُرخ اور چاندی کے سکے کے لاکھ کو لک سپید کہتے ہیں،

ان لوگون کا رطل ستر (سیر) کہلاتا ہے، اس کا وزن ۷۰ مثقال کے برابر ہے، اس طرح اس کا وزن مصری ۱۰۰ درہم سے ایک سو ۲ ½ درہم کے برابر ہے، ۴۰ ستر (سیر) کا ایک من

---

[1] ڈھائی روپیہ کے برابر ہوتا ہے،

Marfat.com

کل اربعین ستراً من واحد
وجمیع بیاعتھم بالوزن اما
الکیل فلا یعرف عندھم

(ص ۸۵)

فی الاسعار

قد ذکر فی مسالک الابصار
اسعار الھند فی زمانہ نقلاً
عن قاضی القضاۃ سراج الدین
الھندی وغیرہ فقال ان
الجاریۃ الخدامۃ لا تتعدی
قیمتھا بمدینۃ دھلی ثمان
تنکات واللواتی یصلحن للخدمۃ
والفراش خمس عشر تنکۃ
وفی غیر دھلی ارخص من
ذلک حتی قال القاضی سراج
الدین: انہ اشتری عبداً
مراھقاً نقاعا باربعۃ دراھم
ثم قال ومع ھذا الرخص
ان من الجواری الھندیات

ہوتا ہے، ہندوستان کی تمام اشیاء
خرید اور تول سے فروخت ہوتی ہیں،
آپ کا طریقہ ان کے یہاں رائج نہیں

نرخ اور قیمتیں

مسالک الابصار میں قاضی سراج الدین
وغیرہ کے حوالہ سے اس زمانہ میں اشیاء
کی قیمتیں نقل کی گئی ہیں، قاضی سراج
کا بیان ہے کہ کام کاج کرنے والی
لونڈی کی قیمت شہر دہلی میں ۸ ٹنکہ
سے زیادہ نہیں، اور جو لونڈیاں خدمت
گذاری اور ہم بستری دونوں کے کام
آتی ہیں، ان کی قیمت ۱۵ ٹنکہ ہے،
اور دہلی سے باہر اس سے بھی سستی ہیں،
قاضی کہتے ہیں کہ میں نے خود ایک قریب
البلوغ غلام ۴ درہم میں خریدا تھا مگر
اس ارزانی کے باوجود بعض حسین وجمیل
لونڈیوں کی قیمت بیس ہزار ٹنکہ یا اس سے
زیادہ ہوتی ہے،

Marfat.com

من تبلغ قيمتها عشرين الف
تنكة واكثر لحسنهن ولطفهن

(ص ٨٥)

ونقل عن الشيخ مبارك الانباتي
(وكان فيما قبل الثلاثين والسبعمائة)
فقال ان اوساط الاسعار حينئذٍ
ان تكون الحنطة كل من بدرهم
ونصف هشتكاني، والشعير كل
من بدرهم واحد هشتكاني،
والارز كل من بدرهم ونصف
وربع هشتكاني، الانواعًا
معروفة من الارز فانها اغلى
من ذلك، والحمص كل منين
بدرهم هشتكاني، ولحم البقر
والمعز كل اربعة استار
بدرهم سلطاني، والاوز
كل طائر بدرهمين هشتكانية،
والدجاج كل اربعة اطيار
بدرهم هشتكاني والسكر

شیخ مبارک انباتی کے حوالہ سے
سنہ ۷۳۰ھ سے پہلے کا نرخ نقل کیا
گیا ہے، ان کا بیان ہے کہ اس وقت
قیمتوں کا اوسط یہ تھا کہ گیہوں فی من
ڈیڑھ درہم ہشتگانی میں، جو ایک
من ایک درہم ہشتگانی (دو آنے) میں
چاول ایک من پونے دو درہم ہشتگانی (۱۳ر) میں
لیکن عمدہ قسم کے چاول اس سے گراں ملتے ہیں
ہشتگانی (۲ر) میں گائے اور بکری کا
گوشت ۴ سیر فی درہم سلطانی (۱ر)
بط ایک عدد دو ہشتگانی درہم (۴ر)
میں ۴ مرغیاں ایک درہم ہشتگانی
یعنی ۲ر میں شکر ۵ سیر ایک درہم
ہشتگانی میں، عمدہ اور فربہ قسم کی
بکری ایک ٹنکہ (۴ر) (۸ ہشتگانی
درہم) میں عمدہ اور فربہ گائے دو ٹنکہ

Marfat.com

كل خمسة استار بدرهم هشتكانى، والراس الغنم الجيدة السمينة بتنكة (وهى ثمانية دراهم هشتكانيه) والبقرة الجيدة بتنكتين (وهما ستة عشر درهما هشتكانيه) وربما كانت باقل، والجاموس كذلك (ص٥٥ وص٥٦)

(۱۶) (۱۶ ہشتگانی درہم) میں اور اس سے بھی کم میں، اور یہی بھینس کی بھی قیمت ہے،

أمّا الحمام والعصفور وانواع الطير فباقل ثمن وانواع الصّيد من الوحش والطير كثيرة واكثر ما يكلهم لحم البقر والمعز مع كثرة الضأن عندهم الا انهم اعتادوا اكل ذلك، وقد حكى فى مسالك الابصار عن الخجندى انه قال: اكلت انا وثلاثة نفر رفاق فى بعض بلاد دولى لحما بقريا وخبزا وسمنا حتّى

کبوتر، گوریا، اور دوسرے پرند انتہائی ارزاں اور سستے ہیں، شکاری جانور اور چڑیاں بھی بکثرت اور سستے داموں میں ملتی ہیں، یہاں کے لوگ زیادہ تر، گائے بھیڑ اور بکریوں کا گوشت کھاتے ہیں، بینڈھے بھی ملتے ہیں، مگر لوگ گایوں اور بکریوں کے گوشت کے عادی ہیں، صاحب مسالک الابصار نے خجندی کا ایک بیان نقل کیا ہے کہ میں اور میرے تین ساتھیوں نے دلی میں ایک چنیل میں گائے کا

Marfat.com

شبعنا بجتیل: وهو اربعة فلس
کما تقدم،

(ص ۸۶)

فی ذکر ملوک الهند

جماعة منهم ملوک الکفر
..... اسماءهم اعجمیة
لا حاجة الی ذکرهم فاضربنا
عنهم، واما فی الاسلام فاول
من اخذ فی فتح ما فتح من الهند
بنو سبکتکین ملوک غزنة المتقدم
ذکرهم فی مملکة خوارزم و
القبجاق وما مع ذلک ففتح
یمین الدولة (محمود بن
سبکتگین) منه مدینة
بهاطیة وهی مدینة حصینة
عالیة السور وراء الملتان
فی سنة ست وتسعین وثلثمائة
وسار الی بید الملک الهند
فهرب منه الی مدینة المعروفة

گوشت، روٹی اور گھی شکم سیر ہو کر
کھایا، جتیل جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے،
۴ پیسے کا ہوتا ہے،

سلاطینِ ہند

ہندوستانی راجاؤں کی ایک معتدبہ
تعداد ہندوؤں کی ہے جن کے نام عجمی
ہیں، اور ہم ان کا ذکر نہیں کریں گے،
سلاطینِ اسلام میں سب سے پہلے
بنو سبکتگین، یعنی غزنی سلاطین نے جن
کا خوارزم اور قبجاق کے سلسلہ میں ذکر
ہو چکا ہے، ہندوستان میں بڑی
فتوحات حاصل کیں یمین الدولہ محمود
بن سبکتگین نے ۳۹۶ھ میں شہر
بھا فتح کیا، یہ ملتان کی پشت پر
ایک مستحکم شہر ہے جس کی شہر پناہ میں
بہت اونچی ہیں، اور راجہ بید اکی طرف
چلا، بیدا محمود کا رُخ دیکھ کر مشہور شہر
کالیجار بھاگ گیا، محمود نے اس کا محاصرہ
کیا، پھر مال لے کر صلح کر لی، اور راجہ کو

بکا لیجار فحاصرہ فیھا حتی صالحہ
علی مال فاخذ المال والبسہ
خلعتہ واستعفی من شد
وسطہ بالمنطقۃ فلم یعفہ
من ذلک فشد ھا علی کرہ ثم
فتح ابراھیم بن مسعود منھم
حصونا فی سنۃ احدی وخمس
واربعمائۃ، (ص ۸۸)
ثم کانت دولۃ الغوریہ بغزنۃ
ایضا ففتح شھاب الدین ابو
المظفر (محمد بن سام) ابن
الحسین الغوری منہ مدینۃ
لھاور فی سنۃ سبع واربعین
وخمسمائۃ واتبعھا بفتح الکثیر
من بلادھم وبلغ من النکایۃ
فی ملوکھم مالم یبلغہ احد
من ملوک الاسلام قبلہ وتملک

خلعت پہنائی، راجہ نے ٹیکا باندھنے سے
معذوری ظاہر کی مگر محمود نے یہ عذر
نہیں سنا اور زبردستی ٹیکا باندھا
پھر ابراہیم بن مسعود نے چند قلعے ۴۵۱ھ
میں فتح کئے،
جب غزنہ میں غوری سلطنت قائم
ہوگئی تو شہاب الدین ابو المظفر محمد بن
سام ابن حسین غوری نے شہر لاہور ۵۷۰ھ[1]
میں فتح کیا، اور اس کے بعد مسلسل
اس نے بہت سے شہر فتح کئے، اور عام
مسلمان بادشاہوں کے برخلاف بڑے
تشدد کا مظاہرہ کیا، اور ہندوستان
میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد غلام
قطب الدین ایبک کو پایۂ تخت دہلی

[1] علامہ ابن اثیر اور دوسرے مورخین نے ۵۷۹ھ لکھا ہے، جو صحیح ہے،

Marfat.com

من بلاد الهند واقطع مملوكه
قطب الدين ايبک مدينة دهلی
التی هی قاعدة الهند وبعث
ايبک المذكور عساكره فملكت
من الهند اماكن ما دخلها
مسلم قبله حتی قاربت جهة
الصّين ثم فتح (شهاب الدين)
محمد) المذكور ايضًا بعد
ذلک نهرواله فی سنة سبع
وتسعين وخمسمائة وتوالت
ملوک المسلمين وفتوحاتهم
فی الهند الی ان كان (محمد
بن تغلق شاه) فی زمن الملک
الناصر محمد بن قلاؤن صاحب
الديار المصريّة فقوی سلطانه
بالهند وكثرت عساكره واخذ
فی الفتوح حتی فتح معظم الهند

(ص ۸۹)

عطا کیا، قطب الدین ایبک نے مختلف
سمتوں میں فوجکشی کی، جنھوں نے
ایسی ایسی جگہوں پر قبضہ کیا، جہاں
پہلے کوئی مسلمان نہیں گیا تھا، یہاں تک
کہ چین کے قریب پہونچ گئیں، اس کے
بعد شہاب الدین غوری نے ۵۹۷ھ
میں نہروالہ فتح کیا، اس کے بعد مسلمان
سلاطین مسلسل ہندوستان آتے رہے
اور اُن کی فتوحات بڑھتی رہیں یہاں تک
کہ جب محمد بن تغلق شاہ جو مصر کے بادشاہ
محمد بن قلاوون کا ہمعصر تھا، بادشاہ ہوا
تو ہندوستان میں اس کا اقتدار بہت
قوی ہوگیا، اور اس کی فوجی قوت
بہت بڑھ گئی، اور اس نے تقریبًا
ہندوستان کے اکثر حصوں کو فتح کرلیا

قال فی "مسالک الابصار" قال
الشیخ مبارک الانباتی: واوّل
ما فتح منه مملکة "تلنک وهی
واسعة البلاد، کثیرة القری
عدة قراها تسعمائة الف قریة
..... وتسعمائة
قریة، ثم فتح بلاد جاجنکر،
وبها سبعون مدینة جلیلة
کلها علی البحر، دخلها من
الجوهر والقماش المنوع و
الطیب والافادیه، ثم فتح
بلاد لنکوتی وهی کرسی تسعة
ملوک ثم فتح بلاد دواکیر، و
یقال لها دکیر، ولها اربع و
ثمانون قلعة جلیلات المقدار
ونقل عن الشیخ برهان الدین
ابی بکر بن الخلال البزی: ان
بها الف الف قریة ومائتی
الف قریة ثم فتح بلاد دوا

مسالک الابصار میں شیخ مبارک
انباتی کا بیان نقل کیا گیا ہے کہ سب
سے پہلے محمد بن تغلق شاہ نے تلنگانہ
کی مملکت فتح کی، یہ بڑا وسیع ملک ہے
اس کے گاؤں کی تعداد ۹ لاکھ سو ہے
پھر جاجنکر فتح کیا اس میں ۷۰ بڑے
شہر ہیں جو سب سمندر کے کنارے
آباد ہیں۔ اس کے محاصل جواہرات
ریشمی کپڑے، عطر اور دوسری خوشبوئیں
ہیں، پھر لنکوتی فتح کیا جو راجاؤں
کا پایہ تخت ہے، پھر دواکیر (دیوگڑھ)
جسے دکیر بھی کہتے ہیں فتح کیا، اس
میں ۸۴ بڑے قلعے ہیں شیخ برہان الدین
ابوبکر بن خلال بزی کا بیان ہے کہ یہاں
ایک کروڑ ۲ لاکھ گاؤں ہیں پھر دوار سمند
کا علاقہ فتح کیا، جہاں سلطان
بلال الدیو اور پانچ ہندو راجہ تھے
پھر معبر کا علاقہ فتح کیا، یہ بہت بڑا
صوبہ ہے، ۹۰۰ شہروں میں پنڈ گاہیں

Marfat.com

سمند وكان بها السلطان ملك
الد بو وخمسة ملوك كفار، ثم
فتح بلاد المعبر، وهو اقليم جليل
له نحو من مدينة بنا دعلى البحر
يجبى من دخلها الطيب واللانس
والقماش المنوع ولطائف
الآفاق وذكر انه حصل له من
الاموال بسبب الفتوح التى
فتحها مالا يكاد السامع يصدقه
فحكى عن الشيخ برهان الدين
ابى بكر بن الحلال المقدم
ذكره: انه حاصر ملكا
على حد بلاد الد واكثر فسئاله
ان يكف عنه على ان يرسل
اليه من الدواب ما يختار
ليحمله له ما لا، فسئاله عن
قدر ما عنده من المال

فاجابه فقال: انه كان
قبلى سبعة ملوك جمع كل واحد

ہیں۔ اس کی پیداوار خوشبویات، لانس
مختلف قسم کے کپڑے اور عجیب و غریب
عمدہ عمدہ چیزیں ہیں، بیان کیا جاتا
ہے کہ اس کی فتوحات میں اس قدر مال
واسباب ملا تھا کہ سننے والوں کو اس کا
یقین نہ آئے گا۔ شیخ برہان الدین کی
روایت ہے کہ اُس نے علاقہ دواکیر کی
سرحد پر ایک راجہ کا محاصرہ کیا، راجہ
نے اس شرط پر اس سے محاصرہ ختم کرنے
کی درخواست کی کہ وہ جتنے جانوروں
پر چاہے گا اتنے جانوروں پر مال لاد کر
اس کے پاس بھیج دیا جائے گا۔ محمد بن
تغلق نے اس سے اس کے مال و دولت
کی مقدار دریافت کی، اس نے جواب
دیا کہ مجھ سے پہلے سات راجہ گذرے ہیں
ان میں سے ہر ایک نے ستر ہزار برطے
حوضوں میں مال جمع کیا ہے، یہ سُن کر
محمد بن تغلق نے اس کی درخواست منظور
کر لی، اور ان حوضوں پر اپنے نام کی

Marfat.com

منهم سبعين الف صهريج
تسعة من المال فاجابه الى
ذلك وختم على تلك الصهاريج
باسمه وتركها بحالها، واقر
الملك باسم ذلك الملك و
امر باقامته عنده، وجعل
له نائباً بتلك المملكة،

مہر لگا کر انھیں اسی حال میں چھوڑ دیا
اور حکومت بادشاہ کے نام برقرار
رکھی، مگر خود بادشاہ کو اپنے پاس
رہنے کا حکم دیا اور سلطنت میں اس کا
ایک نائب مقرر کرا دیا،

(ص ۹۰)

وحكى عن علي بن منصور العقيلي
من عرب البحرين انه تواتر
عندهم من الاخبار ان
هذا السلطان فتح مدينة
بها بحيرة ماء في وسطها
بيت بر معظم عندهم يقصدونه
بالنذور وكلما اتى له بنذر في
تلك البحيرة فصرف الماء عنها
واخذ ما كان بها من الذهب
فكان وسق ما ئتي فيما ولا في
العقل
من البقر الى غير ذلك مما يكاد

بحرین کے ایک عرب علی بن منصور
عقیلی کا بیان ہے کہ ان کو تواتر سے
معلوم ہوا ہے، کہ اس بادشاہ نے
ایک شہر فتح کیا جس میں ایک
بحیرہ تھا، اس کے بیچ میں ایک گھر
تھا، جس کی یہ لوگ بڑی تعظیم کرتے
یہاں لاکر نذریں چڑھاتے تھے، اور
جو چڑھاوے کا مال آتا تھا، وہ
اسی بحیرہ میں ڈال دیا جاتا تھا، محمد
ابن تغلق نے اس کا پانی نکال کر اس
میں جس قدر سونا تھا سب نکلوا لیا، وہ

Marfat.com

ان ینکرہ ولذالک حصل عندہ
من الاموال مالا یاخذہ الحصر
اتسعت اموال عساکرہ حتّٰی
جاوزت الوصف حتّٰی حکی
الشیخ تاج الدّین بن ابی المجاھد
السمرقندی انّہ غضب علی
بعض خانا تہ لشربہ الخمر
فامسکہ واخذ مالہ، فکان
جملۃ ما وجد لہ من الذھب
الف الف مثقال وسبعۃ و
ثلاثین الف مثقال ومقدار
ذلک ثلاثۃ واربعون الف
قنطار وسبعون قنطارا،
وھو مع ذالک یعطی العطأ
الجزیل ویصل بالاموال الجمۃ
فقد حکی بن الحکیم الطیاری:
ان شخصا قد مرلہ کتبا فحشی
لہ حثیۃ من جوھر کان بین
یدیہ قیمتھا عشرون الف

وہ دو سو ہاتھیوں اور کئی ہزار بیلوں
کے بوجھ کے برابر تھا۔ اس طرح کے
متعدد واقعات ہیں جنھیں مشکل سے
عقل تسلیم کرتی ہے، اس کے پاس
جتنی دولت جمع ہوگئی تھی، اس کا
شمار نہیں کیا جا سکتا۔ شیخ تاج الدین
بن ابو المجاہد سمرقندی کا بیان ہے کہ
سلطان اپنے کسی خان سے اس کی
شراب نوشی کی وجہ سے برہم ہوگیا
تو اس کو گرفتار کرکے اس کا کل مال
لے لیا، اس مال کی مجموعی تعداد ایک
لاکھ ۴۷ ہزار مثقال سونا تھی، جس کا
وزن ۴۳ ہزار ۷ قنطار کے برابر ہے،
اس کے ساتھ ہی بادشاہ بڑے بڑے
عطایا و انعامات دیتا تھا، اور اپنے
متعلقین میں بھی دولت تقسیم کرتا تھا

ابن حکیم طیاری بیان کرتے ہیں کہ
ایک شخص نے اس کی خدمت میں چند
کتابیں پیش کیں، اس نے اپنے سامنے

مثقال من الذهب وحكى
الشريف السمرقندى ان شخصا
قد حمل له اثنتين وعشرين حبة
من البطيخ الا صفر حملها اليه
من بخارى، فامر له بثلاثة
الاف مثقال من الذهب، وحكى
الشيخ ابو بكر بن ابى الحسن الملتانى
انه استفاض عنه انه التزم
انه لا ينطق فى اطلاقاته
باقل من ثلاثة الاف مثقال
الى غير ذلك من العطاء الذى
يخرق العقول، (ص ٩٠ و ١٠)

وحكى عن قاضى القضاة سراج
الدين الهندى انه مع كثرة
البذل وسعة العطاء فى هباته
ومايتفقه فى جيوشه وعساكره
لا ينفق نصف دخل بلاده
قلت: ثم بعد محمد شاه ولى
هذه المملكة من اقاربه

رکھے ہوئے جواہرات میں سے ایک مٹھی
جواہرات اس کو دیدے، ان جواہرات
کی قیمت ۲۰ ہزار مثقال سونا تھی،

شریف سمرقندی کا بیان ہے کہ
ایک آدمی بخارا سے ۲۲ زردخربوزے
اس کے پاس تحفہ لایا۔ اس نے اس کو
۳ ہزار مثقال سونا دیا۔ شیخ ابوبکر
بن ابوالحسن ملتانی کی روایت ہے کہ
بادشاہ تغلق نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا
تھا کہ کبھی کسی کو تین ہزار مثقال سے
کم نہ دیتا تھا، اس قسم کی داد و دہش
کو عقل مشکل سے یقین کرتی ہے،

قاضی القضاۃ سراج الدین ہندی
کا بیان ہے کہ محمد بن تغلق کے کثرت
مصارف، عطایا و انعامات کی زیادتی
اور فوجی اخراجات کے باوجود اس
کی نصف آمدنی بھی خرچ نہیں ہوتی
تھی۔ محمد شاہ کے بعد اس کے اعزہ
میں سے سلطان فیروز شاہ نامی شخص

سلطان اسمه (فیروزشاه)
وبقی فی الملک نحو اربعین سنة
ثم تنقلت المملکة فی بیتهم
الی ان کان من تمرلنک ما
کان من فتح دلی وغیرها (ص ۹۱)
ثم آل الامر بعده الی سلطان
من بیت الملک اسمه (محمود
خان) وهو القائم بها الی الآن
وقد صارت الدواکیر منها
لسلطان بمفرده واسمه
الیوم السلطان (غیاث الدین)
فی ذکر عساکر هذه المملکة و
ارباب وظائفها علی ماذکره
فی مسالک الابصار عن دولة
السلطان محمد بن طغلق
شاه الوقت وذکره نقلا عن
الشیخ مبارک الانبانی وغیره
(ص ۹۱)
امّا عساکره فقد ذکرانها

اس حکومت کا بادشاہ ہوا، اس نے ۴۰
سال کے لگ بھگ حکومت کی، اس کے
بعد ان کے خاندان میں سلطنت منتقل
ہوتی رہی، یہاں تک کہ تیمور لنگ نے
دلی فتح کرکے اس کو تاراج کیا،
اسکے بعد شاہی خاندان کے ایک شخص سلطان
محمود خان کے ہاتھ میں حکومت آئی اور
اس وقت وہی مسند اقتدار پر رونق افروز
ہے، اور اس زمانہ میں دواکیر ایک الگ
سلطان کے ماتحت ہے جس کا نام
غیاث الدین ہے، سلطان محمد بن تغلق
شاہ کے فوجیں اور عہدہ داروں کے
بیانات جیسا کہ مسالک الابصار میں ہے
شیخ مبارک انبانی وغیرہ سے نقل
کیے گئے ہیں،

محمد بن تغلق شاہ کی فوجیں ولاکھ

Marfat.com

تشتمل علیٰ تسعمائة الف فارس:
منهم من هو بحضرته، ومنهم
من هو فی سائر البلاد، یجری
علیهم کلهم دیوانه، وان
عسکره مجتمع من الترک و
الخطا والفرس والهنود وغیرهم
من الاجناس. وکلهم
بالخیل المسومة والسلاح
الفائق والتجمل الظاهر وان
اعلی عسکریه الخانات ثم الملوک
ثم الامراء، ثم الاصفهسلاریة
ثم الجند، (ص ۹۱)

تھیں، ان میں سے کچھ پایۂ تخت میں رہتی
تھیں اور کچھ پورے ملک میں پھیلی ہوئی
تھیں، ان سب کے مصارف شاہی
دیوان سے چلتے تھے، اس کی فوج
میں ترک، خطا، ایرانی، ہندو اور
دوسری قوموں کے لوگ تھے، ہر فوجی
عمدہ گھوڑوں، بہترین اسلحہ، اور
ظاہری شان و شوکت سے آراستہ
تھا، فوجی عہدہ داروں میں سب سے
اعلیٰ عہدہ دار خان، پھر ملوک، پھر
امراء، پھر سپہ سالار، اور پھر عام
فوجی ہیں،

وذکر ان فی خدمته ثمانین
خانا او اکثر، وان لکل واحد
منهم من الاتباع ما نیاسبه
للخان عشرة الاف فارس
وللملک الف فارس وللامیر
مائة فارس والاصفهسلار
دون ذلک وان الاصفهسلاریة

بیان کیا جاتا ہے کہ بارگاہ سلطانی
میں ۸۰ یا اس سے زیادہ خان ہوتے
تھے، ہر عہدہ دار کے ماتحت اس کے
عہدہ کے مناسب فوجیں ہوتی تھیں،
مثلاً خان کے ماتحت ۱۰ ہزار، ملک کے
ماتحت ایک ہزار، امیر کے ماتحت
۱۰۰ اور سپہ سالار کے ماتحت ۱۰۰ سے

Marfat.com

لا یؤهل احد منهم للقرب من السلطان، وانما یکون منهم الولاۃ ومن یجری مجراهم۔

(ص ۹۲)

کم فوجیں ہوتی تھیں، سپہ سالار دربار شاہی میں حاضر ہونے کے اہل نہیں سمجھے جاتے تھے، بلکہ ان میں سے والی یا اس قسم کے دوسرے عہدہ دار بنائے جاتے تھے،

وان له عشرة آلاف مملوک اتراک وعشرة آلاف خادم خصی والف خزاندار والف بشمقدار وله مائتا الف عبد رکابیة تلبس السلاح وتمشی فی رکابه وتقاتل رجالة بین یدیه وان جمیع الهند تختص بالسلطان ویجری علیهم دیوانه حتی من فی خدمته الخانات والملوک والامراء لا یجری علیهم اقطاع من جهة من هو فی خدمته کما فی مصر والشام،

(ص ۹۲)

بادشاہ کے پاس دس ہزار ترک غلام اور خواجہ سرا خادم، ایک ہزار خزانہ دار ایک ہزار بشمقدار ہیں، دو لاکھ ہمرکاب غلام جو اسلحہ سے آراستہ شاہی سواری کے ساتھ ساتھ چلتے اور سامنے آنے والوں کو ہٹاتے تھے، اور تمام فوجیں سلطان کے لئے مخصوص ہیں، اور ان کے مصارف دیوان شاہی سے ادا کئے جاتے ہیں، حتی کہ سلطان کی خدمت میں جو خواتین، ملوک اور امیر رہتے ہیں ان کے مصارف کے لئے بھی جاگیریں نہیں دی جاتیں، جیسا کہ مصر و شام میں دستور ہے۔

Marfat.com

واما ارباب الوظائف من ارباب
السیوف فلہ نائب کبیر یسمی
بلغتھم المریت واربعۃ نواب
دونہ یسمی کل واحد منھم
شق ولہ الحجاب ومن یجری
مجراھم من سائر ارباب الوظائف
واما من ارباب الاقلام فلہ
وزیر عظیم ولہ اربعۃ کتاب
سر یسمی کل واحد منھم
بلغتھم دبیران ولکل منھم
تقدیر ثلثمائۃ کاتب واما
القضاۃ فلہ قاضی قضاۃ عظیم
الشان ولہ محتسب وشیخ شیوخ
ولہ الف طبیب وما شا طبیب
اما غیرھم فلہ الف بازدار
تحمل الطیور الجوارح للصید
راکبۃ الخیل وثلاثۃ آلاف
سواق لتحصیل الصید وخمسمائۃ
ندیم والفان ومائتان من

فوجوں کے عہدہ داروں کے ارباب
وظائف کا ایک بڑا نائب ہوتا ہے جس کو
ان کی زبان میں امریت کہتے ہیں اُ
اس کے ماتحت چار نائب ہوتے ہیں
جو شق کہلاتے ہیں، اور ارباب وظائف
میں سے ان چار شقوں کے حاجب یا
اس قبیل کے دوسرے عہدہ دار ہوتے
ہیں، دفتری کام کرنے والوں کا ایک
وزیر اعظم اور اس کے چار میر منشی ہوتے
ہیں، جنھیں اُن کی زبان میں دبیر کہا
جاتا ہے، ہر دبیر کے ماتحت تین سو
محرر یا منشی ہوتے ہیں، قضا کے شعبہ
میں سب سے بڑا اور پرشکوہ عہدہ دار
قاضی القضاۃ ہے، اس کے ماتحت محتسب
شیخ الشیوخ اور بارہ سو اطبا ہوتے
ہیں، اُن کے علاوہ دوسرے ملازمین
شاہی
میں ایک ہزار بازدار ہوتے ہیں جو شکاری
پرندوں (باز وغیرہ) کو شکار کے لئے
گھوڑوں پر لئے پھرتے ہیں، تین ہزار

المملاهی غیر مما لیکه المذهی

وهی الف مملوک برسم تعلیم

الغناء خاصة والف شاعر

بالعربیة والفارسیة والهندیة

من ذوی الذوق اللطیف یجری

علی جمیع اولئک دیوانه مع

طهارة الذیل والعفة فی الظاهر

والباطن۔

(ص ۹۳)

(فی زی اهل هذه المملکة)

اما ارباب السیوف فنقل عن

الشیخ مبارک الانباتی ان

لبس السلطان والخانات والملوک

وسائر ارباب السیوف نتریات

وتکلاوات، واقبیة اسلامیة

مخصرة الاوساط خوارزمیة

وعمائم صغار لا تتعدی العمامة

منها خمسة اذرع او ستة و

ہنکوے ہوتے ہیں جو ہر طرف سے

شکار کو گھیر کر لاتے ہیں، ۔۔ مصاحب

۲ ہزار ۲ سو تفریحی مشاغل کے غلام

اور لونڈیاں جن میں ایک ہزار غلام

فنِ موسیقی میں پوری مہارت رکھتے

ہیں، ایک ہزار عربی، فارسی اور

ہندی کے اعلیٰ درجہ کے صاحبِ مذاق

شاعر، ان سب کو سلطان کی ظاہری

اور باطنی پاکیزگی کے باوجود خزانہ

شاہی سے تنخواہیں ملتی ہیں،

اہل سنت کا لباس اور وضع قطع

فوجیوں کے متعلق شیخ مبارک انباتی

کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ سلطان

خوانین، ملوک اور سارے فوجیوں کا

لباس نتریہ[1] تکلاوات (دیگہ)

چست کمر والی اسلامی خوارزمی قبائیں

اور چھوٹے عمامے ہیں جو پانچ چھ گز

سے زیادہ نہیں ہوتے، لباس کا

رنگ سپید اور جوخ ہوتا ہے شریف

[1] یہ غالباً تتریات ہی، جو تاتار کی طرف منسوب ہوگا، (ض)

Marfat.com

ان لبسهم من البياض والجوخ،
وحكى عن الشريف ناصر الدين
محمد الحسيني الآدمي ان غالب
لبسهم نزرية مزركشة
بالذهب، ومنهم من يلبس
مطرز الكمين بزركش، و
منهم من يعمل الطراز بين
كتفيه مثل المغل واتباعهم
مربعة الانبساط، موصعة
بالجواهر وغالب ترصيعهم
بالياقوت الماس، ويضفرون
شعورهم ذوائب كما كان
يفعل بمصر والشام في اول
الدولة التركية الا انهم يجعلون
في الذوائب شرار ابريسم من حرير
وليشدون في اوساطهم المناطق
من الذهب والفضة ويلبسون
الاخفاف والمهاميز ولا يشدون
السيوف في اوساطهم الا

ناصر الدین محمد حسینی آدمی کی روایت ہے کہ
ان کا لباس بشیتر ہونے کا زردوزتر ہے
ہوتا ہے بعض لوگوں کی آستینوں پر
اور بعض کے دونوں کندھوں پر مغلوں
کی طرح تقش ونگار اور بیل بوٹے بنے
ہوتے ہیں، ٹوپیاں چوکور، جواہرات
اور زیادہ تر یاقوت والماس سے مرصع
ہوتی ہیں، یہ لوگ اپنے سروں پر چوٹیاں
باندھتے ہیں جس طرح مصر وشام میں
ترکی سلطنت کے آغاز میں رواج تھا
مگر یہ لوگ چوٹیوں میں ریشم کے موباف بھی
لگاتے ہیں، کمر میں سونے چاندی کی
پٹیاں باندھتے ہیں، موزے پہنتے ہیں
اور ان میں مہمیز لگواتے ہیں، سفر کے
علاوہ کبھی تلوار کمر میں نہیں باندھتے
وزیروں اور منشیوں کا لباس بھی
ذمیوں کی طرح ہوتا ہے، مگر یہ لوگ
کمر میں پٹیاں نہیں باندھتے، البتہ
صوفیوں کی طرح آگے کے جانب

فی السفر خاصة، واما الوزراء والکتاب فزیهم مثل ذی الجند الا انهم لا یشدون المناطق وربما ادخی بعضهم العذبة الصغیرة من قدامه کما تفعل الصوفیة، واما القضاة والعلماء فلبسهم فرجیات شبیهات بالجلالات ودراریع، وحکی عن قاضی القضاة سراج الدین الهندی انه لا یلبس عندهم ثیاب الکتان المجلوبة من الروس والاسکندریة الا من البسه له السلطان و انما لباسهم من القطن الرفیع الذی یفوق البغدادی حسنا وانه لا یرکب بالسروج الملبسة والمحلاة بالذهب الا من انعم

ایک چھوٹا سا شملہ لٹکا دیتے ہیں، قاضیوں اور عالموں کا لباس جندات[1] اور دراریع کی طرح کے جبے ہیں، قاضی القضاۃ سراج الدین ہندی سے منقول ہے کہ ہندوستان میں کتان کے کپڑے جو روس اور اسکندریہ سے آتے ہیں عام لوگ نہیں استعمال کر سکتے، صرف بادشاہ کو یہ حق ہے کہ وہ اسے جس کو چاہتا ہے پہنا دیتا ہے، عام اہلِ ہند کا لباس عمدہ قسم کی روئی سے بنتا ہے جو خوبی میں بغداد کی روئی سے بہتر ہوتی ہے کوئی شخص مرصع اور زرہ پوش زین پر سواری نہیں کر سکتا، البتہ جس کو بادشاہ بطور انعام دیتا ہے وہ سوار ہو سکتا ہے،

(۳۴) علیہ بھا السلطان (ص)

[1] جندات اور دراریع قلقشندی کے زمانہ میں مصر کا کوئی خاص لباس رہا ہوگا، جندات کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا اور کیسا ہوتا ہے، البتہ دراریع جبے ہی کی شکل کا ہوتا ہے، اور آگے کی طرف چُنا ہوتا ہے، (ض)

Marfat.com

في ارزاق اهل دولة السلطان بهذه المملكة،

اما الجند فنقل عن الشيخ مبارك الانباتي انه يكون للخانات و الملوك والامراء والاصفهسلارية بلاد مقررة عليهم من الديوان اقطاعهم، وذكر ان اقطاع النائب الكبير المسمى بامريت يكون اقليما عظيما كالعراق ولكل خان لكان كل لك مائة الف تنكة، كل تنكة ثمانية دراهم ولكل ملك من ستين الف تنكة الى خمسين الف تنكة و لكل امير من اربعين الف تنكة الى ثلاثين الف تنكة و للاصفهسلارية من عشرين الف تنكة الى ما حولها، ولكل جندي من عشرة آلاف تنكة الى الف

شاہی عہدہ داروں کی تنخواہیں

فوجوں کے متعلق شیخ مبارک انباتی سے منقول ہے کہ خوانین ملوک، امراء اور سپہ سالاروں کے لئے سلطان کی طرف سے بطور جاگیر کے کچھ علاقے متعین ہوتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ نائب کبیر جسے امریت کہتے ہیں، اس کی جاگیر میں ایک بڑا صوبہ ہے جو عراق کے برابر ہوگا اور ہر خان کی تنخواہ ۲ لاکھ ٹنکے ہے، ہر ٹنکہ میں ۸ درہم ہوتے ہیں، ہر ملک کی تنخواہ ۵۰ سے ۶۰ ہزار تک امیر کی تنخواہ ۳۰ سے ۴۰ ہزار تک اور سپہ سالاروں کی تنخواہ ۲۰ ہزار کے قریب قریب ہے، ہر سپاہی کو ایک ہزار سے ۱۰ ہزار تک اور سلطان کے غلاموں میں سے ہر غلام کو ایک ہزار سے ۵ ہزار ٹنکے تنخواہ مع راشن اور وردی کے ملتی ہے گھوڑوں کا چارہ بھی بادشاہ کی طرف

Marfat.com

تنكة ولكل مملوك من المماليك
السلطانية من خمسة آلاف
تنكة الى الف تنكة مع الطعام
ولكل عبد من العبيد السلطا
في كل شهر عشر تنكات بيضاء
ومنان من الحنطة والارز
وفي كل يوم ثلاثة استار
من اللحم وفي كل سنة اربع
كسا و،

واما ارباب الاقلام فان
الوزير يكون له اقليم عظيم
نحو العراق اقطاعاله ولكل
واحدٍ من كتاب السر الاربعة
مدينة من المدن البنادر
العظيمة الدخل ولاكابر
كتابهم قرى وضياع ومنهم
من يكون له خمسون قرية
ولكل من الكتاب الصغار
عشرة آلاف تنكة

سے ملتا ہے، بادشاہ کے ہر غلام اور
خادم کو چاندی کے ۱۰ ٹنکے ماہوار ۲
من گیہوں اور چاول ۳ سیر روزانہ
گوشت اور سال بھر میں ۴ جوڑے
کپڑے ملتے ہیں،

ارباب قلم میں وزیر اعظم کو جاگیر میں
عراق کے جیسا وسیع صوبہ چاروں
دبیروں میں سے ہر ایک کو بڑی آمدنی
والی بندرگاہ کا ایک شہر عطا ہوتا ہے
بڑے بڑے منشیوں اور کاتبوں کو
گاؤں اور علاقے ملتے ہیں بعض کو
پچاس پچاس گاؤں تک ملتے ہیں
چھوٹے منشیوں میں سے ہر ایک کو ۱۰ ہزار
ٹنکہ اور قاضی القضاۃ المعروف بہ صدر
جہان کو ۱۰ گاؤں جاگیر میں ملتے ہیں

Marfat.com

لقاضی القضاۃ المعبر عنہ بصدر
جہان عشر قری یکون
متحصلها نحو ستین الف تنکة
ولشیخ الشیوخ مثله وللمحتسب
قریة یکون متحصلها نحو ثمانیة
الآف تنکة، واما غیر هٰؤلاء
من سائر ارباب الوظائف
فذکر انه یکون لبعض الندماء
قریتان ولبعضهم قریة و
لکل واحد منهم من اربعین
الف تنکة الی ثلاثین الف
تنکة الی عشرین الف تنکة
علی مقادیر مراتبهم مع
الکساوی والخلع والانتقادات
ولیقس علی ذلک،

(ص ۹۴ - ۹۵)

(فی ترتیب احوال هذه المملکة)
وتختلف الحال فی ذلک باختلاف
احوال السلطان اما الخدمة

جن کی آمدنی ساٹھ ہزار ٹنکہ ہوگی،
شیخ الشیوخ کی جاگیر بھی اسی قدر
ہے، محتسب کا ایک گاؤں ہے جس
کی آمدنی ۶ ہزار ٹنکہ ہے، اُن کے
علاوہ بقیہ عہدہ داروں میں سے
بعض ندیموں کے متعلق بیان کیا
جاتا ہے کہ ان کی جاگیر دو اور بعض
کی ایک گاؤں ہوتی ہے، اس طرح
ہر ایک کو اپنی حیثیت اور مرتبہ کے
مطابق ۲۰ سے ۳۰ یا ۴۰ ہزار ٹنکے
تنخواہ میں ملتے ہیں، لباس وردی
اور خلعتیں ان کے علاوہ ہیں،

(اس سلطنت کے دوسرے حالات)
بادشاہ کے حالات کے مطابق اس
کے احوال مختلف ہیں، خدمت کی

فخدمتان، احداهما الخدمة
اليومية فانه فی کل یوم
یمد الخوان فی قصر السّلطان
ویاکل منه عشرون الف
نفر من الخانات والملوک
والامراء والاصفهسلاریة
واعیان الجند ویمد للسلطان
خوان خاص ویحضره معه
من الفقهاء مائتا فقیه فی
الغداء والعشاء لیاکلوا
معه ویحثو بین یدیه و
حکی عن الشیخ ابی بکر بن الخلال
انه سئال طباخ هذا السّلطان
عن ذبیحته فی کل یوم فقال
الضان وخمسمائة راس من
البقر والفا راس من الغنم
غیر ذلک الخیل المسمنة
وانواع الطیر والثانیة الجمعیة
فحکی عن الشیخ محمد الخجندی

دو قسمیں ہیں (۱) روزانہ کی حاضر باشی
کیونکہ ہر روز شاہی محل میں دو دسترخوان
بچھتے ہیں، جس پر ۲۰ ہزار خوانین، ملوک
امراء، سپہ سالار، اور فوجی افسر کھانا کھاتے
ہیں، دوسرا دسترخوان سلطان کے لئے
مخصوص ہے، اس پر سلطان کے ساتھ
دو سو علماء اور فقہاء صبح و شام شریک
طعام ہوتے ہیں، اور اس کے سامنے
علمی مسائل پر بحث و گفتگو کرتے
ہیں، شیخ ابو بکر بن خلال کا بیان
ہے کہ انھوں نے بادشاہ کے باورچی
سے دریافت کیا کہ روزانہ کتنے جانور
ذبح ہوتے ہیں، اس نے بتایا کہ دو
ہزار پانسو گائیں اور دو ہزار بکریاں
ذبح ہوتی ہیں، پرندے ان کے علاوہ
ہیں، دوسرا طریقہ جمعیہ یعنی ہفتہ وار
کا ہے، شیخ محمد خجندی کا بیان ہے کہ
سلطان محمد تغلق شاہ کے یہاں منگل
کو ایک وسیع اور بڑے میدان میں

Marfat.com

ان لهذا السلطان يوم الثلاثاء
جلوساً عاماً في ساحة عظيمة متسعة
الى غاية يضرب له فيها خيم
كبير سلطاني يجلس في صدره
على تخت عال مصفح بالذهب
وتقف ارباب الدولة حوله
يميناً وشمالاً وخلفه السلاح
داريه وارباب الوظائف قيام
بين يديه على منازلهم ولا
يجلس الا الخانات وصدر
جهان وهو قاضي القضاة و
الدبيران وهو كاتب السر الذي
تكون له النوبة ويقف الحجاب
امامه وينادي منادياً عامة
ان من كان له شكوى او حاجة
فليحضر فيعرض من له شكوى او
حاجة فيقف بين يديه فلا
يمنع حتى ينهي حاله، ويأمر
السلطان فيه امره (ص ۹۵)

دربارِ عام منعقد ہوتا ہے، جس میں ایک
بہت بڑا شاہی شامیانہ نصب کیا جاتا
ہے، اس کے صدر مقام میں بادشاہ ایک
بلند مرصع اور زرنگار تخت پر بیٹھتا ہے،
اس کے دائیں بائیں ارباب سلطنت استادہ
ہوتے ہیں، اور پیچھے کی جانب اسلحہ دار
سامنے کی طرف حسب مراتب عہدہ داران
شاہی کھڑے رہتے ہیں، بیٹھنے کی اجازت
صرف خوانین صدر جہاں یعنی قاضی
القضاۃ اور ان دبیرون کو ہوتی ہے،
جن کی باری ہوتی ہے دربان اور حاجب
بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، اور
عام منادی کی جاتی ہے کہ جسے کوئی فریاد
کرنی ہو یا ضرورت بیان کرنی ہو وہ حاضر
ہو، چنانچہ جس کو کوئی ضرورت یا شکایت
کرنی ہوتی ہے، وہ بادشاہ کے روبرو
جاکر بغیر کسی روک ٹوک کے جو کہنا ہوتا
ہے، کہتا ہے، اور سلطان اس کے بارہ
میں حکم جاری کرتا ہے

ومن عادته ان لا یدخل علیه
احد ومعه سلاح البتة حتّٰی
ولا سکین صغیرة ویکون
جلوسه داخل سبعة ابواب
ینزل الدّاخلون علیه علی الباب
الاوّل وربّما اذن لبعضهم
بالرکوب الی الباب السادس و
علی الباب الاول منها رجل معه
بوق فاذا جاء احد من الخانات
او الملوک او اکابر الامراء نفخ
فی البوق اعلاما للسلطان انّه
قد جاءه رجل کبیر لیکون
دائما علی یقظة من امره و
لا یزال ینفخ فی البوق حتی یقارب
الداخل الباب السابع فیجلس
کل من دخل عند ذلک الباب
حتّٰی یجتمع الکل فاذا تکاملوا
اذن لهم فی الدخول فاذا
دخلوا جلس من له اهلیة

دربارِ شاہی کا دستور یہ ہے کہ وہاں کوئی
شخص مسلح بلکہ ایک چھوٹا چاقو لے کر بھی نہیں
جا سکتا، سلطان سات دروازوں کے اندر
بیٹھتا ہے، بارگاہ سلطانی میں حاضر ہونے
والے پہلے ہی دروازہ پر سواری سے اتر جاتے
ہیں، لیکن بعض بعض کو چھٹے دروازہ تک سوار
ہو کر جانیکی اجازت ہوتی ہے پہلے دروازے
پر ایک شخص بگل لئے کھڑا ہوتا ہے، جب خوانین
یا ملوک یا اکابر امراء میں سے کوئی شخص حاضر
ہوتا ہے، تو وہ بگل بجاتا ہے تاکہ بادشاہ
مطلع ہو جائے کہ کوئی بڑا آدمی آرہا ہے
اور یہ بگل اس وقت تک بجتا رہتا ہے
جب تک کہ آنے والا ساتویں دروازے
کے قریب نہ پہنچ جائے، یہاں پہنچ کر
سب آنے والے بیٹھ جاتے ہیں، جب سب
جمع ہو جاتے ہیں، اور ان کی تعداد پوری
ہو جاتی ہے، تو انھیں بادشاہ کے حضور
میں حاضری کی اجازت دی جاتی ہے
اور دربار میں پہنچنے کے بعد جن لوگوں کو بادشاہ

Marfat.com

الجلوس و وقف الباقون وجلس
القضاة والوزير وكاتب السر في
مكان لا يقع فيه نظر السلطان
عليهم ومد الخوان ثم يقدم
الحجاب قصص ارباب المظالم
وغيرهم ولكل قوم حاجب
ياخذ قصصهم، ثم يرفعون
جميع القصص الى حاجب مقدم
على الكل فيعرضها على السلطان
جلس ذلك الحاجب الى كاتب
السر فادى اليه الرسائل في
ذلك فينفذها، ثم يقوم السلطان
من مجلسه ذلك ويدخل
الى مجلس خاص ويدخل عليه
العلماء فيجالسه ويحادثهم و
ياكل معهم، ثم ينصرفون و
يدخل السلطان الى دوره،

(ص ۹۶)

کے سامنے بیٹھنے کا حق ہوتا ہے وہ
بیٹھ جاتے ہیں باقی لوگ کھڑے رہتے
ہیں، قاضی، وزیر، اور دبیر کی نشست گاہ
ایسی جگہ ہوتی ہے جو بادشاہ سے اوجھل
رہتی ہے، اس کے بعد میز بچھائی جاتی
ہے، اور حاجب مظلومون اور فریادیوں
اور دوسرے اہل حاجت کے عریضے پیش
کرتا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک الگ
حاجب مقرر ہوتا ہے، جو اُن کی درخواستیں
لیتا ہے، ہر قوم کے حاجب اپنی اپنی قوم
کی درخواستیں لے کر سب سے بڑے حاجب
کے سامنے پیش کرتے ہیں، اور حاجب
اُن ساری درخواستوں کو بادشاہ
کے حضور میں پیش کر دیتا ہے، اور اُن کے
متعلق احکام سنتا رہتا ہے، جب سلطان
اٹھ جاتا ہے تو حاجب دبیر کے پاس جاکر
سارے کاغذات اس کے حوالہ کر دیتا ہے
اور وہ احکام سلطانی جاری و نافذ کر دیتا
ہے پھر سلطان اس مجلس سے اٹھکر ایک دوسری

مجلسِ خاص میں رونق افروز ہوتا ہی جس
میں علماء و فضلاء اس کے ہم نشیں ہوتے
ہیں، اور وہ ان سے بحث و مذاکرہ کرتا
ہی، اس کے بعد یہ لوگ واپس چلے آتے
ہیں، اور سلطان قصرِ شاہی میں چلا جاتا ہی،

اما حاله فی الرکوب فان کان فی
قصوره یرکب وعلی راسه الچتر
والسلاح وحوله قریب اثنی عشر
الف مملوک جمیعهم، لیس فیهم
راکب الا حامل الچتر والسلاح
دارية والجمادارية حملة القماش
ان کان فی غیر قصوره، وعلی
رأسه اعلاه سود فی اوساطها
تنین عظیم من الذهب لا یحمل
احد اعلاماً سودا الا له خاصة
وفی میسرته اعلاه حمر فیها تنان
ذهب ایضاً، وطوله الذی یدق
بها فی الاقامة والسفر علی مثل
الاسکندر، وهو ماثما حمل نقادات

اس کی سواری کا حال یہ ہے کہ جب اپنے
محلوں میں سواری کرتا ہے، تو اس کے
سر پہ چتر ..... ہوتا ہے، اور پیچھے
اسلحہ بردار ہتھیار سنبھالے ہوتے ہیں،
اور ارد گرد ۱۲ ہزار کے قریب غلام
ہوتے ہیں، اور چتر بردار کے علاوہ سب
پیادہ پا ہوتے ہیں، اور جب محلوں سے
باہر سواری کرتا ہے تو چتر بردار کے
ساتھ اسلحہ بردار اور جامہ دار بھی سوار
ہوتے ہیں، بادشاہ کے سر پہ چند سیاہ
پرچم ہوتے ہیں، جن کے بیچ میں سونے
کا ایک بہت بڑا سانپ بنا ہوتا ہے،
بادشاہ کے علاوہ کسی کو سیاہ جھنڈے
رکھنے کی اجازت نہیں، بادشاہ کے

Marfat.com

واربعون حملا من الكوسات
الكبار وعشرون بوقا وعشرة
صنوج۔ قال الشيخ مبارک
الانباتی : ويحمل على راسه
الچتر ان كان فی غير الحرب فان
كان فی الحرب .....
..... حمل على راسه سبعة
چتور لا منها اثنان مرصعان
لا يقومان لنفاستهما، قال
ولد سته من الفخامة والعظمة
والقوانين الشاهنشاهية ما
لا يكون مثله الا للاسكندر
ذی القرنين او لملک شاه
بن الب ارسلان ،
(ص ۹۶-۹۷)

ثوّان كان فی الصيد ،

میسرہ میں سرخ جھنڈے ہوتے ہیں
اور ان میں دو سنہرے اژدہے ہوتے
ہیں اور سکندر کی طرح سفر و حضر میں
اس کے بھی طبل و جھانجھ بجتے رہتے
ہیں جن میں ۲ سو نقارے، ۴۰ بڑے
طبل، ۲۰ بگل اور ۱۰ جھانجھ ہوتے
ہیں۔ شیخ مبارک انباتی کا بیان ہے
کہ جنگ کے علاوہ عام مواقع پر شاہ
کے سر پہ ایک چتر ہوتا ہے، لیکن
جنگ میں اس کے سر پہ سات چتر
ہوتے ہیں، جن میں سے دو اس قدر
مرصع ہیں کہ ان کی عمدگی اور نفاست
کی وجہ سے ان کی قیمت کا اندازہ
نہیں لگایا جا سکتا۔ اس کی بزم اتنی
پرشوکت ہوتی ہے اور اس کے اتنے
شاہانہ قوانین ہیں کہ سکندر ذوالقرنین
یا ملک شاہ بن الپ ارسلان کے علاوہ
اور کہیں اس کی نظیر نہیں ملتی

بادشاہ جب شکار کے لئے نکلتا ہے تو

Marfat.com

فانّه یخرج فی خفٍ من اللباس
فی نحو مائة الف فارس و
مائتی فیل ویحمل معه اربعة
قصور علی ثمانمائة جمل، کل
قصر علی مائتی جمل ملبسة جمیعها
بستور الحریر المذهبة وکل
قصر طبقتان غیر الخیم و
الخرکاوات، فان کان متنقل
من مکان الی مکان للتنزه
وما فی معناه فیکون معه نحو
ثلاثین الف فارس، والف
جنیب مسرجة ملجمة مابین
ملبس بالذهب ومطوق و
فیها المرصع بالجواهر والیواقیت
(ص ۹۷)
وان کان فی الحرب فانّه یرکب
وعلی راسه سبعة جتورة و
ترتیبه فی الحرب علی ما ذکره

بہت ہلکے لباس میں ہوتا ہے مگر اس کے
ساتھ تقریباً ایک لاکھ سوار، ۲۰۰ ہاتھی
ہوتے ہیں، اور چار[1] محل آٹھ سو اونٹوں
پر بار ہوتے ہیں، ہر محل دو سو اونٹوں
پر ہوتا ہے، جن پر حریر کی زرتار جھولیں
پڑی ہوتی ہیں، دوسرے خیمہ و خرگاہ
ان کے علاوہ ہوتے ہیں جب سلطان
سیر و تفریح یا کسی اور ضرورت سے
ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو
اس کے ساتھ ۳۰ ہزار سوار، اور کمیز
کوتل گھوڑے ہوتے ہیں جن کی زینیں
لگامیں اور طوق وغیرہ سونے جواہر
اور یاقوت سے آراستہ ہوتے ہیں،
جب بادشاہ میدانِ جنگ میں ہوتا
ہے اور سواری کرتا ہے تو اس کے سر
پر سات چتر ہوتے ہیں، اس کی

---

[1] اس سے مراد خیموں کے محل، "ض"

Marfat.com

قاضی القضاۃ سراج الدین الھندی: ان یقف السُّلطان فی القلب وحولہ الائمۃ والعلماء والرماۃ قدامہ وخلفہ وتمتد المیمنۃ والمیسرۃ موصولۃ بالجناحین وامامہ الفیلۃ الملبسۃ البرکصطوانات الحدید وعلیھا الابراج المستترۃ فیھا المقاتلۃ وفی تلک الابراج مناقیز لرمی النشاب و قواریر النفط واما حوالفیلۃ العبید المشاۃ فی خفۃ من اللباس بالستور والسّلاح فیحبون حبال الفیلۃ و الخیل فی المیمنۃ والمیسرۃ تضمھا اطرافٌ[۵۲] ..... من حول الفیلۃ ومن ورائھا

قاضی القضاۃ سراج الدین ہندی نے اس طرح بیان کی ہے کہ بادشاہ قلب میں کھڑا ہوتا ہے اس کے ارد گرد ائمہ اور علماء اور اُن کے پیچھے نیزہ باز اور تیر انداز، میسرہ اور میمنہ دونوں بازوؤں پر ہوتے ہیں، آگے ہاتھیوں کا غول ہوتا ہے جو لوہے کے برگستوان میں ملبوس ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اوپر پردہ دار برج ہوتے ہیں، جن میں جنگ باز اور حملہ آور رہتے ہیں، ان برجوں میں تیر اور نفط[۵۱] کے بوتل پھینکنے کے لئے سوراخ ہوتے ہیں، ہاتھیوں کے آگے ہلکے کپڑے پہنے اور ہتھیار اور ڈھالیں لگائے پیادہ پا غلام ہوتے ہیں جو ہاتھیوں کی رسّیاں کھینچتے ہیں، میمنہ اور میسرہ میں گھوڑے سوار ہوتے ہیں جو ہاتھیوں کے ارد گرد اور پیچھے سے گھیرے رہتے ہیں

---

۵۱ مٹی کے تیل کی قسم کا ایک آتش گیر مادہ،

۵۲ بیاض کا اصل و لعلہ اطراف الحبش

حتی لایجد هارب له مفرا،

(ص ۹۰)

اما غیر السلطان من عساکرہ فقد جرت عادتهم ان الخانات والملوک والامراء لا یرکب احد منهم فی السفر والحضر الا بالاعلاء واکثر ما یحمل الخان معه سبعة اعلاء واقل ما یحمل الامیر ثلاثة و اکثر ما یجر الخان فی الحضر عشر جنائب واکثر ما یجر الامیر فی الحضر جنیبان، وفی السفر یتعاطی کل احد منهم قدر طاقته،

(ص ۹۰)

واما اتصال الاخبار بالسلطان فذکر قاضی القضاۃ سراج الدین الهندی ان ذلک یختلف باختلاف

تاکہ کسی ہاتھی کو بھاگنے کا راستہ نہ مل سکے،

سلطان کے علاوہ دوسرے فوجیوں کا عام دستور یہ ہے کہ خوانین، ملوک اور امراء میں سے کوئی شخص سفر و حضر میں بغیر جھنڈے کے سواری نہیں کرتا، عموماً خان کے ساتھ، جھنڈے اور امیر کے ساتھ کم از کم تین جھنڈے ہوتے ہیں اور حضر میں خان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ۱۰ کوتل گھوڑے اور امیر کے ساتھ ۲ ہوتے ہیں مگر سفر میں ہر شخص اپنی وسعت و حیثیت کے مطابق گھوڑے رکھتا ہے،

بادشاہ کی خبر رسانی کے ذرائع

کے متعلق قاضی القضاۃ سراج الدین ہندی بیان کرتے ہیں کہ یہ حالات

Marfat.com

الاحوال : فاحوال الرعية له
ناس يخالطون الرعية و
يطلعون على اخبارهم فمن
اطلع منهم على شئ انهاه
الى من فوقه وينهيه الآخر
الى من فوقه حتى يتصل
بالسلطان ، واحوال البلاد
النائية لاتصال الاخبار
منها من السرعة ما ليس
فى غيرها من الممالك ، و
ذلك ان بين امهات الاقاليم
وبين قصر السلطان اماكن
متقاربة مسبلة بمراكز
البريد بمصر والشام اكثر
ان هذه الاماكن قريبة
المدى بعضها من بعض
بين كل مكانين خوارج
خلوات سهم اودونها ،
فى كل مكان عشرة سواة

کے حالات معلوم کرنے کے لئے ایسے
لوگ ہوتے ہیں جو اُن میں گھل مل
کر حالات کا پتہ چلاتے ہیں جب اُن
کو کسی بات کی اطلاع ملتی ہے تو اپنے
سے بڑے افسر کو اطلاع کرتے ہیں اور
وہ اس سے بڑے کو یہاں تک کہ
وہ خبر تدریج سلطان کو پہونچ
جاتی ہے ، دور دراز علاقوں کے
حالات جتنی جلدی یہاں معلوم
ہو جاتے ہیں اس کی نظیر دوسرے
ملکوں میں نہیں ملتی ، اس کا طریقہ
یہ ہے کہ اہم صوبجات سے قصر شاہی
تک تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر منزلیں
ہیں جو مصر و شام کے ڈاک کے
مرکزوں کی طرح ہیں مگر یہاں کی
منزلیں ایک دوسرے سے بہت قریب
ہیں ہر دو منزلوں کا فاصلہ ۴ میل
پر تاب یا اس سے کم ہی ہوتا ہے
ہر منزل میں دس نہایت طاقتور

Marfat.com

ممن له خفة و قوة و يحمل الكتب
بينه و بين من يليه و يعد و باشد
ما يمكنه الى ان يوصله الى الآخر
ليعد و به كذلك الى مقصده
فيصل الكتاب من المكان البعيد
فى اقرب وقت و فى كل مكان
من هذه الامكنة مسجد و سوق
و بركة ماء و بين دلى و قبة الاسلام
اللتين هما قاعدتا المملكة طبول
مرتبة فى امكنة خاصة فحيثما
كان فى مدينة و فتح باب الاخرى
او اغلق يدق الطبل فاذا سمعه
ما يجاوره دق فيعلم خبر فتح
المدينة و فتح باب الاخرى
و غلقه ؛

(ص ۹۰)

اور تیز دوڑنے والے ہرکارے ہوتے ہیں جو
اپنے قریب والی منزل تک مراسلات لیجاتے ہیں
جتنا تیز دوڑ سکتے ہیں اتنی تیزی سے دوڑ کر
مراسلہ دوسرے ہرکارہ کو پہنچاتے ہیں یہ ہرکارہ
اتنی ہی تیزی سے آگے والے ہرکارے کو پہنچاتا
ہے، اس طرح دور دراز کے مراسلات
تھوڑے وقت میں ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں، ہر
ہر منزل پر ایک مسجد، بازار اور تالاب ہوتا
ہے، دلی اور قبۃ الاسلام[1] کے درمیان جو
حکومت کے پایۂ تخت ہیں خاص خاص مقامات
پر طبل ہوتے ہیں، بادشاہ کسی شہر میں بھی
ہو جب دوسرے شہر کا دروازہ کھولا
یا بند کیا جاتا ہے، تو طبل بجایا جاتا ہے
جب اس کے قریب کا آدمی اسے سنتا ہے
تو وہ بھی بجاتا ہے، اس طرح ایک شہر
کے کھلنے اور دوسرے شہر کے دروازہ
کھلنے اور بند ہونے کی خبر ہو جاتی ہے،

---

[1] یعنی دولت آباد یا دیوگڑھ،

(تمت)

Marfat.com